[illegible]

# باغبانی

## حصۂ چہارم جزو اوّل

یعنی

## فرمینگرس مینول آف گارڈننگ کا ترجمہ

جس کو

بحکم علیا حضرت نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ جی سی ایس آئی، جی سی آئی ای، جی بی ای، سی آئی فرمانروائے بھوپال ادام اللہ بالعز والاقبال

مولوی سید محمد مصطفیٰ صاحب بی۔ اے مہتمم و اسسٹنٹ سکریٹری فنانشل ڈپارٹمنٹ بھوپال نے

انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

اور

منشی خورشید احمد صاحب بیگ۔ آر۔ ای۔ ایس مرحوم مہتمم باغات محلات ریاست نے

مفید حواشی اور ضروری تصحیحات کا اضافہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صاحب مہتمم کے چھپی

۱۹۰۶ء

# فہرست مضامین

| [illegible] | مضمون | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|
| ۴۴۵ | ایلین تھور . . . . . . . | ۵۲۹ | |
| ۴۴۶ | فی بی سیا . . . . . | ” | |
| ۴۴۷ | سل سیا . . . . . | ۵۳۰ | |
| ۴۴۸ | لی ناریا . . . . . . . | ” | |
| ۴۴۹ | این ٹی رہی نم . . . . | ” | |
| ۴۵۰ | کولن سیا . . . . . | ۵۳۱ | |
| ۴۵۱ | کی لس ٹوما . . . . . . | ۵۳۲ | |
| ۴۵۲ | ہرپیس ٹس . . . . | ” | |
| ۴۵۳ | فی جی لی اس . . . . . | ۵۳۲ | |
| ۴۵۴ | سپیو بیا . . . . . . . | ۵۳۳ | |
| ۴۵۵ | ٹریس فل سیا . . . | ” | ۲۱۴ |
| ۴۵۶ | فرانسس سیا . . | ۵۳۴ | ۲۱۵ |
| ۴۵۷ | ان جی لونیا . . . . | ۵۳۷ | ۲۱۶ |
| ۴۵۸ | مارن ڈیا . . . . . . . | ۵۳۸ | |
| ۴۵۹ | لوفاسس پرمم . . | ۵۳۹ | |
| ۴۶۰ | پینٹ اس ٹی من . . | ” | ۲۱۷ |
| ۴۶۱ | ویرونی کا . . . . . | ۵۴۱ | ۲۱۸ |
| ۴۶۲ | ٹیڑانی ما . . . . . . | ۵۴۲ | |
| ۴۶۳ | پالونیا . . . . . . . | ۵۴۳ | |
| ۴۶۴ | رسی لیا . . . . . . | ” | ۲۱۹ |
| ۴۶۵ | ٹوری نیا . . . . . . | ۵۴۵ | ۲۲۰ |
| ۴۶۶ | ڈی جی ٹلیس . . . | ۵۴۶ | |
| ۴۶۷ | ون ڈی لیا . . . . . | ” | |
| ۴۶۸ | پی ٹیو نیا . . . . . . . | ۵۴۷ | ۲۲۱ |
| ۴۶۹ | ہی آس سیامس | ۵۴۹ | |
| ۴۷۰ | نی کنڈرا . . . . . . | ” | |
| ۴۷۱ | نی کوشیانا . . . . | ۵۵۰ | ۲۲۲ |
| ۴۷۲ | ڈاٹیورا . . . . . . | ۵۵۱ | ۲۲۳ |
| ۴۷۳ | سل پی گلوسس . . | ۵۵۳ | |
| ۴۷۴ | سولینڈرا . . . . . . | ۵۵۴ | |
| ۴۷۵ | سوبے نم . . . . . | ۵۵۵ | ۲۲۴ |
| ۴۷۶ | سسس ٹرمم . . . . | ۵۵۷ | |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فرنری

اگر مقصود ہو کہ فرن کے لیئے ایک جداگانہ مکان مخصوص کیا جائے اور اس میں کلام نہیں کہ فرن ایسی ہی خوبصورت چیز ہے۔ کیونکہ اس کے اس قدر اقسام ہوتے ہیں کہ انکو فرنری میں رکھا جائے۔ اور اس کام کے لیئے جو مکان بنایا جائے گا وہ ویسا ہی ہوگا جیسا کہ پودہ خانہ کے لیئے کتاب ہذا میں بتلایا گیا ہے

نوٹ نمبر ۱۔ فرنری سے مقصد ہے کہ ایک مکان اس قسم کا بنایا جاوے کہ جس میں اقسام اقسام کے فرن لگائے اور رکھے جائیں۔ اس مکان کو فرنری کہتے ہیں۔ چالیس سال پیشتر یہاں کے ہر خاص و عام بجز بزرگ فرن کے مصرف سے ناواقف تھے اور نہ یہاں کسی باغ میں اقسام فرن کی تھیں اور نہ کوئی اُن کو باغ میں لگاتا تھا۔ میرے والد میر سید احمد صاحب مرحوم جب سنہ ۱۸۴۷ء

مکان کی ہیت۔ بلندی اور وسعت کے لحاظ سے نقشوں میں البتہ کچھ فرق ہو جائیگا
پختہ دیوار فرنری کے ہر چہار جانب اُس کا آثار ایک فٹ سے زاید نہ ہونا چاہیئے۔
اور سطح زمین سے اس قدر بلند ہونی چاہیئے کہ آہنی تاروں کی جالی اس پر
چڑھائی جا سکے۔

فرن رطوبت پسند پودہ ہے مرطوب آب و ہوا اور سرزمین میں خوب بالیدہ
ہوتا ہے اگر ان کی اصلی حالت کو دیکھا جائے تو گویا چھاؤں۔ بہتے ہوئے پانی کے
نزدیک سوراخوں اور سایہ دار جگہوں میں عموماً خودرو پائے جاتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۔ میں بغرض تیاری باغ نشاط افزا مقرر کئے گئے تو انھوں نے چند قسمیں فرن کی
بنارس اور لکھنؤ سے منگا کر باغ نشاط افزا میں لگائیں اور اُن کی پرورش کے لیئے خاص طور پر
اہتمام کیا۔ اُس وقت جو صاحبان یورپین باغ کی سیر و تفریح کے لیئے آتے تھے اقسام فرن کو
دیکھ کر نہایت خوش ہوتے تھے۔ اُن کی اس دلچسپی کا یہ نتیجہ ہوا کہ وقتاً فوقتاً اور دیگر اقسام فرن
باہر سے منگا کر جمع کی گئیں اور اس امر کی تلاش کی گئی کہ بھوپال کے پہاڑوں میں جو خودرو فرن
دستیاب ہو وہ بھی باغ میں لگایا جائے۔ چنانچہ یہاں کے پہاڑوں میں بزمانۂ موسم بارش کئی قسم
کے فرن پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی فراہم کیا اور باغ میں لا کر لگایا۔ ٹری فرن جس کو ترجمہ کر کے شجری
فرن تحریر کیا ہے یہ اور دیگر اقسام کے فرن کو بمبئی سے منگا کر عیش باغ میں لگائے اور ہمیشہ
یہ فرن سرسبز و شاداب رہے اور سیاح ان کو دیکھ کر فرحت حاصل کرتے رہے۔

سالہا سال کے تجربہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے کہ بھوپال کی سرزمین اور آب و ہوا فرن کے

ان خوشنما پودھوں کو اچھی طرح بالیدہ ہونے کے لیئے مصنوعی طریقہ تو مذکورہ بالا قدرتی
اسباب کا مہیا ہونا حتی الامکان ضروری ہے۔ اس لیئے فرن کے واسطے جو مکان
مخصوص کیا جاوے اس میں ایک یا دو یا تین پانی کے حوض ضرور ہونا چاہئیں
اور اگر ان میں فوارہ بھی ہو تو علاوہ فرنری کی زینت دوبالا ہو جانے کے اپریل و
جون کے گرم و خشک مہینوں میں کافی رطوبت قایم رکھنے کے لیئے حوض کا ہونا
لابدی ہے۔ ان فوائد کے علاوہ ایک بہت بڑا فائدہ حوض بنانے سے یہ ہوگا کہ

بقیہ نوٹ نمبر ۱ - نشو و نما کے لیئے مفید ہے۔

مکان فرنری مختلف وضع کے بنائے جا سکتے ہیں ان کا تیار کرنا اور مکان کے نقشہ کو
تجویز اور پسند کرنا باغبان اور مالک کی پسندی پر اور نیز اس جگہ کی حیثیت پر منحصر ہے جہاں اس کا
بنانا تجویز کیا جاتا ہو۔ فرن گھر گول مستطیل بیضاوی چوکور۔ بنائے جاتے ہیں بعض اوقات
بالکل مقام کی حیثیت پر منحصر ہے۔ جیسا موقع ملے ویسا بنانا چاہئے۔ فرن گھر کی بلندی زمین سے بیس فٹ
زیادہ ہونا چاہیئے تاکہ ہوا بخوبی پہونچے اور ہلکی دھوپ جالیوں میں سے چھن کر اندر داخل ہو۔
موسم بارش میں جبکہ بارش ہو رہی ہے پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس امر کا لحاظ رکھا جاے
کہ بارش کا پانی درختان فرن کی جڑوں کے پاس جمع نہ ہونے پائے اور نیز ابتداء آغاز موسم مذکورہ میں جو
درختان فرن کونڈیوں میں نصب ہوں انکی کھاد اور مٹی کو تبدیل کرے اور اسی طرح پر جو فرن مصنوعی
پہاڑیوں میں لگائے گئے ہوں ان کی کھاد و مٹی بھی ضرور تبدیل ہونی چاہیئے۔ میرے تجربہ کے مطابق
فرن کی کھاد و مٹی تبدیل کرنے کے لیئے اور افزائش فرن کے لیئے بارش کا زمانہ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

سیراآبی کرنے میں زیادہ سہولت و آسانی ہو جاتی ہے۔

سب سے پہلے فرزی کے اندر خوبصورت کیاریاں [illegible]

بعد ازاں ایک فٹ سے چار فٹ تک بلند مصنوعی پہاڑ بنائے جائیں [illegible]

جگہ جگہ سوراخ بطور گوپھاؤں کے بنائے جائیں تاکہ ان میں [illegible]

نصب کئے جا سکیں۔ حوض کے چاروں طرف بھی [illegible] کے

ساتھ جوڑ کر مثل پہاڑ کے بنا دئے جاویں تو حوض کا نظارہ بھی زیادہ [illegible] ہو جاتا

ہے۔ فرزی کی دیوار سے ملا کر اندر کی [illegible]

بقیہ نوٹ نمبر ا۔ مفید ثابت ہوا ہے۔ موسم سرما میں پانی کم دیا جائے تو بہتر ہے۔ موسم گرما میں گرم

سے ورتھان فرن کو بچانا چاہیئے۔ ورنہ تھوڑے عرصہ میں پتے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔

بارہ بجے دن سے تین بجے آخر دن تک فرن گھر میں چھڑکاؤ اور پپ کے ذریعہ سے پانی کا

چھڑکنا چاہیئے۔ تاکہ گرم وقت میں پتے تر رہیں موسم کی حدت کی وجہ سے پتے خشک نہ ہونے پائیں۔

اور خنکی قایم ہو اور گرم ہوا کا اثر نہ ہو سکے اور زمین فرن گھر کے اندر کی پانی سے تر ہو کر ہوا بھی مرطوب

رہے۔ جو فرن کے لیئے مفید ہے۔

فرن گھر کے اندر پہاڑیاں مختلف اشکال کی بنانا چاہئیں اور ان پہاڑیوں میں مکانات کا

پرانا چونہ اور ندی کی موٹی ریت۔ اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ پتی کا کھاد۔ بجری اور کوئلہ

ان کا مرکب تیار کر کے بھرے اور ہر پہاڑی کی بلندی ڈیڑھ فٹ سے زیادہ نہ ہو۔ بعدہٗ فرن کو

نصب کرے اور اس کے بعد کھنجر یعنے جلی ہوئی اینٹ اوپر سے بچھے کھنجر کے (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

پست قامت اور بیلدار فرن لگا دئے جاویں۔ اور سیلاجی نلا سے بالکل ڈھک دینا چاہیئے۔ اس کا اثر نہایت حیرت انگیز ہوتا ہے۔ پہاڑ بنانے کے لئے پرانے مکانات کا چونہ یا کنکریٹ کا ملبہ میرے تجربہ میں بہت کارآمد ثابت ہوا ہے اور ان کا دستیاب ہونا بہت آسان ہے۔ صرف دیکھنے ہی میں بھلے نہیں معلوم ہوتے۔ بلکہ فرن کی اصلی غذا یعنی کاربونیٹ آف لائم ان میں موجود ہوتا ہے۔ جس سے ان کو اصلی تغذیہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ پورانا چونہ ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ علاوہ اس کے کسی قدر مٹی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

بقیہ نوٹ نمبر ا۔ لگانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ کھنجر کے مسامات میں پانی بھر جاتا ہے۔ اور پہاڑیاں ٹھنڈی رہتی ہیں۔ اگر کونڈیوں میں فرن لگانا مقصود ہو تو ان میں بھی مذکورہ بالا مرکب بھر کر فرن لگائے درختان فرن معمولی تاریکی کو پسند کرتے ہیں اور اسی طرح پر ہلکی روشنی اور ہوا کے حاجت مند ہوتے ہیں۔

ان کے سپتے گلدستوں کے تیار کرنے میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کے پتوں کو گلدانوں میں لگا کر کھانے کی میز پر بغرض آرائش رکھتے ہیں جو بجلی کی روشنی میں نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

ان کے تخم کو جمع کر کے تخم ریزی کرتے ہیں تخم ریزی کے لئے بارش کا موسم مفید ہے لیکن یہ تخم ریزی گلاس ہوس یعنے کانچ گھر میں کی جاتی ہے۔ اس کام کے لئے وہی مرکب استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے باغ ضیاء الابصار احمد آباد میں کئی فرن گھر بنائے گئے ہیں۔

خوب بوسیدہ پتیوں کی کھاد میں بمقدار خفیف دریا کی ریت ملانا کافی ہوتا ہے۔
اس سے زاید اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جڑ پھوٹنے کے بعد پھر مٹی کی ضرورت
نہیں ہوتی۔ بلکہ بجائے مٹی کے چونہ و کنکریٹ کے ٹکڑوں میں جڑیں بنا لیتی
ہیں اور کافی تقویت اور تغذیہ حاصل کرتی ہیں۔ بڑی فرن پہاڑی مقامات پر بکثرت
ہوتا ہے۔ اس لیے حوض کے چاروں طرف ان کو نصب کیا جاوے۔
جنوبی ہندوستان میں فرن کے درخت چھوٹے بڑے ہر قسم کے گملوں
میں بہت لگائے جاتے ہیں۔ ان میں لگانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آرائش وغیرہ

جن میں بہت اچھے اچھے اقسام کے فرن لگائے گئے ہیں حضور سرکار عالیہ دام اقبالہا کو فرن
سے نہایت دلچسپی ہے۔ اور بہت پسند فرماتی ہیں۔ اس لئے اچھے فرن جمع ہو گئے ہیں۔
اس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ یہاں عام طور پر فرن کو نقصان بزمانہ موسم گرما پہنچتا ہے
اس کا سبب یہ ہے کہ مناسب طریقہ پر آبپاشی نہیں کی جاتی۔ رطوبت درختوں کی جڑوں میں قائم
نہیں رہنے پاتی۔ اس لئے درخت خشک ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں۔
باغیچہ ایڈورڈ میوزیم میں ایک بہت بڑا فرن گھر تیار کیا گیا ہے۔ اس فرن گھر کی مصنوعی
پہاڑیوں میں طرح طرح کے فرن لگائے گئے ہیں جو بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں خصوصاً میڈن ہیر فرن
جو نہایت نازک باریک پتی کا ہوتا ہے۔ اس نے بہت اچھی نشو و نما پائی ہے دیکھنے سے ظاہر ہوتا
ہے کہ اس ملک کی آب و ہوا درختان فرن کے لئے کس درجہ مفید ہے۔ اگر باقاعدہ طور پر پرورش
کی جاوے تو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

کرنے کے لئے جہاں چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ اکثر خشک کائی کا چورہ پتوں کی بوسیدہ کھاد اور بالو ملا کر گملوں میں بھرا جاتا ہے۔ پانی کے نکاس کا انتظام معقول ہونا چاہیے اور کوئلہ اور کوڑیوں کے چند ٹکڑے مٹی میں ڈال دئے جائیں۔ ورنہ نمی کے باعث مٹی سڑ جاتی ہے اور درختوں کو نقصان پہنچ جاتا ہے باستثنائے چند اقسام کے جملہ فرنوں کی کاشت بہ آسانی کی جا سکتی ہے۔ مرطوب ہوا، زمین اور پانی کے نکاس کا معقول انتظام اور دھوپ و سایہ برابر ملتا رہے تو ان کی کاشت میں ناکامیابی نہیں ہو سکتی۔ ان کی جڑوں میں خشکی نہ ہونے پائے۔ اس لئے اپریل سے جون کے خشک مہینوں میں تین چار مرتبہ روزانہ پانی ملنا چاہیئے۔ جاڑے کے موسم میں ایک بار پانی دینا کافی ہوگا اور موسم برشگال میں مصنوعی نمی کی چنداں ضرورت نہ ہوگی۔ البتہ گملوں میں حسب ضرورت پانی دینا ہوگا۔ یا بارش کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور دھوپ اس قدر تیز ہوتی ہو کہ جڑوں کی نمی خشک ہو کر جذب ہو جائے تو البتہ آبپاشی کرنے کی ضرورت ہوگی۔

فرنری میں مصنوعی پہاڑ کے ہر حصہ کو مختلف اقسام کے سلاجی تلاز سے ڈھک دینا چاہیئے۔ دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوتے ہیں اور جڑوں کے

بقیہ نوٹ نمبر ا۔ فرن گھر کے دروازے اس ملک میں جانب شمال ہونا چاہئیں تاکہ دھوپ اور گرم ہوا نہ پہونچ سکے۔ فرن گھر کے اوپر ایسی بیلیں چڑھانی چاہئیں جو وزنی نہوں مثل پوردنیا۔ یا پاسی فلورا ہوں تو بہتر ہے۔

جلد خشک ہونے میں مانع ہوتے ہیں۔ فہرست مندرجہ کتاب ہذا میں مشہور اقسام
کے فرن درج کئے گئے ہیں جو ہندوستان کے باغات میں عموماً پائے جاتے ہیں

## "کلب ماس"[۲]

یہ ایک قسم کا خوبصورت اور نہایت نازک پودہ ہوتا ہے۔ دیکھنے میں
فرن سے بہت مشابہت رکھتا ہے اور بعض کے پتے تخم دار ہوتے ہیں
جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ بعض پتے سید بھی ہوتے ہیں۔
ہندوستان کے میدانی علاقوں میں ان کی کاشت آسانی سے نہیں کی
جاسکتی ہے اور جن مقامات کی ہوا میں رطوبت تمام سال نہیں ہوتی یا کم ہوتی
ہے۔ وہاں بالیدہ کرنا تو دشوار ہی ہے۔ ہندوستان کے مغربی ساحل پر

نوٹ نمبر ۲۔ کلب ماس کئی مرتبہ باہر سے منگا کر میاں عیش باغ کے فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں پر لگایا
گیا مگر ضائع ہو گیا البتہ مکان باؤلی واقع عیش باغ کی اس دیوار میں جو شق ہو گئی تھی اور اس دیوار میں
پانی رسا کرتا تھا کلب ماس کو لگایا تھا کچھ عرصہ تک سبز رہا اور بعدہٗ خشک ہو گیا وجہ خشک ہو جانے کی
یہ معلوم ہوئی کہ دیوار میں جو پانی رسا کرتا تھا اس میں کمی ہو گئی تھی کلب ماس کو زیادہ رطوبت
کی ضرورت ہے۔ اس کی کاشت کا کئی مرتبہ تجربہ کیا گیا مگر معقول کامیابی نہیں ہوئی اس لئے
کلب ماس لگانا دقت طلب ہے۔ بلیغ کوشش و نگہداشت سے البتہ کمی کے ساتھ ہو سکتا
ہے۔ اس کی پرورش کے لئے پہاڑی مقامات کا چونہ سوکی ریت پتی کا کھاد مفید ثابت ہوا ہے

جو ہمیشہ سرسبز و شاداب رہنے والے جنگل ہیں۔ وہاں جس قسم کا سایہ اور رطوبت
ہوتی ہے۔ اس قسم کی رطوبت و سایہ اس کے لئے ہونا چاہیئے۔ پہاڑی مقامات
میں جہاں پالا زیادہ گرتا ہے۔ وہاں اس کے لئے شیشہ کا مکان یا شیشہ دار
گرین ہاؤس کا ہونا ضروری ہے۔ نشیبی بنگال اور دیگر مقامات جہاں کی ہوا
میں خشکی رطوبت دونوں ہوتی ہیں وہاں بلا کسی دشواری کے اس کی کاشت بخوبی
ہو سکتی ہے۔ پتوں کی بوسیدہ کھاد۔ دریا کا بالو باہم ملا کر کوئلہ و ناریل کے جٹے
اور پورانا چونہ یا اینٹ کے ٹکڑے بیر کے برابر توڑ کر مرکب مٹی میں ملا دینا چاہیئے
اور گملوں میں یا اس کے پودے نصب کرنا چاہئیں۔ آہنی تاروں کے بنے چھینکے یا لکڑی
کی سوراخ دار تھتریوں میں متذکرہ مرکب کھاد کو بھر کر دو ایک درخت اس کے
لگا دئے جائیں اور یہ چھینکے خس پوش پودہ خانوں میں چھت سے لٹکا دئے
جائیں تو نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کی بالیدگی کے لئے سب سے
زیادہ مقدم کافی رطوبت کا ملنا ہے۔ ورنہ پورے طور پر بالیدہ نہ ہوں گے۔
چھوٹے رہ جاویں گے۔ اس پودہ کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس میں
ٹونٹے بہت نکلتے ہیں۔ اس لئے ٹونٹوں کو کھود کر دوسرے چھینکوں یا ٹوکروں
میں بآسانی لگایا جا سکتا ہے اور جب یہ ٹونٹے بڑے ہو جاتے ہیں تو ان سے
دوسرے ٹونٹے نکلتے رہتے ہیں۔

# "سیلاجی نلا"

اس کا درخت بھی بہت خوب صورت ہوتا ہے اور جب پانی [illegible]
اس کا وجنت ہوتا ہے۔ اس کی زینت دوبالا ہو جاتی ہے۔ گرتے یہ پودے آبی
ہوتے ہیں اور تشتریوں میں پانی بھر کر ان کو لگایا جاتا ہے۔ دیکھنے میں بہت بھلے
معلوم ہوتے ہیں اس کے بعض اقسام خشکی میں بھی لگائے جاتے ہیں مصنوعی
پہاڑوں میں ان کو لگا دیا جائے۔ اور بیچ میں منٹونیا۔ سرٹوڈی را پلی پی [illegible] یا
سنرمالو گلاشیں۔ وغیرہ کے پست قامت درخت لگا دئے جائیں تو معلوم ہوتا ہے
کہ گویا قالین بچھا ہوا ہے اور نہایت دلفریب دکھائی دیتا ہے۔ اس کی کاشت
کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگر گملوں میں لگانا ہے تو ان میں ہلکی مٹی بھری جائے اور قدرے

نوٹ نمبر ۳ - سیلاجی نلا دوفرن کی قسم میں سے نہیں ہے۔ لیکن اس کے پتے فرن سے ملتے جلتے
ہیں میں نے اس کے درخت لکھنؤ ہارٹیکلچرل گارڈن سے منگا کر عیش باغ کے فرن ہاؤس مصنوعی
پہاڑیوں میں اور گملوں میں لگایا تھا۔ اس کی شاخیں بیل کے مثل پھیلتی ہیں۔ جو پہاڑی کے پتھروں
اور چونے کے ڈھیلوں سے چپک جاتی ہیں۔ یہ درخت بھی رطوبت زیادہ چاہتا ہے موسم گرما میں اس کو ٹھنڈی
ہوا اور رطوبت زیادہ درکار ہوتی ہے۔ موسم بارش میں بہت اچھا رہتا ہے۔ موسم سرما میں البتہ
زیادہ آب پاشی مضر ہوتی ہے۔ جڑیں گل جاتی ہیں۔ درخت بہت جلد ضائع ہو جاتا ہے [illegible]

پتوں کی بوسیدہ کھاد اور ناقوس میں پورانا چونہ یا اینٹ کے ٹکڑے بادام [illegible]
برابر ملائے گئے ہوں دیدی جاوے۔ پانی کا نکاس ٹھیک رکھا جائے۔
اگرچہ اس ترکیب سے پودے لگائے جاویں گے تو خوب سرسبز و شاداب اور
بالیدہ ہوں گے اور سایہ کا ہونا بھی ضروریات سے ہے۔ ورنہ پورے طور پر
ان میں نمونہ ہوگا۔ باستثناء سلاجی نلا لیومی گوٹیا اور سلا ویلا سپرنس کے دیگر اقسام
کو پلانٹ ہاؤس میں کاشت کیا جاتا ہے۔

میرے خیال میں مصنوعی اور بلند کیاریوں کے لیئے اس سے بہتر کوئی دوسرا
پودہ نہیں ہوتا تھوڑے عرصہ میں ہر طرف گوشہ گوشہ میں پھیل جاتی ہیں اور نہایت فرحت
بخش معلوم ہوتے ہیں۔ اگر پورانے چونہ کے ٹکڑوں یا کنکریٹ کا پہاڑ بنایا گیا ہے اور
ان کے جوڑوں میں پتوں کی بوسیدہ کھاد اور بالو دیدیا گیا ہے تو سوائے معقول
آب پاشی کرتے رہنے کے ان کے بالیدہ ہونے میں کسی اور چیز کی ضرورت نہ ہوگی

بقیہ نوٹ نمبر ۳۔ سیلاجی نلا کے جو نیت گملوں میں لگائے گئے تھے ان کے لیئے یہ مرکب کونڈیوں
میں بھرا گیا تھا۔ کوئلہ موٹی ریت۔ اینٹ کے چھوٹے ٹکڑے۔ بجری۔ پرانے مکان کے چونہ کے ٹکڑے
پتی کا کھاد۔ بعد نصب درختان یہ کونڈیاں ان ٹبوں میں رکھی گئی تھیں جن میں پانی بھرا ہوا تھا جس سے
زیادہ رطوبت یعنی مئے موسم گرما حاصل ہوتی ہے۔ موسم سرما اور بارش میں کونڈیاں پانی کے ٹبوں میں سے
نکال لی جاتی تھیں تاکہ زیادہ رطوبت درختوں کو سڑا گلا نہ دے۔ موسم سرما میں اگر تازہ یا گنگنا پانی سے
سیلاجی نلا کے درختوں کی آبپاشی گیارہ یا بارہ بجے دن کے وقت کرے تو بہتر ہو (بقیہ نوٹ برصفحہ [illegible])

اقسام ذیل کی کاشت ہندوستان میں زیادہ کی جاتی ہے اور زیادہ
مشہور بھی ہیں سلاجی نلا لوی گے ٹنا۔ عام پسند پودہ ہے اور بیل دار ہوتا ہے
اس کے پتوں میں ایک قسم کی چمک ہوتی ہے جو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے
سلاجی نلا۔ سرپنس۔ کی کاشت عموماً کی جاتی ہے اور خصوصی پہاڑوں کے
ڈھکنے کے لئے لگایا جاتا ہے۔
سلاجی نلا۔ کروسی آنا۔
ایضاً۔ پیراڈاکسس۔ بھی انہیں اغراض کے لئے کاشت کیا جاتا ہے

| | |
|---|---|
| سیلاجی نلا۔ افری کنیا۔ | سلاجی گرووی سی آئی۔ |
| ” سپے لولا۔ | ” گران ڈس |
| ” براونی۔ | ” ان وال ونس۔ |
| سلاجی نلا۔ کے سیا۔ | ” لائی لی آئی مارٹن سی آئی مے مے ٹرنا |
| ” کینانی کیوسے ٹنا۔ | ” ٹرانی اگیپوسے رس۔ |
| ” کواڈرے ٹم۔ | ” ان کی نے ٹا۔ |
| ” کالس سنس گرسے کائیں کن ٹنا | ” وکٹوری۔ |
| ” کی ریولی آ۔ | ” وسے۔ لی شانی۔ |
| ” ایمی لی فلی سی نا۔ | ” وٹیل ڈی نووی۔ |

گملوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ ایک قسم جس کا نام

سلاجی تلائی سل سے بڑھا ہے وہ بہت تال کے ایک سمت آتی ہے - اس کی
شاخیں کھڑی ہوتی ہیں - درخت خوبصورت ہوتا ہے پتلی پتلی شاخیں چاروں
طرف لٹکی ہوتی ہیں اور ان کے سروں پر باریک بیضے لٹکے ہوتے ہیں

## "فرن"

فرن بہت قسموں کا ہوتا ہے اور خوبصورتی کی وجہ سے اس کی قدر بہت
ہوتی ہے چونکہ فرن میں پھول نہیں آتے اس لئے ان کو کرپٹوگیمس کی جنس
میں شمار کیا جاتا ہے یا بقول مسٹر فرلی [illegible] صاحب - یہ وہ پودے ہوتے
ہیں جو مخفی طور پر پھل پھول لاتے ہیں اور اکثر شائقین جن کو کافی تجربہ
نہیں ہوتا اُن کا خیال ہوتا ہے کہ فرن کی کاشت دشوار ہے چنانچہ یہی وجہ ہے
کہ برآمدوں اور باغات کی آرائش کے لیے مختلف اقسام کے خوبصورت

**نوٹ نمبر ۱۴** - درختان فرن نہایت خوبصورت ہوتے ہیں ان کے پتے مختلف اشکال کے
ہوتے ہیں اکثر چتکبرے یعنی سفید اور سبز رنگ کے ہوتے ہیں بعض قسم کے پتوں کی پشت پر
سونے و چاندی کی سی رنگت ہوتی ہے جن کو گولڈ اور سلور فرن کہتے ہیں ان کی خوبصورتی کی
وہی شخص قدر کرتا ہے جس کو پھول پتے سے شوق ہو اور علم نباتات میں کچھ دخل رکھتا ہو -
درختان فرن میں پھول یا پھل رنگین نہیں ہوتے ہیں البتہ جو تخم پیدا ہوتے ہیں وہ پتوں کے پشت پر
یا پتوں کے کنارہ پر پشت کی جانب چپکے ہوئے ہوتے ہیں جو عام طور پر دھبے نظر آتے ہیں [illegible]

پھول پتوں کے درخت لگائے جاتے ہیں۔ لیکن فرن کو کم جگہ دی جاتی ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ فرن کی کاشت مشکل نہیں ہے۔ بلکہ بہت آسان ہے۔ البتہ اُن کو ان اسباب کی ضرورت ہوتی ہے جو اسباب کہ قدرتی طور پر اُن کی نشو و نما زندگی کے لیئے مہیا ہوتے ہیں یا اگر وہ سب اسباب نہ ہوں تو کم از کم اس کے قریب قریب ضرور ہوں جس نے پہاڑوں میں گھوم گھوم کر فرن کی تلاش کی ہوگی اور جمع کیئے ہوں گے تو اُس کو معلوم ہوگا کہ اس کے درخت سایہ دار اور مرطوب جگہیں نافذ پانی کے قریب بہت ہوتے ہیں اور جس جگہ ہوتے ہیں وہاں کی زمین ملایم ہلکی بالو دار ہوتی ہے جس میں سڑے گلے پتے یا خشک کائی ملی ہوتی ہے اور علاوہ اس کے جس جگہ کی مٹی میں چونہ کا جز و زیادہ ہوگا وہاں کے فرن زیادہ سرسبز ہوں

بقیہ نوٹ نمبر ۴۔ ہر شخص نہیں معلوم کر سکتا ہے۔ باغبان اور واقف کار کو اس کا علم ہوتا ہے درختان فرن سے مصنوعی پہاڑیوں کو آراستہ کرتے ہیں جس کا منظر خود رو پہاڑیوں کی طرح پر خوشنما معلوم ہوتا ہے اور جو فرن کہ گملوں میں لگائے جاتے ہیں ان سے امرا کے محلات اور معزز صاحبان یورپین کی کوٹھیاں اور برآمدے آراستہ کیئے جاتے ہیں ان کی سبزی آنکھوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے اور جن لوگوں کو اس درخت کے ساتھ مذاق نہیں ہوتا ہے وہ اس کی کچھ قدر نہیں کرتے۔ اور یہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس درخت سے کچھ پھل پھول حاصل نہیں ہوتا اور نہ اس کے پتے کھانے پکانے کے کام میں آتے ہیں محض بیکار سمجھتے ہیں۔ درختان فرن کے پتے گلدانوں اور گلدستوں میں لگا کر کھانے کی میزوں پر بغرض آرایش رکھتے ہیں جن سے واقعی زیبائش (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

تحقیق کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ فرن کی کاشت ہر قسم کی ریتیلی میں پورانا چونہ یا کنکریٹ اور خفیف مقدار میں پتوں کی بوسیدہ کھاد اور بالو کی آمیزش ہو بخوبی کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ اس کی جڑیں چونہ کو پکڑ لیتی ہیں اور اسی سے تغذیہ حاصل کرتی رہتی ہیں۔ اور درخت سرسبز اور شاداب بنا رہتا ہے

اس لئے مذکورہ بالا حالات سے بطور عام کلیہ کے اخذ کیا جاتا ہے کہ فرن کے لیئے وہ مٹی کہ جس میں پورانا چونہ اور کنکریٹ دو حصہ، پتوں کی بوسیدہ کھاد اور خالص بالو ایک حصہ ہو گملوں میں بھرنے کے لئے بہت مناسب اور موزوں ہوتی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ فرن کی کاشت کے لیئے رطوبت اور سایہ کا ہونا لازمی ہے اگر یہ دونوں نہ ہوئیں تو درجہ کمال کو نہ پھونچیں گے خس پوش پودہ خانہ جس کا تذکرہ کتاب ہذا کے حصہ اول میں کیا گیا ہے وہاں یہ باتیں خوب

---

**بقیہ نوٹ نمبر ۴**۔ درختان فرن کو غسل دیتا رہے تاکہ وہ جرمس یعنے کیڑے جو پتوں اور درختوں میں پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے پتے بدنما اور جھکڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور اکثر کیڑے پتیوں کو کھا کر سوراخ کر دیتے ہیں اور پتوں کے کنارہ کو کتر کھاتے ہیں جس کی وجہ سے درختان فرن کی خوبصورتی میں بڑی بدنمائی پیدا ہو جاتی ہے یہ آزار جو ان درختوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا اشیاء کے استعمال سے دفع ہو جاتا ہے۔ عام طور پر اور تجربہ سے خاص طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ درختان فرن کی پیدائش اور افزائش کے لیئے ریتلی مٹی ندی کی موٹی ریت۔ کوئلہ۔ بجری۔ کھنجر۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

حاصل ہوتی ہیں اس کے اندر سایہ اور دھوپ دونوں مناسب مقدار میں پھونچتی رہتی ہے جس نے کلکتہ کے بوٹانی کل گارڈنس کے فرنری کو دیکھا ہے اُس کو اندازہ ہو جائیگا کہ کس خوبی کے ساتھ ان کی کاشت وہاں کی جاتی ہے بالائی صوبہ جات میں جہاں شب میں کہرا زیادہ گرتا ہے۔ وہاں اُن کو شیشہ کے مکانوں میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بنگال میں بھی موسم سرما میں اگر شیشہ کے مکانوں میں رکھا جائے تو کہرے سے محفوظ رہتے ہیں عموماً خس پوش اور پود خانہ میں فرن کی حفاظت کا پورے طور پر سامان مہیا ہوتا ہے۔ اگر مقصود یہ ہے کہ گرم ممالک میں جن خوبصورت اقسام کے فرن کی کاشت کی جاتی ہے وہ اقسام پہاڑی مقامات پر لگائے جائیں تو چونکہ وہاں سردی زیادہ پڑتی ہے اس لیے

**بقیہ نوٹ نمبر ۴** - اور مکانات کا پورا نا چونہ اور پتی کی کھاد مفید ہے۔ مصنف اپنی کتاب میں فرن کو ۳ درجہ پر تقسیم کیا ہے۔ ہر درجہ کے فرن کی سیکڑوں قسمیں ہیں لیکن ان تمام درجوں کے فرن کے متعلقہ اقسام کے پرورش کا طریقہ اور ان کی افزائش کے لیئے جو اشیاء درکار ہیں وہ زیادہ مختلف نہیں ہیں۔ بلکہ قریب قریب سب کی افزائش اور پرورش کے لیئے وہ ہی اشیا مفید ہیں جن کا ذکر اوپر کر دیا گیا ہے اس لئے میں اس نوٹ میں ہر درجہ کے فرن کی کیفیت کو جدا جدا لکھنا بے سود سمجھتا ہوں۔ البتہ فرن کے گملوں میں اور مصنوعی پہاڑیوں میں جن میں فرن لگایا گیا ہو اس امر کا خیال رکھا جائے کہ جو پانی نفس فرن کو پاشی دیا جائے یا بارش کا پانی گملوں اور پہاڑیوں میں جمع نہ ہونے پاوے۔ اُن میں راستہ کر دینا چاہیے کہ زیادہ پانی نکل جایا کرے۔ (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

شیشہ کا مکان جسے ہاٹ ہاؤس یعنے گرم مکان کہتے ہیں بنانا چاہیئے۔ اے ڈی آن ٹمس فرن کو خاص کر مرطوب اور گرم آب و ہوا کی ضرورت ہوئی ہے۔
ٹری فرن ڈوولیا اور خوشبودار گمنوگرامامسونی، اور دیگر نفیس اقسام کے فرن کی کاشت کوہی علاقوں میں بلا پلانٹ ہاؤس کے نہیں ہو سکتی۔ جن کو استطاعت ہاٹ ہاؤس کے بنوانیکی نہو اُن کو چاہیئے کہ شیشہ کے صندوق جو ولایت میں عموماً خاص فرن کے لیئے بنائے جاتے ہیں۔ استعمال میں لاویں۔ ہر قسم کے چھوٹے بڑے ارزاں قیمت پر ملتے ہیں معمولی شیشے کے چوکھٹے جن کی شکلیں کتاب ہذا کے ۔۴۔ ۵۔ ۶۔ ۴۲ صفحے پر دی گئی ہیں وہ بھی کام دیتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اِن کے نیچے گرم کیاریاں گملوں کے لئے بنوادی جائیں۔
پانی کے نکاس کا معقول انتظام ہونا لوازمات سے ہے اگر اس کا انتظام درست نہیں ہے تو سب محنت بیکار ہوجائے گی۔ اگرچہ فرن پانی بہت مانگتا ہے لیکن پانی کا ٹھہرنا یار کنا اس کے حق میں سم قاتل کا اثر رکھتا ہے۔ بات یہ ہے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۴۔ ورنہ درخت گل جاویں گے۔ وقتاً فوقتاً تیز قینچی سے فرن کی خشک شاخین اور خشک پتوں کو تراش دیا کرے تاکہ بدنمائی دور ہو۔ موسم سرما میں درختان فرن کو گلاس ہاؤس سے بہت فائدہ پہونچتا ہے۔ وہ پالے سے اور تیز سردی سے محفوظ رہتے ہیں۔ باغیچہ احمد آباد میں جو گلاس ہاؤس تیار کیا گیا ہے اُس سے مختلف قسم کے درختان کو اور خاص فرن کو بہت نفع پہونچتا ہے۔
گلاس ہاؤس میں مصنوعی گرمی پیدا ہوتی ہے جو نمائش درختان کے لیئے مفید ہے (بقیہ نوٹ نمبر ۴ آئندہ)

کہ جڑوں کے نزدیک پانی ٹھہرتا ہے تو مٹی میں ترشی آجاتی ہے اور درختوں
کو سخت نقصان پہونچاتی ہے۔ جس گملہ میں فرن کو لگایا جائے اُس کو ایک ثلث
تک پورانے چونہ کے ٹکڑاوں یا کنکر یا اینٹ کے روڑوں سے بھر دیا جائے اور
دستیاب ہوسکے تو اُن کے اوپر خشک کائی بچھادی جائے۔ بعد ازاں مرکب مٹی
جس کا تذکرہ پہلے آچکا ہے بھر دی جائے اور درخت کو نصب کر دیا جائے۔
اس موقع پر بیان کر دینا مناسب ہوگا کہ ہزارہ جس کے سوراخ اچھے
ہوں اُس کے ذریعہ سے گملوں میں لگے ہوئے فرن کی آبپاشی کی جائے۔
اور خاص کر موسم گرما میں آبپاشی میں کوتاہی نہ کی جائے تو خوب سرسبز و شاداب
رہتے ہیں۔
قریب قریب جملہ اقسام کے فرن مع جڑ اوکھاڑ کر لگائے جاتے ہیں۔ جو فرن
کہ پھیلتے ہیں اور اُن میں بیج پڑتے ہیں وہ بیج بوکر پیدا کئے جاتے ہیں۔
اس کی کاشت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تشتری یا گملہ کو پورانے چونہ کے ٹکڑوں
یا کنکر کے ٹکڑوں سے ایک ثلث تک بھرا جائے اور اُس پر ایک ہلکی تہ خشک
کائی کی بچھادی جائے۔ اس کے اوپر پتوں کی بوسیدہ کھاد کی تہ ڈالی جائے اور
اوپر ہلکا بالو اس قدر پھیلایا جائے کہ کھاد اور بالو کی تہ دونوں کر ایک انچہ سے
زاید نہو۔ قبل تخم ریزی کرنے کے اُس مٹی کو چوبیس گھنٹہ تک خوب تر رکھا جائے۔

بقیہ نوٹ نمبر ۴۔ اور اسی خاص غرض کے لیئے گلاس ہاؤس تیار کیا جاتا ہے۔

بعد ازاں اس کے تخم مع چھلکوں کے بو دئے جائیں اور بصورت طشتری سبز کائی کی ایک تہ ہلکی اوپر سے پھیلا دی جائے۔ یا شیشہ کا ٹکڑا یا شیشہ کا چوکھٹا اوپر رکھ دیا جائے اور گملہ یا طشتری کو سایہ میں رکھا جائے۔ قریباً تین ہفتہ یا ایک ماہ میں بیج پھوٹ آئیں گے۔ آبپاشی کرنے میں بہت احتیاط ہونی چاہیے اور باریک سوراخ کے ہزارہ سے صرف اس قدر پانی اوپر سے ڈالا جائے کہ کائی میں نمی آجائے۔ ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لیجانے میں بہت ہوشیاری اور صفائی کی ضرورت ہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو اسکی چھوٹی اور نازک جڑوں کو گزند پہنچ جاتا ہے دوسری ترکیب یہ ہے کہ ایک پرانی اینٹ لو اس پر ایک ہلکی تہ بالو کی بچھا کر بیجوں کو بو دو۔ بعدہ ایک ہلکی تہ سبز کائی کی بچھا کر اینٹ کو کسی ایسے ظرف میں پانی بھر کر رکھ دو کہ ایک چوتھائی حصہ اینٹ کا پانی کے اوپر رہے اور شیشہ کے چوکھٹے سے ڈھانک دو۔ اس ترکیب سے تخم ریزی کرنے میں یہ فائدہ ہوگا کہ اوپر سے ہزارہ وغیرہ سے آب رسانی کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ماہرین فن باغبانی اور دیگر شائقین حضرات اسی ترکیب سے اس کی کاشت کرتے ہیں

چند سالوں کے اندر صدہا قسم کے فرن علاوہ سابقہ اقسام کے کاشت کرکے اس ملک میں رواج دئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان میں سے بہت سے اقسام سوا کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس کے دیگر باغات میں نہیں ملیں گے ان کی کل اقسام کو اس مختصر کتاب میں بیان کرنا خالی از طوالت نہیں ہے چنانچہ صرف یہی اقسام فرن بیان کئے جاتے ہیں جو چھوٹے بڑے باغات میں اکثر

شوقین حضرات لگاتے ہیں اور بلحاظ خوبصورت ہونے کے آرائش وغیرہ میں زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ فرن اس قدر اقسام کے ہوتے ہیں کہ صرف انہیں کی کاشت کے متعلق بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ شرلی ہب برڈ کی "کتاب موسومہ فرن" اور اس کی کاشت اور بیڈوم صاحب کی کتاب موسوم "جنوبی ہندوستان کی فرن وغیرہ وغیرہ موجود ہیں۔

## ہی می اونی ٹس - ڈری موگلاسم

ہی می اونی ٹس - کارڈے ٹا - اور ڈری موگلاسم کے درخت بنگال میں بہت ہوتے ہیں ان کے پتے معمولی ہوتے ہیں اور ادنیٰ قسم کے فرنوں میں ان کا شمار ہے

## گم نوگراما

گم نوگراما - اس قسم کے فرن بہت خوبصورت ہوتے ہیں ان کی شاخیں چھوٹی ہوتی ہیں اور ایک قسم کا سفوف ان کے پتوں پر جما ہوا ہوتا ہے۔ ان کا دوسرا نام گولڈ اور سلور فرن ہے۔ گم نوگراما - کرائی سو فائی لا - سب سے زیادہ خوبصورت تصور کئے جاتے ہیں دیگر اقسام جو مشہور ہیں وہ یہ ہیں گم نوگراما ٹوین ٹوسا - اک رسے سی آ - مارٹن سی آئی کیلو می لے نس فلے وی اس مائی کرو فائی لا - پیل شلا - ان اقسام کے درختوں کی پتیوں پر سفید سفوف جما ہوا ہوتا ہے - اور

ٹرائی ان گیولیرس۔ کے پتوں پر گندگی سفوف ہوتا ہے سے سو فی آئی۔ اس کے پتے خوشبودار ہوتے ہیں۔ پی ریووی آنا۔ ارگائی روفائی لا۔ ٹوی کم پوزی جا سل فوریا۔ خاصکر دارجانگ کا۔

## نوتھوکلینا

یہ فرن پستہ قامت اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اس پتوں پہ روآں ہوتا ہے مشہور اقسام یہ ہیں۔

لے نوگی نوشا۔ سی نی اوٹا۔ روفا۔ ٹرانی کومن آئی ڈس۔ اور ان سب میں زیادہ خوبصورت اک لوفی آنا ہوتا ہے۔

## پولی پوڈی آم

فرن کی یہ جنس بھی بہت خوبصورت ہوتی ہے اور خفیف فرق اس کے اقسام میں ہوتا ہے۔ بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہوتے پرالی سفے رم۔ گی لابرم۔ اڈنا سنٹس۔ کوبری فولی آم۔ کلکتہ کے قرب وجوار میں خودرو ہوتے ہیں۔ وے لی شائی۔ ہارس فیل ڈائی۔ لوبی انم کارونس کی شاخیں لانبی اور مثل تار کے پتوں کے ہوتی ہیں۔ چونکہ خوبصورت اور پتے بڑے ہوتے ہیں۔ اس لیے مشہور ہیں۔ ہندوستان ان کا اصلی وطن ہے۔ دیگر مشہور اقسام یہ ہیں۔

ال بواس کواسے ٹم سب آ ری کیوڈ ٹم ۔ پلو میولا ۔ پیک ٹی نے ٹم تی ۔ ٹی بی
رم سی ٹی ایڈی آن ٹم ۔ ای ری او فورم ۔ ٹے نو سک ٹم ۔ ڈی ری فا م ننگین اب
اس پورو ڈو کا رپی ام ۔ ٹرائی ڈک ٹی لن ۔ اور وائی رنس ۔ یہ سب خوبصورت فرن
ہوتے ہیں ۔

## کی لن تھ

درخت چھوٹا اور نازک ہوتا ہے ۔ دیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتا ہے
آسام میں اس کی ایک جنس جس کا نام ارجن ٹی آ ۔ ہے گولڈ اور سلور فرن کے
نام سے مشہور ہے ۔ ایلی گنس ۔ رسے ڈی ایٹا ۔ مل ٹی فی ڈا ۔ سفے ری لوسا
می زری کینا ۔ می ری اوفی لا ۔ اور لینڈی جی را ۔ بہت خوبصورت ہوتے ہیں ۔

## ایڈی آن ٹم

اس قسم کے فرن بہت پھیلتے ہیں اور جس قدر اقسام زیر کاشت ہیں ۔
اُن میں سب سے زیادہ خوبصورت یہی قسم تصور کی جاتی ہے ۔ ان اقسام
کی ایک خاص شناخت ہوتی ہے ۔ چنانچہ ای ڈی آن ٹم کی ظاہری
صورت دیکھ کر فوراً شناخت ہو جاتی ہے ۔ بہت بڑا فائدہ اس جنس کی کاشت
میں یہ ہے کہ ان کی کاشت بہت آسانی کے ساتھ کی جا سکتی ہے ۔ گذشتہ

چند سالوں کے اندر اِن کی تعداد میں بہت کچھ اضافہ ہوا ہے۔

کلکتہ کی بوٹانی کل گارڈنس اور نیز دیگر اشجار فروشوں کے کارخانوں میں صرف میڈن ہیر فرن کی قریباً ستر اقسام کی کاشت کی جاتی ہے سایہ اور مرطوب زمین و آب وہوا میں یہ قسم ہوتی ہے۔ قریباً جملہ اقسام میں بیج ہوتے ہیں اور بیج بوکر اُن اقسام کے درخت تیار کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض اقسام جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھائے جا سکتے ہیں۔

اقسام ذیل بہت خوبصورت شمار کی جاتی ہیں اور روزمرہ کی اور معمولی آرائش کے لئے بہت موزوں تصور کی جاتی ہیں۔ فارلے انسی۔ یہ قسم بہت خوبصورت ہوتی ہے اور جس قدر اقسام کہ زیر کاشت ہیں۔ ان میں اعلیٰ ترین ہوتی ہے۔ اس کی کاشت شیشہ کے چوکھٹوں میں کی جائے تو درجہ کمال کو پہونچتا ہے۔ یونوسے ٹم۔ کلکتہ کے قرب وجوار میں عامتاً ہوتا ہے۔ پرانی دیواروں میں خودرو پایا جاتا ہے۔ گرے سی لی مم۔ اسے تی ٹنس۔ اسے مابیلی۔ کان سن نم۔ اور کان سن نم نے ٹم ڈولابری فارمی۔ لوسونائی۔ للڈی مے بنیاٹم۔ سکروفائی لم۔ پی ڈسے ٹم۔ رہوڈ ق ام۔ کیونی ای ٹم۔ سیکیوٹم۔ ٹی فی رم۔ پمرن سیس۔ پی ریو وی آنم۔ سی ین نائی۔ ٹرسے پیزی فارمی۔ وی چائی۔ وِل لوسم۔ اور کے پل لس۔ وی ٹی رس۔ یہ پرانسے میڈن ہیر فرن ہیں۔

دیگر اقسام جو زیر کاشت ہیں۔ اِن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے

کم و بیش خوبصورتی کے لئے مشہور ہیں اور عمدہ اقسام میں شمار کئے جاتے ہیں۔
اسے سی می لی۔ باسی آئی۔ بـ لم۔ سی لی اسـ ٹم۔ کل رسـ ٹر۔ ڈین ڈرم
کیونی اسـ ٹم۔ ڈس سک ٹر۔ کرڈے ٹم۔ اج ورتھی۔ اک ـ سـ ـ ام۔ ٹ نـ ڈ
ڈم فلی من گی۔ فار موسم۔ فاک سی ننگی۔ ہن ڈرسونی۔ غش ومہ ہس بی نیڈم
ان ٹری ڈی ام۔ لی گرانڈی نوائی۔ نی اوگا ئی نسی۔ پال وک نیولن ٹم
پی کرو ٹیم۔ روہم پوٹی ڈم۔ ریوپل لم۔ سنگ ٹا کے تمی رنی۔ یشی زتی انی
اس پی سی او سم۔ ٹنک ٹم۔ وی یوٹیم۔ وال سونائی وک توڑی آئی گیہ ٹرئی ڈی
موٹو کلامی۔ ول یم سی آئی۔ اور وی لی اسیانم۔

## پلے ٹی سیریم

اس مشہور جنس کی دو قسمیں ہندوستانی باغات میں عموماً پائی جاتی ہیں۔
دونوں قسمیں آسٹریلیا سے ہندوستان میں لائی گئیں ہیں۔ دونو قسمیں ہیلدار ہوتی
ہیں۔ اس لئے کسی لکڑی یا درخت یا لٹکتے ہوئے چھینکے کے سہارے کی ان کو
ضرورت ہوتی ہے ہر حالت میں خواہ گملوں میں لگایا جائے۔ یا معلق طشتری
میں نصب کیا جائے خشک کائی جس میں کوئلے ملے ہوئے ہوں ان میں
بھر دینا چاہیے۔ تاکہ تغذیہ حاصل کر سکیں۔
سایہ دار جگہ میں اگر انکی پوری نگرانی کی جائے تو درخت بہت بڑے ہو جاتے ہیں

اور دیکھنے میں بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

## ٹرس

ایم پلک ٹینس کلکتہ کے قرب وجوار میں اکثر پایا جاتا ہے اس کی شاخیں پانچ یا چھ انچ لانبی ہوتی ہیں اس کا درخت خوبصورت ہوتا ہے ایک یا دو شاخیں گلدستوں میں لگی ہوئی بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس غرض کے لیئے با باغات کے ایک گوشہ میں اس فرن کو ضرور جگہ دینی چاہیئے۔

اس جنس میں اقسام ذیل بھی خوبصورتی کے لیئے مشہور ہیں۔ سی نی پن ٹولا لب ٹوفائی لا ال بولی فی ایٹا۔ کواڈریاری ٹا۔ آرجی ریا۔ لی کوفائی لا۔ مل ٹی فائی ڈا۔ پوڈو فائی لا۔ آس پی ری کا۔ اس بائی کلر۔ سر ریو سے ٹا۔ کرس ستے ٹا۔ پولی ڈک ٹیلن سے سی ری ٹا۔ وے ری گیٹا۔ اون سٹے ٹم۔ لیوڈنس۔ نوبی لس۔ ٹرائی کلر۔ امبروسا۔ ان ڈو لے ٹا۔

## اس پلی نی ام

اِس فرن کے درخت بہت بڑے ہوتے ہیں بعضوں کی شاخیں بالکل سادی ہوتی ہیں اور بعض کی کٹاؤ دار۔ اس پلی نی ام نی ڈس۔ یعنے "برڈس نسٹ اسپلین ورٹ" واقعی میں نہایت عمدہ اور خوبصورت فرن ہے

اس کی شاخیں ایک گز اور اس سے زیادہ اونچی ہوتی ہیں
بعض تو شکل کیلے کے پتے کے معلوم ہوتے ہیں فرق اس قدر ہوتا ہے کہ
کیلے کا پتہ یکساں چوڑا ہوتا ہے اور اس کی شاخ گاؤدم ہو جاتی ہے۔ اس کا
رنگ ہلکا دھانی ہوتا ہے اُن کی نسیں کتھئی رنگ ہونے کے باعث اور زیادہ
خوبصورت ہو جاتی ہیں۔ کلکتہ کے قرب وجوار میں اس کی کاشت بہت ہوتی
ہے۔ گملے یا کیاریوں کے حاشیہ پر سایہ دار جگہوں میں لگایا جائے تو خوب بالیدہ ہوتا ہے۔
اس جنس کی دیگر اقسام جو پستہ قامت ہونے اور نازو انداز کے باعث
مشہور ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

کی کیوٹے ری ام۔ ام بروسم۔ ٹے نی ایتم سے سرپلی تولیم وی وی سپے رم
یی لن سگے ری۔ برے کپ ٹی رن۔ ر آ۔ تی زن۔ مگرو سفے ٹم۔ ڈی لی کیولاٹیولم
اسے ڈی آن ٹی اوایڈس۔ ایری یوٹاسی ام۔ سٹے ریو تی ام۔
دتا رموسم۔ مل پی ٹی رم۔ پری مورسے ٹم۔ اسے کیولی اسے ٹم۔ ریس کیون
اسے ٹم۔ گورین جی آنم۔ ٹرائی کلر۔ ہس پائی ڈم۔ لن سی ام۔ نانی ٹی ڈم۔ بیٹ کی آنم
اور ڈی مارفم۔

# اک ٹی نی اوپٹرس

نہایت خوبصورت اور عجیب فرن ہوتا ہے اس کی شاخیں شکل بہت چھوٹے

اور باریک تاڑ کی سی ہوتی ہیں۔ اس جنس کی ایک قسم جس کا نام فلے بل سے بلا
ہے۔ ہندوستان کا پودہ ہے آگرہ کے قرب وجوار میں پرانی دیواروں اور
پہاڑوں میں اکثر خودرو دکھائی دیتا ہے۔ اس کی دوسری قسم کو رے ڈی ایٹا۔
کہتے ہیں۔ اور اس کی شاخیں تاڑ کی شاخوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہیں۔

## اُنی کی ام

یہ جنس بھی بدرجہ غایت خوبصورت ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں قریب جڑ
کے بندھی ہوئی اور اوپر جا کر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کا اصلی وطن نیپال ہے
کلکتہ کے باغات میں بھی خوب ہوتا ہے۔ اس جنس کی ایک قسم ہے جے پونی کم ہد
وہ بھی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔

## نف روڈی ام

اس جنس کی بعض اقسام خوبصورت ہوتی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔
نف روڈی ام۔ اِن وسے ہم۔ لے ٹی فرنس۔ رے سی ڈنس۔ سنک ٹم۔ مالی۔
کورم بی سے فے رم۔ کس پی ڈے ٹم۔ اور پالی تاس ٹم۔

## اِس پی ڈی ام

بحیثیت مجموعی اقسام ذیل بہت خوبصورت نہیں ہوتیں۔ پیڈولی ٹی م
خوبصورت فرن ہے شاخیں لانبی اور باریک کٹاؤ دار پتیاں ہوتی ہیں۔ کلکتہ کے
قریب وجوار میں خوب ہوتا ہے۔ اس کو الٹس ۔عاماً اس کے درخت اکثر باغات
میں دکھائی دیتے ہیں کسی قدر خوبصورت فرن شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے پتے
ہر دو جانب مثل کنگھی کے دندانہ دار ہوتے ہیں۔ کولاٹ زوبائی۔ اور ڈرن ٹی کیو
ٹم بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ مسٹر ڈبلیو ہوکر صاحب فرماتے ہیں کہ ٹرائی ان
گیولیری اور رفال کے ٹم کو فرن کے شوقین ان کی خوبصورتی کی وجہ سے بہت
پسند کرتے ہیں جرمی نائی۔ ٹرائی فولی اسے ٹم۔ اور ماکرو فائی لم زمانہ حال کے
ایجاد میں خوبصورت تصور کئے جاتے ہیں۔

## ڈول لی آ

اس قسم کو تمام اقسام پر فوقیت دی جاتی ہے۔ اس کے دو تین اقسام
عرصہ ہوا کہ پورٹ بلیر سے ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی کے باغات میں لائے
گئے تھے۔ اس قسم کی فرن کا ڈنٹھل انسان کی چھوٹی انگلی کے برابر مثل دیگر اپنے
ہم جنس کے دبیز ہوتا ہے۔ یہ ڈنٹھل زمین سے یا کسی دوسری چیز سے لپٹا ہوتا ہے

اور اس کا رنگ سفید ہونے کی وجہ سے پتوں کی سبزی کے مقابلہ میں بھلا معلوم ہوتا ہے۔

دیگر اقسام جو خوبصورتی کے لیئے مشہور ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ ڈوالی آ بی آفی نس۔ کناری ان سس۔ سی لی ایٹا۔ لیوکاس ٹی جی آ۔ اس ٹی نولوما۔ بل بے ٹا۔ اور اسے لی گنس پانچ چھ فٹ لانبے بانس میں لپٹے ہوئے بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ فی جی ان سس۔ اور فی جی ان سس ۔ پلیو موسا بہت خوبصورت شمار کیے جاتے ہیں۔ اور ان کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔

دیگر خوبصورت اقسام۔ ماری سی آئی۔ موری آنا۔ پن ٹا فائی لا۔ اور ٹر مانی ہیں اور زمانہ حال کی ایجاد ہیں۔

## آل سوفی لا

اس جنس کے فرن مخصوص تجربی فرن ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض اقسام کی کاشت کو بوٹانی کل گارڈنس میں رواج دیا گیا ہے۔ لیکن خانگی باغات میں اس لئے لگانے کے قابل نہیں ہوتے کہ ان کے درخت بڑے اور بھدے ہوتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں یعنے۔ آس ٹرے لس۔ اور کوپر آئی معمولی کاشت کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔

آل سوفی لا۔ لیٹ بروسا۔ اس ملک کے معمولی فرن ہیں۔ جنوبی ہندوستان

کے مغربی ساحل پر خود رو اس کے درخت بہت ہوتے ہیں۔

## ٹرائی کومے نز

تمام فرنوں میں یہ قسم سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اس کی کاشت میں ہر وقت رطوبت اور سایہ کا ہونا ضروری ہے۔ اور کامیابی کے ساتھ کاشت کرنے کے لیئے بہت توجہ و نگہداشت کی ضرورت ہے۔ بہت خوبصورت اقسام کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

پن نے ٹم۔ کرس پم۔ لیپ رائی ری۔ سے لن گائی۔ اس پی کا ٹم جوائی کم بن کراف ٹائی۔ اس پر یوسی اسے نم۔ اور ریلیو ما۔

## گلی کے نی آ

سر ڈبلیو ہوکر صاحب فرماتے ہیں کہ گلی کی نی آ۔ ڈی کاریا کی قدر مقام کیو میں اسکی خوبصورتی کی وجہ سے بہت کی جاتی ہے۔ اس کی شاخیں بہت ملایم اور مثل پر کے لٹکی ہوئی ہوتی ہیں اور اس کی دوسری قسم جس کا نام سٹے بل لیٹا ہے۔ اس سے زیادہ خوبصورت فرن ملک کیو میں دوسرا نہیں ہوتا۔ اس کے پتے مثل تار کے بڑے ہوتے ہیں۔ دیگر اقسام سرسی سنے ٹا بسی می وس لی ٹا اور ڈی کو ٹو ما بھی خوبصورت ہوتے ہیں۔

# لی گوڈی ام

یہ ایک قسم کا بیلدار فرن ہوتا ہے جس کا اصلی وطن میسور ہے۔ کلکتہ میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں خوبصورت ملایم نازک مثل انسانی انگلی کے ہوتی ہیں۔ اس جنس میں سرسی سنے ٹم۔ جے پونی کم پال مے ٹم۔ کے خوشنما فرن شامل ہیں۔

# ان ڈی گراما

ملک برزل کی فرن کی جنس سے یہ فرن ہے۔ اس پلی نی ام فرن کے بہت مشابہ ہوتا ہے اس کی کاشت کو ہندوستان میں حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ اس جنس کی بھی ایک قسم ہے جس کی کاشت ہندوستان میں ہوتی ہے۔ خوب بالیدہ ہونے پر اس کا درخت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کا نام بریزی لی ان سس ہے۔

# اے تھی ری ام

اس پلی نی ام فرن سے یہ قسم بہت مشابہت رکھتی ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے لوگوں کو شناخت میں غلط فہمی ہوتی ہے۔ اس جنس کی ایک قسم جس کا نام

فلکس - سفے می ناہے - ولایتی اقسام میں سے ہے - اور کوہ ہمالیہ کے بالائی
مقامات میں کثیر الوجود ہے گرم ممالک کے میدانی علاقوں میں کاشت کے
لایق گورنگ جیانم ٹرائی کار جو ایک خوبصورت فرن ہوتا ہے۔ لیکن اس کی
کاشت آسان نہیں ہے - خس پوش پودہ خانہ میں اس کی کاشت کرنی چاہئے

## بلکِ نم

اس فرن کے درخت بڑے اور لوما ریا کے مشابہ ہوتے ہیں - یورپ
ان کا اصلی وطن ہے - گرم ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں - خاص طور پر
خوبصورت نہیں ہوتے ان کی شاخیں سادی ہوتی ہیں - غالباً اس جنس میں
آکِ سی ڈن ٹیل جو امریکہ میں بکثرت ہوتا ہے - بہترین اس جنس سے ہے -

## ڈینس ٹی ٹیا

یہ جنس زیادہ پتی دار ہوتی ہے - اس جنس کی ایک قسم ڈوی لی انڈیز بن گی
قابل کاشت ہے - ڈک سونی آ سے بہت مشابہت رکھتی ہے -

## ڈک سونی آ

یہ جنس شجری فرن کی ہے اور خوبصورت ہوتی ہے خاص کر جنوبی

کرۂ عرض پر پائی جاتی ہے۔ ان ٹارک ٹی کا۔غالباً اس جنس میں سب سے زیادہ خوبصورت قسم ہے۔اصلی وطن آسٹریلیا ہے۔بنگال کے خس پوش پودہ خانوں میں خوب بالیدہ ہوتی ہے۔

## ہی می نوڈی ام

اس کا اصلی وطن ویسٹ انڈیز ہے۔اس کی ایک قسم ہے جسے پونی کم ویرے ری سگے ٹا۔ ہوتی ہے اور اس کے پتے چونکہ مختلف اللون ہوتے ہیں۔اس لئے قابل یادداشت ہے۔

## ڈوڈی یا

خوبصورت قرن ہے وطن ملک ہالینڈ ہے۔ہندوستان میں اس کی وہ قسم جس کا نام۔بلک ٹوائنڈیز ہے پائی جاتی ہے خس پوش مکانوں میں خوب بالیدہ ہوتی ہے۔

## ڈرائی نے ری آ

اس کا درخت خوب بڑھتا ہے۔اور بڑے رقبہ میں پھیل جاتا ہے۔ ویسٹ انڈیز آسٹریلیا۔ہمالیہ کے بالائی مقامات اور میدانی مقامات میں اس کی اقسام پائی

جاتی ہیں۔ اس کے چند اقسام باغات میں لگانے کے قابل ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں جہاں اس کے ذخائر ہیں وہاں اس کی صرف ایک قسم جس کا نام سیوڈو ڈیولیا ہے۔ اور چھوٹے کیلے کے درخت کے برابر ہوتی ہے۔ مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے یہ قسم پولی پوڈی ام سے بہت مشابہ ہوتی ہے اور اسی نام سے اس جنس کو منسوب کیا جاتا ہے۔

# بی پولی پس

اس کا اصلی وطن ویسٹ انڈیز ہے۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے گرم ملکوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ کی لان تھرسٹے بہت مشابہ ہے۔ اسے ل کنس ڈرن ہو اس جنس کی ایک قسم ہے جو نہایت خوبصورتی کے باغات میں رکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ پوری طور پر بالیدہ ہونے کے لیے سایہ اور نمی کی ضرورت ہوتی ہے۔

# لاسٹریا

اس جنس کی قریباً تمام اقسام گرم ممالک میں ہوتی ہیں۔ ان میں سے اکثر ہندوستان اور سیلون میں پائی جاتی ہیں۔ ماہرین علم نباتات اس جنس کی سو قسمیں شمار کرتے ہیں۔ جن اقسام کو میں نے دیکھا ہے اور نرسری میں رکھنے کے قابل ہیں وہ یہ ہیں۔ اس ڈیٹا ڈیری گیٹا۔ بہت خوبصورت قسم ہے۔ سگے وی لا۔ نیوزی لینڈ میں ہوتا ہے۔

ری چارڈ سائی مل ٹی فی ڈا۔ اور ایریس سٹے ٹا۔ دونوں بہت خوبصورت اقسام
ہیں۔ اس جنس کی چند اقسام پہاڑی علاقوں میں خودرو پائی جاتی ہیں۔ کامیابی کے
ساتھ ان کی کاشت کرنا مشکل ہوتی ہے۔ کیچڑ دار مٹی میں ہوتی ہیں۔

## لُومَاریا

اس جنس کے چند اقسام کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی جاتی سکتی ہے
اِس ملک میں کوئی قسم نہیں ہوتی۔ امریکہ اور آسٹریلیا۔ ان کا اصلی وطن ہے۔
گبّا۔ اور لن سی اولے ٹا۔ کی کاشت اس ملک میں میری نظر سے گذری ہے۔
جڑوں کے ذریعے باسانی بڑھائی جا سکتی ہیں۔

## نفرولی پس

یہ جنس بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ اِس کی کاشت کچھ مشکل نہیں ہے۔ اس کی
ایک قسم جس کا نام۔ فرکنس۔ ہے بہت خوش نما ہوتا ہے۔ اس کی خمیدہ شاخیں
بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ بہ لحاظ خوبصورتی کوئی فرن اس پر فوقیت نہیں لیجا سکتا
نفرولی پس۔ ڈفی کی معقول کاشت کی جائی تو بہت خوبصورت ہوتا ہے۔
معلق ٹوکریوں میں لگانے کے لیئے یہ قسم بہت موزوں ہوتی ہے۔ پلیوما اور

ڈویلی اور انڈیز بھی نرسری میں جگہ دینے کے قابل ہوتے ہیں جڑوں کے ذریعے باآسانی سب اقسام بڑھائے جا سکتے ہیں۔

## آزمن ڈا

یہ جنس پھیلنے والے قسم کی ہے جس کو کنگ [illegible] فرن کہتے ہیں۔

آزمن ڈاری جالس اگرچہ ولایتی فرن ہے لیکن ہندوستان میں شیشہ پوش پودہ خانوں میں کاشت کیا جا سکتا ہے اس کی دوسری قسم جس کا نام [illegible] ہے خوبصورت ہوتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں یہ اقسام خوب ہوتے ہیں۔ اور بلا دقت کاشت کی جا سکتی ہیں۔

## فلی بوڈی ام

گرم ممالک کے فرنوں میں یہ خوبصورت قسم ہے۔ ہندوستان میں اس کی ایک قسم جس کا نام گولڈن فرن ہے۔ دکھائی دیتی ہے۔ اس کا اصلی وطن امریکہ ہے پوری طور پر کاشت کی جائے تو بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ اچھی طرح بالیدہ ہونے کے لیئے سایہ اور نمی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

# یادداشت

کوہستانی مقامات میں جتنے اقسام کے فرن پائے جاتے ہیں۔ اُن سب کا تذکرہ کرنا مناسب نہیں خیال کیا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ وہاں جو اقسام کہ خودرو ہوتی ہیں اُن کو مصنوعی طریقہ سے کاشت کرنا غیر ممکن ہوتا ہے اور اُن اقسام کا بھی بیان اس موقع پر نظر انداز کیا گیا ہے کہ جن کی کاشت شائقین کے حدِ اختیار سے باہر ہے اور صرف بوٹانی کل باغات میں ان کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ وہاں پر بھی ان کی کاشت خوبصورتی یا آرایش کی غرض سے نہیں کی جاتی۔ بلکہ نباتاتی معلومات کو بڑھانے۔ اُن کی اقسام کو مطالعہ کرنے اور تشریح اقسام کی غرض سے۔

چونکہ کتاب ہذا کوئی نباتاتی رسالہ نہیں ہے۔ بلکہ فنِ باغبانی کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ اس لئے صرف منتخب اور چیدہ اقسام بیان کئے گئے ہیں۔

# خوشنما آرایشی پھلوار

ایسے اشخاص بہت کم ہوں گے کہ جن کو پھلوں کا باغیچہ اگانے کا شوق
نہ ہو اور موسمی پھلوار کے درخت اپنے باغیچہ میں نہ لگاتے یا اس کو غیر ضروری تصور
کرتے ہوں۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ موسمی پھلوار کی بہار عارضی ہوتی ہے۔
لیکن جب وہ اپنی بہار پر آتے ہیں۔ تو علاوہ پُر لطف اور فرحت بخش ہونے کے
ولایت کی یاد کو تازہ اور وہاں کے سماں کو پیشِ نظر کر کے دل میں سرور پیدا
کر دیتے ہیں اور بونے کے بعد۔ انکی روئیدگی نمو شگفتگی اور پھولوں کا کھلنا۔ یہ سب زمانہ
دلچسپی اور فرحت و سرور سے خالی نہیں ہوتا اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں

نوٹ نمبر ۵ جن لوگوں کو پھول پتے کی قدرتی رنگینیوں کے دیکھنے کا شوق ہوتا ہے اُن کو
ان کے پودے بونے سے حسب بیان مصنف بڑا حظ حاصل ہوتا ہے۔ ہر موسم کی پھلوار
جدا ہوتی ہے اور گو وہ عارضی ہو لیکن شائقین اور واقف کاران ایک موسم کے پھلوار کا دوسرے
موسم کے پھلوار سے ایسا تسلسل رکھتے ہیں کہ اُس کی بہار یک قلم ختم نہیں ہونے پاتی اور اُس کا
طریقہ یہ ہے کہ موسم سرما کی بہار ختم ہونے سے قبل موسم گرما کی پھلوار کا بونا شروع کر دیتے ہیں
اسی طرح موسم گرما کی بہار ختم ہونے سے پہلے موسم بارش کی پھلوار کے تخم بو دیتے ہیں۔
ایسی صورت میں ہر سہ موسم کی پھلوار ایک دوسرے سے ملی جلی رہتی ہے۔
اور اُس پر خزاں کا دخل نہیں ہونے پاتا۔ مگر یہ کام (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

کہ میرے قلب پر ایسے ہی دل خوش کن اثرات ان موسمی پھولوں سے ہوا کرتے ہیں
جو لوگ اپنے باغات میں محدود اقسام کی پھلواری لگانا چاہتے ہیں اُن کے
لیئے ایک فہرست ذیل میں درج کرتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ ان درختوں کے
لگانے سے اُنکو مایوسی وناکامی نہ ہوگی۔ بلکہ یقیناً حظ حاصل ہوگا۔ البتہ شرطیہ ہے
کہ تخم اچھے ہوں۔ اور جتنے بیں ناقص نہ ہوں۔

اکروکلی نی آم
روزی آم۔
ڈل فی نی آم۔
ڈی ان تھس۔ چائی نین سس
ڈی ڈس کس۔ کی ریولی اس۔
گیلارڈیا۔
آئی برس۔
آئی پومیا۔ لم باٹا۔
لی ناریا۔
لی نم گران ڈی فلورم

لوبی لیا۔ راموسا۔
لیوپی نس۔ جملہ اقسام
ٹن کومیا۔ ماری ٹی ما۔
ایچیر ٹیم۔ یکسی کے نم۔
آسٹر۔ چائی نین سس۔
برے کی کومی۔ آئی بی ری ٹی فولیا۔
برووالیا۔ اسے سلے ٹا۔
کاکے لیا۔ کاک سی نیا۔
کیلنڈیولا۔ پلیوویاس۔
کے لی آپ سس۔ جملہ اقسام۔

**بقیہ نوٹ نمبر ۵** - وہی لوگ کرتے ہیں کہ جن کو پھولوں سے شوق ہوتا ہے اس لئے
حسب مذکورالصدر انتظام رکھنا چاہئے۔

کالرہوائی ڈی جی نے ٹا۔
سن ٹران تھس۔ مگر وزی فن۔
کارن فلاور۔
کاس ماس۔
می میوپس۔
قی موفی لا این سنگ نیس۔
پی ٹیونیا۔
فلاکس۔
پاپی
پورٹیولیکا۔

ری تی ڈا اوڈ وریٹیا۔
ہوڈ ان تھی سن گل سائی۔
سالر پی گلوسس۔
اسٹاکس۔ جملہ اقسام۔
سن فلاور (سورج مکھی)
ٹے بی نیز جملہ اقسام
ٹروپی اولم۔ جملہ اقسام۔
وی اولا۔ ٹرائی کلر۔
وٹ اڈیا
گرانڈی فلورا۔

ذیل میں تخموں کی اقسام درج کی جاتی ہیں جن کی تخم ریزی جون اور جولائی میں کر دینی چاہیے۔

ایمان ران تھس۔ ٹرائی کلر۔
" کاڈیٹس۔
" ہی پوکن ڈری ایکس۔
ان ٹرہی نم۔
بال سم۔

کارتھےمس ٹنگ ٹوری اس۔
سی لوسیا کرس نے ٹا۔ ودیگر اقسام
کن ڈول دیولس۔
ڈسےٹیورا۔
گوڈی شیا۔

گمفری نا۔ گلوبوسا
ہی بس کس۔ جی جانٹی اس۔
ریلنڈے۔
آئی پومی آ۔ ربروکریولیا
مارٹی نی ا۔ ڈی آن ڈرا۔
نی کوشیانا۔ مع دیگر اقسام
نی کن ڈرا۔

پن ٹاپائی ٹیر فونی سیا۔
کوامک لیٹ دل گے رس۔
اس کابی اوسا۔
سویٹ پیز (مٹر)
وربی نا۔
زی نیا اسٹے لی گنس۔

## تخم بونے کا زمانہ

زیادہ تر موسمی پھولوں کی تخم ریزی اختتام بارش پر وسطِ اکتوبر میں کی جاتی ہے لیکن جنوبی ہندوستان کے اکثر حصص میں اور خاص بنگلور میں جولائی و اگست کا زمانہ اکثر اقسام کے موسمی پھلوار کے شباب کا زمانہ ہوا کرتا ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ مصنف نے مختلف ممالک کے موسم کے لحاظ سے موسمی پھلوار کی تخم ریزی کا تذکرہ اس میں بیان کیا ہے صرف میں احاطۂ سنٹرل انڈیا اور بھوپال میں موسمی پھلوار کی تخم ریزی کے متعلق اپنے اور نیز عام تجربہ کے موافق یہاں پر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ بارش کا اختتام اور سرما کا آغاز پندرہ اکتوبر کے بعد ہوتا ہے۔ پس موسم مذکور کے پھلوار کی تخم ریزی بارش کے اختتام کے قریب شروع کرنا چاہئیے۔ یعنے ۱۵ اکتوبر کے بعد۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اوٹاکمنڈ کے جیسے مقامات جہاں کی آب و ہوا زیادہ سرد ہے وہاں شروع فروری میں تخم ریزی صندوقوں میں کر دی جاتی ہے اور کچھ وقفہ کے بعد اگست یا ستمبر تک بعض بعض اقسام کی تخم ریزی کا سلسلہ رکھنا چاہیے۔ کوہی علاقوں اگست و مارچ کے مہینے موسمی پھلوار کی تخم ریزی کے لئے مناسب خیال کئے جاتے ہیں بالائی صوبجات میں تخم ریزی موسم گرما کے ختم ہوتے ہوتے کر دی جانی چاہیے۔ تاکہ سخت سردی پڑنے کے پہلے پہلے پھلوار کے درخت کافی طور پر بڑے ہو جائیں کہ ٹھنڈ برداشت کر سکیں کیونکہ موسم سرما میں بالیدگی اور نمو معطل رہتا ہے اور درخت کچھ بھی بڑھتے نہیں ہیں۔ تاسٹرشیم اور کینیری کریپر کے درخت شروع جاڑے میں لگائے جا سکتے ہیں تاکہ گہر آکر نے کے زمانہ کے پہلے پہلے

بقیہ نوٹ نمبر ۶۔ بعد ۱۵ اکتوبر کے بڑی بارش نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے اس موقع پر تخم نسٹرشیم اور کینیری کریپر کو ٹھنڈ سے محفوظ رکھو۔ کنول اور کس فلاکس لیپا اور یا ٹائپا وغیرہ کی سن وغیرہ کی تخم ریزی کرنا چاہیے۔ کیونکہ دوسرے اقسام کے پھلوار کے مقابلہ میں مذکورہ بالا پھولوں کے درختوں کی طیاری کے لئے کم مدت درکار ہوتا ہے۔ اس لیے ان کو کچھ دنوں موسم میں بود وباش سے یہ مصلحت ہے کہ تخم ریزی کے وقت سے ان کو اتنا موقع موسم کا ملنا چاہیے کہ پختہ و مکمل ہو جاویں تاکہ وقت پر بہار دے سکیں اور پالے سے جلنے کا زیادہ خوف نہ رہے۔ پندرہ نومبر یا اس سے کچھ پہلے تخم ریزی اقسام نیم گرانڈی فلورم پانزی مینز گوڈیشیا۔ وال فلاور۔ سوان ریور۔ ڈیزی کیلن ڈیولا۔ (بقیہ نوٹ بصفحہ آئندہ)

پوری طور پر بالیدہ ہو جاویں اور شب کی سخت سردی سے بچنے کے قابل ہو جاویں اگر تخم ریزی تا اختتام موسم سرما ملتوی کی گئی تو موسم گرما آتے آتے درخت ضایع ہو جائیں گے اور ایک کلی بھی اِن میں نہ کھلے گی۔

بنگال میں اکثر پھلوار ایسے ہوتے ہیں کہ جو موسم سرما بھر بالیدہ ہوتے رہتے ہیں اور اختتام موسم بہار میں کلیاں آنی شروع ہوتی ہیں۔ اگر ایسی پھلوار کے بیج بہت پہلے نہ بوئے جاویں تو لامحالہ ان کے درخت بلا پھولے ہوئے ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان اقسام میں خاص کر ستی فی رسے ریا۔ برتن آسٹر۔ جکو بیا اور ستال پی گلوسس شامل ہیں۔

بعض اقسام کے پھلوار برخلاف اس کے تھوڑے ہی زمانہ میں کلیاں نکالتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسے اقسام کے تخم سب نہ بوئے جاویں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۶۔ لارکس پیر۔ پیٹونیا۔ بوبے لیا۔ کی کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس پھلوار کے تخم سردی اور شبنم کی تاثیر سے جمتے ہیں۔ اگر شبنم نہ گرے اور سردی نہ ہو تو ان پھولوں کا تخم زمین میں پڑا رہتا ہے جمتا نہیں ہے اور گل سڑ جاتا ہے۔ اگر کوئی تخم پھلوار کا قبل از وقت یا بعد از وقت بویا جاتا ہے تو اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درخت پھلوار بالیدہ۔ سرسبز اور عمدہ ہوتے ہیں۔ مگر پھول نہیں آتا۔ اس لئے قبل از ارادہ تخم ریزی موسم اور وقت اور اُس کی دیگر ضروریات کا لحاظ بخوبی کر لینا چاہئے۔ مخفی نہ رہے کہ صرف موسم اور وقت کے لحاظ سے کام نہیں چل سکتا تاوقتیکہ کھاد مٹی اور آبپاشی کا بھی پورا انتظام نہ ہو۔ ادھورے انتظام کا نتیجہ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

بلکہ نومبر میں تخم ریزی کرنے کے لیے کچھ بیج اٹھا رکھے جاویں۔ خاص اور بیان اقسام
میں نی موفی لا۔ اور "لارکس پر" داخل ہیں۔ تاوقتیکہ خوب سردی نہیں پڑنے لگتی
ان کے بیج نہیں جمتے اور بہت پہلے بو دئے جاویں تو گل کر ضائع ہو جاتے ہیں
علاوہ ازیں دیگر اقسام کی پھلوار کی یہ کیفیت ہے کہ اگر قبل آمد موسم سرما ان کی
تخم ریزی کر دی جاوے تو اس سرعت کے ساتھ جمتے اور بالیدہ ہوتے ہیں کہ دیکھ کر
خیال ہوتا ہے کہ ساری قوت بالیدگی ہی میں صرف کر دیں گے۔ اس لئے ایسی
پھلوار کی حفاظت کرنے میں بہت ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ مناسب تدبیر
یہ ہے کہ اس قسم کے نوخیز پودھوں کو پانی دینے میں کفایت سے کام لیا جائے
چونکہ پہاڑی علاقوں میں ستمبر سے اکتوبر تک موسمی پھلوار کی بہار کا زمانہ ہوتا ہے

---

بقیہ نوٹ نمبر۲۔ ہمیشہ خراب ہوگا۔ لہذا تخم ریزی کے واسطے موسم۔ کھاد۔ مٹی اور آبپاشی ان سب
باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس سے پھلوار خوشنما اور بہتر ہوگی اور قابل تعریف تیار ہوتی ہے۔
مصنف نے لکھا ہے کہ بعض پھلوار کے پودھوں کو کفایت سے پانی دیا جائے اس سے یہ مطلب
ہے کہ ان کے نشو و نما میں کمی ہو۔ جب آبپاشی میں کمی ہوگی تو درختوں کو غذا کم پہونچے گی۔ کمی غذا
موجب کمی نشو و نما کا ہوگا۔ درخت قد میں چھوٹے رہیں گے اور کمزور ہو کر پھول دینے کی طرف مائل
ہوں گے اور پھول بھی اچھا ہوگا۔ کلیہ ہے کہ درختوں کو نمائش سے اس وقت ہوتی ہے کہ جب
اس میں پانی ہو اگر پانی نہیں ہے یا بند کر دیا گیا ہے تو بالیدگی یا نشو و نما معطل رہتی ہے۔ میرے
نزدیک ایسی غلط تخم ریزی کیوں کی جاوے جو اپنی غلطی کے رفع کرنے کی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اس لیئے وہاں ان کی تخم ریزی مارچ کے اول ہفتہ میں کرنی چاہیئے بعض اقسام
کی پھلوار ایسی ہوتی ہیں کہ جن کے بالیدہ ہوتے میں زیادہ زمانہ درکار ہوتا ہی
اس لیئے ان کی تخم ریزی کچھ پہلے ہو جانی چاہیئے۔ پھلوار مندرجہ ذیل کے درخت
عرصہ میں طیار ہوتے ہیں۔ ...ے ریا۔ کول سی اوے ریا۔ لارکس پر۔
وغیرہ وغیرہ۔ ہر ایک پھلوار کے بیان میں آئندہ چل کر زمانہ تخم ریزی وغیرہ کے
متعلق مناسب ہدایات دی جائیں گی اجمالی طور پر اس موقع پر اس غرض سے
بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ یہ نہ تصور کیا جاوے کہ ہر قسم کی موسمی پھلوار کی تخم ریزی کا زمانہ
ایک ہی ہوتا ہے۔

## طریقہ تخم ریزی

گملوں میں تخم ریزی کرنا دو وجود سے بلاشبہ مناسب ہوتا ہے کہ اول تو بیج
ضائع کم ہوتے ہیں روئید گی اچھی ہوتی ہے اور دوسرے سہولت ہوتی ہے۔ علاوہ
اس کے ایک اور فائدہ یہ ہوتا ہے کہ دیمک اور چیونٹیوں کے حملوں سے محفوظ رہتے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۔ غرض سے درختوں کا پانی بند کیا جاوے اور نتیجہ مفید حاصل نہو۔ اس امر کا خیال رکھنا
چاہیئے کہ بلحاظ موسم پھلوار کی تخم ریزی کی جاوے تا کہ بے سود تقلین واقع نہوں اور حاطر خواہ پھلوار
حاصل ہونے کا موقع ملے۔

نوٹ نمبر ۳۔ اگرچہ گملوں میں تخم ریزی کیا جانا درست ہے تاہم اس قدر (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ہیں اور ان موذی حشرات الارض سے حفاظت کرنے کی سب سے زیادہ ضرورت
ہوتی ہے۔

تخم ریزی کے لیے لازمی ہے کہ مٹی بہت ہلکی اور ملائم ہو ورنہ بیج پھوٹ
آنے کے بعد نازک انکھوے کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مسٹر [illegible]
صاحب نے جو [illegible] درج [illegible] کئے جاتے ہیں۔
جہاں تک میرا خیال ہے پھلواری کی تخم ریزی کے لیے اس سے بہتر کوئی دوسری مٹی
تیار نہیں کی جا سکتی۔

| | |
|---|---|
| پتوں کی بوسیدہ کھاد۔ | ۲ حصہ |
| معمولی مجتمع کی کھاد۔ | ۲ حصہ |
| بالو | ۱ حصہ |

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۔ لحاظ رکھنا بوقت تخم ریزی ضرور ہے کہ گملوں سے مٹی [illegible] نکلنے نہ پائے
جاویں ورنہ گھنے ہونے کی وجہ سے گل زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے احتیاط لازم ہے۔ علاوہ گملوں [illegible]
کے چوبی صندوق اور زبڑ سے [illegible] اس کام کے واسطے مفید ہوتے ہیں۔
مصنف نے لکھا ہے کہ بیج بونے کے لیے قطعہ زمین کو کھود کر اور ہموار کر کے تین تین چھ
چھ انچ کی نالیاں بنا کر مختلف قسم کی تخم ریزی کی جاوے۔ ٹھیک نہیں۔ میرے نزدیک
ایک ایسا قطعہ زمین جو کسی کھلے میدان میں ہو بقدر ضرورت اس کو معمولی طور پر کھود کر اس کے
کنکر پتھر چن کر اور اگر اس کی مٹی خراب ہو تو اس کو نکال کر صاف مٹی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

بونے کے بعد بیجوں کے اوپر ایک ہلکی تہ مٹی کی ڈال دینی چاہیئے اور آہستہ آہستہ
ہاتھ سے مٹی کو دبا دینا چاہیئے تو خوب ہموار سب جگہ مٹی کی تہ ہو جاتی ہے۔

سب سے زیادہ ضروری اور مقدم احتیاط یہ ہے کہ بیج جب پھوٹ آویں اور
انکھوے نمودار ہوں تو دن میں ایسی جگہ ان کو رکھا جاوے کہ جہاں ہوا اور روشنی
کافی مقدار میں ان کو مل سکے اور ساتھ ہی یہ بھی انتظام ہونا چاہیئے کہ آفتاب کی تمازت
سے محفوظ رہیں اور شب میں اگر موسم صاف ہو یعنے بارش اور کہرے وغیرہ کا
خوف نہ ہو تو کھلی ہوئی جگہ میں رکھیں کہ جہاں شبنم ان کو ملتی رہے۔

موسمی پھلوار کے درخت اگانے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ حسب ضرورت
ایک چھوٹا ٹکڑا زمین اس غرض کے لیئے انتخاب کیا جاوے۔ خوب گہرا کھود کر اور

بقیہ نوٹ نمبر ۲۔ قدرے ریت و کھاد ملا کر اس میں بچھانا چاہیئے اور سطح زمین سے تین چار
انچ اونچا ہونا چاہیئے اور قطعہ مذکور میں تین فٹ کی چوڑی اور پانچ فٹ کی لانبی کیاریاں بشکل چوخانہ
اینٹ لگا کر بنانا چاہیئے جو ایک دوسرے سے جدا ہوں گی اور ہمیشہ کے لیئے مستحکم اور کارآمد ہوں گی۔
ان کیاریوں میں جدا جدا ہر قسم کا تخم بونا چاہیئے اور اسکے نام کی تختی اس پر لگا دینا چاہیئے تاکہ غلط
ملط نہ ہو۔ بنظر آگاہی نقشہ ذیل ملاحظہ ہو۔

طول ۵ فیٹ

عرض ۳ فٹ

| | | |
|---|---|---|
| | | |
| | | |
| | | |

پتوں کی بوسیدہ کھاد ڈال کر اُس کی مٹی کو خوب ملائم کر کے مسطح کر لی جاوے۔ ازاں بعد اُس کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا جائے اور اُن حصوں میں مختلف اقسام کے بیج بو دئے جاویں۔ اور ایک ایک لیبل ہر حصہ میں گاڑ دیا جائے۔ لیکن میرے خیال میں بہتر ترکیب یہ ہے کہ چھ چھ انچ کے فاصلے سے اُس میں نالیاں بنائی جائیں اور ان نالیوں میں مختلف اقسام کی پھلوار کے بیج یکے بعد دیگرے کچھ کچھ وقفہ سے بو دئے جائیں قطاریں بنا کر اگر بیج بوئے جائیں گے تو جمنے کے بعد نوخیز پودھوں کے کھودنے میں آسانی ہوگی اور اس کے بعد اکھاڑ کر دوسری جگہ نصب کرنے میں بہ نسبت چھٹکواں بونے کے زیادہ آسانی ہوتی ہے۔ نیز ان دونوں میں جس ترکیب سے منظور ہو تخم ریزی کی جائے لیکن دن میں دھوپ کی تپش اور شب میں بارش یا کہرے وغیرہ سے بچانے کے لئے بانس کا ٹھاٹھ کھڑا کر کے چٹائی یا سرکی ڈال دینی چاہیئے۔ تخم ریزی کرنے کے چوبیس گھنٹہ قبل زمین کو سیراب کر کے ملائم کر لینا چاہیئے تاکہ عین بونے کے وقت کیاری میں کیچڑ نہ ہونے پائے۔

اس ترکیب سے بونے میں صرف ایک نقصان ہے کہ دیمک اور چیونٹیاں بیج کو اُٹھالے جاتی ہیں لیکن اگر بیج زائد مقدار میں بو دئے گئے ہیں تو کہاں تک لے جائیں گی پھر بھی حسب ضرورت بیج بچے ہی رہیں گے۔ اس طریقے سے تخم ریزی کی جائے تو انکھوے بہت تیزی کے ساتھ نکلتے ہیں اور گملوں میں بوئے ہوئے

پودھوں سے زیادہ شاداب اور بالیدہ ہوتے ہیں۔

پہاڑی مقامات پر کونڈوں میں بیج بوئے جاتے ہیں اور مثل میدانی علاقوں کے دھوپ سے ان کی حفاظت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ سردی سے حفاظت کرنی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیئے اُن کو شیشہ کے چوکھٹوں میں گرم کیاریاں بنا کر رکھا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے زائد مفید ہو اگر ان کو خس پوش پودہ خانوں میں رکھا جائے اور جب اکھوے کسی قدر بڑے ہو جائیں تو اُن کو کیاریوں میں نصب کر دیا جائے اور جو پودے نازک اور کمزور ہوں اُن کو دوسرے گملوں میں منتقل کر دیا جائے اگر شیشہ کے چوکٹوں کا دستیاب ہونا مشکل ہو اور مارچ کا مہینہ خاص طور پر زیادہ سرد نہ ہو تو بوئے ہوئے بیجوں کے کونڈوں کو شب میں برآمدے میں رکھا جا سکتا ہے۔ آخری صورت میں مقامی حالت اور پودے کی نزاکت وغیرہ کے لحاظ سے سردی اور کہرے سے حفاظت کرنیکا انتظام کرنا ہوگا۔

نوٹ نمبر ۸ مصنف کی بحث جو گرمی و سردی میں رکھنے کے متعلق ہے۔ اُس کو میں صاف کرتا ہوں۔ پہاڑی مقامات پر سردی کا موسم زیادہ رہتا ہے اور وہاں کُہرا و پالا زیادہ گرتا ہے اس لئے بوئے ہوئے بیجوں کو بقدر ضرورت گرمی و خنکی پہونچاتے رہنا چاہیے۔ اتنی غفلت نہو کہ پالے یا کُہرے کی زیادتی اُن کو نقصان پہونچا دیوے۔ میرے نزدیک ایسے مقام پر دن کیوقت برآمدوں میں بیج کے کونڈوں کو رکھنا چاہیئے تاکہ روشنی اور ہوا اونکو بخوبی ملتی رہے۔ شب کے وقت جبکہ شبنم اور پالے کا خوف واقعی ہو تو اونکو دیکھو نوٹ بر صفحۂ آئندہ)

ایک جگہ سے اوکھاڑکر دوسری جگہ لیجاتا سر جوزف ہیکین صاحب فرماتے ہیں کہ موسمی پھلوار کو باستثناء چند کے۔ جملہ اقسام کو ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ منتقل کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ زیادہ پتے اور شاخیں نہیں نکلتے پائیں اور پھول بکثرت آتے ہیں۔ مسٹر تھے کن صاحب سابق مہتمم ایگری ہارٹی کالچرل سوسائٹی فرماتے ہیں کہ اس ملک میں پھلوار کو نقل مکانی کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ بمقابلہ یورپ کے یہاں کے موسم بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ موسمی پھلوار کو پوری طور پر موقع بالیدگی کا نہیں ملتا اور بمقابلہ وہاں کے یہاں دن بھی چھوٹا ہے۔ اس سے نقل مکانی کرنے سے جو فائدہ ہونا چاہئے پورے طور پر حاصل نہیں ہوتا۔ یعنے پھلوار میں پتی اور شاخیں بہت پیدا ہو جاتی ہیں اور درخت جھاڑ ہو جاتا ہے جہاں تک

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۔ گرم مکان مثلاً گلاس ہاؤس یا سفالہ مکان میں رکھے۔ ہر روز صبح کو مکان سے نکال کر گملوں میں رکھنا چاہئے۔ ہمارے تجربے بھوپال سنٹرل انڈیا میں۔ پوٹیو لیکا۔ لیوپن۔ پاپی کا نقل مکانی کرنا بہت مفید ثابت ہوا ہے اور ہمیشہ اس کا عمل کیا جاتا ہے۔ اس لیے سنٹرل انڈیا میں اس کام کو کرنا چاہئے۔ عام طور پر جمیع موسمی پھلوار کو جب وہ خوب پھول رہے ہوں اونکے سر کے اوپر سے آبپاشی نہ کرے اس سے پھول اور پتے دونوں کو نقصان پہونچتا ہے اور وہ خراب ہو جاتے ہیں بلکہ قاعدہ یہ ہے کہ اس طرح سے پانی دے کہ فقط پھلوار کی جڑیں سیراب ہوں اور پھول پانی سے بھیگنے نہ پاویں۔

میں نے تجربہ کیا ہے اور نوٹ کیا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جملہ اقسام کے جھاڑ تو طاقت ور اور مرطوب زمین پسند کرتے ہیں۔ مثلاً۔ می میولس۔ نیموفی لا۔ جرمن آسٹر سی نی رے ریا۔ اور بالسم وغیرہ کو نقل مکانی سے کچھ گزند نہیں پہونچتا۔ بلکہ اور نفع ہوتا ہے۔ برخلاف اُنکے اور پھُلوار جو گرم ملک کی ہوتی ہے اور گرم موسم خشک زمین پسند کرتی ہے۔ مثلاً۔ لیوپن۔ پورٹیولے کا۔ پاپی۔ اس کالٹ نیا۔ مگ نوٹ وغیرہ۔ کو نقل مکانی سے سخت نقصان پہونچتا ہے اور بعض اوقات ضایع ہو جاتی ہیں پہاڑی علاقوں میں نقل مکانی کرنے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ مثل انگلستان کے یہاں کا موسم بھی طویل ہوتا ہے۔ اور قریب قریب جملہ اقسام کی پھُلوار تحریری ایک جگہ کر کے جب اونکے بیج پھوٹ آویں اور اکھوے نکل آویں تو اُن کو اوکھاڑ کر بلا خوف دوسری جگہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسے نازک پودھوں کی آبپاشی کرنے میں احتیاط اور ہوشیاری کی ضرورت ہوگی۔

جن موسمی پھلوار کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے کہ نقل مکانی سے ان کو نقصان ہوتا ہے تو ان کے بیج اگر زائد مقدار میں ہوں تو مناسب ہوگا کہ انکو کیاریوں کے حاشیوں میں مستقل طور پر بو دیا جائے اور ان کے پودے وہاں سے نہ اُکھاڑے جاویں۔ اس بارہ میں مسٹر جے پیکسٹن صاحب نے نہایت مفید ہدایات تحریر فرمائی ہیں اور یورپ و ہندوستان دونو مقامات میں ان پر عمل کرنا۔

یہاں مفید ثابت ہوا ہے۔ ہاتھ سے مٹی کو مل کر خوب ملائم کر دیا جاوے۔ قریباً پانچ پانچ قطروں کی ایک ایک لائن بنائی جاوے۔ انچ انچ کے فاصلے پر انگلی سے نالی بنا کے بیجوں کو نالی میں ڈال کر کسی قدر نرم مٹی سے چھپا دیا جاوے۔ بعد ازاں اوپر گملہ ڈھانک دیا جاوے۔ اور اس وقت تک گملہ ڈھنپا رہے کہ جب تک بیج پوری طور پھوٹ نہ آویں۔ اس کے بعد جب پودے نکل آویں تو گملہ کو دو تین انچ ایک جانب کو اونچا کر دیا جائے۔ اور اس طرح اسوقت تک رکھا جائے جب تک کہ ان میں موسم کی سختی برداشت کرنیکی قابلیت نہ آجائے جب پودے پورے طور پر بالیدہ ہو جائیں اور معلوم ہو جائے کہ موسم کی سختی کو برداشت کر لینگے تو گملہ کو ہٹا دیا جائے۔

سخت اور خشک زمین میں تخم ریزی ہرگز نہ کیا جائے۔ بلکہ جس زمین میں بونا ہو اسے کھود کر پتوں یا گوبر کی بوسیدہ کھاد ملا کر مٹی ملائم کر لی جاوے۔

حاشیوں پر جو پھلوار لگائی جاتی ہے۔ اوسکو روزانہ پانی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالائی صوبجات میں آبپاشی کرنیکا جو طریقہ رائج ہے اس سے درختوں کے پتوں کو نقصان پہونچتا ہے پہلے قبل کلی لانیکے درخت کا تنہ سڑ جاتا ہے۔ اگر خفیف احتیاط کی جائے تو اس کا انسداد ہو جاتا ہے۔ حاشیہ کی سطح ہموار ہو تو پانی صرف اس قدر دیا جائے کہ ایکمرتبہ ایک کنارے سے دوسرے کنارہ تک اس طرح پانی پھر جائے کہ سطح زمین پورے طور پر نم ہو جائے۔ آبپاشی کے لیے

صبح کا وقت زیادہ موزوں ہوتا ہے اگر سہ پہر میں آبپاشی کی گئی تو شب میں میں نم رہیگی اور درختوں پر پالے کا اثر زیادہ خراب پڑیگا۔

# آرایشی اشجار

## جھاڑیاں و بوٹیاں

اِس باب میں اُن آرایشی اشجار میانہ قد کے درخت اور گھاس و پودھوں کا بیان کیا جاتا ہے جو بغرض آرایش و زینت باغات میں لگائے جاتے ہیں۔ اور جن کے متعلق کچھ حالات اور طریقہ کاشت سے ہمکو آگاہی ہے۔ ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان میں سے اکثر اقسام کے اشجار صرف کلکتہ میں اور دیگر بوٹانی کل گارڈنس اور اشجار فروشوں کے باغات میں دستیاب ہوتے ہیں اس کے وجوہ ظاہر ہیں۔ بڑے بڑے پبلک گارڈنس اور پودہ فروشوں کے باغات میں ان کے ذخیرے بغرض تجارت یا مفت تقسیم کرنیکے لیے موجود رہتے ہیں اور نادر و کمیاب پودے تو پرائیویٹ باغات میں دستیاب نہیں ہوسکتے یہاں موجود رکھے جاتے ہیں اور دوسرے وجوہ یہ ہیں کہ پلانٹ ہاؤس و گرین ہاؤس وغیرہ بنے ہوتے ہیں اور انمیں اُن کی کاشت بخوبی ہوجاتی ہے۔ پرائیویٹ باغات میں اونکی پرورش اور پرداخت کا ایسا سامان میسر نہیں ہوتا۔ چنانچہ

یہی وجہ ہے کہ نوآموز شوقین کے دل [illegible] سے ان اسباب کا علم ہو جانا باہر
ہو جاتا ہے اور اکثر اقسام کے آرائشی درخت انکی باغوں میں [illegible] نہیں دیتے
بایں ہمہ چونکہ اس کتاب کے مصنف کا منشا ہے کہ حتی الامکان جمیع اقسام کے
پودھوں اور آرائشی اشجار کا تذکرہ اس کتاب میں کیا جائے۔ اس لئے [illegible]
درختان کے حالات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ پیدا اور کمیاب [illegible]
درختوں کی کاشت و پرورش و پرداخت وغیرہ کے طریقے میدانی علاقوں کے
لئے بالتفصیل بیان کر دئے گئے ہیں۔ البتہ پہاڑی علاقوں کے لئے زیادہ تشریح
نہیں کی گئی ہے۔ لیکن جو پودے و درخت اس ملک کے پیدا نہیں ہیں اور
دیگر ممالک سے لائے گئے ہیں ان کو کم و بیش سرسری طور پر بیان کر دیا ہے۔

فہرست کی ترتیب میں شائقین کی آسانی کا لحاظ کرکے آرائشی درختوں کے
لگانے کی غرض لکھ دی گئی ہے۔ ان کو انتخاب کرنے میں آسانی ہوگی۔ کہ کون
درخت کس مصرف کا ہے ان درختوں کا موقع موقع سے تذکرہ کتاب ہذا میں کیا گیا اور
فہرست ضرورتاً مختصر لکھی جاتی ہے۔

# فرحت باغ (پھولوں کا باغیچہ)

(۱) گملوں میں بھر کر برآمدوں کی آرائش جن درختوں سے کی جاتی ہے۔

| | |
|---|---|
| اسے بیوٹی لن ڈفورڈیانم۔ | ایلوسیا سٹری اوڈورا۔ |

ایرم پیک ٹم
اےسبس ٹے۔ یافارموسا۔
بیگونیا۔
بلی ٹی آ۔
کریس آن تھی مم۔
سیسس۔
کلے ڈسے ام۔
کروٹن۔
یوفوربیا جے کیو ای نی فلورا۔
یوکیرس اے مے زونی کا
فرن۔
فرانِ سِس سیا۔
فیوشیا۔
جی رانی ام۔
گیس نیرا ڈگ لاسی۔
ہب رُوتھم مس فاسی کیو سے ٹس

جٹروفا۔ پن ڈیوری فولیا۔
جسٹر می نم۔
لی مونیا۔ اِس پیک ٹے بی لس۔
اُولیا فرسے گرنس۔
آرکڈ۔
پام۔
پن ڈس کارنیا۔
رن ڈی لی ٹیا پیونی سیا۔
روزیز۔
سال ویا۔ اس پلن ڈنس۔
سٹوسے نم اَرجین ٹی ام۔
ٹالا ایوما پیوپی لا۔
ٹیرا می نا۔ میک سی کینا۔
ٹوری نیا۔
وربینا۔
ہویا

ھڈرن جیا۔

(۲) پوتھی اور گانٹھ دار پودے جو گملوں میں لگائے جاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ابے ٹی لونی۔ | گیس نیرا۔ |
| اسے کی می نیز۔ | ہی پی آس ٹرم۔ |
| اسے مارل لس۔ | ہیا سنتھ۔ |
| اے رم پیک ٹم۔ | آئی رس۔ |
| بیگونیا۔ | اک سیا۔ |
| کیلے ڈی ام۔ | بیان کیوٹم۔ |
| کی پیورا۔ | لی لی ام۔ لان جی فلوری ام۔ |
| کری نم۔ | مران ٹا۔ |
| کروکس۔ | نارسسس۔ |
| سیک لے من۔ | آک سے لس۔ |
| ڈہلیا۔ | پنکرے ٹی ام۔ |
| یوکیرس۔ اسے مے زونی کا۔ | رانن کیولس۔ |
| فن کیا۔ سب کارڈے ٹا۔ | رچارڈیا۔ ای تھی اوپی کا۔ |
| گلے ڈی اولس۔ | اس پراک سس۔ |
| گلاکس ای نیا۔ | اس پی ریا۔ |

(۳) بیل دار درخت گملوں میں لگانے کے قابل۔

آس پاراگس پلیپو موسَس ۔ اور نانَس
اِس کی نان تھس ۔
سِسَس ۔
کلی روڈن ڈرن ۔ اس پلین ڈنس ۔
کلی ٹوریا ۔
کوبیا اس کان ڈنس ۔
ہُویا ۔

لوفس پرمم ۔ اس کان ڈنس ۔
مانیٹ ٹیا ۔ کارڈی فولیا ۔
مارن ڈیا ۔ ہاسٹے نی اے نا ۔
می ای نیا ۔
سپے سی فلوُرا ۔
اِس ٹی فانوٹس فلوری بنڈا ۔
تھن برجیا ۔

(۴) لپٹنے والے اور بیل دار پُودے ۔

اے برس پری سکے ٹوری اس ۔
اکی بیا کیوان نے ٹا ۔
آرے منڈا ۔
اسے ٹی سیا می ڈیا ۔
آر جیریا ۔ اِس پلین ڈنس ۔
ایرس ٹولوکیا ۔
کان جیا ایزیوریا ۔
کن ودل وے لس پن ٹن تھیز ۔
کریپ ماس ٹی جیا گران ڈی فلورا ۔

ڈل برجیا ۔
ڈپاڈی نیا ۔
ای کی ٹیز ۔
گلوری اوسا شوپربا
ہن فری یا اس کن ڈنس ۔
ہکس آے سن ٹرس کاک سی نیا ۔
ہپ ٹیج ماڈب لوٹا ۔
آلی پومیا ۔
آس پراگس ۔ ریسے می موسس ۔

بالسمٹیالاری فولیا۔
بوہی نیا۔
بوماں ٹیا۔گرانڈی فلورا۔
بگنونیا
جسمینم
لوفی سیرا
میوڑی نس مونوجی نس۔
میوریوکیوجا۔
پی ڈیریا فوٹیڈا۔
پاسن سیاکورم بوسا۔
سپےسی فلورا۔
پنٹالی نن۔سیوبی رگنٹم۔
پیگیولیریا۔اوڈوراٹسی ما۔
پٹریاوولیوبی لس
پتواوریا کاک سینا۔
بوگن ول لیا۔
بین ٹروسی ما۔پلیومیری۔

سیری اس نکٹوسے لس۔
کل ٹوریا۔
کوبیا۔ سکنڈنس۔
کام بری ٹم
لونیا پائی کیولیٹا۔
کیواس کوالس انڈیکا۔
ریبن کاس پریم جسمن اوڈوریٹ
روبی لیا گرینٹا۔
رلیوپا یا بوتاناکس۔
ٹیکوریی ڈوکا۔
اسپیتھوڈیا اَن کی نیٹا۔
اس ٹیپی لیا۔
اس ٹی فانوٹس فلوری بنڈا۔
ٹیکوما
تھن برجیا۔
وس ٹاریا ساءِ نن سس۔

(۵) اشجار جن کی پتی میں خوشبو ہوتی ہے۔

اے لائے سیاسٹ ری اوڈورا۔
انڈرو پوگن مارٹی نی۔
آرٹی می سیا ابرٹونے نم۔
سِن نے مُونم۔
سٹرس۔
کلاسی نا ہپٹا فلا۔
کروسے ...ں ٹی فی ام آرٹی می سی او ڈیز
ڈرسے کوسی نفے لم کنارِی ان سی۔
لن ٹے نا۔

لے سن ڈیولا۔ اِس پی کے ٹا۔
لی مونیا اس پیکیٹے بی لس۔
مرٹس کام میونس۔
اُوسی مم۔
پی من ٹا و لگیرس۔
پاک ٹران تھس ایروسے ٹی کس۔
پوگس ٹی من۔
ریوٹا۔
وی ٹیکس۔

جی رانِی ام بے من اور گلاب کی خوشبو دینے والی۔

(۶) درخت اور جھاڑیاں جن کے پھولوں میں تیز خوشبو ہوتی ہے۔

آ سے کیشیا۔
اگ لے یا اوڈوریٹا۔
اَرٹبے یا ٹرِس۔ اوڈوراٹِس سی مس
آرٹی مِی سیا کلٹی ٹولیا۔
سی ترل پی نسیا کوری ایرا۔

کی مونن تھس فرگ رنس۔
سٹ رس۔
کلی رونڈزن۔ فرگ رنس۔
ڈل برجیا سِسُو۔
ڈ امبیبیا۔

یوپے ٹوری ام اوڈوریٹم۔
فرانسس سیا۔
گارڈی نیا۔
ہیلیٹونیا۔
ہیڈی کی ام
ہی لی اوٹرو پی ام۔
ہویا۔
اکسورا۔
جس می نم۔
جونی سیا اسوکا۔
لانسونیا البا۔
لونی سیرا۔
میگنولیا۔
میسوا فیریا۔
مِی کی لیا چمپکا۔
مکروسیلم ان ڈی گ رسے مم۔

ٹنگ ٹونیا ہاڑبین سس
می میوسا پس ای لن گی۔
مرے یا اکزو ٹی کا۔
نی ری ام۔
نکٹین تھیز آربر ٹرس ٹس۔
اوالیا فرگ رنس
پانڈینس اوڈوراٹس سی مس۔
پرگیو لے ریا اوڈو راٹس سی ما
نو ٹے نیا ڈاو بیا
پلیومی ریا۔
پولی آن تھز ٹیوبی روسا۔
پورٹ لینڈیا گرانڈی فلورا۔
ریمن کاس پرم جس من اوڈوریٹم۔
روزا۔
اس ٹی فونو کورائن وی بیری۔
ٹالا یوما پیومی لا۔

(ح) درخت اور جھاڑیاں جنکے پتے خوشنما ہوتے ہیں۔

آن بہتوری اَم۔

اریے لیا۔

ایسے سی تا۔

اسے کے لی فا۔

اسے لوکے سیا۔

ایر یوکیریا۔

اَس پا راگس۔

کیلیے ڈی ام۔

کالس ٹی مَن۔

سی لی ٹریس اِس کن ڈنس۔

سِس ٹَس۔

کو لی اُس۔

کرُوٹن۔

کرمیریا۔ والی سائی۔

کیرس سَس۔

سیاتونی لم۔ میگ نی فی کم

کے می کلے ڈن۔ ریو بینس۔

ڈی فن بے کیا۔

ڈی اس کوُریا۔

ڈسے کری ڈی ام۔

ڈرسے سی نا۔

ای کی ٹیز یکٹا۔

ای لی ایگ نس۔

ای ران تھمی مم

اک سی کیریا

فلی سی اَم۔

گیس نی ریا۔ ری فل گینس

گیری ول لیا۔ روبس ٹا۔

گراپ ٹو۔ فی لَم۔

ہی لی کوٹیا۔

ہی بس کس زیب رینا۔

جیو تی پی رَس۔

لوُنیا۔ ولیس برٹی لی اونس

مرَن ٹا

| | |
|---|---|
| می موسا۔ پری وی بین نا۔ | پوان سیٹ ٹیا۔ |
| تن ڈی نا۔ ڈوبیس ٹی کا۔ | ریو واس لیا میکیو سے لاٹا۔ |
| نے پن تھیز۔ | پوڈو کار پس۔ |
| پینکس۔ | تھیو جا۔ |
| پام۔ | پوتھس۔ |
| پادیٹ ٹاڈی ورسی فولیا۔ | سنٹ ڈ فلوٹس۔ |
| بیل لی اوتیا۔ | ٹی راس پرمم۔ |
| پی پی روسیا۔ | اڑیکا۔ |
| پی سوتیا۔ | زی لوفی لا۔ |

پٹ ٹاس پورم۔

(۸) ذیل میں جو مختصر فہرست درج کی جاتی ہے غالباً ناظرین کتاب ہذا کو اس سے دلچسپی حاصل ہوگی آیندہ چل کر ان درختوں کے حالات بالتفصیل کتاب میں ملیں گے

# سدا بہار درخت

درختان جو سایہ اور خوبصورتی کی غرض سے معتدل گرم ممالک ہندوستان میں لگانے کے قابل ہوتے ہیں۔

| نام۔ | ہیئت درخت۔ |
|---|---|
| ایریوسکے ریاکوکی۔ | مخروطی شکل |

| نام۔ | ہیئت درخت |
|---|---|
| بڈول لائی۔ | مخروطی شکل |
| کنگ سے مائی۔ | ״ |
| سےگلیے یوگا۔ | ״ |
| اک سیل سا۔ | ״ |
| ڈمارا روبسٹا۔ | ״ |
| اسٹرے لس۔ | ״ |
| کیپرس سس سمپرویرنس۔ | سیدھا گھنا اور ماتمی درخت |
| ٹوریولوسا۔ | مخروطی |
| انڈاگومی سائی۔ | بالائی حصّہ مدوّر خفیف پھیلا ہوا۔ |
| کاس ٹے ناس پرم۔ اسٹرے لی۔ | ״ |
| یوکلپٹس راس ٹریٹیا۔ سٹری اوڈورا۔ | گوند کا درخت |
| فی کس بنجامینا۔ | مضبوط اور کثیر الاغصان |
| کوموسا۔ | ״ |
| راکس برگائی | ״ |
| ماکروفائی لا۔ | ״ |

| نام | ہیئت درخت |
|---|---|
| گنگ سے مائی ۔ | مضبوط اور کثیر الاغصان |
| ایلانس ٹیکا ۔ | ,, |
| آرٹوکارپس ۔ کان نوئی | ,, |
| گری ویلیا روبسٹا ۔ | مخروطی سفید پتی دار |
| لگگے لیا پٹینا ۔ | بالائی حصہ مدور خوب پھیلا ہوا ۔ |
| نی قی لی امریکی | ,, |
| لوکانمر ۔ | ,, |
| پلی تھی کیلا ولی امستے فن | مضبوط خوب پھیلا ہوا ۔ |
| مکی نس بالی ۔ | روتا ہوا ۔ |
| سوسی ٹینی مہاگنی ۔ | مدور، بالائی حصہ ۔ |
| تاکرو فائی لا ۔ | ,, |
| سی زل پینیا کوری ایریا ۔ | چھتری نما ۔ |
| کاسیا سیامیا ۔ | خفیف مدور |
| مارتھی نیٹا ۔ | بالائی حصہ مدور ۔ |
| بارکیا بگلینڈیولوسا ۔ | ,, تنہ لانبا ۔ |
| کالی ونیا ریسی موسا ۔ | خفیف گول اور پھیلا ہوا ۔ |

| نام۔ | ہیئت درخت |
|---|---|
| براسیا ایکٹی نوفائی لا۔ | چھتری نما۔ |
| لاگیونیریا پیرسونی۔ | مخروطی۔ |

(۹) دیسی درخت جو راستوں یا سڑکوں کے ہر دو جانب لگانے کے قابل ہوتے ہیں اور جنوبی ہندوستان میں دو ہزار فٹ سے چار ہزار فٹ بلند مقامات پر بالیدہ ہو سکتے ہیں۔

| نام | ہیئت |
|---|---|
| پولی ال تھیا لانگی فولیا۔ | بدیر بڑھنے والا۔ |
| ٹیراس پرمم ہی نیانم۔ | " |
| اوکروکارپس لانگی فولی اس۔ | پہاڑی علاقوں میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ |
| کیلوفلم انوفلم۔ | " |
| تھس پی زیاپوپل نیا۔ | " |
| سٹرس ٹیڈیکومینیا۔ | " |
| برسیرا اسیرٹیا۔ | بدیر بالیدہ ہونے والا۔ |
| فی لی سی ام ڈی سی پی اینس۔ | " |
| می لیا ایزے ڈی رکسٹا۔ | " |
| اینزی ڈارکھ۔ | " |
| گنگونیم لینسی اوسے ٹم۔ | پہاڑی علاقوں میں خوب ہوتا ہے |

| نام۔ | کیفیت درخت |
|---|---|
| ۔ٹے موٹرا ڈی ٹیکا | • |
| کیگراسپاسٹے بوسے ڈی ایٹ | • |
| فی کس ریٹوسا۔ | • |
| ٹسی لا۔ | • |
| منگی فی را انڈیکا۔ | • |
| ڈل برجیا سسو۔ | • |
| می موساپس ایلنگی۔ | میدان میں خوب بالیدہ ہوتا ہے |
| ڈی اس پی رس۔ ایم بری آپ ٹی رس۔ | " |
| ٹملے رنڈس انڈیکا۔ | • |
| ساراکا انڈیکا | • |
| یوجی نیا جمبولینا۔ | • |
| آرٹوکارپس ان ٹگری فولیا۔ | • |

(۱۰) دیسی درخت راستوں پر جنوبی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں لگانے کے قابل۔

| نام | کیفیت درخت |
|---|---|
| ان ٹی ایرس ٹاکسی کے ریا۔ | اس کا ٹاٹ بنایا جاتا ہے |
| ڈل لی نیا براک ٹی اسے ٹا۔ | • |

| نام۔ | درخت ہیئت |
| --- | --- |
| گارسی نیا زینٹ نوکی مس | مخروطی شکل |
| ہو پیا پاردی فلورا۔ | ۔ |
| وائی ٹیانا۔ | ۔ |
| ان تھوسی فے لس۔ کارڈ۔ ے ٹس | ۔ |
| میرس ٹی کالاری فوایا۔ | ۔ |
| مگنی فی کا۔ | ۔ |
| می شو افریا۔ | ۔ |
| ٹڈنو کارپس آلپینا۔ | ۔ |
| وسے ٹیریا ٹڈیکا۔ | ۔ |
| می لیاٹڈیو بیا۔ | ۔ |
| می کی لیا چمپاکا۔ | ۔ |
| می میوساپس ایلنگی۔ | ۔ |
| کیلو قلم لومن ٹو ٹسم۔ | ۔ |
| نی کس ٹیری می نی۔ | ۔ |
| ارٹو کارپس ہرسیوٹا۔ | جنگلی بڑہل۔ |

# دی گراسیز (گھاس)

اگرچہ تخم فروش تاجروں کی فہرستوں میں بہت سی عمدہ گھاسوں کے
اشتہارات ہوتے ہیں لیکن ان میں سے بہت تھوڑی اقسام کی کاشت اس ملک
میں کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ اس کتاب میں جتنی اقسام کی گھاسوں کا
تذکرہ کیا گیا ہے۔ وہ بھی تعداد میں کچھ زیادہ نہیں ہے۔ [illegible] یہ ہے کہ
بالائی صوبہ جات، و پہاڑی علاقوں میں ان کی کاشت ہو سکتی ہے۔
لیکن نہ صرف کلکتہ بلکہ دیگر میدانی علاقوں میں نے دیکھا ہے کہ اچھی طرح سے سبز و
شاداب بالیدہ نہیں ہوتیں۔ چند خودرو گھاسیں جو پہاڑی علاقوں میں ہوتی ہیں وہ
بلاشبہ خوبصورت ہوتی ہیں لیکن میری رائے ہے کہ تاوقتیکہ ایشیائی گھاسوں
کے لگانے کا خاص طور پر شوق نہ ہو اس وقت تک ان پہاڑی خودرو گھاسوں
کے کاشت کی تکلیف نہ گوارا کرنی چاہیے۔ پستہ قامت گھاس اگر گملوں میں
لگائی جائیں تو مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن طویل القامت گھاس جس میں بانس بھی
شامل ہے اگر کناروں یا حاشیوں یا روشوں پر لگائے جائیں تو بہت خوشنما معلوم
ہوتا ہے۔

# "بامبوسا" (بانس)

اِس جنس سے جو آرایش اور زینت کرنے کا کام لیا جاتا ہے وہ محتاج بیان نہیں رائل بوٹانی کل گارڈنس کلکتہ میں جاکر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سلیقہ اور تمیز کے ساتھ مختلف اقسام کے بانسوں کے تختے تیار کئے جائیں تو کس قدر دلفریب اور دلکش منظر دکھائی دیتا ہے۔

ناظرین کتاب ہذا اگر بانس کے اقسام کا مفصل بیان دیکھنا چاہتے ہیں تو اُن کو مسٹر گمبل صاحب کی کتاب مسمی (ہندوستان کے بانس) کا معائنہ کرنا چاہئیے۔

---

**نوٹ نمبر ۹** - بھوپال میں بھی تین چار قسم کا بانس ہے اور یہاں کی زمین پہاڑی اور سیلاقی اُن کے نشو نما کے لئے نہایت مفید ہے یہاں بانس تمایشی مناظر پیدا کرنے میں برتا جاتا ہے۔ البتہ باغات کے اطراف میں مثل چار دیواری (باگڑ) کے بوئے گئے ہیں۔ جن سے غرض نباتات مقصود تھی کٹنگ بانس جن کا قطر چار یا پانچ انچ اوسط سے کم اور طول تقریباً ساٹھ فیٹ سے کم نہیں ہوتا ہے۔ اکثر باغات کے اطراف میں لگایا گیا ہے۔ اس کی پوری زمین کاٹ کر لگائی جاویں تو جدید بانس تیار ہو سکتا ہے۔ زرد رنگ کے بانس بونے کا تجربہ بھی یہاں پر کیا گیا ہے۔ وہ اچھی طرح یہاں پر پیدا ہوتا ہے یہاں کی زمین اُس کے موافق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہاں کی زمین میں بھی ہر قسم کا بانس بخوبی ہو سکتا ہے۔

بانس ناتا۔ یہ قسم چھوٹے بانس [illegible] صاحب کا قول ہے
کہ اس کی باڑ بہت خوبصورت ہوتی ہے [illegible] ہو جاتا ہے

بانس اور یہ اس سے مشابہ شکل مذکورہ بالا بانس سے ہوتے ہیں صرف
رنگ میں فرق ہوتا ہے۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ ہندوستان کے سرد ممالک
میں بخوبی بالیدہ ہوتا ہے۔ اس قسم کی [illegible] مختلف رنگ کی ہوتی ہے اس کی
[illegible] کو چھال میں [illegible] جاتے ہیں

سیامیس سنس۔ یہ خوبصورت قسم [illegible] بلند مقامات پر خوب بالیدہ ہوتی ہے

ولگیرس۔ ملک جاوا کا سنہرا بانس ہے۔ کشادہ گچھوں میں اس کی کوٹھی بہت
بھلی معلوم ہوتی ہے تالاب اور چشموں کے کناروں پر خوب بڑھتا ہے اور نیز
ایسی نشیبی جگہوں میں جہاں تمام سال نمی رہتی ہے وہاں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔
ٹوٹے نصب کر کے بآسانی بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس کے تخم کمیاب ہوتے ہیں۔

ٹلڈا۔ بنگال اور آسام کا متوسط قامت بانس ہے۔

نگرا۔ اس خوبصورت قسم کے بانس کی یہ صفت ہے کہ جڑ کے قریب کا حصہ
بالکل سیاہ ہوتا ہے۔ پی [illegible] تانک گارڈن دارجلنگ میں اس کی ایک قسم
ہے جس کا رنگ یعنی سرخ ہوتا ہے۔

اسٹرکٹس [illegible] سیا معمولی قسم کا ثمردار بانس ہے ایک مرتبہ پھلنے
کے بعد ضائع ہو جاتا ہے۔

# ڈنڈروکلےمس

اس ٹرک ٹرس۔ اِس قسم کو عامتاً ٹھوس بانس کہتے ہیں برچھے عموماً اسی
کے بنائے جاتے ہیں خشک یا ادنیٰ درجہ کی زمین میں اسکا درخت
بالیدہ ہوتا ہے تو بانس ٹھوس ہوتا ہے ورنہ اگر اس میں کھاد وغیرہ اچھی دی جائے
تو ٹھوس نہ ہوگا۔

جائی گن ٹی اس۔ طویل القامت بلا خار کے یہ بانس ہوتا ہے "ٹینا سیرن"
میں سو فٹ تک بلند ہوتا ہے سے ل ٹونیائی۔ کوہ ہمالیہ میں یہ قسم پائی جاتی ہے
اور یہ قسم بھی طویل القامت ہوتی ہے شاخ دار اور مختلف رنگ کے بانس
چین اور جاپان سے لائے گئے ہیں اور زیر کاشت ہیں۔

# اوک لینڈرا

ہی ڈی آئی۔ ایک قسم کی طویل القامت نرکل ہوتی ہے۔ دلدلی مقامات
میں پیدا ہوتی ہے۔ تالابوں کے کناروں پر لگانے کے لیئے زیادہ موزوں ہے

# اینڈو

کانسپی کوا۔ یہ خوبصورت گھاس شاذونادر ہندوستان میں دکھائی دیتی ہے۔

نوٹ نمبر ۱۔ اس کو ہندوستانی زبان میں نرسل۔ نرکٹ۔ نرکل کہتے ہیں تین چار قسم کا

دس سے بارہ فٹ تک لانبی ہوتی ہے۔ شمس شیم ت۔ اس کے لٹکتے ہوئے پھول بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور عرصہ تک قائم رہتے ہیں۔ پہاڑی مقامات میں کاشت کے لئے بہت موزوں ہوتی ہے۔

ڈونکس یہ خوبصورت قسم نرکل کی نیوزی لینڈ سے لائی گئی ہے۔ آٹھ سے بارہ فٹ تک لانبی ہوتی ہے۔ اور نرم نازک نیچے میں ہوتی ہے۔

ورسی کلر۔ اس کا نام ربن گھاس یا باغبانوں کا تاگا بھی کہتے ہیں یہ دھاریدار گھاس گلدستوں کی بندش میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور باغات میں دو ماہ سے درخت لگائے جاتے ہیں جنوبی ہندوستان میں اس کو۔۔ سے چھوٹی ایک گھاس ہے جس کا نام ڈکٹیلس گلومیریٹا ویری گیٹا ہے اس کو بھی لوگ ربن گھاس کہتے ہیں۔

## "گی نی ری ام"

ارجن ٹی ام۔ اس خوبصورت اور آرائشی گھاس کی پتی شکل سفید رنگ کے چمکتی

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۔ بھوپال میں موجود ہے۔ یہ آرٹی فیشل (مصنوعی) پہاڑیوں پر لگانے سے بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے اکثر بڑی بڑی نادروں میں اس کے درخت کو لگاتے ہیں اور آرائش کا کام لیتے ہیں۔ اگر آرٹی فیشل (مصنوعی) پانی کا چشمہ بنایا جاوے اور اس چشمہ کے کسی گوشہ میں ترتیب سے لگایا جائے تو بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس کی افزائش جڑوں سے

ہوئی بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ دس سے بارہ فٹ تک اونچی ہوتی ہے جنوبی اور شمالی ہندوستان کے سرد حصص میں خوب ہوتی ہے۔ تخم بوکر بآسانی بڑھائی جاتی ہے۔

# "تھی سانولونا"

اگراس ٹیس۔ اس کا درخت آٹھ سے بارہ فٹ تک اونچا اور اس گھاس کے ڈنٹھل ٹھوس ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ گھاس بہت بھلی معلوم ہوتی ہے پھولنے پر اس کے پھول مثل کلغی کے اول سُرخ اور آخر میں بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ بہتے ہوئے پانی کے کناروں پر اس کے جھاڑ خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

# پانی کم

لے ٹیس سی تم۔ ویسٹ انڈیز کی خوبصورت گھاس ہے۔

ویری گے ٹم۔ یہ گھاس بیلدار اور مختلف رنگ کی ہوتی ہے۔ اس پر گلابی اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کے کنارے لہردار ہوتے ہیں۔ باغات میں اس کا درخت بہت زیادہ باعث زینت ہوتا ہے۔ کسی قدر سایہ اس کو مطلوب ہوتا ہے چھوٹی چھوٹی کیاریوں معلق ٹوکریوں اور گملوں اور

دیگر اقسام کے نظروں میں بغرض آرائش باغ میں رکھنے کے لایق اس سے زیادہ خوبصورت کوئی دوسری گھاس نہیں ہوتی عموماً پیلوں کے ذریعے سے بڑھائی جاتی ہے۔ بیکلس صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا اصلی نام۔ آپ لس می نس برمنانی ویری گےٹس "ہے۔

## "زیاِ"

مینز۔ اس کا ہندوستانی نام بھتا ہے۔ مختلف رنگ کے قابل آرائش اس کی اقسام حال میں رواج دی گئیں ہیں لیکن تھوڑے دنوں کے بعد پھر سبز ہو جاتی ہیں۔

## "انڈروپوگن"

شی نن تھس۔ ہندوستان کے اکثر باغات میں عموماً ہوتی ہے۔ اس کو اگیا گھاس بھی کہتے ہیں۔ اس کی کاشت پتوں کی خوشبو کے لیئے کی جاتی ہے اکثر ترکاری کے خوشبودار کرنے کے لیئے اس کے پتے استعمال کیئے جاتے ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۱۱۔ زیا ایک قسم کی مکا کو کہتے ہیں۔ اس کی ایک قسم کے پتے ہرے اور سفید چت کبرے ہوتے ہیں۔ اس کو بھی خوشنمائی کے لیئے لگاتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ کوئی خوبصورت چیز نہیں ہے۔ میں نے لگایا کچھ اچھا نہ پایا۔

مارٹینی رُوسا گھاس دکن کے پہاڑی حصص میں ہوتی ہے اس کے پتے
خوشبودار ہوتے ہیں۔ چنانچہ خالص تیل ان سے نکالا جاتا ہے۔ وجع مفاصل کے
لئے اس کا روغن اکسیر ہے۔

میوری کے ٹی اس۔ ہندوستان میں اسے خس کہتے ہیں۔ اس گھاس
کی جڑ میں خوشبو ہوتی ہے۔ گرمیوں میں ٹٹی بنا کر دراروں میں امرا لگاتے ہیں۔

## "اپ لیوڈا[۱۲]"

وِے ریا۔ اور اربس ٹیٹا۔ گملوں میں یہ گھاس لگائی جاتی ہے۔ دیکھنے
میں مثل چھوٹے بانس کے ہوتی ہے۔ فرن ہاؤس میں اکثر لگائی جاتی ہے۔

## "ڈکیٹلس"

گلومیرے ٹا۔ ویری گے ٹا۔ یہ گھاس مختلف رنگ کی ہوتی ہے۔
قالین نما کیاریاں اور گلدستوں کے بنانے میں کارآمد ہوتی ہے۔ اگر پوری

نوٹ نمبر ۱۲۔ یہ بردہ ہے جس کی قلم بنا کر بڑے اردو ہندی کی مشق کرتے ہیں۔ یہاں تو دو
بارش میں گنجان مقام پر زیادہ ہوتا ہے اگر پانی کے کنارے لگایا جاوے تو زیادہ دن
ٹھیرتا ہے۔ ورنہ موسم سرما کے ختم ہوتے ہوتے وہ بھی خشک ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک
آرٹی فشیل (مصنوعی) چشموں کے کنارے لگانے کے لئے موزوں ہے۔

طور پر نگہداشت نہ کی جائے تو بعد چندے تکلیف دہ ہو جاتی ہے موماً جنوبی ہندوستان میں ربن گھاس کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ سرسبز رہتی ہے۔

## "ی نوڈن"

ڈِگ ٹی لن۔ ہندوستان میں اسے دُوب یا ہریالی کہتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں سبزہ زار لان بنانے کے لیئے بہت موزوں ہوتی ہے۔ جب نور برغبت کھاتے ہیں۔ جلد اور ہمیشہ اگنے والی گھاس ہے۔ تخم اور پودوں کے ذریعہ سے اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

## "بری زا"

مکسی ما اور گرے سلیس۔ یہ قسم متحرک گھاس کی ہے۔ اس گھاس کے پھول لٹکتے ہوئے شل لاکٹ کے ہوتے ہیں جو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں خفیف ہوا سے جنبش کیا کرتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر میں اور کوہی علاقوں میں مارچ میں یہ گھاس بوئی جاتی ہے۔

## "اسٹی پا"

پن نے ٹا۔ بہت خوبصورت گھاس ہے پھول آنے پر اس کا گچھا مثل سفید

پروں کے گچھے کے معلوم ہوتا ہے۔ دیکھنے میں مثل ہما کی دم کے معلوم ہوتا ہے۔
اس کے خشک ڈنٹھل کاٹ کر بغرض آرائش کمروں میں رکھے جاتے ہیں۔
میدانی علاقوں میں اکتوبر اور کوہی میں مارچ تخم ریزی کا زمانہ ہوتا ہے۔

## پیپی رس

ان ٹی کیوا وَرَم۔ مصری کاغذی گھاس ہے۔ اس کے ہر درخت میں ایک
پتہ چھتہ دار ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ گھاس بہت خوش نما معلوم ہوتی ہے
اس گھاس کو بڑے بڑے ٹب یا تالابوں کے بیچ میں لگاتے ہیں زیادہ تُند ہوا
سے اس کی حفاظت لازمی ہے۔ ٹونٹوں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھائی جا سکتی
ہے اس کا اصلی نام سی پی رس پیپی رس ہے۔ ملاحظہ ہو نوٹ باغبانی۔

## "سی پیرس"[۱۳]

آل ٹرنی فولی اس۔ یہ گھاس اسٹریلیا میں بہت ہوتی ہے عموماً نرسری اور
پودہ خانوں میں بوئی جاتی ہے۔ ہلکے سبز رنگ کے درختوں کے مقابلہ میں
اس کا گہرا سبز رنگ بہت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ پانی کے حوض کے قریب

---

نوٹ نمبر ۱۳۔ یہ گوندلا ہے جو دریاؤں اور نہروں کے کناروں پر کثرت سے ہوتا ہے۔
یہ ایک جنس گھاس ہے اس کے ڈنٹھل کے سرے پر چھتہ ہوتا ہے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

مصنوعی پہاڑوں میں اس کا درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔

آل ژابی فونی اس ویری گیٹس: مذکورہ بالا قسم کی یہ ایک بہت خوبصورت قسم ہے اس گھاس کا درخت اور تیز پتے سبز اور سفید دھاری دار ہوتے ہیں۔ سفید رنگ غالب ہوتا ہے تین چار فٹ تک اس کا درخت بلند ہوتا ہے ہمیشہ سبز رہتا ہے۔ جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی لگائی جا سکتی ہے۔

اس جنس کی بعض دیگر اقسام بھی مصنوعی پہاڑوں میں لگائی جاتی ہیں۔

## ای ری اُوکالن

گوئن کو اسے نگور سکٹ انگولر۔ دلدل اور وہاں کے کھیتوں میں یہ نباتات گھاس نما پائی جاتی ہے۔ مصنوعی پہاڑوں میں اس کے سفید پھول گول گول بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۔ اس کی شکل مثل چھتری کے ہوتی ہے اس کا رنگ نہایت گہرا سبز ہوتا ہے۔ ماری تیشل (مصنوعی) پہاڑیوں میں جو پانی کے چشمے بنائے جاتے ہیں ان میں اس کو لگاتے ہیں۔ جو نہایت خوبصورت منظر پیدا کرتا ہے گرین ہاؤس میں بھی اس کو لگاتے ہیں بڑی بڑی ناندوں میں پانی بھر کر اس کی کونڈیوں کو غرق کر کے رکھتے ہیں۔ جو اپنی جگہ پر نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ میں نے اس کو گرین ہاؤس میں لگایا ہے۔ میرے نزدیک و نیز دیگر واقفکاران و شائقین باغات کے نزدیک یہ چیز نہایت عمدہ ہے۔

پروں کے گچھے کے معلوم ہوتا ہے۔ دیکھنے میں مثل ہما کی دم کے معلوم ہوتا ہے۔
اس کے خشک ڈنٹھل کاٹ کر بغرض آرائش کمروں میں رکھے جاتے ہیں۔
میدانی علاقوں میں اکتوبر اور کوہی میں مارچ تخم ریزی کا زمانہ ہوتا ہے۔

## پے پی رس

ان ٹی کیوا ورم۔ مصری کاغذی گھاس ہے۔ اس کے ہر درخت میں ایک پتہ چھتہ دار ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ گھاس بہت خوش نما معلوم ہوتی ہے اس گھاس کو بڑے بڑے ٹب یا تالابوں کے بیچ میں لگاتے ہیں زیادہ تند ہوا سے اس کی حفاظت لازمی ہے۔ ٹونٹوں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھائی جا سکتی ہے اس کا اصلی نام سی پی رس پے پی رس ہے۔ ملاحظہ ہو نوٹ با تعبالی۔

## "سی پیرس[۱۳]"

آل ٹرنی فولی اس۔ یہ گھاس اسٹریلیا میں بہت ہوتی ہے عموماً نرسری اور پودہ خانوں میں بوئی جاتی ہے۔ ہلکے سبز رنگ کے درختوں کے مقابلہ میں اس کا گہرا سبز رنگ بہت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ پانی کے حوض کے قریب

نوٹ نمبر ۱۳۔ یہ گوندلا ہے جو دریاؤں اور نہروں کے کناروں پر کثرت سے ہوتا ہے۔
یہ ایک جنس کا دوسے ہے اس کے ڈنٹھل کے سرے پر جو چھتہ ہوتا ہے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

## "اے پونو گی ٹن"

ڈِس ٹے کی آن. کیپ آف گڈ ہوپ کے تالابوں میں یہ گھاس ہوتی ہے ہندوستان کے سرد ممالک میں یہ آبی گھاس کامیابی کے ساتھ پیدا کی جاسکتی ہے

## "ساجٹ ٹیریا"

سے جی ٹی فو لیا - اس گھاس کے پتے مثل تیر کے پھل کے ہوتے ہیں - ساکت پانی میں عموماً ہوتی ہے - یہاں پر اس کا تذکرہ اس لیئے کیا گیا کہ پھولنے والے درختوں میں سب سے چھوٹا درخت اسی کا ہوتا ہے -

## "لمنا"

لمنا گلو بوسا - ڈک ویڈ - عموماً رو کے ہوئے پانی میں ہوتا ہے یہ درخت پست قامت پھول دینے والے درختان میں سے ہونے کی وجہ سے یہاں بیان کیا گیا ہے -

## "پسٹیا"

اس ٹرسے ٹی او ٹس - ہندوستان میں عموماً ساکت پانی میں خودرو ہوتی ہے

اور پرانے کنوؤں میں پائی جاتی ہے۔ بڑوان کے نواحیت ان کے درخت
فوراً اُجاڑ سکے جا سکتے ہیں ہمیشہ شاداب رہتی ہے۔ تین تالابوں میں زیادہ تیز
ہوا کا گاندر نہیں ہوتا ہے وہاں اس کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

## "اے رہی ہی ما"

اس پی سی او سا جملہ دیسی اقسام میں سب سے زیادہ خوبصورت یہی قسم
ہوتی ہے۔ ہمیشہ شاداب رہتی ہے۔ دو سے چار فٹ تک اونچی رہتی ہے۔
اس کے پھول مُسکر کر مثل سانپ کے پھن کے ہو جاتے ہیں چنانچہ اس کا نام
اس نیک لی لی ہے۔

نم بری اسے ٹم۔ اس کی ایک قسم یہ بھی ہے جس کے کنارے کٹاؤ دار
ہوتے ہیں اس کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔

## سن گونی ام

پوڈوفائی لم۔ آل بوئی فی اسے ٹم۔ یہ بیل دار گھاس وسط امریکہ سے لائی
گئی ہے سرکاری باغات میں اکثر اسکے درخت لگائے جاتے ہیں۔ پوری طور پر
بڑھ جانے کے بعد اسکے پتوں میں پانچ چھ گوشہ ہوا کرتے ہیں۔ پودہ حنانوں اور
درختوں کے سایہ میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ ونڈلینڈی اور آری ٹم

کی بھی یہی کیفیت ہے۔ اس سبب کے یئےفرن کی کاشت کی مٹی بہت موزوں ہوتی ہے۔

## "ایکورس"

کیلے مس۔ اگرچہ اس کا درخت خوبصورت نہیں ہوتا لیکن عام پسند اور خوشبو دار ہونے کے باعث باغات میں لگانے کے قابل ہوتی ہے۔ اس ملک کے سرد ممالک میں خوب بالیدہ ہوتی ہے اور جڑوں کے ذریعہ سے جلد لگ جاتی ہے۔

گرے می نی اس۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ یہ قسم چین سے لائی گئی ہے۔ گرے می نی اس ویری گے ٹس۔ آخرالذکر کی مختلف اللون۔ یہ ایک قسم ہے خوبصورت ہونے کے باعث بڑی چھوٹی کیاریوں کے حاشیوں پر لگانے کے قابل ہوتی ہے۔

## "ایمار فوفے لس"

گرم پانیوسے ٹس۔ اس کو تلنگی آلو کہتے ہیں۔ ہندوستان کا صحرائی خودرو گھاس ہے گرم موسم میں اس کا درخت ہوتا ہے۔ پانی دہونے پر خوش نما ہوتا ہے۔ لیکن اس زمانہ میں پھر خوبصورت پتوں دار درخت معلوم ہوتا ہے جب

اِس کے پھول کسی قدر سبز رنگ کے کِھلنا شروع ہوتے ہیں۔ تو جڑ میں پوٹی یا گانٹھ پڑنی شروع ہوتی ہیں۔ گول اور چپٹی پوٹی جو تقریباً ایک فٹ قطر میں ہوتی ہے۔ اِس کو بجنسہ زمین میں پڑی رہنے دی جاتی ہے۔ پہاڑی لوگ اِس کو کھاتے ہیں۔ بارش ہوتے ہی اِس میں پھول آجاتے ہیں اور اِس کا درخت بہت سُرعت کے ساتھ چھ سے آٹھ فٹ تک بلند بالیدہ ہوجاتا ہے۔ اِس کے پتے مثل چھتے کے ہوتے ہیں۔

بَل بی فَر۔ اِس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ اِس کی گانٹھ یا پوٹی گول ہوتی ہے اور پھول کا رنگ خفیف سُرخی لئے زرد ہوتا ہے۔ دیسی اقسام اِس کی سایہ دار جگہوں میں جہاں آفتاب کی تیز کرنیں نہ پہونچتی ہوں لگی ہوئی اچھی معلوم ہوتی ہیں ہندوستانی باغات میں اِس کی دیگر اقسام مثلاً کنگائی۔ لیکیورائی۔ اور ریوی رائی بھی کاشت کی جاتی ہیں۔

ٹیٹانم۔ اگرچہ نباتاتی دنیا میں عجائبات سے اس کا درخت سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اِس خوبصورت درخت کی کاشت کو رواج نہیں دیا گیا۔ ڈاکٹر بی کُواری صاحب نے مغربی سماٹرا میں اس درخت کو دریافت کیا۔ اِس کا پھول انسان کے قد کے برابر ہوتا ہے لیکن بدرجہ غایت نازک ہوتا ہے۔ اِس کا درخت تعجب انگیز سُرعت کے ساتھ بڑھتا ہے۔

# اگلاؤنیما[14]

کثیرالاوراق درخت ہے۔ اس کے پتے چھینی دار مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔ جزائر ہند میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس لئے گرم ممالک کے کاشت کے طریقہ پر اس کی کاشت ہونی چاہیئے۔ فرن ہاؤس اور پودہ خانوں میں ر خوب بالیدہ ہوتا ہے اور کمروں میں برکیٹ پر رکھنے کے قابل ہوتا ہے مٹی میں پتوں کی کھاد اور باغیچہ کی مٹی اور بمقدار مناسب بالو کوئلہ اور پرانا چونہ ملا ہوا اس کے لیئے بہت موزوں ہوتی ہے۔ کلکتہ اور دیگر بارٹی کلچرل باغات میں اقسام ذیل کی کاشت کی جاتی ہے۔ سے ول لی۔ نوبلیس پکٹم۔ پکٹا کم۔ پکٹا۔ کم مے ئے ٹم۔ سیمپلکس۔ پکٹم گرسے سیلی وغیرہ وغیرہ۔ آخرالذکر سب سے زیادہ خوبصورت قسم تصور کی جاتی ہے

# "ڈی فن بے کیا[15]"

اس کا اصلی وطن جنوبی امریکہ اور ویسٹ انڈیز ہے لیکن ہمارے ہندوستان

نوٹ نمبر ۱۴۔ یہ دوامی درخت ہے اس کے پتے خوشنما موٹے اور بیچ سے اُبھے ہوتے ہیں سایہ دار مقامات پہ اس کو لگاتے ہیں۔ میں نے اس کو عیش باغ میں لگایا تھا۔ نرم مٹی اور سڑا ہوا کھاد اس کے لیئے مفید ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۵۔ ڈی فن بے کیا کی بہت قسمیں ہیں ان سب یا معدودے چند (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

کے پودہ خانوں میں ان کی کاشت بخوبی کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔
اس جنس کی جملہ اقسام پتیوں کے مختلف رنگ ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں۔
اس کے درخت کے پرانے ہو جانے پر شاخوں میں گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس کا
تنہ خمیدہ ہو جاتا ہے۔ اس حالت کے پہونچنے کے قابل تنہ کو کاٹ کر قلمیں
بنالی جاتی ہیں جن کو بالو میں جڑ پکڑنے کے لئے دبا دیا جاتا ہے۔

اس جنس کی قریباً چالیس اقسام زیر کاشت ہیں اقسام ذیل اس ملک میں
خوب بالیدہ ہوتی ہیں کمروں کی آرائش کے لئے خاص طور پر یہ درخت بہت
موزوں ہوتا ہے۔

ٹوہنائی ہندوستان میں یہ درخت عرصہ دراز سے زیر کاشت ہے۔ اس
کے پتے پھیلے ہوئے اور بڑے ہوتے ہیں۔ قریباً ایک فٹ لانبے اور آٹھ انچ
چوڑے ہوتے ہیں۔ رنگ ہلکا سبز جس میں سیاہ رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں جملہ
اقسام سے یہ قسم بہتر ہوتی ہے۔

چل سونائی۔ اس کا درخت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کے پتے گہرے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۔ کے لگانے سے غرض ایک ہی ہوتی ہے اس کے پتے خوبصورت
مختلف رنگ کے چتی دار ہوتے ہیں گرین ہاؤس اور دیگر سایہ دار مقام میں ان کو آرائش
کے لئے رکھتے اور لگاتے ہیں۔ یہ درخت زمانہ بارش میں کمال عروج پہ ہوتا ہے۔ موسم گرما
میں سایہ دار مقامات پر متواتر آبپاشی سے اچھا رہتا ہے۔ موسم سرما اس کے لئے مضر ہے۔

مخملی سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن پر ایک بھوری دھاری ہوتی ہے اور پتوں پر زرد رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔

جن مینائی۔ اس کے پتے چمک دار سبز رنگ کے ہوتے ہیں ان پر سفید چتیاں ہوتی ہیں۔ دیکھنے میں بہت خوش نما ہوتا ہے۔

میگنی ری کا۔ غالباً سب اقسام سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اس کے پتے بیضاوی بارہ سے پندرہ انچ لانبے اور چار سے پانچ انچ چوڑے رنگ گہرا سبز اور زرد رنگ کی چتیاں چھوٹی بڑی پتوں کی سطح پر ہوتی ہیں۔ دیکھنے میں بالکل ایک جداگانہ قسم معلوم ہوتی ہے۔

ری جی نا۔ اس کے پتے سفید رنگ سبزی مائل بیضاوی ہوتے ہیں زردی مائل سبز رنگ ان پر ہوتا ہے اور کنارے ان کے سیاہ ہوتے ہیں۔

اس پلینڈنس۔ یہ قسم حال کی ایجاد ہے۔ اسکے پتے مستطیل اور ایک جانب کو نوکدار اور خوبصورتی کے ساتھ خمیدہ ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے اور سفید چتیاں ان پر ہوتی ہیں۔ درخت نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔

ریکنس۔ یہ قسم بھی بہت خوبصورت ہوتی ہے اور اس پر نہایت خوشنما مختلف رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں۔

جن کو شوق زیادہ اقسام کے لگانے کا ہو اُن کے لیے ذیل میں فہرست درج کی جاتی ہے ان کے پتے خوشنما ہوتے ہیں۔

ایکاپلس - اسے نینا - اماروفی کا - بوسی آئی - باتاکوئی مانا - برسے ری ای ان سس - کارڈی رائی کاس ٹے ٹا - وی لکٹا - ای برنیا - فلے وڈ وپرنس - جاپی گن ٹیا - گرانڈس - الیٹرس - ان پیر سے ٹر - ان سگ نس - لن سی اوڈٹا لی اوپال ڈائی - مے کیولوسا - مارٹوسے ٹا - نی بیو لوسا - نی ٹی ڈا - ٹوملی لیس - پی آرسی آئی - پکٹا - پران ٹوپس - تیتل ورتھیانی - سوپ بی انس - ٹری امفنس ورٹ نے ٹا - ٹولیوٹی نا - وی ری سوپریا -

## فیلوڈین ڈرن[16]

یہ بلند اور درخت ہے۔ اس کے پتے انسان کے دل کی صورت ہوتے ہیں اور کم و بیش سوراخ دار ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ امریکہ سے اس کے درخت زیادہ تر لائے جاتے ہیں۔ اس کی کاشت داب اور قلم دونوں ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ زیادہ خوبصورت اقسام یہ ہیں۔

کارڈی رائی جنوبی امریکہ سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ اس کے پتے انسان کے

---

نوٹ نمبر ۱۶ - یہ درخت گرین ہاؤس کے ارٹی فیشل (مصنوعی) پہاڑیوں میں لگایا جاتا ہے۔ اس کے پتے خوش نما منقش ہوتے ہیں۔ اس کی افزائش کے لئے میرے تجربہ میں پتی کی کھاد۔ منہدم مکانات کا پرانا چونہ۔ کھنجر یعنی جلی ہوئی اینٹ کے ٹکڑے ان چیزوں کے مرکب میں نہایت عمدگی اور سہولت کے ساتھ بالیدہ ہوتا ہے۔

دل کی صورت کے ہوتے ہیں ان کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے اور ایک قسم کی ان میں چمک ہوتی ہے۔ خوب بالیدہ ہونے پر ان کا درخت بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔

نوبی لی۔ یہ قسم بھی جنوبی امریکہ سے لائی گئی ہے۔ پتے دبیز اور بیضاوی نشتر نما ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ پھول کا غلاف نیچے سبز اور اوپر کی جانب سفید ہوتا ہے جن پر مثل کہکشاں کے گلابی رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں۔

ولی سیائی۔ اس خوبصورت درخت کے پتے مثل انسان کے دل کے ہوتے ہیں چھوٹے پتوں کا رنگ چمکدار زردی مائل سبز ہوتا ہے جن پر چتیاں ہوتی ہیں زیر کاشت اقسام یہ ہیں۔ کے نی فولیم۔ کری نی ٹیں۔ ڈسے کیونسی۔ ڈیں کلر گران ڈی ڈنس۔ گران ڈی فولیم۔ لنڈی نی یانم۔ لن کراتی سم۔ پرٹیوسم اور رسے ڈی اسے ٹم۔

## فیلوڈی ٹی ام

لنڈی نی یہ خوبصورت درخت نیو گرے نیڈا سے لایا گیا ہے۔ ابتداءً

نوٹ نمبر ۱۔ اس درخت کا پتہ سفید رنگ کے جال سے منقش ہوتا ہے۔ گرین ہاؤس کے آرائش کے لیے موزوں ہے۔ میرے پاس ہیٹس باغ کے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اس کا نام زن تھوسوما لینڈ فی تھا۔ اس کے پتے بشکل تیر مثل کلیڈیم کے اور سبز رنگ کے ہوتے ہیں پتوں کی رگیں سفید ہوتی ہیں۔ جڑ کے موسلوں کے ٹونٹوں سے اس کے درخت بڑھائے جا سکتے ہیں۔ اس کی کاشت مثل آن تھیوری یم کے کی جا سکتی ہے۔

## اس پے تھی فی لم

یہ درخت بلا تنہ کے ہوتا ہے۔ خوبصورت پتوں کی وجہ سے اس کی کاشت کی جاتی ہے پتوں کی شکل مثل تیر کے ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی مناسبت سے اس کے نام میں یہ الفاظ شامل کئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ درخت امریکہ کے گرم حصص میں ہوتا ہے۔ اس لیئے ہندوستان کے حس پوش پودہ خانوں میں بخوبی بالیدہ ہوتا ہے۔ پتوں کی کھاد اور کالی مٹی۔ اینٹ کے روڑے۔ بالو

بقیہ نوٹ نمبر ۱۔ گرین ہاؤس میں یہ بھی موجود تھا۔ اس کے لیئے بھی مرکب مذکور مفید ہے جو اوپر فیلوڈین ڈرن کے لیئے بیان کیا گیا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۸۔ یہ درخت گرم ملک کا ہے۔ اس کے واسطے گرم مکان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیئے اس کو شیشہ کے مکان کے اندر کونڈی میں لگا کر رکھتے ہیں۔ میں نے اس کو ایم پی گارڈن پونا میں دیکھا ہے کچھ خوبصورت نہیں ہوتا اس کی پرورش کے لیئے بھی پتی کا کھاد۔ ریت اینٹ کے ٹکڑے۔ پرانے چونہ کے ٹکڑے۔ کچھ کوئلہ او رمعمولی مٹی کا مرکب مفید ہوتا ہے۔

اور پورانہ چونا اس کو بہت موافق ہوتا ہے۔ اقسام ذیل زیر کاشت ہیں۔

بن سونائی۔ ہائی برِی ڈم اور پکٹم۔

## [19] سنزیٹو گلائس

خوبصورت پتے دار البتہ قامت یہ درخت ہوتا ہے قریباً تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے جڑ کے موسلے سے جو پتیاں نکلتی ہیں وہ مختلف رنگ کی ہوتی ہیں اور انسان کے دل کی شکل کی ہوتی ہیں مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے قابل یہ درخت ہوتا ہے۔ سایہ اور مرطوب زمین اسے بہت مرغوب ہوتی ہے۔ چنانچہ پودہ خانوں میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ مرکب مٹی جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اس کے لیئے بھی موزوں ہوتی ہے۔ البتہ پانی کا نکاس معقول ہونا چاہیئے۔ موسم برشگال میں جڑ کے موسلوں سے اس کا درخت بڑھایا جاتا ہے۔ ہندوستان کے باغات میں اقسام ذیل زیر کاشت ہیں۔

| | |
|---|---|
| کس پے ٹا۔ | ڈیکورا۔ |
| لینس نیرچیا۔ | وری گیٹا۔ |
| بیل چیرا۔ | ریو بل ی نائی۔ |

نوٹ نمبر ۱۹۔ اس درخت کے پتے بھی خوش نما و رنگین ہوتے ہیں۔ گرین ہاؤس میں اسکو بغرض آرائش لگاتے ہیں۔ اس کے نشو نما کے لیئے پتی کی کھاد۔ ٹھیکرے اور ریت کا مرکب مفید ہوتا ہے۔

# ہوما لونیا

یہ خوبصورت درخت آلو کے ہی اس کے مشابہ ہوتا ہے۔ ہندوستان کا یہ دیسی درخت ہوتا ہے۔ اس کی نگہداشت مثل دیگر ہم جنس کے کی جاتی ہے۔ کلکتہ کے باغات میں اس کی اقسام ذیل پائی جاتی ہیں۔

اسے روسے ٹی کا۔ اصلی وطن چینگاؤں ہے۔ خوشبودار ہوتا ہے اس کی جڑ ہندوستانی لوگ دوائً استعمال کرتے ہیں۔ کارڈےٹم۔ انسان کے دل کی صورت کے مشابہ پتے ہوتے ہیں۔ پھول کا غلاف سفید ہوتا ہے۔

رئیوبس کنس۔ اس کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ نرزری پلانٹ ہاؤس میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔

# کرمی ریا [21]

بلاتنہ کا درخت ہوتا ہے۔ اس کے سبز رنگ کے خوبصورت، پتے انسان کے

نوٹ نمبر ۲۰۔ ہوما لونیا بھی گرین ہاؤس میں لگائے جانے کا درخت ہے۔ کچھ زیادہ خوشنما نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ تشریح کی حاجت نہیں۔

نوٹ نمبر ۲۱۔ اس کے درخت گرین ہاؤس کی مصنوعی پہاڑیوں اور اونچے مقاموں پر سایہ میں بغرض آرائش لگائے جاتے ہیں۔ اس کے پتے سفید (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

دں ۔۔ شا یہ ہوتے ہیں سفید دھاری پتوں کے بیچ میں نیچے سے اوپر تک ہوتی ہیں۔

"وسے لی سائی" اس کا درخت بھی بلا تنہ کے بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کے پتے ایک فٹ سے دو فٹ تک لانبے اور ایک فٹ چوڑے ہوتے ہیں۔ جن پر چھوٹے بڑے گہرے نشان ہوتے ہیں اور زرد زری مائل سبز چتیاں ہوتی ہیں۔ اور پتے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو اس وقت ان کا رنگ بھورا ہو جاتا ہے۔ مصنوعی پہاڑوں میں سلاجی نلا کے قریب لگا ہوا بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے اگرچہ یہ درخت بہت رطوبت پسند ہوتا ہے لیکن پانی کا ٹھیرنا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے نکاس پانی کا معقول انتظام ہونا ضروری ہے ان کی کاشت پورے طور پر کرنے کے لئے ہوشیاری اور مہارت کی ضرورت ہے۔ نو گرنیڈا سے اس کا درخت لایا گیا ہے

# کاماکلی ڈن [۲۲]

ریوبی آئی۔ اس کا اصلی وطن جزیرہ بورنیو ہے ۔۔ اس کے پتے بغدادی

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۔ لکیروں سے منقوش ہوتے ہیں اس کے نمونے میں ریت پتی کا کھاد کھنگرا کے ٹکڑے۔ اور پرانی عمارت کا چونہ زیادہ مفید اور مددرسان ثابت ہوا ہے۔ بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ

نوٹ نمبر ۲۲۔ یہ آرائشی درخت ہے گملوں میں لگا کر گرین ہاؤس میں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

چار انچ لمبے اور ڈھائی انچ چوڑے ہوتے ہیں ان کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ اور پتوں کی سطح پر چھوٹی چھوٹی چتیاں ہوتی ہیں تین پتوں کی کھاد اور ایک حصہ باغچہ کی پرانی مٹی اس کے لیئے بہت مفید ہوتی ہے۔ پانی کے نکاس کے لیئے حسب معمول کنکر پتھر اور پورانا چونہ گملوں میں رکھ دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ رطوبت پسند پودہ ہے اس لئے موسم برشگال میں خوب بالیدہ ہوتا ہے اور جڑوں کے ذریعہ سے اس کی افزائش کی جاسکتی ہے۔

## "ایرم"[۲۳]

یکلخت گملوں میں لگا ہوا۔ اس کا درخت برآمدوں کی آرائش کے لیئے بہت

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۔ لگانے میں یہ فائدہ مرتب ہوتا ہے کہ جڑوں کے قریب پانی نہیں ٹھہر سکتا اگر کہیں پانی ٹھہر جاتا ہو تو جڑیں گل کر درخت ضایع ہو جاتا ہے اس لیئے احتیاط لازمی ہے۔

بقیہ نوٹ نمبر ۲۲۔ رکھا جائے یا مصنوعی پہاڑوں پر لگایا جائے تو بھلا معلوم ہوتا ہے اس کی افزائش جڑوں کے پھوٹنے سے ہوتی ہے۔ جن کو اس ملک میں جڑو کہتے ہیں اور اس کے لئے کھاد مٹی کا وہی مرکب مفید ہے جو کرسمہ رہا کے لیئے بیان کیا گیا ہے۔ موسم گرما میں اس کو خشکی ملنا چاہیئے اور موسم سرما میں پانی بکفایت دینا اس کے لیئے مفید ہوتا ہے

نوٹ نمبر ۲۳۔ ایرم اور اس کی دوسری قسموں کے پتے ایسے ہوتے ہیں جیسے اروی (گھوئیاں) کے پتے ہوتے ہیں۔ اسکو کونڈیوں میں اور سرزمین پر قطاروں میں (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

موزون ہوتا ہے - اس کے پتے لشکل تیر ہوتے ہیں جنکا درمیانی رنگ گلابی ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کا رنگ گہرا سبز ہو جاتا ہے - موسم سرما میں اس کے پتے گر جاتے ہیں- اپریل میں پھولنا شروع ہوتا ہے - پھول سبز ہوتے ہیں- لیکن کسی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے - اگر زمین ہلکی ہو اور کھاد معقول دی جاوے اور پانی اور سایہ کا انتظام مناسب ہو اس کے پتے بخوبی نشو ونما پاتے ہیں- جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھائے جا سکتے ہیں -

ڈرے کن کیولس - اس کا اصلی وطن کیپ آف گڈ ہوپ ہے - خاص خوبصورتی اس پودہ کی یہ ہے - کہ اس کا ڈنٹھل چمکدار سبز رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر سبز رنگ کی چتی دار لہریں ہوئی ہوتی ہیں - مارچ میں سُرخ رنگت کا علاوہ پھول نکلنا شروع ہوتا ہے - لیکن اس کے پھول میں ایک قسم کی سخت ناگوار بو ہوتی ہے - میرے باغ میں جس سال کیپ آف گڈ ہوپ سے اس کا درخت لایا گیا تھا - اُسی سال اس میں پھول آئے تھے اور اس کے موسلوں سے جو درخت دوسری فصل میں تیار ہوئے وہ جلد ضائع ہو گئے -

اپریل میں اس کے پتے گر جاتے ہیں اور اس کی کاشت کا وہی طریقہ ہے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۹۵ - لگاتے ہیں - اس کو نشیب میں نہیں لگانا چاہیئے - ورنہ پانی ٹھہرنے سے جلد گل جاتا ہے - اس کی کاشت کی ترکیب بھی منل اروی (گھوئیاں) کے ہوتی ہے ریتلی مٹی اس کے لیئے مفید ہے - اگر کچھ کھاد ہو تو زیادہ بہتر ہے -

جو ذیل میں ریچارڈیا کے کاشت کے لیئے درج کیا گیا ہے۔

اٹالی کم جزایر سچے نیل اس کا اصلی وطن ہے۔ وہاں اس کا درخت تین سے چار فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے بھی خوبصورت ہوتے ہیں مے کیو۔ لے ٹم۔ پہاڑی علاقوں میں خوب یہ درخت بڑھتا ہے اور انہیں مقامات کے لیئے یہ موزوں ہوتا ہے۔

## "ایلوکے سیا" [۲۴]

یہ جنس اُن پودھوں کی ہے کہ جو اپنے پتوں کے خوشنما رنگ کے باعث فی زمانہ بہت ہر دلعزیز ہو رہا ہے اور خاصکر اس جنس کی وہ اقسام جن کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ بہت عام پسند ہو رہے ہیں۔ ان کی کاشت

نوٹ نمبر ۲۴۔ اس درخت کے سبز بڑے بڑے پتے دل کی شکل کے ہوتے ہیں۔ بعض سفید چتی دار اور بعض کا رنگ ہلکا آسمانی ہوتا ہے۔ یہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اس کو بھی مثل اروی اور بنڈا کے بوتے ہیں۔ اس کے لئے معمولی کھاد اور ریتلی مٹی زیادہ مفید ہوتی ہے۔ اس کی جڑیں موٹی موٹی مثل بنڈے کے ہوتی ہیں۔ جن کو انکھوؤں کے مقام سے کاٹ کر لگاتے ہیں تو درختوں کی افزایش ہوتی ہے۔ اُن کی گانٹھوں دار موٹی جڑوں کو صحرائی جانور مثل سیاہی (سیہی) بہت کھاتے ہیں جس سے مالکان باغ کو بہت رنج و صدمہ ہوتا ہے اس درخت کے پتے اور جڑوں کا عرق نہایت زہریلہ ہوتا ہے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

بہت آسان ہے چنانچہ پودہ خانوں میں بآسانی لگائی جاسکتے ہیں اور عام آرائش کیلئے بہت کارآمد ہوتی ہیں پتوں کی کھاد اور بالو مقدار مساوی میں - دو حصہ پورا تا چونہ یا کنکر اور تھوڑی باغیچہ کی مٹی ملادی جائی تو انکو خاص طور پر موافق ہوتی ہے - نکاس پانی کا انتظام معقول ہونا چاہیئے - ورنہ یہ درخت ضایع ہوجاتے ہیں زمانہ نوم گذرنے کے بعد یعنے مارچ اور اپریل میں جب اِن کو گملوں میں بھرتے ہیں تو اُن کی ٹوپیاں کو جدا کرکے علٰحدہ علٰحدہ نصب کردیا جائی تو درخت بآسانی تیار ہوجاتے ہیں - وسط نومبر میں آبپاشی بند کرکے درختوں کو خشک ہوجانے دینا چاہیئے بالائی ہندوستان اور پہاڑی علاقوں میں اِس طور پر عمل درآمد کرنا چاہیئے - بعض اوقات تشبیبی بنگال میں اِس کے درخت سدابہار دیکھے جاتے ہیں - لیکن وہاں بھی درختوں کو مرجھانے دینا مناسب ہوتا ہے - اگر اِن کو کافی رطوبت پہونچتی رہے اور سایہ ملتا رہے تو اِن کے پتوں کے خوشنما رنگ اور زیادہ دلفریب ہوجاتے ہیں - میدانی

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۴ - جانے یا بہت دیر تک ہاتھ میں مس کرنے سے ورم آجاتا ہے اِس کو ایسی جگہ پر نہیں لگاتے ہیں جہاں نادان بچوں کا گذر ہو - ورنہ اِس کے مضر اثر سے بچوں کو نقصان پہونچ جاتا ہے - اگر اِس کی گانٹھیں زیادہ عرصہ تک لگانے اور تبدیل کرنے کی ضرورت سے مالیوں کے ہاتھ میں رہتی ہیں تو اِس کے مضر اثر سے ہاتھوں میں خارش پیدا ہوجاتی ہے - اور ورم بھی آجاتا ہے - غرض کہ اِس درخت کی پتوں سے نمایش حاصل ہوتی ہے - مگر احتیاط لازمی و ضروری ہے -

علاقوں میں خس پوش پودہ خانوں میں اور کوہی مقامات میں شیشہ کے مکان میں
ان کی کاشت کرنی چاہئیے۔

اقسام ذیل اس جنس کی عمدہ قسمیں تصور کی جاتی ہیں۔

مٹالی کا۔ اس کا اصلی وطن بورنیو ہے اور عرصہ دراز سے عام پسند درخت ہے
اس کے پتے زرد چمکدار ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں بطور پتیل کی ڈھال کے معلوم ہوتے
ہیں۔ اس کی دیگر اقسام یہ ہیں۔ آرگائی رُونیورا۔ ماموریٹا۔ زبرِنیا دے چی
آئی۔ لوڈی آئی۔ ایمائی لیس۔ بُوربن الیس ٹرس۔ سجے نگ سی آئی۔ مائی
کروربیزا۔ ویری گٹیا۔ پکٹا۔ وی اولاسیا۔ البا ادرپرپیوریا اس جنس کی جدید
اقسام جن کی کاشت کو حال ہی رواج دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

چل سُونائی۔ جالس ٹونائی۔ یہ قسم جزائر سالومن سے لائی گئی ہے اِس کے
پتے کسی قدر دھاردار اور پتوں کا رنگ سبز ہوتا ہے اور بشکل تیر دتے ہیں جن پر مختلف
رنگ کی چیتیاں ہوتی ہیں اور پتوں کی رگیں گلابی ہوتی ہیں۔

سِن ڈی ری آنا۔ یہ خوبصورت قسم جزائر ہند سے لائی گئی ہے۔ اِس کے
پتے تیر کی صورت سے اور بڑے ہوتے ہیں۔ پتے چمکدار سیاہ نیلگوں ہوتے ہیں
کنارے اور رگوں کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ جتنی اقسام زیر کاشت ہیں ان سب
میں زیادہ خوبصورت یہی قسم ہے۔

تھی باڈی آنا۔ بلحاظ رنگ اور صورت کے مثل مذکورہ صدر کے یہ قسم بھی

ہوتی ہے۔ البتہ اس کے پتے سیدھے اور بیضاوی ہوتے ہیں۔

ربی جی ٹی۔ جزائر بورنیو سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ اس کے درخت اور پتے بڑے ہوتے ہیں۔ اس کے پتے گول اور کسی قدر دبیز جن کا بالائی رنگ سبزی مائل بھورا اور نیچی کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔

مارشلی آئی۔ میری سی آئی۔ پٹ زری آئی۔ سی ڈی تائی۔ اور سنگاپوری ان سس۔ حال ہی میں ان کو رواج دیا گیا ہے۔ یہ اپنے پتوں کی خوشنمائی کے لئے بہت مشہور ہیں۔

# کولوکے سیا [۲۵]

اودُورے ٹا۔ اِن کا اصلی وطن پیگو ہے اس کا درخت تین سے چھ فٹ تک بلند ہوتا ہے اور اس کا تنہ چار سے چھ انچہ تک موٹا ہوتا ہے۔ اس درخت کے بالائی حصہ پر گول پتوں کا ایک چھتر سا ہوتا ہے۔ دیکھنے میں یہ درخت

نوٹ نمبر ۲۵۔ اس درخت کے پتے ایسے ہوتے ہیں جیسے اروی کے۔ اس کی گانٹھ اروی کی شکل کی ہوتی ہے۔ آخر گرمی میں اس کو لگاتے ہیں۔ تمام بارش اس کے مختلف اقسام کے پتوں سے آرائش حاصل ہوتی ہے۔ اس کی بہت اقسام ہیں۔ منجملہ ان کے اروی بھی اسی کی ایک قسم ہے جس کو لوکی سیا۔ ان ٹی کیو ادرم۔ کہتے ہیں۔ بارش کے آخر ہونے پر رفتہ رفتہ اس کی خوبصورتی اور نمائش میں فرق ہونا شروع ہو جاتا ہے پتے لٹک جاتے ہیں (آخر نوٹ صفحہ ۱۰۰)

بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ خوشبودار ہونے کی وجہ سے یہ درخت مرغوب ہوتا ہے
اس کی خوشبو مثل مگنونٹ کی خوشبو کے ہوتی ہے۔ لیکن نزدیک سے آرکڈ کی
خوشبو کے موافق ہوتی ہے۔ اِس ملک میں یہ درخت اِیرم اوڈوریٹم کے نام سے
باغات میں دیکھائی دیتا ہے۔ لیکن آب وہوا کی ناموافقت کی وجہ سے درخت
چھوٹا اور مرجھایا سا رہتا ہے۔ جائی گن ٹیا۔ اس کا درخت طویل القامت ہوتا ہے اور
پودہ خانوں میں لگا ہوا بہت بھلا معلوم دیتا ہے دیکھو ان ٹی کیواورم۔ اور اِس کو ین ٹا

بقیہ نوٹ نمبر ۲۵۔ پتوں کا رنگ بدنما ہونا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ کچھ ہی عرصہ
میں اس کے پتے خراب اور پیلے ہو کر مردہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں جس سے عام طور پر باغبان
اور شوقین لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ خزاں آگئی۔ پس ایسی حالت میں پانی کا دینا کم کر دیا جاتا
ہے اور اس کو دھوپ میں اس واسطے رکھتے ہیں کہ حرارت آفتاب سے کیمیائی اثر پیدا ہوتا ہے
جو اُن کی گانٹھوں کو پختہ کرتا ہے اور پانی اس واسطے کم کرتے ہیں کہ گانٹھیں گلنے نہ پاویں۔
اس لئے کہ خزاں کے زمانہ میں اِس قسم کی گانٹھوں میں قوت جاذبہ کم ہو جاتی ہے۔ اس کی
سے بڑھت معطل ہو جاتی ہے اگر پانی کی زیادتی ہو تو گانٹھوں میں زخم پڑ جاتے ہیں پانی چوسنے
والی جڑیں موسم خزاں سے کمزور ہو کر مردہ ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور اسی وجہ سے پتے بدرنگ
اور بدنما ہو کر زمین کی جانب لٹکنے لگتے ہیں اور آخر کار خزاں ان پر قبضہ کرتی ہے اس درخت کیواسطے
پتی کا کھاد ریت و معمولی باغ کی مٹی اینٹ یا کیبلو کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کھاد مٹی کے مرکب
ملا دئے جاتے ہیں مفید ہوتے ہیں میں نے بھی اس کو سرکاری باغ میں لگایا تھا مگر میں اسے ۴

کلے ڈی ام پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے نہ زیادہ دھوپ مناسب ہے اور نہ تاریکی روشن اور ہوادار جگہ ہونا چاہئے

## ۲۶

# "کلے ڈی ام"

پوٹی دار پودھوں کی یہ ایک جنس ہے - تیرے زل اور امیزن اس کا اصلی وطن ہے - حال ہی میں یورپ سے یہ جنس لائی گئی ہے - اس کے چوڑے

نوٹ نمبر ۲۶ - اس کی جڑ مثل اروی (گھوئیاں) کے ہوتی ہے - اس کی بہت اقسام ہیں عجیب رنگ و روپ کے پتے نکلتے ہیں - بیشتر اس کو کونڈیوں میں لگا کر گرین ہاؤس میں ایسے مقام پر جہاں کہ تاریکی نہ ہو - بلکہ روشنی و ہوا کا خوب گذر ہو رکھتے ہیں - تاریکی میں رہنے سے پودے بدنما کمزور اور تھدار پیدا ہوتے ہیں اس کی گانٹھیں احاطہ سنٹرل انڈیا میں ۱۵ مارچ سے لگانا چاہئے جب کہ گانٹھوں کے سروں پر نشوونما کا آغاز یعنی انکھوے پھوٹتے ہوئے) معلوم ہوں - تو سمجھ لینا چاہئے کہ گانٹھوں کے لگانے کا مناسب وقت آگیا ہے - اس کے لئے معمولی باغ کی مٹی - ریت - اور پتی کے کھاد کا مرکب زیادہ مفید ہوتا ہے - اس کے کونڈی کے سوراخ کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے - تاکہ پانی کے خارج ہونے میں کوئی روک پیدا نہ ہو - ورنہ گانٹھ گل جاتی ہے اور درخت ضایع ہو جاتا ہے - اس کے خزاں کا زمانہ شروع موسم سرما میں ہوتا ہے - خزاں کے ابتدا ہوتے ہی جب کہ درخت میں اضمحلال پیدا ہو تو اس درخت کی آبپاشی میں روزانہ کمی کرتا رہے یہاں تک کہ درخت کے تمام پتے خشک ہو جاویں گے اور آئندہ آغاز موسم گرما تک گانٹھ بحالت نوم رہے گی - اسکے گملوں کو (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

تیر کی شکل کے گہرے سبز رنگ کے پتے جن پر سفید گلابی ۔سرخ اور پیاری چتیاں ہوتی ہیں بہت خوشنما ہوتے ہیں۔اس ملک میں اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں اور اس جنس کی چند اقسام برآمدوں کے آرائش کے لیے خاص طور پر موزوں ہوتی ہیں۔ ان کو بالکل سایہ میں رکھنا ہوتا ہے ۔ نمو کے وقت میں ان کو خوب پانی درکار ہوتا ہے اور سیال کھاد بہت مفید ہوتی ہے اختتام بارش پر جب ان کے پتے کمہلانا شروع کریں تو رفتہ رفتہ آبپاشی موقوف کر دینی چاہیئے اور جب درخت مرجھا جائے تو پوٹیوں کو گملوں میں بھر کر خشک مقام میں رکھ دینا چاہیئے ۔ وسط مارچ میں جب وہ اوگنا شروع کریں تو سابقہ گملوں سے نکال کر دوسرے گملوں میں تازی مٹی بھر کر اس طرح نصب کر دیا جائے کہ پوٹیوں کا کچھ حصہ مٹی سے باہر رہے ۔

پوٹیوں میں اگر نئی کونپلیں نکل آئی ہوں تو ان کو کاٹ دینا چاہیئے اور جب تک ان میں جڑیں نہ نکل آویں اس وقت تک خالص بالو میں دبا رکھا جائے ۔بعد ازاں جب جڑیں نکل آئیں تو ان کو دوسرے گملوں میں بھر دیا جائے ہلکی مٹی جس میں بمقدار کثیر کھاد نہ ملی ہو اس میں خوب بالیدہ ہوتے ہیں مرکب مٹی جو ایلوکیسیا کی کاشت کے لیئے تجویز کی گئی ہے اس کے لئے خوب

بقیہ نوٹ نمبر ۲۶ ۔گملوں کو بزمانہ خزاں پتے خشک ہو جانے پر مع گانٹھ کے بحفاظت اسٹور میں رکھنا چاہیے یا اس کی گانٹھ کو نکال کر ریت میں دبا دینا چاہیئے ۔

سفید ہوتی ہے۔ ماہرین فن کا قول ہے کہ گملے میں بھرنے کے بعد سطح مٹی پہ اگر کوئلہ کے سفوف کی ایک ہلکی تہ بچھادی جائے تو پتیاں اور زیادہ خوشرنگ نکلتی ہیں۔ مسٹر ایس جیننگس صاحب اگری ہارٹی کلچرل جرنل کے جلد اول میں اس درخت کی پینتیس قسمیں اور سب ایک دوسرے سے مختلف ہونا تحریر فرماتے ہیں اور ولایت کی فہرست اشجار میں اگر دیکھا جائے تو اسی قدر مختلف اقسام پائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہندوستان میں یہ سب یا ان میں سے چند اقسام ہوتی ہوں نہ اس کتاب میں اس قدر گنجایش ہے کہ اُن سب اقسام کے نام اور اُن کے حالات بیان کئے جاویں اور نہ میں بیان کرنا مناسب سمجھتا بہتر تدبیر یہ ہے کہ ولایت کے کسی اشجار فروش تاجر کو لکھ دیا جائے کہ جملہ اقسام کے درخت بھیجدو۔ وہاں ایک سو قسم سے زائد اس جنس کی زیر کاشت ہیں۔ مارچ تک ہندوستان میں اُن کو پہونچ جانا چاہئے تاکہ فوراً اُن کو گملہ میں بھر دیا جائے۔ اس طرح پر اس جنس کا ایک اچھا ذخیرہ تیار ہو جائے گا جس سے اور درخت تیار کئے جاسکتے ہیں میں صرف پانچ اقسام کے حالات بیان کردں گا جس کے کم وبیش جملہ اقسام کے متعلق رائے قایم کی جاسکتی ہے۔

(۱) اُنجابی لی۔ اس کے پتے چمکدار سبز رنگ کے ہوتے ہین۔ جن مین چھوٹے بڑے سفید رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ انکی رگین سبزی مایل سفید ہوتی ہین

(۲) آرگائی ری ٹیز۔ اس کے پتے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان پہ ہلکا

سفید داغ ہوتا ہے اور حاشیوں پر بہت سے چھوٹے چھوٹے داغ ہوتے ہیں
اِس کا درخت بڑا نہیں ہوتا میرا خیال ہے کہ سب قسموں میں یہ قسم زیادہ
خوبصورت ہوتی ہے۔ یہ قسم بمقابلہ دیگر اقسام کے کسی قدر نازک بھی ہوتی ہے
اور حالت نوم میں اکثر ضائع ہو جاتی ہے۔

(۳) بِل لی می آئی۔ اِس کے پتے کے حاشیہ لہردار ہوتے ہیں۔ رنگ
چمکدار سبز اور چھوٹے بڑے سفید داغ اور سُرخ چتیاں پتوں پر ہوتی ہیں۔

(۴) چن ٹی نائی۔ پتے چمکدار سبز ہوتے ہیں۔ سفید داغ بکثرت۔ رنگیں
سُرخ۔ دیکھنے میں بہت خوبصورت اور شاداب۔

(۵) وائی ٹی آئی۔ اسکے پتے ہلکے سبز ہوتے ہیں۔ جہاں تہاں سُرخ اور
سفید داغ یہ قسم بھی بہت خوبصورت ہوتی ہے۔

(۶) ورجی نے لی۔ صاف شفاف پتے رنگین نیلی سبز۔

(۷) رین ییری ڈی یار جُوگل اور لی ٹی آن۔ یہ دو مختلف قسمیں ہیں
ولایت کے اشجار فروش اِس قسم کو پیوند کے ذریعہ سے تیار کر کے فروخت
کرتے ہیں۔ یہ دونو قسمیں بکثرت دیکھی جاتی ہیں اور خوبصورت بھی ہوتی ہیں۔
مناسب ہوگا کہ ناظرین کتاب ہذا اِن کے مفصل بیانات جن کتابوں میں مذکور
ہیں اِن کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ کمروں برآمدوں کی آرایش کے لئے کلے ڈی ام
بہت خوبصورت پودہوں میں سے ایک پودہ تصور کیا جاتا ہے۔

# رئی چارڈیا

ای تھی اوپی کا - اس درخت میں سب کلیاں کھلنے کا زمانہ آتا ہے تو نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے - تیر کے شکل کی گہری سبز رنگ پتوں میں سفید رنگ کی غلاف دار کلی دیکھنے میں بہت بھلی معلوم ہوتی ہے - کیپ آف گڈ ہوپ کی شوریلی دلدلوں میں یہ قسم بکثرت ہوتی ہے - اوٹا کمانڈ میں بھی یہ قسم ہوتی ہے اور وہاں کی سرزمین اور آب و ہوا بظاہر موافق معلوم ہوتی ہے - لیکن برخلاف اس کے کلکتہ میں شاذونادر کلیاں لاتا ہے - کیپ آف گڈ ہوپ سے بیج منگا کر

نوٹ نمبر ۲ - حقیقت میں اس کا پھول نہایت خوبصورت ہوتا ہے - یہ درخت اول عیش باغ میں لگایا گیا تھا بعدہ حضور سرکار عالیہ فرمانروائے بھوپال نے بہت سی اس کی گانٹھیں باہر سے منگا کر اپنے خاص روبکاری کے باغ ضیاء الابصار واقع احمد آباد میں لگائے جانے کے واسطے عطا فرمائیں - چنانچہ موجود ہیں - اس کی عمدہ نشوونما کے واسطے باغ کی معمولی مٹی پتی کا کھاد - گوبر کا کھاد اور ریت مفید ہوتی ہے اگر اس کو احتیاط سے رکھے تو عرصہ تک رہتا ہے - اگر پانی کے کنارے لگایا جائے تو کچھ بیجا نہیں - بزمانہ بارش بہار پر ہوتا ہے - سرما میں بوجہ سردی کے کسی قدر مضمحل رہتا ہے - موسم گرما اس کے لیئے خزان کا زمانہ ہوتا ہے - اس کی گانٹھیں زمین میں قایم رہتی ہیں اور ان کو کچھ نقصان نہیں پہونچتا - اگر بارش کے ایک یا دو پانی ہونے کے بعد یا بارش سے قبل ان کی جڑوں کی کھاد مٹی کو تبدیل کر دے تو زیادہ مفید ہوتا ہے -

# ریؑ چارڈیا[۲۷]

ای تھی اوپی کا - اس درخت میں جب کلیاں کھلنے کا زمانہ آتا ہے تو نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے - تیر کے شکل کی گہری سبز رنگ پتوں میں سفید رنگ کی غلاف دار کلی دیکھنے میں بہت بھلی معلوم ہوتی ہے - کیپ آف گڈ ہوپ کی شوریلی دلدلوں میں یہ قسم بکثرت ہوتی ہے - اوٹاکمانڈ میں بھی یہ قسم ہوتی ہے اور وہاں کی سرزمین اور آب و ہوا بظاہر موافق معلوم ہوتی ہے - لیکن برخلاف اس کے کلکتہ میں شاذ و نادر کلیاں لاتا ہے - کیپ آف گڈ ہوپ سے بیج منگا کر

نوٹ نمبر ۲۷ - حقیقت میں اس کا پھول نہایت خوبصورت ہوتا ہے - یہ درخت اول عیش باغ میں لگایا گیا تھا بعدہٗ حضور سرکار عالیہ فرمانروائے بھوپال نے بہت سی اس کی گانٹھیں باہر سے منگا کر اپنے خاص روبکاری کے باغ ضیاء الابصار واقع احمد آباد میں لگائے جاتے کے واسطے عطا فرمائیں - چنانچہ موجود ہیں - اس کی عمدہ نشوونما کے واسطے باغ کی معمولی مٹی پتی کا کھاد - گوبر کا کھاد اور ریت مفید ہوتی ہے اگر اس کو احتیاط سے رکھے تو عرصہ تک رہتا ہے - اگر پانی کے کنارے لگایا جائے تو کچھ بیجا نہیں - بزمانہ بارش بہار پر ہوتا ہے - سرما میں بوجہ سردی کے کسی قدر مضمحل رہتا ہے - موسم گرما اس کے لیئے خزان کا زمانہ ہوتا ہے - اس کی گانٹھیں زمین میں قایم رہتی ہیں اور ان کو کچھ نقصان نہیں پہونچتا - اگر بارش کے ایک یا دو پانی ہونے کے بعد یا بارش سے قبل ان کی جڑوں کی کھاد مٹی کو تبدیل کر دے تو زیادہ مفید ہوتا ہے -

اِس کے درخت میں نے بہت سے تیار کیے تھے اور تخم ریزی کے بعد دو سال تک سالانہ اپنی فصل پر پھول لایا کیے۔ سر جے پکسٹن صاحب نے جو ہدایات یورپ میں کاشت کرنے کے دیئے فرمائیں ہیں وہ ہدایات اس ملک کے لیے یکساں موافق ہیں۔

جو درخت گملوں میں لگائے جاتے ہیں اِن کی پتیاں عموماً مئی کے قریب قریب مُرجھانے لگتی ہیں۔ اِس زمانہ میں اُن کو اوٹھا کر کُھلے ہوئے میدان میں رکھدینا چاہیے اور آفتاب کی روشنی خوب پھونچنے دینا چاہیے۔ اِس زمانہ میں پانی صرف اِس قدر دیا جائے کہ پتیاں یکایک خشک ہو کر ضائع ہو جانے سے محفوظ رہ جائیں۔ جب پتیاں پوری طور پر کُمہلا جائیں تو گملوں کو اوٹھا کر ایسی جگہ رکھدیا جائے کہ جہاں اُن کو مرطوب ہوا کا گذر نہ ہو۔ وقتاً فوقتاً پانی بہت خفیف مقدار میں دیا جائے تا کہ مٹی خشک ہو کر دھول نہ ہو جائے۔ نومبر کے مہینہ میں گملے بھرے جائیں اور آبپاشی خوب کی جائے۔ مٹی جس میں بالو کی آمیزش ہو اور پتوں کی کھاد ملی ہوئی ہو اور خوب بوسیدہ کھاد دیگئی ہو۔ اِس کے لئے مفید ہوتی ہے۔

جب اُن کے نمو کا زمانہ آوے تو اُن کے گملوں کو کسی ظرف میں پانی بھر کر رکھدیا اور ہمیشہ پانی دیا جائے اور ایسی جگہ رکھا جائے کہ جہاں روشنی خوب پھونچتی ہو لیکن دھوپ سے محفوظ ہو۔ ورنہ پتیاں بجائے سبز ہونے کے پیلی پڑ جائیں گی۔ آخر مارچ میں یہ پھولنا شروع کرتے ہیں۔ موسم برسات میں اِس کے

جڑیں جو موسلوں سے نکلتے ہیں۔ اکثر سڑ جاتے ہیں اس لئے اگر ان کو کھلی ہوئی
جگہ میں رکھ دیا جائے تو بمقابلہ سایہ دار مرطوب جگہ کے وہ سڑنے سے محفوظ رہ سکتے
ہیں۔ بعضوں کا قول ہے کہ مثل آبی اشجار کے اس کا درخت اوگتا ہے اور کسی
تالاب یا حوض میں تھوڑی گہرائی ہو کر اس کا گملہ رکھدیا جائے تو مثل آبی اشجار کے
بالیدہ ہوتا ہے۔ اکتوبر کے مہینہ میں جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی اس کا درخت
بڑھایا جاسکتا ہے اور یہی زمانہ جدید گملوں میں بھرنے کا ہوتا ہے۔ گرجا گھروں کے
آرائش کے لیئے جنوبی ہندوستان میں یہ درخت بہت کام میں لایا جاتا ہے
اور علاقوں میں بکثرت ہوتا ہے۔

## پوتھس

اس جنس کے پتے خوبصورت اور خوش نما ہوتے ہیں یہ وہ جنس ہے کہ جس کا
نمو بلا کسی دوسرے درخت کے سہارے کے نہیں ہوتا جس پوش پودہ خانوں
میں ان کی قلمیں بآسانی لگائی جا سکتی ہیں۔ فرن کے لیئے جو مرکب مٹی تجویز کی
گئی ہے اس کے لئے بھی موزوں ہوتی ہے گملوں میں لگا کر جعفری یا ستون پر
چڑھے ہوئے بہت خوش نما اسکے درخت معلوم ہوتے ہیں۔ یہ درخت خود اپنی بیلوں
سے بڑھتا ہے۔ اس کی بیلیں جب زمین سے چھو جاتی ہیں تو جڑ پکڑ لیتی ہیں۔

نوٹ نمبر ۴۲ - پوتھس کی کئی قسمیں ہوتی۔ بعض کے پتے اور بعض کے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اس کی قلمیں بہت آسانی کے ساتھ لگ جاتی ہیں۔ بہترین اقسام اس جنس کی حسب ذیل ہیں۔

ارم کندنس یہ قسم بیلدار ہے۔ اس کے پتے مثل نشتر کے ہوتے ہیں ۔ دو تین انچہ لانبے ہوتے ہیں۔ اصلی وطن ام بوآئی نا ہے۔

آرگیریا اس کا درخت بہت بڑا نہیں ہوتا پتے سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

فلاک سی اوسس۔ ہندوستان اس کا اصلی وطن ہے چار سے چھ فٹ تک لانبے سبز اور چمکدار ہوتے ہیں۔ شاخ میں اس کے پتے بالمقابل نہیں ہوتے۔ اس کا درخت اپنے سہارے سے نہیں پھیلتا۔ بلکہ اس کے لئے کسی ٹیکہ کی ضرورت ہوتی ہے کنؤں پر چھتری بنانے کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۸۔ چھوٹے ہوتے ہیں۔ چھوٹے پتوں والی قسم یہاں باغیچہ احمد آباد میں موجود ہے۔ اس کے پتے سبز اور زرد دھبہ دار ہوتے ہیں۔ پتوں پر چمک ہوتی ہے۔ اس کی بیل کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ بدنما جگہ چھپانے کے لئے اگر یہ لگائی جاوے تو نہایت مناسب ہے۔ اس کی بیل کے ہر جوڑ کے پاس سے جڑیں پیدا ہوتی ہیں دیوار اور درختوں کے تنوں کو پکڑ لیتی ہیں۔ زندہ درخت پر اگر یہ بیل چڑھا دی جاوے تو اس کی جڑیں درخت کے تنہ میں چپک جاتی ہیں اور اپنی خوراک اس درخت کے جسم سے حاصل کرتی ہیں۔ اس کے درخت قلم سے جلد تیار ہوتے ہیں اینٹ کے ٹکڑے پرانے چونہ کے ڈھیلے معمولی پتھر کے ٹکڑے ریت۔ مورم و بجری کا مرکب مٹی میں ملا کر (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اُودِری اُس - اس کی بیلیں بہت اوپر تک چلی جاتی ہیں - دل کی صورت کی پتیاں ہوتی ہیں - جن پر زرد رنگ کے داغ ہوتے ہیں - یہ قسم بھی خوبصورت ہوتی ہے -

ماکروفائی لا - اِس کی بیلیں دور تک جاتی ہیں - اس کے پتے بمقابلہ قسم مذکورہ بالا کی پتیوں کے زیادہ بڑے ہوتے ہیں -

کلاٹوکالیس - اِس درخت کو حال ہی میں تیار کیا گیا ہے غالباً تمام اقسام سے زیادہ خوبصورت قسم یہی ہے -

جاپانی گرین ٹیا - یہ قسم طویل القامت اور کثیرالاوراق ہوتی ہے - پتوں میں ایک قسم کی چمک ہوتی ہے - بڑے درختوں پر چڑھا دی جاوے تب مثل خوبصورت پردہ کے لٹکی ہوئی بہت بھلی معلوم ہوتی ہے -

## اَنْ تھیوریَم[۲۹]

یہ جنس کم وبیش بلا کسی دوسرے درخت کے سہارے کے کاشت کی جاتی ہے - پودہ خانوں میں اسکے درخت باعث آرائش ہوتے ہیں - اِن کے پتے

بقیہ نوٹ نمبر ۲۸ - اس کی پرورش کے لیئے استعمال کیا گیا ہے تو یہاں مفید ثابت ہوا ہے - موسم گرما میں تیز دھوپ اسکے پتے بیلیں اور جڑیں خشک ہوجاتی ہیں اسلئے تیز دھوپ بچایا جائے

نوٹ نمبر ۲۹ - اَن تھیوریم کے اقسام کو میں نے لکھنؤ ہارٹیکل چرل گارڈن (بقیہ نوٹ صفحہ آیندہ)

نہایت درجہ میں خوش ہوتے ہیں۔ ان کی کاشت آسان ہے فرن کی مٹی اس کے لیئے موزوں ہوتی ہے۔ رطوبت پسندیدہ جنس ہوتی ہے۔ البتہ پانی کا نکاس ضروری ہے۔ پورے طور پر نشوونما پانے کے لیئے سایہ کا ہونا اس کے لیئے لازمی ہے بارش کا موسم ان کے شباب کا زمانہ ہوتا ہے موسم برشگال میں بالو میں ان کی قلمیں اگر شیشہ کے چوکھٹوں یا کسی دوسری چیز کے سایہ میں نصب کی جائیں تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ تخم اور کبھی اس کے درخت تیار کئے جاتے ہیں۔ گذشتہ چند سالوں میں اس کے متعدد خوبصورت قسمیں رواج دی گئی ہیں۔ اس کی اقسام جو زیر کاشت ہیں ان کی تعداد پچاس سے متجاوز ہے۔ اقسام ذیل بہت زیادہ خوبصورت شمار کی جاتی ہیں۔

ایڈری یانم۔ کولمبیا اس کا اصلی وطن ہے۔ دل کی صورت کی کلیاں اس میں نکلتی ہیں۔ جن کا رنگ چمکدار سرخ ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں سفید اور زرد

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۹۔ میں سب سے پہلے دیکھا۔ اس کے پتے صرف خوش نما ہوتے ہیں پتوں پر چمک ہوتی ہے اور سفید جال رگوں کا اس کے سبز اور چمکدار پتے کی سطح پر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ پتے کئی شکل کے ہوتے ہیں۔ بعض کسی قدر گول ہوتے ہیں اور بعض کی شکل دل کی سی ہوتی ہے۔ ان درختوں کو گلاس ہاوس فرن گھر اور سایہ دار مقام میں رکھتے ہیں۔ یہاں عیش باغ میں اس کی کئی قسم لکھنؤ اور کلکتہ سے منگا کر فرن گھر میں لگائی گئیں تھیں۔ باغیچہ احمد آباد کے گلاس ہاوس میں بھی اس کی کئی قسمیں اب موجود ہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

ہوتی ہیں اور تقریباً تین ماہ تک پھول رہتا ہے۔

کروٹن ثالی نم۔ اس کا درخت دیکھنے میں بہت خوشنما ہوتا ہے۔ پتوں میں خاص طور پر خوبصورتی ہوتی ہے۔ اور اگر اس کے بالیدہ ہونے کے سب اسباب مہیا ہوں تو پتے اور پھول خوب بڑے ہوتے ہیں۔

ویل پیم سانی۔ مذکورہ بالا کی یہ ایک ترقی دادہ قسم ہے۔ اس کے پتے زیادہ بڑے اور زیادہ خوشنما ہوتے ہیں۔

چل سی آئینس۔ یہ مخلوط قسم اینڈری یانم اور ہی پی آئی کے پیوند سے حاصل کی گئی ہے۔ اس کے پتے ویسے ہی پی آئی کے پتے مشابہ ہوتے ہیں۔ پھول کے غلاف کی صورت انسان کے دل کے مثل ہوتی ہے۔ پانچ انچ لانبے اور ساڑھے تین انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ رنگ چمکدار سرخ ہوتا ہے۔ یہ قسم بھی خوبصورت ہوتی ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۹۔ گلاس ہاؤس تی ٹی اس کے لئے نہایت مفید ہوتی ہے۔ اس کو کونڈی یا مصنوعی پہاڑی میں لگانا چاہئیے۔ پرورش کے لئے ریت پتی کا کھاد۔ بجری۔ مورم اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ کھنگر کوئلہ معمولی مٹی جو دستیاب ہو۔ پرانا مکان کے چونہ کے ٹکڑوں کا مرکب مفید ثابت ہوا ہے۔ اس درخت کی جڑیں اینٹ اور چونہ کے ٹکڑوں کو لپیٹ لیتی ہیں اور پرورش کن مادہ کو جذب کرتی ہیں۔ موسم گرما میں اچھی طرح سے آبپاشی کرنا چاہئیے موسم بارش میں اس کے پتوں پر نہایت (بقیہ نوٹ بر صفحۂ آئندہ)

فے ری رینس۔ یہ قسم انیڈری یانم اور آرنے ٹم۔ کے باہم پیوند سے تیار کی جاتی ہے۔ پھول کے غلاف کا رنگ شوخ گلابی ہوتا ہے۔

گرانِ ڈی۔ یہ قسم اسم باسمیٰ ہے۔ درخت بڑا۔ اور پتیاں بکثرت ہوتی ہیں۔ پتوں کا رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے۔ دیکھنے میں مخملی معلوم ہوتے ہیں۔

ہارِی سی آئی پل کرم۔ اصلی وطن برے زل ہے۔ اس کے خوبصورت پتے مختلف رنگ کے اور خوبصورت انسان کے دل کے اور نیچے کی جانب گول ہوتے ہیں۔ رنگ سبزی مائل زرد ہوتا ہے۔ جن پر سفید چتیاں ہوتی ہیں۔

اِن سگ نِس۔ اصلی وطن کولمبیا ہے۔ اس کے پتے سہ کونے اور سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ شروع میں پتوں کا رنگ مثل تانبے کے رنگ کے ہوتا ہے۔

ماکرُولوبم۔ یہ قسم مجنس ہے۔ درخت بڑے نہیں ہوتے۔ پتے گہرے سبز ہوتے ہیں۔ جن پیر گین بہت خوش معلوم ہوتی ہیں۔

نگِنتی فائی کم۔ تمام قسموں میں یہ قسم بہت بڑی ہوتی ہے اور عرصہ دراز سے زیر کاشت ہے۔

شرزی ریانم ماک سی م۔ یہ قسم بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ پتے نشتر نما ہوتے ہیں

بقیہ نوٹ نمبر ۲۹۔ چمک اور خوشنمائی ہوتی ہے۔ بارش کا پانی جڑوں کے پاس نہ جمع ہونے پائے اور موسم سرما میں پتوں پہ چمک کم ہوتی ہے۔ بشرط ضرورت آبپاشی کرے گا ہے ماہے کاربولک سوپ کے پانی کو پچکاری کے ذریعے سے پتوں کو غسل دینا نہایت مفید ہوتا ہے

ہیں۔ پھول نو انچہ لانبا اور چار انچہ چوڑا۔ گہرے سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

اِس ہلینڈ ہی ڈرم جنوبی امریکہ سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ تمام اقسام سے یہ قسم ممتاز ہوتی ہے۔ اِس کے پتے دل کی صورت کے ہوتے ہیں سطح ناہموار ہوتی ہے۔ رگوں کا نشان گہرے سبز رنگ کا پتوں کی سطح پر نمایاں رہتا ہے اور درمیانی سطح کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ یہ قسم بہت خوش نما اور خوبصورت ہوتی ہے اور بدرجہ غایت باعث زینت ہوتی ہے۔

ٹرایم فنیس۔ ملک برےزل سے یہ قسم لائی گئی ہے درخت اِس کا سیدھا ہوتا ہے۔ پتوں کا رنگ چمکدار سبز جن پر زرد رگین نمایاں ہوتی ہیں۔ دیکھنے میں بہت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ پتیاں انسان کے دل کی صورت کی ہوتی ہیں۔

وِی چی آئی۔ اصلی وطن کولمبیا ہے۔ اِس کے پتے مستطیل بیضاوی ہوتے ہیں جن کی لمبائی تین فٹ اور چوڑائی اٹھارہ انچہ ہوتی ہے۔ پتوں کا رنگ چمکدار سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ اِس کی رگیں پتوں کی سطح سے دبی ہوئی ہوتی ہیں اور کسی قدر خمدار ہوتی ہیں۔

وارو کویانم۔ خوبصورت پتے والے درختوں میں یہ قسم سب سے عمدہ ہوتی ہے اِس کے پتے دو فٹ سے زائد لانبے اور آٹھ انچہ چوڑے ہوتے ہیں۔ اُن کا رنگ گہرا مخملی سبز ہوتا ہے۔ درمیانی اور کناروں کی رگیں سفید ہوتی ہیں۔ مذکورہ بالا اقسام معمولی ذخیروں میں جمع کرنے کے لئے بہت کافی ہیں لیکن ذیل میں وہ اقسام بھی

درج کی جاتی ہیں جن کی کاشت ہندوستان میں کی جاتی ہے۔ یہ سب اقسام کم و بیش خوبصورت ہوتی ہیں۔

اِکاوُلی۔ بارٹیری۔ ڈوبچارڈ۔ ڈکائی۔ فلورٹی بن ڈم۔ گائی لی سوتائی۔ جائی گن ٹی ام۔ کِلاسس سِنس۔ ہوکرائی۔ ہائی بری ڈم۔ ترم فیا فولی ام۔ لیوکونیارم۔ مارگیری ٹاسی ام۔ می کیولیاٹم۔ آرنے ٹم۔ پی ٹو الورے ڈی آٹم۔ پری فلک سم ری گیل۔ ٹروزلی آئی۔ اس پی سیز۔ ڈی پٹرو ٹوپس۔ سیسی کیوائٹم۔ سٹرائی ٹوبیم اور وال لی وی۔ کارنی ام۔ اینڈری آنم۔ فلوریال ٹو شرزی ریانم اینڈ ٹوہی سگے وِنیس۔ ووڈ بری جی اور شن ٹرالی ری۔ کل بری ای ری۔

## ”ٹی فا“

ٹائی فن ٹی نا۔ اس کا دوسرا نام ہاتھی گھاس ہے۔ یہ طویل القامت گھاس آبی چمن بندی کے لیئے بہت موزوں ہوتی ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے پھولوں کا گچھا لانبی شاخ میں لگا ہوا بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ جڑوں سے اس کی افزائش

نوٹ نمبر ۳۔ ٹی فا ایک قسم کی گھاس ہے جو پانی میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کو یہاں عام طور پر گوندلا کہتے ہیں اور یہ گھاس یہاں کے تالابوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں چار فیٹ تک بلند ہوتی ہیں۔ اس کو کاٹ کر ہاتھی کو کھلاتے ہیں مصنوعی پہاڑیوں میں اسے خوشنمائی کی غرض سے لگاتے ہیں۔ کونڈیوں میں بھی لگا کر پانی بھر ہوئی (بقیہ نوٹ بصفحہ آئندہ)

کی جاتی ہے۔ اَگس ٹی فولیا۔ اِس کا دوسرا نام تیجہ گراس ہے۔ جلنس مذکورہ بالا کی ایک چھوٹی قسم ہے۔ اِس کے درخت پھول پتے سب چھوٹے ہوتے ہیں۔

## پنڈانس[۳۱] (کیوڑہ)

اس کا درخت پندرہ سے بیس فٹ لانبا ہوتا ہے مرطوب مقامات میں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۳۰۔ ناندوں میں رکھتے ہیں اس کی سبزی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے پھول کا رنگ بھورا ہوتا ہے خاصکر اِس گھاس کو پانی کے اُن چشموں اور چھوٹے چھوٹے تالابوں میں لگاتے ہیں۔ جو باغوں میں بنائے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۳۱۔ قریب قریب یہاں کے باغات میں کیوڑے کے درخت لگائے گئے ہیں۔ اُن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے امراء کو زمانہ قدیم سے کیوڑے کی خوشبو سے شوق ہے۔ بدیں وجہ اس درخت کو ہر باغ میں جگہ دی گئی ہے۔ یہاں کی میدانی زمین اسکے نشوونما کے لیئے نہایت مفید ہے۔ پہاڑی مقام پر البتہ دشواری ہوتا ہے۔ اس کی زمین کو مرطوب کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ اس درخت کے اطراف کی تمام زمین کو کافی طور پر پانی سے تر کرتے ہیں تاکہ رطوبت قایم رہے البتہ خشکی اور کمی آبپاشی نقصان دیتی ہے حضور سرکار عالیہ خلد مکان کے حکم سے کیوڑے کے بہت سے درخت ست دھارا ندی کے کنارے لگائے گئے تھے اور عرصہ تک اُن کی بہت کچھ حفاظت کی گئی۔ وہاں پر کیوڑے لگانے جانے کا یہ مقصد تھا کہ وہاں ہمیشہ نمی رہتی ہے۔ کیوڑہ بخوبی ہوگا۔ میں نے (بقیہ نوٹ صفحہ آیندہ)

عامتاً اس کا درخت ہوتا ہے اور ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ ہوتا ہے۔ اس کے تنے گرہ دار ہوتے ہیں اور سرے پر لانبے نوکدار پتے مثل برچھوں کے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی شاخوں سے "بوہن" یعنے جڑیں پھوٹ کر زمین میں جڑ پکڑ لیتی ہیں اور درخت پھیلتا جاتا ہے۔ موسم برشگال اس کے پھولنے کا زمانہ ہوتا ہے سفید رنگ کا بڑا پھول مثل نیزے کے نکلتا ہے اور پھول کے اندر مثل اسپنج کے ایک طویل بال ہوتی ہے۔

ڈاکٹر راکس برگ صاحب فرماتے ہیں کہ کیوڑہ کے پھول میں جو سفید رنگ کی ملایم پتیاں ہوتی ہیں۔ انہیں میں زیادہ خوشبو ہوتی ہے۔ انہیں کی خوشبو کی وجہ سے کیوڑہ کی اس قدر وقعت کی جاتی ہے دنیا کی تمام خوشبوئیں اس سے کم تیز ہوتی ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۔ اس کے درخت عیش باغ میں کنوے کے پاس لگائے تھے تاکہ رطوبت درختوں کو بلا تکلف حاصل ہوتی رہے کیوڑے نے اچھی نشو و نما حاصل کی تھی اس کے پھول کی فصل یہاں پر درمیان موسم بارش ہوتی ہے۔ اکثر یہاں کے لوگ اس کے پھول کی فصل کو ٹھیکہ پر لیتے ہیں اور بغرض تیاری عرق و عطر باہر بھیجتے ہیں۔ اس کے درخت قلم کے ذریعے سے تیار ہوتے ہیں یعنے اس کی شاخوں کو کاٹ کر لگاتے ہیں جو جلد جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ قلم لگانے کے لیے موسم سرما بہتر ہوتا ہے۔ یہاں کے کیوڑے کے پھول میں نہایت تیز خوشبو ہوتی ہے جس سے عرق و عطر تیار ہوتا ہی اکثر شوقین کتھ کو اس کے پھول میں بسا کر پان کے ساتھ کھاتے ہیں۔

نشیبی مرطوب مقامات میں کیوڑہ کا درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ اگر باغ وسیع ہو تو اُس میں اس کو ضرور جگہ دینی چاہئے۔ اس پھولوں کی خوشبو تمام ہوا کو معطر کئے رہتی ہے۔ موسم برشکال میں اس کی قلمیں بآسانی لگائی جا سکتی ہیں۔ مرطوب مقامات میں اگر اس کی جھاڑیاں لگا دی جائیں تو دیکھنے میں بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ رائل بوٹانی کل گارڈن کلکتہ میں اس کے جھاڑ دیکھنے کے قابل ہیں۔ زمین موافق ہوئی اور نمی کافی ملتی رہی تو پتوں کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔ ورنہ خوبصورت دیگر پتے پیلے پڑ جاتے ہیں بڑے بڑے گملوں اور ناندوں میں اس کے درخت لگائے جا سکتے ہیں۔

بغرض آرائش کیوڑے کے پستہ قامت اقسام یہ ہیں۔
بائی فورکے ٹس۔ گرتی ہس۔ ماس کے ٹس۔ پک می آس۔ یوٹیلی ئی لس۔ وری گے ٹا۔ وے چی آئی۔ سکان ڈیلیئم وے ری گے ٹس۔ ہولی ٹی آئی نے ٹی رو کا پس اور گرامی نی فولی اس۔

## کاریوڈ ووی کا [۳۲]

ڈریوڈی آئی۔ یہ خوبصورت درخت حال ہی میں ملک کولمبیا سے لایا گیا ہے۔

---

نوٹ نمبر ۳۲۔ کاریوڈ ووی کا۔ کے چند درخت بانچہ لال کوٹھی میں کلکتہ سے منگا کر گملوں میں اور زمین میں لگائے گئے تھے۔ جو درخت زمین میں نصب کئے گئے تھے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

اس کی صورت مثل نکھوں والے تاڑ کے ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا رنگ گہرا سبز چمکدار ہوتا ہے۔ پودہ خانوں میں لگانے کے لئے یہ درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔

اس جنس کی ایک قسم جس کا نام پل مٹیا ہے۔ اس کے ریشے یا جٹے کی ٹوپیاں بنائی جاتی ہیں۔ جو پناما ہیٹ کے نام سے مشہور ہیں۔ دیکھو بیانات اقسام روٹنڈی فولیا اور وُلی سائی۔

بقیہ نوٹ نمبر ۳۲۔ جو درخت زمین میں نصب کئے گئے تھے اُنھوں نے اچھی نشوونما حاصل کی تھی کونڈیوں میں جو درخت تھے وہ ہمیشہ سایہ میں رہے۔ اُنکی نگہداشت معقول رہی اور مسلسل آرایش کے کام میں لئے جاتے تھے اور دنوں کوٹھی کے اندر رہتے تھے اُنکی پرورش میں ہر طرح کی دقت پیش آتی تھی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ درختان مذکور یکے بعد دیگری ضایع ہوگئے اور جو درخت زمین میں لان کے اوپر لگائے گئے تھے اُنھوں نے اچھی ترقی حاصل کی تھی۔ میری یاد کے موافق چھ چھ فیٹ تک بلند ہوگئے تھے اُنکے پتے فی الحقیقت خوبصورت معلوم ہوتے تھے اور کئی سال تک یہ درخت لان پر اپنی خوشنمائی دکھاتے رہے۔ بعدہ یہ بھی ضایع ہوگئے۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ ان درختوں کے واسطے جو گڈھے زمین میں کھودے گئے تھے وہ بہت کم گہرے تھے اور اُن میں کھاد مٹی کم دیا گیا تھا۔ اور آبپاشی موسم گرما میں اچھی طرح نہیں کی گئی اس لئے ضائع ہوگئے اور ایک درخت بھی باقی نہ رہا میرے تجربے کے مطابق اگر اس کے درخت میدانی مقام میں لگائے جاویں تو درخت مذکور کی نشوونما اچھی ہوگی۔ لال کوٹھی چونکہ پہاڑی مقام ہے اس لئے عدم آبپاشی کی وجہ سے جلد نقصان پہونچا۔ اُنکے لئے گھوڑے کی لید کی کھاد یا کلا ہڈی یا ہڈی کی کھاد مفید ہے۔

# "پامس"[۳۳]

عام آرایش کے لیئے پام کو ایک خاص موزونیت حاصل ہے اور شاید ہی کوئی باغ اس سے خالی ہوگا کوئی شبہہ نہیں کہ گذشتہ چند سالوں کے اندر اس کی ہر دلعزیزی بڑھتی جاتی ہے ان کے پتوں کے گہرے سبز ہونے سے آنکھوں کو تراوٹ اور دل کو سرور ہوتا ہے۔ باغات و پودہ خانوں میں ان کے لگانے سے جو زینت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے باعث یہ عام پسند پودہ ہوگیا ہے۔
طویل القامت پام کی بہت سی قسمیں ایک محدود زمانہ تک آرایش کے قابل

نوٹ نمبر ۳۳۔ ۱۸۵۷ء میں جبکہ میرے والد میر سید احمد صاحب مرحوم بغرض تیاری باغات سرکاری مقرر ہوئے تو اُس وقت تک یہاں کے لوگ پام کے درخت سے قطعی نا واقف تھے۔ اُس زمانہ میں یہاں دو چار درخت ناریل اور تاڑ کے زمانہ قدیم کے موجود تھے جنکے مصرف سے لگانے والے خود بھی نا واقف تھے۔ رفتہ رفتہ سالہا سال میں یہاں بہت اقسام کے پام جمع ہوگئے اور اُن سے محلات اور کوٹھیوں کے برآمدے آراستہ ہونے لگے۔ اور وہ اقسام پام کی جو نازک ہوتی ہیں ان کو مصنوعی پہاڑیوں اور کونڈیوں میں لگا کر ان گھر میں بغرض آرایش رکھا ہمیشہ ہندوستانی سیاح اور صاحبان یورپین ان کی خوشنمائی اور سرسبزی کو دیکھکر خوش ہوتے رہے ہے۔ پام کے درخت آٹھ دس سال تک کونڈیوں ناندوں اور چوبی ٹبوں میں اچھے رہتے ہیں جو بوقت ضرورت آرایش کے کام میں لائے جاتے ہیں (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

رہتی ہیں۔ بعد میں اِن کے پتے وغیرہ بڑھ کر پھیل جاتے ہیں اور دیکھنے میں بدنما ہوجاتے ہیں لیکن جس زمانہ تک وہ چھوٹے رہتے ہیں اُس وقت تک اُن کی خوشنمائی اور خوبصورتی میں کوئی کلام نہیں۔ ان کی کاشت اور نگہداشت میں جو تکلیفات اور دشواریاں ہوتی ہیں اِن کا پورا معاوضہ ہوجاتا ہے۔

اگرچہ اکثر اقسام دیسی ہیں۔ لیکن جو اقسام کہ زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں وہ گرم ممالک سے لائی گئی ہیں اِن اقسام کو اگر کامیابی کے ساتھ کاشت کرنا منظور ہے تو ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اِن کو خس پوش پودہ خانوں میں اور کوہی مقامات میں گرم مکانوں میں رکھنا چاہیے۔ مدراس کے اطراف کی آب و ہوا چونکہ

بقیہ نوٹ نمبر ۳۰۳۔ شاداب نہیں جیسے کہ میدانی مقام کے ہوتے ہیں۔ پتوں کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور ترقی بدیر کرتے ہیں خاصکر موسم گرما میں ان کو زیادہ نقصان پہونچتا ہے اسکی تلافی معقول آبپاشی سے ہوسکتی ہے اور میدانی مقامات میں جو درخت پام کے لگائے جاتے ہیں وہ جلد بلند ہوتے ہیں اور پتوں کا رنگ سبز رہتا ہے اور موسم گرما میں جلد خراب نہیں ہوتی اس کی پرورش کے لیئے۔ موٹی ریت۔ گھوڑے کی لید کا سڑا ہوا کھاد اور اینٹوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور معمولی مٹی مفید ہے۔ پام کی نازک اقسام کونڈیوں میں اچھی ترقی کرتے ہیں اور عرصہ دراز تک خوبصورت حالت میں رہکر فرن گھر اور دیگر آراستہ مقام کو اپنی زیبائش سے زیادہ رونق پہونچاتی ہیں۔ جبکہ پام کا درخت بلند ہوجاتا ہے تو اس کی خوش نمائی بہت کم ہوجاتی ہے۔ اُس وقت اُس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ تخم حاصل ہوتا ہے جس سے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

کسی قدر سرد ہے۔ اس لئے بجائے فرزی کے پامری تیار کی جاتی ہے اور پامری باغات کی زینت کو اسی طرح دو بالا کرتی ہے جس طرح کہ فرزی۔

کم و بیش اس کی جملہ اقسام کی کاشت آسان ہے۔ پتوں کی کھاد۔ بالو اور قدرے بوسیدہ گوبر اور معمولی باغیچہ کی مٹی برابر مقدار میں ملا کر استعمال کرنا چاہیئے پانی کے نکاس کا انتظام معقول ہو۔ ورنہ نمی کی وجہ سے درخت ضائع ہو جاتا ہے معمولی اقسام کے لیئے کسی خاص احتیاط کی ضرورت نہیں ہے۔

قریباً تمام اقسام کے پام میں تخم پیدا ہوتا ہے چنانچہ موسم برشکال میں بیج بوکر بہ آسانی درخت بڑھائے جا سکتے ہیں۔ بعض اوقات جمنے میں عرصہ درکار ہوتا ہے

بقیہ نوٹ نمبر ۳۳۔ صدہا درخت تیار ہو سکتے ہیں قریب قریب جملہ اقسام پام میں تخم آتے ہیں اور یہاں جو اقسام پام عرصۂ دراز سے لگی ہوئی ہیں اُن میں پھل آتا ہے اور اُن کے تخم سے پود تیار کی جاتی ہے۔ بزمانہ دربار دہلی میں نے قریب قریب سب کیمپوں کے باغیچہ جات کو دیکھا تو یہ بات معلوم ہوئی کہ فی زمانہ درختان پام لانوں پر لگاتے ہیں بڑے گملوں اور ٹبوں میں لگا کر آرایش کے کام میں لاتے ہیں۔ مصنف نے اپنی کتاب میں جنس پام کو چھتیس درجہ پر تقسیم کر کے مع اُن کے متعلقہ اقسام کے جدا جدا حالات کو لکھا ہے لیکن میں اپنے اس نوٹ میں اس بات کو ظاہر کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ پام کے کُل اقسام کی ترقی و افزائش کے لیئے وہی اشیا مفید ہیں جن کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ موسم بارش میں پاموں کی جڑوں کے پاس پانی کو بھرا رہنے نہ دے ورنہ جڑوں کو نقصان پہونچتا ہے (بقیہ نوٹ برصفحۂ آئندہ)

چنانچہ جس گملہ میں بیج بوئے جائیں اگر جلد انکھوے پھوٹ نہ آئیں تو کم از کم ایک سال تک ضرور انتظار کرنا چاہیے اور اُن کی نگہداشت میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے۔ میرے علم میں تین برس تک بیج بجنسہ پڑے رہے ہیں اور تین سال کے بعد اُن میں انکھوے پھوٹے ہیں۔ بونے کے پیشتر خوب گرم پانی میں اگر چند گھنٹوں تک بیج تر رکھے جائیں تو بیجوں کے اوپر کا سخت چھلکا نرم ہو جاتا ہے اور انکھوا جلد پھوٹ آتا ہے۔

ذیل میں جو اقسام درج کی گئی ہیں وہ سب ایسی ہیں کہ جن کی کاشت ہندوستان میں کی جاسکتی ہے۔ کوئی شبہہ نہیں کہ رائل بوٹانی کل گارڈنس میں چند اقسام ایسی ہیں کہ جو دوسری جگہ دستیاب نہیں ہوسکتیں اور حال میں چند اقسام کی کاشت کو رواج دیا گیا ہے جن کا کوئی نام اب تک نہیں رکھا گیا چنانچہ اُن کا بیان اس موقع پر

---

بقیہ نوٹ نمبر ۳۳۔ اور درخت جلد خراب ہو جاتے ہیں درختان پام کو پانی سے ہفتہ وار غسل دینا بہت زیادہ مفید ہے۔ یہاں موسم سرما میں جو درخت پام کے کھلی جگہ میں رہتے ہیں اُن کے پتوں پر شب کے وقت پالے کا اثر ہوتا ہے اور دن میں آفتاب کی گرمی سے گرم اثر پہونچتا ہے اِن دونوں اثرات کے یکجا ہونے سے نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ پام کے سبز پتوں پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں اور وہی پتے بعد چندے خشک ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے درخت بدنما ہو جاتا ہے۔ اِسلئے موسم سرما میں پام کے درختوں کو سایہ دار مقام میں یا درخت کے سایہ کے نیچے شب کے وقت رکھے تو درخت محفوظ رہتے ہیں موسم گرما میں تیز دھوپ سے درختان پام کو بچانا چاہیے۔ ورنہ پتے خشک ہو جاتے ہیں

نہیں کیا جاتا۔

## "ایریکا"

اولی رسے ریا۔ اس کا دوسرا نام سکے بیج پام ہے اس کا درخت آٹھ سے دس
فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ جملہ اقسام میں سب سے زیادہ خوبصورت یہ قسم ہوتی ہے۔
زمین سے صرف تھوڑا ساتنہ کا حصہ نکلا ہوا اور اس میں لانبے چکنے چمکدار سبز رنگ
کے خوبصورت پتے دیکھنے میں بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں جب اس کا تنہ بڑا ہو جاتا ہے
اور اس کا زیادہ حصہ زمین کے اوپر نکل آتا ہے تو اس کی خوشنمائی جاتی رہتی ہے۔
کی ٹی کیو (سپاری) بعضوں کا خیال ہے کہ سپاری کا درخت بہت خوبصورت
ہوتا ہے۔ چونکہ اس کا درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے متوسط رقبہ کے باغات
میں اسے جگہ دی جا سکتی ہے مسٹر مارکھم صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوستان اور
جنوبی امریکہ اور دیگر جزائر میں ملنے پام کے درخت دیکھے ہیں لیکن ان سب میں
چھالیا کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے ڈاکٹر ہوکر صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا
درخت بمنزلہ آسمانی تیر کے سمجھنا چاہئے اور بجائے پروں کے اس کے بالائی حصہ
کو سمجھنا چاہئے۔

حال میں جو اقسام کاشت میں لائی گئی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اوریا۔ بورائی۔
کرسے نٹا۔ ڈرس ٹمائی کا۔ گرسے سیلنس۔ ہوری ڈا۔ لیوٹس سنس میڈاگاسس

کارن سیس۔ ٹرائی اینڈرا۔ رُوبرا۔ اور سیانی ڈا۔ یہ جملہ اقسام بہت خوبصورت اور قابلِ کاشت ہوتے ہیں۔

## ”اِیرنگا“ (شاخ دار پتوں والا)

سے کرِی فیرا۔ انگریزی نام شوگر پام۔ یہ پام خوبصورت اور قدآور ہوتا ہے اس کے پتے تنہ کے ہر چہار جانب گہرے سبز رنگ کے چمکدار نکلتے ہیں جو اُوپر جا کر خوبصورتی کے ساتھ مثل کلغی کے جُھک جاتے ہیں باغات کے دروازوں پر اس کے درخت لگے ہوئے باعث زیبائش تصور کئے جاتے ہیں اس کی ایک قسم آب ٹیوسی نولیا ہوتی ہے۔ کسی قدر اس میں فرق ہوتا ہے۔ اس پام کی ایک قسم وائی ٹی آئی ہے۔ اس کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا ہے۔ یہ قسم بھی خوبصورت ہوتی ہے۔

## ”بورا سس“

سِفلےبلی فارمیس۔ اس کا انگریزی نام۔ پال مائی را ہے جنوبی ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اس کا درخت بکثرت دکھائی دیتا ہے عموماً اس کے پتوں کے پنکھے بنائے جاتے ہیں۔ ہندوستان جیسے گرم ملک کے لیئے یہ پام بہت موزوں ہوتا ہے۔

## "کیری اوٹا" (شاخ دار پتوں والا)

سُوبولی فیرا۔ مثل بانس کے اِس کے درخت ہوتے ہیں۔ اِس کے پتے انسان کے ہاتھ کے برابر لانبے ہوتے ہیں۔ جن کو مچھلی کی دُم سے مشابہت دیجاسکتی ہے۔ اگر ان کی نگہداشت پورے طور پر ہوتی رہے اور اُن کی روئیدگی کو زیادہ بڑھنے نہ دے اور وقتاً فوقتاً ان کو تراشتا رہے تو بلاشبہہ بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

یُورتیس۔ سیلون میں اس کا نام وائن پام ہے اور باغات میں لگانے کے قابل اِس کا درخت ہوتا ہے۔ ہندوستان کے اکثر حصص میں عموماً یہ قسم پائی جاتی ہے اور اِس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں۔

## "کیلامَسْ" (بید)

چند اقسام کے بید کے درخت جب چھوٹے ہوتے ہیں تو بہت خوشنما ہوتے ہیں لیکن اگر ان کی تراش و خراش نہ ہوتی رہے تو بہت جلد غیر موزوں طور پر بڑھکر بدنما ہو جاتے ہیں۔ راکس برگائی۔ سب سے زیادہ خوبصورت قسم بید کی ہوتی ہے اور سی لی ایرس بھی بہت خوبصورت قسم ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اسکی کاشت معقول طریقہ سے کی جائے اور اس کے درخت بالکل سیدھے ہوں اور

اور بہت بڑے نہیں ہوتے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ یہ قسم گملوں میں لگانے کے لئے موزوں ہوتی ہے۔

## "لیوس ٹونا" (دیکھے نما پتے والا)

موری شیانا۔ یہ پام بھی خوبصورت ہوتا ہے اور گملے میں لگا ہوا نوعمر درخت بہت خوشنما ہوتا ہے۔ اس کے چوڑے اور خوبصورت اور جھکے ہوئے پتے خاص طور پر خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا درخت جب بڑا ہو جاتا ہے تو مثل معمولی تاڑ کے درخت کے ہو جاتا ہے۔

اس طرح لس۔ ہوگن ڈارفائی۔ روٹن ڈی فولی یا۔ اور سائی زن سس۔ زمانہ حال کی ایجاد ہیں اور پودہ خانہ میں رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

## "کے می راپس" (دیکھے نما)

مارٹونیا۔ یہ قسم اپنے پتوں کی خوبصورتی کے لئے مشہور ہے۔ اس کی شاخیں بڑی ہوتی ہیں جن میں اوپر کی جانب دیکھے نما پتے ہوتے ہیں۔

فارچیونی اور ہومی لس۔ یہ دونوں اقسام مشہور عام ہیں اور نوعمری میں زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں۔

## "آس ٹروکیری ام" (شاخ دار پتوں والا)

یہ قسم جنس کوکوآئی تی سے ہے۔ اس کا اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے اسکی ہندوستان میں صرف ایک قسم آرجن ٹی ام ہے شاخ دار سفید پتوں کی وجہ سے یہ قسم بھی خوشنما ہوتی ہے چونکہ یہ غیر ملکی درخت ہے۔ اس لئے خس پوش پودہ خانہ کے باہر نہیں لگایا جا سکتا۔

## "سراک سی لن" (شاخدار پتوں والا)

اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے۔ اُس وقت جو قسم ہندوستان میں زیر کاشت ہے اس کا نام نائی وی ام ہے اور بخوبی کاشت کئے جاتے ہیں اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کی دوسری قسم اِن ڈی کولا ہے لیکن اس کی کاشت ہندوستان میں نہیں کی جا سکتی۔ ملک نیوگرنیڈا میں بکثرت ہوتا ہے۔

## "کوکس" (شاخدار پتوں والا)

گذشتہ چند سالوں میں اس کی چند دیگر اقسام اور زیر کاشت لائی گئی ہیں۔ جس کو اس ملک میں ناریل کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ جدید اقسام جو ایجاد ہوئی ہیں وہ سب پستہ قامت اور قابل آرائش ہوتی ہیں۔

ان سب اقسام میں سب سے زیادہ خوبصورت قسم۔ وِڈّڈِی لیانا ہوتی ہے۔
اس کی شاخیں تپلی اور سیدھی ہوتی ہیں اور پتوں کا رنگ چمکدار سبز ہوتا ہے
اور اوپر جاکر پتوں میں خوبصورتی کے ساتھ خمی آجاتی ہے۔ اس کی ایک قسم کا نام
بلیو موسا ہے۔ اس کا اصلی ملک برے زل ہے۔ پتّے گہرے سبز رنگ
کے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں اس کا درخت بہت دلفریب ہوتا ہے۔
اس کی دیگر اقسام لیجئے۔ کِمپ پس ٹرِس فلکس اُوسا نیٹو کِی فی را۔ یوریا یہ سب
خوبصورت ہونے کی وجہ سے پودہ خانوں میں جگہ پانے کے قابل ہیں۔

## ”کوری فا“ (پنکھوں والا تاڑ)

اس جنس کے پام کے پتوں سے پنکھے بنائے جاتے ہیں اور ایشیا میں بکثرت
اس کا درخت ہوتا ہے۔ اس کے درخت بہت بلند ہوتے ہیں اور کم عمری میں
اس کا درخت بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اُم براکیو لی فی را۔ کی قسم لنکا میں
اور ساحل مالابار میں کثیر الوجود ہے۔ ان مقامات میں اس کے پتوں سے مختلف
اشیا بنائی جاتی ہیں۔ اس کی قسم جس کا نام۔ آس ٹرے لس ہے اس کا درخت
بہت بلند نہیں ہوتا اور بلا شبہہ بغرض آرائش باغات میں لگایا جاسکتا ہے۔
اس کا اصلی وطن جنوبی آسٹریلیا ہے۔ اس کی قسم جس کا نام اسے سکے ٹا ہے
اس کا اصلی وطن ہندوستان ہے۔ اس کا درخت ڈیڑھ سو فٹ تک بلند ہوتا ہے

کم عمری میں اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔

## "ڈی مونورا پس" (شاخدار پتوں والا)

یہ قسم بھی جنس کیلامس سے ہے فی الحقیقت یہ قسم کوئی دوسری نہیں ہے۔
بلکہ کیلامس کا دوسرا نام ڈی مونوراپس ہے۔ اسکی قسم فس سو بہت مشہور قسم ہے
اس کا درخت پستہ قامت ہوتا ہے۔ اور کم عمری میں اس کا درخت بہت خوبصورت
ہوتا ہے۔

## "ڈِک ٹِیاس پرما" (ایضاً)

جنس اریکا۔ کا دوسرا نام "ڈک ٹیاس پرما" ہے لیکن بعض عالم علم نباتات
اس کو ایک جداگانہ جنس قرار دیتے ہیں۔ اس کی قسم جس کا نام البا ہے وہ خوشنما
ہوتی ہے۔ سالی میں کبھی کبھی اس کے پتوں کا رنگ سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔

## "ڈبلوتھی میّم" (شاخدار پتوں والا)

ملک برے زل کے اقسام پام میں سے ایک قسم یہ ہے۔ اس کی تعریف
یہ ہے کہ اس میں تنہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اسی وجہ سے یہ قسم گملوں میں لگانے کے
لئے بہت موزوں ہوتی ہے ہندوستان میں صرف ایک قسم جس کا نام مارٹی نم

ہے۔ اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے پتوں کے نیچے کا رنگ سفید ہوتا ہے

## "لوڑپی"

اس پام کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کا اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے۔ جنگلوں میں خودرو بہت خوشنما جھنڈ کے جھنڈ اُگے ہوئے معلوم ہوتے ہیں سایہ دار اور نم زمین یہ بہت پسند کرتے ہیں اور جن مقامات پر یہ سامان مہیا نہیں ہوتے وہاں بخوبی بالیدہ نہیں ہوتے۔ جب اُن کے درخت چھوٹے ہوتے ہیں تو ان کے گول تنوں کے اوپر گہرے سبز رنگ کے چمکتے ہوتے پتے بہت دلفریب معلوم ہوتے ہیں۔ اٹیڈیولس کی کاشت ہندوستان میں کی جاتی ہے اور اس کا دوسرا نام اوری اوڈوزاسٹن کونا ہے۔ اور پودہ خانوں میں لگانے کے لیئے اس کا درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔

## "زی اُولُوما"

یہ جنس جنوبی امریکہ میں بہت کثیر الوجود ہے۔ اس کے درخت پستہ قامت اور اس کی شاخیں پتلی پتلی جن میں چمکدار گہرے سبز رنگ کے پتے ہوتے ہیں۔ خس پوش پودہ خانوں میں قابل اطمینان ان کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ اس جنس کی ایک قسم جس کا نام گرسے سیلیس ہے۔ سب اقسام سے زیادہ

خوبصورت ہے۔ کھانوں کے میز کی آرائش اس سے کی جاتی ہے۔ جھکے ہوئے
چمکدار سبز پتے دیکھنے میں میزوں پر رکھے ہوئے بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔
اس کی دیگر اقسام مثلاً گارڈی ری پر تپسپس ہیومی لاشیائیٹیانا۔ اور سی مانی کی کاشت
ہندوستان میں کی جاتی ہیں اور پودہ خانوں میں رکھنے کے قابل ہوتی ہیں۔
یہ جملہ اقسام سایہ اور نمی کو پسند کرتی ہیں۔

## "ہی اوفاربی"

یہ جنس خوبصورت پاموں کی ہے۔ اصلی وطن بوربن اور ماریشش ہے
اس کی شاخیں گول اور لانبی ہوتی ہیں۔ جن کے سروں پر خوبصورت شاندار
پتے ہوتے ہیں کم عمری میں اس کے درخت بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اسکی
قسم جس کا نام اے ماری کالیس ہے وہ بہت مشہور ہے اور خشل ایری کا۔ کے
ہوتی ہے۔ ورشافل ٹائی کے کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ یہ قسم
پستہ قامت ہوتی ہے۔ یہ ایری کا ورشافل ٹائی کے نام سے مشہور ہے اسکی
ایک قسم جس کا نام۔ ہائی اوفاربی انڈیکا ہے۔ جس کا اصلی وطن ہندوستان ہے
یہ سب قسمیں باسانی کاشت ہو جاتی ہیں اور بکثرت پھلتی ہیں گٹھلی بو کر جلد اس کے
درخت تیار ہو جاتے ہیں۔

## "کِن ٹیا" (شاخدار پتوں والا)

یہ جنس خوبصورت پاموں کی ہے۔ اس کا اصلی وطن جزائر نیوزی لینڈ۔ نارفاک جزائر۔ اور جزائر بحر الہند ہے بظاہر قسم ایری کا سے یہ قسم مختلف نہیں ہوتی۔ بلکہ اُس کے مشابہ ہوتی ہے۔ البتہ اس کے تخم کی صورت میں کسی قدر بمقابلہ ایری کا کے بیج کے فرق ہوتا ہے۔ ہندوستان کے باغات میں قریباً نصف درجن اقسام کی کاشت کی جاتی ہے اور خصوصاً یہ اقسام خس پوش پودہ خانوں میں لگائی جاتی ہیں۔ اس جنس کی قابل کاشت اقسام یہ ہیں۔ میکارتھیوریِ۔ بل مُوری آنا۔ آسٹرےلس میکرُوکارپا۔ فاسُ ٹِی ری آنا۔ گرِےسِلِس اور وین لینڈیانا۔ بھی خس پوش پودہ خانوں میں جگہ دینے کے قابل ہوتی ہیں۔

## "کارتھل سی آ" (شاخدار پتوں والا)

قریباً نصف درجن اقسام پام کو کارتھل سی آ۔ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے اور قسم کیلےمِسُ کے بہت مشابہ یہ اقسام ہوتی ہیں اور ظاہراً صورت اور روئیدگی کو دیکھ کر امتیاز کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اِن کا اصلی وطن جزائر ہند ہے ان میں سے اکثر بیلدار ہوتی ہیں کلکتہ کے باغات میں دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ یہ قسم ایسی خوبصورت ہوتی ہے تو شائقین کو لازم ہے کہ پام کے ذخیرہ میں اس کو بھی جگہ دی جائے

## "لاٹینیا"

قابل آرائش اور خوبصورت قسم کا یہ پام ہوتا ہے۔ اس کے پتے پنکھے کی صورت کے ہوتے ہیں۔ اس کا اصلی وطن جنوبی افریقہ ہے جزائر بوربن ماری شس ہے۔ کامیابی کے ساتھ اس کی کاشت اس ملک میں بمشکل ہوتی ہے۔ اس کا درخت بیس فٹ بلند ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم کمرسونائی۔ ہے اس کی شاخیں سُرخ اور پتے چمکدار سبز ہوتے ہیں اور لیوریا۔ بوربونی کا۔ اور گلاکوفائی لا بھی قابل کاشت ہوتی ہیں۔

## "لی کیوآیلا"

اس کے پتے مثل پنکھے کے ہوتے ہیں۔ یہ جنس شاندار پام کی ہے۔ اس کا اصلی وطن جزائر ہند ہے اور اس ملک میں خوب بالیدہ ہوتا ہے اقسام پل ٹیٹا۔ اور پل ٹیٹا ابتدائی عمر میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں ان کے پتے مثل پنکھے کے ہوتے ہیں اور پتوں کے کنارے گوشہ دار ہوتے ہیں۔ گرانڈس۔ قسم کے تاڑ جوبوریو اور جزائر ہند میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی کاشت کو ماں ہی میں رواج دیا گیا ہے اور غالباً یہ قسم سب تاڑوں سے بڑی ہوتی ہے بلحاظ شان کے کوئی دوسری قسم اس کا مقابلہ نہیں کرتی۔ بالائی حصہ گہرے سبز

رنگ کے چمکدار گنجان پنکھے نما گوشہ دار پتوں سے بھرا ہوا دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد اس کی یاد آسانی کے ساتھ دل سے نہیں جاتی۔ خوش قسمتی سے جملہ اقسام کی کاشت خس پوش پودہ خانہ میں بخوبی ہو جاتی ہے۔

## "مارٹینیزیا" (شاخدار پتوں والا)

جنوبی امریکہ اس کا اصلی وطن ہے۔ درخت کسی قدر پستہ قامت ہوتا ہے۔ یہ جنس صرف اس لئے مشہور ہے کہ اس کے تنے میں خار ہوتے ہیں۔ اس جنس کی ایک قسم جس کا نام کیری اوٹی فولیا ہے پودہ خانوں میں جگہ دینے کے قابل ہوتی ہے۔ یہ جنس پھل بکثرت لاتی ہے۔

## "ڈری موفلی اس"

اس خوبصورت جنس پام کو حال ہی رواج دیا گیا ہے اور اس کا نام سنگاپورانسس رکھا گیا ہے۔ اس کی شاخیں پتلی اور پتے گہرے سبز بلا خار کے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا اصلی وطن سنگاپور ہے اور وہیں سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ خس پوش پودہ خانوں میں اس کی کاشت عمدگی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ موسم برشکال میں اس کے سرخ پھل بالائی درخت میں آویزاں بہت خوشنما معلوم

ہوتے ہیں گٹھلی بوکر آسانی کے ساتھ درخت بڑھائے جا سکتے ہیں۔

## "اُوری اُوداک سا" (شاخدار پتوں والا)

اس خوبصورت پام کا اصلی وطن جنوبی امریکہ اور ویسٹ انڈیز ہے۔ اسکی ایک قسم جس کا نام۔ اولی رےسیا ہے اور جوایری کا۔ اولی رےسیا کے نام سے عموماً مشہور ہے۔ ہندوستان میں اسکی کاشت کی جا سکتی ہے۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے درخت راستوں پر لگے ہوئے ہیں۔ اس کی پستہ قامت دو قسم زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں۔ جن کے نام۔ اسے کیومی نے ٹا۔ اور رمی جیا۔ ہے۔ یہ دونوں قسمیں کلکتہ کے چند باغات میں موجود ہیں۔

## "فونکس" (شاخدار پتوں والا)

یہ جنس قابل آرائش اور باآسانی کاشت ہو جانے والی ہے۔ اس جنس میں کھجور شامل ہے۔ قابل آرائش باغ اس کی ایک قسم جس کا نام ٹیوپی کولا ہے۔ اس کا اصلی وطن ہندوستان ہے اور پستہ قامت اور خوبصورت ہونے کے باعث بطور زینت باغ اس کے درخت لگائے جاتے ہیں اور اس کے لٹکے ہوئے پتے دیکھنے میں بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں اور اندرون یا بیرون مکان لگانے کے قابل اس کا درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔ گٹھلی بوکر باسانی اس کا درخت

تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس کی دیگر اقسام یعنے ایکا لوفس۔ رکی نیتیا۔ ریزی کالس
سی فی گیلن سس۔ پالیوڈوسا۔ اور زال لانیکا۔ کی کاشت ہندوستان میں کی
جاتی ہے اور کم و بیش جملہ اقسام خوشنما ہوتے ہیں۔

## "پنینگا"

اس جنس میں چند اقسام بہت خوبصورت شامل ہیں ان میں سے اکثروں کا
اصلی وطن جزائر ہند ہے۔ اُن کے اصلی نام میں اگر کچھ تغیر ہوا ہے۔ سے کیو لیٹا۔
کے پتے چمکیلے ہوتے ہیں اور ظاہرا دیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔
اس کی ایک قسم اس پکٹا بلس۔ بہت مشہور ہے۔ اس کے پتے گہرے سبز رنگ
کے ہوتے ہیں جن پر ہلکے سفید رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں اور پتوں کی پشت سفیدی
مائل ہوتی ہے اور روی چی آئی اور سنڈی ریانا کی کاشت کو حال ہی میں رواج
دیا گیا ہے۔ لیکن یہ سب اقسام خوبصورتی کے لیئے مشہور ہیں۔ اور ان سب
میں پھل بکثرت آتے ہیں۔

## "پرٹ چارڈیا"

یہ جنس لی کیو ایلا سے بہت مشابہ ہے۔ اس کی دو قسمیں۔ ایک گرانڈس۔
اور دوسری سپے سی فی کا۔ زیر کاشت ہیں۔ اول کا تذکرہ لی کیو ایلا کے بیان میں

کر دیا گیا ہے اور دوسری قسم بھی قریباً اسی کے مشابہ ہوتی ہے۔ صرف
اس قدر شاندار نہیں ہوتی۔ ان دو اقسام کا اصلی وطن جزائر فی جی اور جزائر ہند ہیں اسکی
دو قسمیں ایک سائی بنیس اور دوسری فلی فی را ابھی زیر کاشت ہیں اور دونوں
خوبصورت ہوتی ہیں۔ یہ جنس عرصہ دراز کے بعد پھل لاتی ہے۔ لیکن ہندوستان
میں اس کا درخت وہاں سے لاکر لگایا جا سکتا ہے خس پوش پودہ خانوں میں
خوب بالیدہ ہوتی ہے۔

## "ٹی کاس پرما" (شاندار پتوں والا)

یہ جنس بھی خوبصورت پام کی ہے۔ اس کا اصلی وطن جزائر ہند ہے۔ ہمارے
خس پوش پودہ خانوں میں اسکا درخت بخوبی بالیدہ ہوتا ہے۔ سی فورتھیا سے
بہت مشابہ ہوتی ہے۔ اس جنس میں سب سے زیادہ خوبصورت۔ الکزنڈری
ہے اور اس کی اور بھی اقسام ہیں لیکن صرف ایک قسم کی کاشت میری تحقیق میں
اس ملک میں کی جاتی ہے۔

## "رہافس"

اس جنس کے پتے مثل پنکھے کے ہوتے ہیں۔ اس کا اصلی وطن مشرقی
ایشیا ہے۔ درخت پستہ قامت اور قابل آرائش باغات ہوتا ہے پتے مثل پنکھوں کی

صورت کے ہوتے ہیں اور بہت گنجان ہوتے ہیں شاخوں کا رنگ گہرا سبز اور
ان کی ساخت مثل نرکل کے ہوتی ہے فلے بلی۔ فارمس کا اصلی وطن جنوبی
چین ہے اور یہ قسم مشہور اقسام میں سے ہے۔ اس کی دوسری قسم ہومی لس ہے۔
جس کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے اور ہمارے پودہ خانوں میں لگانے کے قابل
ہوتی ہے۔ دونوں میں پھل بکثرت آتے ہیں اور بآسانی بڑہائی جاسکتی ہیں۔

## "سابل" (پنکھے نما پتے)

یہ جنس بھی خوبصورت پام کی ہوتی ہے۔ اس کا اصلی وطن شمالی امریکہ کا
جنوبی حصہ ہے۔ اس کے بعض اقسام ویسٹ انڈیز میں پائی جاتی ہیں۔ درخت
پستہ قامت بہت خوبصورت ساخت میں پتے بشکل پنکھوں کے ہوتے ہیں۔
شمالی امریکہ میں اس کی جو قسم پائی جاتی ہے۔ اس کا نام ایڈن سونائی ہے۔ اور
اس کی دیگر اقسام اس ملک میں کاشت کی جاتی ہیں۔ ائیری کیولی فے را۔
کی قسم ملک جمیکا سے ہندوستان میں لائی گئی ہے۔ اس جنس کے بعض اقسام
کے پام کی جڑوں سے ٹونے نکلتے ہیں جو اکھاڑ کر دوسری جگہ لگائے جائیں تو
درخت بہ نسبت تخمی کے زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔ ہمارے خس پوس پودہ
خانوں میں یہ اقسام خوب بالیدہ ہوتی ہیں۔

## "سی فورتھیا" (کشادہ پتوں والا)

اس جنس کے درخت بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس کی تقریباً تین اقسام ہیں جن کے وطن جزائر۔ سماٹرا۔ جاوا۔ بورنیو۔ اور دیگر جزائر ہند ہیں۔ اس کی وہ قسم جو سب میں زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اس کا اصلی وطن آسٹریلیا ہے۔ ہمارے خس پوش پودہ خانوں میں یہ قسم بہت باعثِ زینت ہوتی ہے۔ اس کی قسم جسکا نام رُوبسٹہ ہے۔ اس کے درخت پستہ قامت اور خوبصورت ہوتے ہیں اور باغات میں لگانے کے قابل ہوتے ہیں معمولی باغات کے لئے آخرالذکر دونوں قسام کو جگہہ دی جاتی ہے۔

## "اسِ ٹی وَن سُونیَا"

اس جنس کی ایک قسم جس کا نام گرانڈی فولیا ہے۔ زیرِ کاشت اقسام میں زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اس کا اصلی وطن جزائر شلینر ہے۔ اس میں ڈالیاں نہیں ہوتیں ہیں بلکہ تنے سے بنے ہوئے پتے نکلتے ہیں۔ اس کے پتے نوکدار نہیں ہوتے۔ اُن کا رنگ سُنہرا خوبصورت ہوتا ہے۔ جن پر چتیاں ہوتی ہیں۔ کم عمری میں اس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ بھُورا بھورا بھلا معلوم ہوتا ہے خس پوش خانوں میں خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔

## "تھری نکس"

اس جنس کا اصلی وطن ویسٹ انڈیز ہے۔ اس جنس کی جملہ اقسام ظاہری صورت میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتی ہیں۔ خاص طور پر اس جنس کے درخت خوبصورت ہوتے ہیں۔ لیکن جو قسام کہ حال میں زیر کاشت لائی گئی ہیں۔ وہ باغات میں لگانے کے قابل ہوتی ہیں۔ اس کی ایک قسم جس کا نام اَرجن ٹیا ہے وہ ملک جمیکا سے لائی گئی ہے اور عرصہ دراز سے زیر کاشت ہے۔ اس کے پتے بڑے اور شکل پنکھے کے ہوتے ہیں گریسے می فولیا۔ کے پتے پتلے اور شکل گھاس کے ہوتے ہیں۔ اس جنس میں ایک قسم اسے لی گنس اور ربار بیڈ ین سس سب قسموں میں سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ ٹگلے یوکا۔ اور پاروری فلورا۔ بھی قابلِ کاشت ہوتے ہیں۔

## "ورشافیلٹیا"

اس جنس کی دو قسمیں ہیں۔ جن کا وطن جزائر سےشلیز ہے یہ دو قسمیں خوبصورت ایک دوسرے سے ممیز ہوتی ہیں۔ اس کی ایک قسم جو رجی نیا بجس ڈیکا کے نام سے مشہور ہے وہ تمام اقسام کے پاموں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ ایک قسم اس پلنڈی ڈا۔ ہے اس کے درخت چھوٹے

ہوتے ہیں اور خوبصورت ہونے کے باعث باغات میں لگانے کے قابل ہوتی ہیں۔

## "پلک ٹوکومیا" (شاخدار پتوں والا)

اس جنس کی ایک قسم جس کا نام آسامی کا ہے۔ یہ پام بیلدار ہوتا ہے۔ اور مثل بید کے درخت کے ہوتا ہے۔ اس میں نار زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کی شاخ میں مثل کوڑے کے دم یعنے بوبن ہوتے ہیں جو کسی دوسری چیز کو پکڑ لیتے ہیں۔ آسام کی پہاڑیاں اس کا اصلی وطن ہے۔ خاص طور پر کچھ خوبصورت اس کے درخت نہیں ہوتے۔

## "ڈیرمان کس" (ایضاً)

یہ جنس بظاہر صورت اور عادات اور عام خصوصیات میں پلک ٹوکومیا سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ جنوبی امریکا اس کا اصلی وطن ہے۔
بعض اوقات اس کی قسم کو جس کا نام ڈس مان کس میچر ہے۔ خس پوش پودہ خانوں میں جگہ دی جاسکتی ہے۔

## ۳۴ "ٹریڈسکانٹیا"

خوبصورت پتوں دار اس کے درخت پستہ قامت ہوتے ہیں مصنوعی پہاڑ

اور قالین نما تختوں میں لگانے کے قابل نہیں ہوتے اس کی ایک قسم زیبرینا ہے معلق ٹوکریوں میں لگانے کے قابل ایک قسم اس کی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے گملوں اور ناندوں میں زمین چھپانے کے لیئے بہت موزوں ہوتی ہے چونکہ یہ نیچے کی جانب بڑھتی ہے اس لیئے اگر سایہ میں رکھی جائے تو تیزی کے ساتھ بڑھتی ہے اور ہر شاخ سے جڑیں نکلتی ہیں۔

ڈِس کلر۔ اس کا درخت ایک سے دو فٹ تک بلند ہوتا ہے عامۃً باغات میں اس کے درخت ہوتے ہیں۔ پتے پتلے گہرے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن کے حاشیے سُرخ ہوتے ہیں۔ پھول سفید اور چھوٹے اور پتیوں میں چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ دیکھو بیان۔ کَل نِی فلورا۔ وارسی وِک زیانا اور روزیا۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۴۳۔ اس کو مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں اور اس جگہ لگاتے ہیں کہ جہاں بدنمائی کا چھپانا منظور ہوتا ہے اسکے پتے چھوٹے چکبرے چکدار ہوتے ہیں۔ اس بیل کی ہر گانٹھ کے پاس سے جڑیں نکل کر زمین میں پیوست ہو جاتی ہیں اور زمین کو خوب چھپا لیتی ہیں۔ خاصکر اس کو لٹکن یعنے ہینگنگ باسکٹ میں لگاتے ہیں اس کی بیلیں لٹک کر باسکٹ کو چھپا لیتی ہیں اور اس قسم کے باسکٹ گلاس ہاؤس اور فرن گھر جس پوش مکان میں لٹکتے ہوئے بہت بھلے معلوم معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے درخت قلموں سے باآسانی تیار ہوتے ہیں۔ اس کی پرورش کے لیئے معمولی کھاد بہت مفید ہے بھوپال کے باغات میں اس کی کئی قسمیں موجود ہیں۔

# "سیا نوٹس"[۳۵]

یہ ایک خوبصورت گھاس کی جنس ہے۔ چنانچہ اس جنس میں جو سب میں بہتر قسم ہوتی ہے۔ اُس کو مصنوعی پہاڑوں کی آرایش میں جگہ دینا چاہیے موسم برشکال اِن کے شباب کا زمانہ ہوتا ہے اور گلابی۔ سُرخ۔ یا نیلے پھُول اُن میں کھلے ہوئے نہایت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ اقسام۔ باربیٹا کرش ٹیٹیا اور اکسی لیارس۔ مشہور و معروف ہیں۔

نوٹ نمبر ۳۵۔ سیا نوٹس کا درخت ٹرڈیس کان ٹیا کے ذات میں سے ہے اس کے درختوں کو مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں۔ اس کا درخت رطوبت پسند ہے۔ اس کی انتہائی خوبصورتی موسم بارش میں ہوتی ہے۔ مصنوعی پہاڑیوں میں لگانے سے خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ خالی جگہ کو بھر کر خوشنما بنا دیتا ہے۔ اس کو للکنوں میں بھی لگاتے ہیں۔ اس کے درخت لکھنؤ سے منگا کر عیش باغ کے فرن گھر کے منصوعی پہاڑیوں میں لگائے گئے تھے جن سے پہاڑیاں خوبصورت معلوم ہوتی تھیں ضرورت سے زیادہ رطوبت درخت مذکور کی جڑوں کو گلا دیتی ہے اس لئے اس کے جڑوں کے پاس پانی کو نہ ٹھیرنے دیا جائے۔ تاکہ درخت نقصان سے محفوظ رہیں۔ آغاز موسم بارش میں اس کے درختوں کو اُکھاڑ کر نئی کھاد مٹی دیکر لگانا چاہیئے۔ اس کی پرورش کے واسطے معمولی کھاد ریتلی مٹی مفید ہے۔

# "ڈی کوریٹنڈررا" [۳۶]

اس جنس کے پودے صرف بغرض سبزی لگائے جاتے ہیں۔ ان کے پتے خوشنما ہونے کے باعث آرائش باغ کے لیئے بہت موزوں ہوتے ہیں مذکورہ بالا جنس کے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم جس کا نام اُدوٹیا ہے۔ اس کا اصلی وطن ملک برٹزل ہے۔ اس کے پتے بیضاوی سبز رنگ کے سُرخ چھیتوں والے ہوتے ہیں ڈالیوں کا رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے۔ پھول گہرے نیلے رنگ کے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اقسام مُوزالی کا۔ لانگی فولیا وٹ ٹیٹا۔ اور انڈولے ٹا۔ اپنے خوبصورت چمکدار پتوں کے لیئے مشہور ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۳۶۔ ڈی کوریٹنڈرا بھی ٹریڈس کان ٹیا کی قوم میں سے ہے۔ اس کے درختوں کو میں لکھنؤ کے فرح بخش کی مصنوعی پہاڑیوں میں لگا ہوا دیکھا تھا۔ اس کے درخت قلموں سے تیار ہوتے ہیں اس کے چھوٹے چھوٹے درخت چھوٹی چھوٹی کونڈیوں میں لگے ہوئے دیکھے تھے جو بغرض تجارت تیار کیئے گئے تھے اسکے پتے چکنے چمکدار خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی پرورشس اور افزائش کے واسطے ریتلی مٹی کنکر معمولی کھاد مفید ہے۔ موسم سرما میں کم آبپاشی کرنا چاہیئے۔ صرف معمولی رطوبت موسم سرما میں مفید ہوتی ہے۔ زیادہ تری درختوں کو نقصان پہونچاتی ہے۔ موسم گرما میں دن کے وقت دو مرتبہ پانی دینا چاہیئے۔ پچکاری یا ہزارہ سے اس کے درختوں کو غسل دے تو فائدہ ہوتا ہے۔

۳۶
## "پالی سوٹا"

اس جنس کی ایک قسم جس کا نام بارٹیری ہے اپنے خوبصورت چیتیوں دار پتوں کے لیئے مشہور ہیں۔ چھوٹے گملے اور سایہ دار مصنوعی پہاڑیوں میں لگانے کے لیئے بہت موزوں ہوتے ہیں بارش میں قلموں اور بغلی ٹونٹوں کے ذریعے سے بڑھائے جا سکتے ہیں۔

۳۷
## "اے نی لی ما"

اس جنس میں ایک قسم ینوڈری فلوُرا ہے۔ یہ سدا بہار رہتی ہے۔ چنانچہ

نوٹ نمبر ۳۶۔ پالی سوٹا اریڈیس کا ٹیا کی قوم میں سے ہے اس کا درخت پستہ قامت ہوتا ہے اس کے پتوں پر سفیدی مائل نشان ہوتے ہیں اس کو مصنوعی پہاڑیوں پر آرائش کی غرض سے لگاتے ہیں اکثر لٹکنوں میں لگا کر دن گھر میں آویزاں کرتے ہیں اس کے درخت جڑوں اور قلم سے تیار کیئے جاتے ہیں۔ اس کی پرورش اور زیبائش کے لیئے موٹی ریت اور معمولی کھاد بھی مفید ہوتی ہے یہ درخت بزمانہ موسم بارش نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۳۷۔ یہ درخت بھی اریڈیس کا ٹیا کی قوم سے ہے اس کے درخت کو کونڈیوں میں لگا کر آرائش کے کام میں لاتے ہیں۔ اس کا درخت بزمانہ موسم بارش بہار پر آتا ہے۔ اسکی افزونی قلموں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اس کی پرورش (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

مصنوعی پہاڑیوں اور معلق ٹوکریوں میں لگانے کے قابل ہوتی ہے یہ گھاس مضبوط اور سدا سبز جڑوں کے ذریعے سے بڑھنے والی ہوتی ہے۔
اقسام سائی نن سس۔ اور بائی کلر عمدہ تصور کی جاتی ہیں۔

## "کمی لی نا"[39]

اس جنس کے اکثر اقسام کے پھول نیلے رنگ کے خوبصورت ہوتے ہیں اگرچہ اس جنس کی جو معمولی اقسام ہیں وہ نہایت بے ترتیبی کے ساتھ جلد بڑھ کر بدنما ہو جاتی ہیں لیکن اس کی چند اقسام مثلاً کوبس ٹس۔ ای لپ ٹیکا۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۳۸ کے لیئے موٹی ریت معمولی کھاد بجری معمولی مٹی کا مرکب مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۳۹۔ درخت کمی لی نا بھی ٹریڈس کانٹیا کی ذات میں سے ہے اس درخت کو مسٹر وارک ملازم انڈیا مڈلینڈ ریلوے یہاں لائے تھے صاحب مذکور نے کمی لی نا کے درخت کلکتہ سے منگائے تھے اور یہ درخت عیش باغ کے فرن گھر میں لگائے گئے تھے بہار بارش کے زمانہ میں ہوتی ہے یہ درخت رطوبت پسند ہے۔ لیکن اس کی جڑوں کے پاس پانی بھرا نہ رہے۔ ورنہ جڑیں سڑ گل جاتی ہیں۔ گو یہ درخت زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا ہے تاہم اس کو مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں۔ اس کا پھول بھی زیادہ دلکش نہیں ہوتا اس لئے اسکی قدر کم کی جاتی ہے۔ اس کی افزائش کے لیئے ریت گھوڑے کی لید کا سڑا ہوا کھاد اور معمولی مٹی باغ کی مفید ہے موسم گرما میں دوپہر کے وقت آبپاشی اچھی طرح سے کرنا چاہیئے تاکہ درخت کو گرم ہوا سے نقصان نہ

اور ڈی ٹی سی انس وری گے ٹا۔ باغات میں قابلِ کاشت ہوتی ہیں۔ جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھائی جاسکتی ہیں۔ اس جنس کی تمام ہندوستان کے مرطوب مقامات میں بالیدہ ہوسکتی ہیں۔

## "پان ٹی ڈیریا"

آبی نباتات کی ایک چھوٹی جنس ہے جس کے پھول نیلگوں ہوتے ہیں تا تو کوریا واگی نیلیس اور ہس ٹیٹا۔ عموماً تالابوں اور نہروں میں پائے جاتے ہیں اس کی قسم جس کا نام پان ٹی ڈے ریا کارڈیٹا ہے۔ وہ جنوبی امریکہ سے لائی گئی ہے۔ شمالی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں اور اوٹاکمانڈ اور جنوبی ہندوستان میں مقام کوڈی کنال میں کامیابی کے ساتھ کاشت کی جاتی ہے۔

نوٹ نمبر ۴۰۔ پان ٹی ڈیریا واٹرلی لیز کی طرح پر کاشت کیا جاتا ہے میں نے اس کے درختوں کو اوٹاکمانڈ سے منگا کر باغیچہ احمدآباد میں کونڈیوں میں لگا کر پانی کے حوض میں رکھا تھا۔ بوجہ نہ ہونے کافی پانی کے درخت ضائع ہوگئے اس کی کاشت مثل دیگر واٹرلی لیز کے ہوتی ہے۔ اس کی کاشت دقت طلب نہیں ہے۔ اس کے ہلکے نیلے پھول شام کے وقت بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی کاشت کے واسطے معمولی سیاہ مٹی مفید ہے۔

# "اسٹی مِی لکس[۴۱]"

انگریزی میں اس کا نام اسمائیلکس ہے۔ اس کے درخت خوبصورت بیلدار ہوتے ہیں اس کی کاشت و نگہداشت میں چنداں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ اس جنس کے اکثر اقسام کی جڑوں سے سارسپریلا بنایا جاتا ہے۔ جو دوکانوں پر فروخت ہوتا ہے یہ تمام اقسام سایہ دار مقامات پر ہوتی ہیں۔ آگس ٹی فولیا۔ لن سی اوسےٹا۔ اور سالی سی فولیا وری گےٹا۔ کی پتیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس لیئے کھانے کی میز کی آرایش کے لیئے بہت موزوں ہوتی ہیں۔ پودہ خانوں یا درختوں کے زیر سایہ لگانے کے قابل۔ ماکروفائی لا۔ وری گےٹا۔ ارنےٹا۔ شٹل ورتھائی اور ڈس کلر ہوتی ہیں۔ ان جملہ اقسام کی پتیاں بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ زمین ملایم اور پانی کا نکاس معقول ہو۔ تو معمولی باغات میں بآسانی بالیدہ ہو جاتے ہیں۔

---

نوٹ نمبر [۴۱]۔ یہ ایک قسم کی بیل ہے جس کو وسیع فرن گھر میں لگاتے ہیں۔ اس کے پتّے خوشنما ہوتے ہیں۔ اس کی بہار موسم بارش میں ہوتی ہے موسم سرما میں سردی سے نقصان پہونچتا ہے پتوں کی سرسبزی کم ہو جاتی ہے۔ موسم گرما میں سایہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ یہ درخت سایہ پسند ہے پرورش کے لیئے گوبر کا سڑا ہوا کھاد۔ موٹی ریت۔ پرانے مکان کے چونہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ بجری اور معمولی سیاہ ریتلی مٹی مفید ہے۔

موسم برشکال میں بغلی ٹوںٹوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاسکتے ہیں۔

۱۴۲

# بوکارنیا

یہ جنس ملک میکسیکو سے لائی گئی ہے۔ اس کے درخت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ڈالیاں اور پتے مثل ڈریسے سی ناکے پتوں کے ہوتے ہیں۔ جڑ کے قریب تنہ میں مثل وجہ المفاصل کے پھولی ہوئی ایک گرہ ہوتی ہے اور خوبصورتی کے ساتھ جھکی ہوئی اس کی پتیاں نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں مثل ڈریسے سی ناکے اس کی کاشت ملایم مٹی میں کرنی چاہیئے اور موسم برشکال میں اس کی قلمیں کاٹ کر بالو میں دبا دینی چاہئیں۔ اقسام ذیل زیر کاشت ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۱۴۲۔ حسب تحریر مصنف اس کے پتے مثل داراسینا اور عقیق البحر کے ہوتے ہیں۔ یہ درخت فرن گھر میں بغرض آرایش لگایا جاتا ہے۔ اس کے درختوں کو کونڈیوں میں لگاتی ہیں جو آرایش کے کام میں لائی جاتی ہیں اس کے پتوں پر زیادہ خوبصورتی اس حصہ ہندوستان میں بزمانہ موسم بارش ہوتی ہے۔ موسم گرما میں اس کو ٹھنڈے اور روشن مقام پر رکھنا چاہیئے۔ موسم سرما میں اس کو گرمی کی ضرورت ہوتی ہے مگر گلاس ہاؤس کی گرمی اس کے لئے بزمانہ موسم سرما زیادہ مفید ہوتی ہے۔ اس کے درخت قلم کے ذریعہ سے تیار کئے جاتے ہیں اس کی پرورش کے لئے موٹی ریت بجری معمولی مٹی گوبر کا کھاد قدرے پتی کا کھاد اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹ

ریکروٹیا - ایک قسم ہے جس کی ڈالیاں سیدھی اور سلی نما پتے ہوتے ہیں موسم برشکال میں یہ درخت قریباً ایک گز لانبا ہوتا ہے جس میں بکثرت چھوٹے چھوٹے پھول خوشبودار ہوتے ہیں - ایک قسم اس ٹری ایٹا ہے - اس کے پتے سادے سیدھے مثل ایلوئی کے ہوتے ہیں اور سبزی مائل سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول بکثرت ہوتے ہیں - دیکھو بیان سے ٹی تولیا - لانگی فولیا اور رویر وپہاڑی علاقوں میں شیشہ کے مکانوں کے اندر لگائے جاسکتے ہیں طریقہ کاشت و نگہداشت وہی ہے جو ڈرےسی ناکالا ہے -

## اس پی ڈس ٹرا [۴۳]

ایلا ٹیر - یہ قسم جاپان سے لائی گئی ہے اگرچہ اس میں ڈالیاں نہیں ہوتیں -

---

نوٹ نمبر ۴۳ - اس پی ڈسٹرا ایک قسم کا ہوتا ہے - یہاں بھوپال میں سفید اور ہرے پتے والے قسم عیش باغ میں موجود تھی اور باغیچہ احمد آباد میں اب بھی موجود ہے اس کے پتے سخت ہوتے ہیں - اس درخت کو قرن گھر کی کیاریوں اور کونڈیوں میں لگاتے ہیں - اس کا درخت پہاڑیوں میں لگا ہوا بہت بھلا معلوم ہوتا ہے - یہاں کی آب وہوا اس کے لیے مفید ہے اس کے پتے تقریباً چار فیٹ بلند ہو جاتے ہیں اسکے پتوں پر بہار بزمانہ موسم بارش ہوتی ہے - موسم گرما و سرما میں زیادہ نقصان نہیں پہونچا اس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے بنائے جاتے ہیں اسکی پرورش کے واسطے ریت - گھوڑے کی لید کا سڑا ہوا کھاد (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

لیکن اس کی مستطیل اور مضبوط پتیاں اپنی شاخوں میں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ درخت تقریباً دو فٹ لانبا ہوتا ہے۔

ایلاسٹیر ویری گیٹا۔ اس نفیس پودے کو گملہ میں یا تختوں میں لگاتے ہیں جن پر خفیف سایہ ہوتا ہے۔ اس کے پتے پر سبز اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں

لیوری ٹوا۔ یہ خوبصورت قسم حال ہی میں چین سے لائی گئی ہے اس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں مثل ڈرسے سینا کے اس کی پرورش و پرداخت کی جاتی ہے۔ اس کے پھول چونکہ پتوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں اس لئے چنداں قابلِ وقعت نہیں ہوتے۔

## "ڈیانلا"[۴۴]

گھاس نما نباتات کی یہ خوبصورت جنس ملک ٹس سے نیا۔ اور نیوساوتھ

نوٹ نمبر ۴۴۔ ڈیانلا گھاس کی قسم میں سے نہیں ہے۔ لیکن اس کے پتے دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا درخت گھاس کی جنس میں سے ہے۔ اس کے پتے بھورے سبز ہوتے ہیں سایہ دار مقام پر بغرض آرایش لگاتے ہیں۔ اس کا درخت موسم گرما اور بارش میں اچھا رہتا ہے۔ موسم سرما میں اس کا درخت سست ہو کر پتے گرا دیتا ہے مگر درخت اپنی جڑوں کو قایم رکھتا ہے۔ آغاز موسم گرما میں پتے از سر نو پیدا ہوتے ہیں جو آیندہ موسم سرما تک اپنی بہار دکھاتے ہیں۔ یہ درخت بھی مصنوعی پہاڑیوں میں لگایا جاتا ہے۔ اس کی پرورش (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

کارن سیس۔ ٹرائی اینڈرا۔ ٹروبرا۔ اور سپائی ڈا۔ یہ جملہ اقسام بہت خوبصورت اور قابلِ کاشت ہوتے ہیں۔

## "ایریزنگا" (شاخ دار پتوں والا)

سے کری ئیرا۔ انگریزی نام شوگر پام۔ یہ پام خوبصورت اور قد آور ہوتا ہے۔ اس کے پتے تنہ کے ہر چہار جانب گہرے سبز رنگ کے چمکدار نکلتے ہیں جو اُوپر جاکر خوبصورتی کے ساتھ مثل کلغی کے جُھک جاتے ہیں باغات کے دروازوں پر اس کے درخت لگے ہوئے باعث زیبائش تصور کئے جاتے ہیں اس کی ایک قسم آب ٹیوسی فولیا ہوتی ہے۔ کسی قدر اس میں فرق ہوتا ہے۔ اس پام کی ایک قسم وائی ٹی آئی ہے۔ اس کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا ہے۔ یہ قسم بھی خوبصورت ہوتی ہے۔

## "بورا سس"

سِفلےبلی فارمیس۔ اس کا انگریزی نام۔ پال مائی را ہے جنوبی ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اس کا درخت بکثرت دکھائی دیتا ہے۔ عموماً اس کے پتوں کے پنکھے بنائے جاتے ہیں۔ ہندوستان جیسے گرم ملک کے لیئے یہ پام بہت موزوں ہوتا ہے۔

## "کیری اوٹا" (شاخ دار پتّوں والا)

سُو بولی قیرا۔ مثل بانس کے اس کے درخت ہوتے ہیں۔ اس کے پتّے انسان کے ہاتھ کے برابر لانبے ہوتے ہیں۔ جن کو مچھلی کی دُم سے مشابہت دیجاتی ہے۔ اگر ان کی نگہداشت پورے طور پر ہوتی رہے اور اُن کی روئیدگی کو زیادہ بڑھنے نہ دے اور وقتاً فوقتاً ان کو تراشتا رہے تو بلاشبہہ بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

یُورنس۔ سیلون میں اس کا نام وائن پام ہے اور باغات میں لگانے کے قابل اس کا درخت ہوتا ہے۔ ہندوستان کے اکثر حصص میں عموماً یہ قسم پائی جاتی ہے اور اس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں۔

## "کیلامس" (بید)

چند اقسام کے بید کے درخت جب چھوٹے ہوتے ہیں تو بہت خوشنما ہوتے ہیں لیکن اگر اُن کی تراش و خراش نہ ہوتی رہے تو بہت جلد غیر موزوں طور پر بڑھکر بدنما ہو جاتے ہیں۔ راکس برگائی سب سے زیادہ خوبصورت قسم بید کی ہوتی ہے اور سی لی ایرس بھی بہت خوبصورت قسم ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اسکی کاشت معقول طریقہ سے کی جائے اور اس کے درخت بالکل سیدھے ہوں(یہں)

اور بہت بڑے نہیں ہوتے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ یہ قسم گملوں میں لگانے کے لئے موزوں ہوتی ہے۔

## "لیوِس ٹونا" (نیکھے نما پتے والا)

موُری شیانا۔ یہ پام بھی خوبصورت ہوتا ہے اور گملے میں لگا ہوا نو عمر درخت بہت خوشنما ہوتا ہے۔ اس کے چوڑے اور خوبصورت اور جھکے ہوئے پتے خاص طور پر خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا درخت جب بڑا ہو جاتا ہے تو مثل معمولی تاڑ کے درخت کے ہو جاتا ہے۔

اَس ٹرے لس ہُوگن ڈار قائی۔ روٹن ڈی خولی یا۔ اور سائی نِن سِس۔ زمانہ حال کی ایجاد ہیں اور پودہ خانہ میں رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

## "کے می رالپس" (نیکھے نما)

مارٹونیا۔ یہ قسم اپنے پتوں کی خوبصورتی کے لئے مشہور ہے۔ اس کی شاخیں بڑی ہوتی ہیں جن میں اوپر کی جانب نیکھے نما پتے ہوتے ہیں۔

فارچیونی اور ہومی لس۔ یہ دونوں اقسام مشہور ہیں اور نوعمری میں زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں۔

## "آس ٹروکیری ام" (شاخ دار پتوں والا)

یہ قسم جنس کوکوآئی تی سے ہے۔ اس کا اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے اسکی ہندوستان میں صرف ایک قسم آرجن ٹی ام ہے شاخ دار سفید پتوں کی وجہ سے یہ قسم بھی خوشنما ہوتی ہے چونکہ یہ غیر ملکی درخت ہے۔ اس لئے خس پوش پردہ خانہ کے باہر نہیں لگایا جا سکتا۔

## "سراک سی لن" (شاخدار پتوں والا)

اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے۔ اُس وقت جو قسم ہندوستان میں زیر کاشت ہے اس کا نام تائی دی ام ہے اور بخوبی کاشت کئے جانے پر اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کی دوسری قسم ان ڈی کولا ہے لیکن اس کی کاشت ہندوستان میں نہیں کی جا سکتی۔ ملک نیوگرنیڈا میں بکثرت ہوتا ہے۔

## "کوکس" (شاخدار پتوں والا)

گذشتہ چند سالوں میں اس کی چند دیگر اقسام اور زیر کاشت لائی گئی ہیں۔ جس کو اس ملک میں ناریل کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ جدید اقسام جو ایجاد ہوتی ہیں وہ سب پست قامت اور قابل آرائش ہوتی ہیں۔

ان سب اقسام میں سب سے زیادہ خوبصورت قسم۔ وِڈِی لیانا ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں تپلی اور سیدھی ہوتی ہیں اور پتوں کا رنگ چمکدار سبز ہوتا ہے اور اوپر جا کر پتوں میں خوبصورتی کے ساتھ خمی آجاتی ہے۔ اس کی ایک قسم کا نام بلبیو موسا ہے۔ اس کا اصلی ملک برے زل ہے۔ پتے گہرے سبز رنگ کے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں اس کا درخت بہت دلفریب ہوتا ہے۔ اس کی دیگر اقسام لینے۔ کِرپ پس ٹرِس فلکس اوسا بیُوکی ری را۔ یوریا یہ سب۔ خوبصورت ہونے کی وجہ سے پودہ خانوں میں جگہ پانے کے قابل ہیں۔

## "کوری فا" (پنکھوں والا تاڑ)

اس جنس کے پام کے پتوں سے پنکھے بنائے جاتے ہیں اور ایشیا میں بکثرت اس کا درخت ہوتا ہے۔ اس کے درخت بہت بلند ہوتے ہیں اور کم عمری میں اس کا درخت بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اَم برا کیو لی فی را۔ کی قسم لنکا میں اور ساحل مالابار میں کثیر الوجود ہے۔ ان مقامات میں اس کے پتوں سے مختلف اشیا بنائی جاتی ہیں۔ اس کی قسم جس کا نام۔ آس ٹرے لس ہے اس کا درخت بہت بلند نہیں ہوتا اور بلا شبہ بغرض آرایش باغات میں لگایا جا سکتا ہے۔ اس کا اصلی وطن جنوبی آسٹریلیا ہے۔ اس کی قسم جس کا نام اے سکے ٹا ہے اس کا اصلی وطن ہندوستان ہے۔ اس کا درخت ڈیڑھ سو فٹ تک بلند ہوتا ہے

کم عمری میں اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔

## "ڈی ہونوراپس" (شاخدار پتوں والا)

یہ قسم بھی جنس کیلامس سے ہے فی الحقیقت یہ قسم کوئی دوسری نہیں ہے۔
بلکہ کیلامس کا دوسرا نام ڈی مونوراپس ہے۔ اسکی قسم فس سو بہت مشہور قسم ہے۔
اس کا درخت پستہ قامت ہوتا ہے۔ اور کم عمری میں اس کا درخت بہت خوبصورت
ہوتا ہے۔

## "ڈک ٹیاس پرما" (ایضاً)

جنس اریکا کا دوسرا نام "ڈک ٹیاس پرما" ہے لیکن بعض عالم علم نباتات
اس کو ایک جداگانہ جنس قرار دیتے ہیں۔ اس کی قسم جس کا نام البا ہے وہ خوشنما
ہوتی ہے۔ سالی میں کبھی کبھی اس کے پتوں کا رنگ سفیدی مائل ہوجاتا ہے۔

## "ڈبلوتھی میّم" (شاخدار پتوں والا)

ملک برے زل کے اقسام پام میں سے ایک قسم یہ ہے۔ اس کی تعریف
یہ ہے کہ اس میں تنہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اسی وجہ سے یہ قسم گملوں میں لگانے کے
لئے بہت موزوں ہوتی ہے ہندوستان میں صرف ایک قسم جس کا نام مارٹیم

ہے۔ اُس کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے پتوں کے نیچے کا رنگ سفید ہوتا ہے

## "لوڑپی"

اس پام کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کا اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے۔ جنگلوں میں خودرو بہت خوشنما جھنڈ کے جھنڈ اُگے ہوئے معلوم ہوتے ہیں سایہ دار اور نم زمین یہ بہت پسند کرتے ہیں اور جن مقامات پر یہ سامان مہیا نہیں ہوتے وہاں بخوبی بالیدہ نہیں ہوتے۔ جب اُن کے درخت چھوٹے ہوتے ہیں تو ان کے گول تنوں کے اوپر گہرے سبز رنگ کے چمکتے ہوتے پتے بہت دلفریب معلوم ہوتے ہیں۔ انڈیولس کی کاشت ہندوستان میں کی جاتی ہے اور اس کا دوسرا نام اوری اوڈوزاسن کونا ہے۔ اور پودہ خانوں میں لگانے کے لیئے اس کا درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔

## "زی اوئوما"

یہ جنس جنوبی امریکہ میں بہت کثیر الوجود ہے۔ اس کے درخت پستہ قامت اور اس کی شاخیں تپلی تپلی جن میں چمکدار گہرے سبز رنگ کے پتے ہوتے ہیں۔ خس پوش پودہ خانوں میں قابل اطمینان ان کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ اس جنس کی ایک قسم جس کا نام گرسے سیلیس ہے۔ سب اقسام سے زیادہ

خوبصورت ہے۔ کھانوں کے میز کی آرائش اِس سے کی جاتی ہے۔ جُھکے ہوئے چمکدار سبز پتے دیکھنے میں میزوں پر رکھے ہوئے بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ اِس کی دیگر اقسام مثلاً گارڈی ہری پرنسپس ہیومی لاٹشا بٹیانا۔ اور سی مانی کی کاشت ہندوستان میں کی جاتی ہیں اور پودہ خانوں میں رکھنے کے قابل ہوتی ہیں۔ یہ جملہ اقسام سایہ اور نمی کو پسند کرتی ہیں۔

## "ہی اُوفا ربی"۔

یہ جنس خوبصورت پاموں کی ہے۔ اصلی وطن یورپ اور ماریشش ہے اِس کی شاخیں گول اور لانبی ہوتی ہیں۔ جن کے سروں پر خوبصورت شاندار پتے ہوتے ہیں کم عمری میں اِس کے درخت بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اسکی قسم جس کا نام اے ماری کا لِس ہے وہ بہت مشہور ہے اور شل ایری کا۔ کے ہوتی ہے۔ ورشافل ٹائی کے کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ یہ قسم پستہ قامت ہوتی ہے۔ یہ ایری کا ورشافل ٹائی کے نام سے مشہور ہے اسکی ایک قسم جس کا نام۔ ہائی او فاربی انڈیکا ہے۔ جس کا اصلی وطن ہندوستان ہے یہ سب قسمیں بآسانی کاشت ہو جاتی ہیں اور بکثرت پھیلتی ہیں گٹھلی بو کر جلد اس کے درخت تیار ہو جاتے ہیں۔

## "کن ٹیا" (شاندار پتوں والا)

یہ جنس خوبصورت پاموں کی ہے۔ اس کا اصلی وطن جزائر نیوزی لینڈ۔ نارفاک جزائر۔ اور جزائر بحر الہند ہے بظاہر قسم ایری کا سے یہ قسم مختلف نہیں ہوتی۔ بلکہ اُس کے مشابہ ہوتی ہے۔ البتہ اس کے تخم کی صورت میں کسی قدر بمقابلہ ایری کا کے بیج کے فرق ہوتا ہے۔ ہندوستان کے باغات میں قریباً نصف درجن اقسام کی کاشت کی جاتی ہے اور خصوصاً یہ اقسام خس پوش پودہ خانوں میں لگائی جاتی ہیں۔ اس جنس کی قابل کاشت اقسام یہ ہیں۔ میکارتھیوری۔ بل مُوری آنا۔ آسٹریلس۔ میکروکارپا۔ فاسٹی ری آنا۔ گریے سِلس اور وین لینڈیانا۔ بھی خس پوش پودہ خانوں میں جگہ دینے کے قابل ہوتی ہیں۔

## "کارتھل سی آ" (شاندار پتوں والا)

قریباً نصف درجن اقسام پام کو کارتھل سی آ۔ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے اور قسم کیلےمیس کے بہت مشابہ یہ اقسام ہوتی ہیں اور ظاہراً صورت اور روئیدگی کو دیکھ کر امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان کا اصلی وطن جزائر ہند ہے ان میں سے اکثر بیلدار ہوتی ہیں کلکتہ کے باغات میں دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ یہ قسم ایسی خوبصورت ہوتی ہے تو شائقین کو لازم ہے کہ پام کے ذخیرہ میں اس کو بھی جگہ دی جائے

## "لاٹینیا"

قابل آرائش اور خوبصورت قسم کا یہ پام ہوتا ہے۔ اس کے پتے پنکھے کی صورت کے ہوتے ہیں۔ اس کا اصلی وطن جنوبی افریقہ ہے جزائر بوربن ماریشس ہے۔ کامیابی کے ساتھ اس کی کاشت اس ملک میں مشکل ہوتی ہے۔ اس کا درخت بیس فٹ بلند ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم کرسونائی۔ ہے اس کی شاخیں سرخ اور پتے چمکدار سبز ہوتے ہیں اور لوریا۔ بوربونی کا۔ اور گلاکوفائی لا بھی قابل کاشت ہوتی ہیں۔

## "لی کیوآیلا"

اس کے پتے مثل پنکھے کے ہوتے ہیں یہ جنس شاندار پام کی ہے۔ اس کا اصلی وطن جزائر ہند ہے اور اس ملک میں خوب بالیدہ ہوتا ہے اقسام پل ٹیٹا۔ اور پل ٹیٹا ابتدائی عمر میں خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں ان کے پتے مثل پنکھے کے ہوتے ہیں اور پتوں کے کنارے گوشہ دار ہوتے ہیں۔ گرانڈس قسم کے تاڑ جو بورنیو اور جزائر ہند میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی کاشت کو یہاں ہی میں رواج دیا گیا ہے اور غالباً یہ قسم سب تاڑوں سے بڑی ہوتی ہے بلحاظ شان کے کوئی دوسری قسم اس کا مقابلہ نہیں کرتی۔ بالائی حصہ گہرے سبز

رنگ کے چمکدار گنجان نکیلے نما گوشہ دار پتوں سے بھرا ہوا دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد اس کی یاد آسانی کے ساتھ دل سے نہیں جاتی۔ خوش قسمتی سے جملہ اقسام کی کاشت خس پوش پودہ خانہ میں بخوبی ہو جاتی ہے۔

## "مارٹینیزیا" (شاخدار پتوں والا)

جنوبی امریکہ اس کا اصلی وطن ہے۔ درخت کسی قدر پستہ قامت ہوتا ہے۔ یہ جنس صرف اس لئے مشہور ہے کہ اس کے تنے میں خار ہوتے ہیں۔ اس جنس کی ایک قسم جس کا نام کیری اوٹی فولیا ہے پودہ خانوں میں جگہ دینے کے قابل ہوتی ہے یہ جنس پھل بکثرت لاتی ہے۔

## "ڈری موفلی اس"

اس خوبصورت جنس پام کو حال ہی رواج دیا گیا ہے اور اس کا نام سنگاپوران سس رکھا گیا ہے اس کی شاخیں پتلی اور پتے گہرے سبز بلا خار کے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا اصلی وطن سنگاپور ہے اور وہیں سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ خس پوش پودہ خانوں میں اس کی کاشت عمدگی کے ساتھ کی جا سکتی ہے موسم برشگال میں اس کے سرخ پھل بالائی درخت میں آویزاں بہت خوشنما معلوم

ہوتے ہیں گٹھلی بو کر آسانی کے ساتھ درخت بڑھائے جا سکتے ہیں۔

## "اوری اوداک سا" (شاخدار پتوں والا)

اس خوبصورت پام کا اصلی وطن جنوبی امریکہ اور ویسٹ انڈیز ہے۔ اسکی ایک قسم جس کا نام۔ اولی ریسیا ہے اور جوایئری کا۔ اولی ریسیا کے نام سے عموماً مشہور ہے۔ ہندوستان میں اسکی کاشت کی جا سکتی ہے۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے درخت راستوں پر لگے ہوئے ہیں۔ اس کی پستہ قامت دو قسم زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں۔ جن کے نام۔ اسے کیومی نے ٹا۔ اور ری جیا۔ ہے۔ یہ دونوں قسمیں کلکتہ کے چند باغات میں موجود ہیں۔

## "فونکس" (شاخدار پتوں والا)

یہ جنس قابل آرائش اور بآسانی کاشت ہو جانے والی ہے۔ اس جنس میں کھجور شامل ہے۔ قابلِ آرائش باغ اس کی ایک قسم جس کا نام ٹیوپی کولا ہے۔ اس کا اصلی وطن ہندوستان ہے اور پستہ قامت اور خوبصورت ہونے کے باعث بطور زینت باغ اس کے درخت لگائے جاتے ہیں اور اس کے لٹکے ہوئے پتے دیکھنے میں بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں اور اندرون یا بیرون مکان لگانے کے قابل اس کا درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔ گٹھلی بو کر بآسانی اس کا درخت

تیار کیا جا سکتا ہے۔ اس کی دیگر اقسام یعنے ایکا یونس۔ رکٹ لی نیٹا۔ ربڑی کالس سی نی گیلن سس۔ پالیوڈوسا۔ اور ڑال لائیکا۔ کی کاشت ہندوستان میں کی جاتی ہے اور کم و بیش جملہ اقسام خوشنما ہوتے ہیں۔

## "پنینگا"

اس جنس میں چند اقسام بہت خوبصورت شامل ہیں ان میں سے اکثروں کا اصلی وطن جزائر ہند ہے۔ اُن کے اصلی نام میں اگر کچھ تغیر ہوا ہے۔ سے کیوُ لیٹا۔ کے پتے چتلے ہوتے ہیں اور ظاہر ادیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم اس پکٹا بلس بہت مشہور ہے۔ اس کے پتے گہرے سبز رنگ کے ہوتے ہیں جن پہ ہلکے سفید رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں اور پتوں کی پشت سفیدی مائل ہوتی ہے اور وی چی آئی اور سن ڈی ریانا کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ لیکن یہ سب اقسام خوبصورتی کے لیئے مشہور ہیں۔ اور ان سب میں پھل بکثرت آتے ہیں۔

## "پرٹ چارڈیا"

یہ جنس لی کیوُ ایلا سے بہت مشابہ ہے۔ اس کی دو قسمیں۔ ایک گرانڈس۔ اور دوسری سپے سی فی کا۔ زیر کاشت ہیں۔ اول کا تذکرہ لی کیو ایلا کے بیان میں

گم دیا گیا ہے اور دوسری قسم بھی قریباً اسی کے مشابہ ہوتی ہے۔ صرف
اس قدر شاندار نہیں ہوتی۔ ان دو اقسام کا اصلی وطن جزائر فجی اور جزائر ہند ہیں۔ اسکی
دو قسمیں ایک سائی نینس اور دوسری قلمی فی رابھی زیر کاشت ہیں اور دونوں
خوبصورت ہوتی ہیں۔ یہ جنس عرصہ دراز کے بعد پھل لاتی ہے۔ لیکن ہندوستان
میں اس کا درخت وہاں سے لاکر لگایا جاسکتا ہے۔ خس پوش پودہ خانوں میں
خوب بالیدہ ہوتی ہے۔

## "ڈی کاس پرما" (شاندار پتوں والا)

یہ جنس بھی خوبصورت پام کی ہے۔ اس کا اصلی وطن جزائر ہند ہے۔ ہمارے
خس پوش پودہ خانوں میں اسکا درخت بخوبی بالیدہ ہوتا ہے۔ یہ فورتھیا سے
بہت مشابہ ہوتی ہے۔ اس جنس میں سب سے زیادہ خوبصورت۔ الک زنڈری
ہے اور اس کی اور بھی اقسام ہیں لیکن صرف ایک قسم کی کاشت میری تحقیق میں
اس ملک میں کی جاتی ہے۔

## "ریافس"

اس جنس کے پتے مثل پنکھے کے ہوتے ہیں۔ اس کا اصلی وطن مشرقی
ایشیا ہے۔ درخت پستہ قامت اور قابل آرائش باغات ہوتا ہے پتے مثل پنکھوں کی

صورت کے ہوتے ہیں اور بہت گنجان ہوتے ہیں شاخوں کا رنگ گہرا سبز اور
ان کی ساخت مثل نرکل کے ہوتی ہے فلے بلی۔ فارمس کا اصلی وطن جنوبی
چین ہے اور یہ قسم مشہور اقسام میں سے ہے۔ اس کی دوسری قسم ہومی لس ہے۔
جس کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے اور ہمارے پودہ خانوں میں لگانے کے قابل
ہوتی ہے۔ دونوں میں پھل بکثرت آتے ہیں اور بآسانی بڑھائی جا سکتی ہیں۔

## "سابل" (پنکھے نما پتے)

یہ جنس بھی خوبصورت پام کی ہوتی ہے۔ اس کا اصلی وطن شمالی امریکہ کا
جنوبی حصہ ہے۔ اس کے بعض اقسام ویسٹ انڈیز میں پائی جاتی ہیں۔ درخت
پستہ قامت بہت خوبصورت ساخت میں پتے بشکل پنکھوں کے ہوتے ہیں۔
شمالی امریکہ میں اس کی جو قسم پائی جاتی ہے۔ اُس کا نام اڈن سُونائی ہے۔ اور
اس کی دیگر اقسام اس ملک میں کاشت کی جاتی ہیں۔ آئیری کیولی سفے را۔
کی قسم ملک جمیکا سے ہندوستان میں لائی گئی ہے۔ اس جنس کے بعض اقسام
کے پام کی جڑوں سے ٹوسنے نکلتے ہیں جو اُکھاڑ کر دوسری جگہ لگائے جائیں تو
درخت بہ نسبت تخمی کے زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔ ہمارے خس پوس پودہ
خانوں میں یہ اقسام خوب بالیدہ ہوتی ہیں۔

## "سی فور تھیا" (بشاخدار پتوں والا)

اس جنس کے درخت بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس کی قریباً تیس اقسام ہیں جن کے وطن جزائر۔ سماٹرا۔ جاوا۔ بورنیو۔ اور دیگر جزائر ہند ہیں۔ اس کی وہ قسم جو سب میں زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اس کا اصلی وطن آسٹریلیا ہے۔ ہمارے خس پوش پودہ خانوں میں یہ قسم بہت باعثِ زینت ہوتی ہے۔ اس کی قسم جسکا نام رُدبیٹہ ہے۔ اس کے درخت پستہ قامت اور خوبصورت ہوتے ہیں اور باغات میں لگانے کے قابل ہوتے ہیں معمولی باغات کے لئے آخرالذکر دونوں اقسام کو جگہہ دی جاتی ہے۔

## "اس ٹی ون سونیا"

اس جنس کی ایک قسم جس کا نام گرانڈی فولیا ہے۔ زیر کاشت اقسام میں زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اس کا اصلی وطن جزائر شلیز ہے۔ اس میں ڈالیاں نہیں ہوتیں ہیں بلکہ تنے سے ملے ہوئے پتے نکلتے ہیں۔ اس کے پتے نوکدار نہیں ہوتے۔ اُن کا رنگ سُنہرا خوبصورت ہوتا ہے۔ جن پر چتیاں ہوتی ہیں۔ کم عمری میں اس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ بھورا بھورا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ خس پوش خانوں میں خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔

## "تھری نکس"

اس جنس کا اصلی وطن ویسٹ انڈیز ہے۔ اس جنس کی جملہ اقسام ظاہری صورت میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتی ہیں خاص طور پر اس جنس کے درخت خوبصورت ہوتے ہیں۔ لیکن جو اقسام کہ حال میں زیر کاشت لائی گئی ہیں۔ وہ باغات میں لگانے کے قابل ہوتی ہیں۔ اس کی ایک قسم جس کا نام آرجن ٹیا ہو وہ ملک جمیکا سے لائی گئی ہے اور عرصہ دراز سے زیر کاشت ہے۔ اس کے پتے بڑے اور مثل پنکھے کے ہوتے ہیں گریسے مئی فولیا۔ کے پتے پتلے اور مثل گھاس کے ہوتے ہیں۔ اس جنس میں ایک قسم اسے لی گنس اور باربیڈن سس سب قسموں میں سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ گلے یوکا۔ اور پاروری فلورا۔ بھی قابل کاشت ہوتے ہیں۔

## "ورشا فیلٹیا"

اس جنس کی دو قسمیں ہیں۔ جن کا وطن جزائر سے شلیز ہے یہ دو قسمیں خوبصورت ایک دوسرے سے ممیز ہوتی ہیں۔ اس کی ایک قسم جو رجی نیا جس ٹیکا کے نام سے مشہور ہے وہ تمام اقسام کے پاموں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ ایک قسم اس پلنڈی ڈا۔ ہے اس کے درخت چھوٹے

ہوتے ہیں اور خوبصورت ہونے کے باعث باغات میں لگانے کے قابل ہوتی ہیں۔

## "بلک ٹوکومیا" (شاخدار پتوں والا)

اس جنس کی ایک قسم جس کا نام آسامی کا ہے۔ یہ یام ہبلدار ہوتا ہے۔ اور مثل بید کے درخت کے ہوتا ہے۔ اس میں خار زیادہ ہوتے ہیں۔ اس کی شاخ میں مثل کوڑے کے دم لیٹنے بو بن ہوتے ہیں جو کسی دوسری چیز کو پکڑ لیتے ہیں۔ آسام کی پہاڑیاں اس کا اصلی وطن ہے۔ خاص طور پر کچھ خوبصورت اس کے درخت نہیں ہوتے۔

## "ڈیرمان کس" (ایضاً)

یہ جنس بظاہر صورت اور عادات اور عام خصوصیات میں بلک ٹوکومیا۔ سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ جنوبی امریکا اس کا اصلی وطن ہے۔ بعض اوقات اس کی قسم کو جس کا نام ڈس مان کس سیچر ہے۔ خس پوش پودہ خانوں میں جگہ دی جاسکتی ہے۔

## ۳۴ "ٹریڈسکانٹیا"

خوبصورت پتوں والا اس کے درخت پست قامت ہوتے ہیں مصنوعی پہاڑ

اور قالین نما تختوں میں لگانے کے قابل نہیں ہوتے اس کی ایک قسم زیبرینیا-
ہے معلق ٹوکریوں میں لگانے کے قابل ایک قسم اس کی ہوتی ہے۔ بڑے
بڑے گملوں اور ناندوں میں زمین چھپانے کے لیئے بہت موزوں ہوتی ہے
چونکہ یہ نیچے کی جانب بڑھتی ہے اس لیئے اگر سایہ میں رکھی جائے تو تیزی
کے ساتھ بڑھتی ہے اور ہر شاخ سے جڑیں نکلتی ہیں۔

ڈِس کلر۔ اس کا درخت ایک سے دو فٹ تک بلند ہوتا ہے عامتاً
باغات میں اس کے درخت ہوتے ہیں۔ پتے پتلے گہرے سبز رنگ کے
ہوتے ہیں۔ جن کے حاشیے سُرخ ہوتے ہیں۔ پھول سفید اور چھوٹے اور
پتیوں میں چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ دیکھو بیان۔ ئل ٹی فلورا۔ وارسی وِک زیانا
اور روزیا۔

بقیہ نوٹ نمبر ۴۳۔ اس کو مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں اور اس جگہ لگاتے ہیں کہ جہاں بدنمائی کا
چھپانا منظور ہوتا ہو۔ اسکے پتے چھوٹے چکبرے چمکدار ہوتے ہیں۔ اس بیل کی ہر گانٹھ کے پاس سے
جڑیں نکل کر زمین میں پیوست ہو جاتی ہیں اور زمین کو خوب چھپا لیتی ہیں۔ خاصکر اس کو ہنگن
یعنے ہینگنگ باسکٹ میں لگاتے ہیں اس کی بیلیں لٹک کر باسکٹ کو چھپا لیتی ہیں اور اس
قسم کے باسکٹ گلاس ہاؤس اور فرن گھر جس پوش مکان میں لٹکتے ہوئے بہت بھلے معلوم
معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے درخت قلموں سے بآسانی تیار ہوتے ہیں۔ اس کی پرورش
کے لیئے معمولی کھاد ریت مفید ہو بھوپال کے باغات میں اس کی کئی قسمیں موجود ہیں۔

# "سیانوٹس"[۳۵]

یہ ایک خوبصورت گھاس کی جنس ہے۔ چنانچہ اس جنس میں جو سب سے بہتر قسم ہوتی ہے۔ اُس کو مصنوعی پہاڑوں کی آرایش میں جگہ دینا چاہیئے موسم برشکال اِن کے شباب کا زمانہ ہوتا ہے اور گلابی۔ سُرخ۔ یا نیلے پھُول اُن میں کھلے ہوئے نہایت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ اقسام۔ بار بیٹا کرِسٹیٹا اور اکسی لیارس۔ مشہور و معروف ہیں۔

نوٹ نمبر ۳۵۔ سیانوٹس کا درخت ٹریڈس کان ٹیا کے ذات میں سے ہے اس کے درختوں کو مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں۔ اس کا درخت رطوبت پسند ہے۔ اس کی انتہائی خوبصورتی موسم بارش میں ہوتی ہے۔ مصنوعی پہاڑیوں میں لگانے سے خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ خالی جگہ کو بھر کر خوشنما بنا دیتا ہے۔ اس کو گملوں میں بھی لگاتے ہیں۔ اس کے درخت لکھنؤ سے منگا کر عیش باغ کے فرن گھر کے مصنوعی پہاڑیوں میں لگائے گئے تھے جن سے پہاڑیاں خوبصورت معلوم ہوتی تھیں ضرورت سے زیادہ رطوبت درخت مذکور کی جڑوں کو گلا دیتی ہے اس لئے اس کے جڑوں کے پاس پانی کو نہ ٹھیرنے دیا جائے۔ تاکہ درخت نقصان سے محفوظ رہیں۔ آغاز موسم بارش میں اس کے درختوں کو اکھاڑ کر نئی کھاد مٹی دیکر لگانا چاہیئے۔ اس کی پرورش کے واسطے معمولی کھاد ریتلی مٹی مفید ہے۔

# "ڈی کوریزنڈرا"[۳۶]

اس جنس کے پودے صرف بغرض سبزی لگائے جاتے ہیں۔ ان کے پتے خوشنما ہونے کے باعث آرائش باغ کے لیئے بہت موزوں ہوتے ہیں مذکورہ بالا جنس کے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم جس کا نام اُوویٹا ہے۔ اس کا اصلی وطن ملک برِیزل ہے۔ اس کے پتے بیضاوی سبز رنگ کے سُرخ چھیتوں والے ہوتے ہیں ڈالیوں کا رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے۔ پھول گہرے نیلے رنگ کے بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اقسام موزائی کا۔ لانگی فولیا وٹ ٹیٹا اور انڈولے ٹا۔ اپنے خوبصورت چمکدار پتوں کے لیئے مشہور ہیں۔

نوٹ نمبر ۳۶۔ ڈی کوریزنڈرا ایمی ٹرنڈس کان ٹیا کی قوم میں سے ہے۔ اس کے درختوں کو میں لکھنؤ کے فرح گھر کی مصنوعی پہاڑیوں میں لگا ہوا دیکھا تھا۔ اس کے درخت قلموں سے تیار ہوتے ہیں اس کے چھوٹے چھوٹے درخت چھوٹی چھوٹی کونڈیوں میں لگے ہوئے دیکھے تھے جو بغرض تجارت تیار کئے گئے تھے اسکے پتے چکنے چمکدار خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی پرورش اور افزائش کے واسطے ریتلی مٹی کنکر معمولی کھاد مفید ہے۔ موسم سرما میں کم آبپاشی کرنا چاہیئے۔ صرف معمولی رطوبت موسم سرما میں مفید ہوتی ہے۔ زیادہ تری درختوں کو نقصان پہونچاتی ہے۔ موسم گرما میں دن کے وقت دو مرتبہ پانی دینا چاہیئے۔ پچکاری یا ہزارہ سے اس کے درختوں کو غسل دے تو فائدہ ہوتا ہے۔

۳۷ ؎

# "پانی سوٹا"

اس جنس کی ایک قسم جس کا نام بارٹیری ہے اپنے خوبصورت چتیوں دار پتوں کے سبب مشہور ہیں۔ چھوٹے گملے اور سایہ دار مصنوعی پہاڑیوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں بارش میں قلموں اور بغلی ٹونٹوں کے ذریعے سے بڑھائے جا سکتے ہیں۔

۳۸ ؎

# "اے فی لی ما"

اس جنس میں ایک قسم بنوڑی فلورا ہے۔ یہ سدا بہار رہوتی ہے۔ چنانچہ

---

نوٹ نمبر ۳۷۔ پانی سوٹا ٹریڈس کانشیا کی قوم میں سے ہے اس کا درخت پست قامت ہوتا ہے اس کے پتوں پر سفیدی مائل نشان ہوتے ہیں اس کو مصنوعی پہاڑیوں پر آرایش کی غرض سے لگاتے ہیں اکثر گملوں میں لگا کر ان گھر میں آویزاں کرتے ہیں اس کے درخت جڑ سے اور قلم سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی پرورش اور افزائش کے لئے موٹی ریت اور معمولی کھاد بھری مفید ہوتی ہے یہ درخت بزمانہ موسم بارش نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۳۸۔ یہ درخت بھی ٹریڈس کانٹیا کی قوم سے ہے اس کے درخت کو کونڈیوں میں لگا کر آرایش کے کام میں لاتے ہیں۔ اس کا درخت بزمانہ موسم بارش بہار پر آتا ہے۔ اسکی افزونی قلموں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اس کی پرورش (بقیہ نوٹ بر صفحۂ آئندہ)

مصنوعی پہاڑیوں اور معلق ٹوکریوں میں لگانے کے قابل ہوتی ہے یہ گھاس
مضبوط اور سدا سبز جڑوں کے ذریعے سے بڑھنے والی ہوتی ہے۔
اقسام سائی نن سس۔ اور بائی کلر عمدہ تصور کی جاتی ہیں۔

# "کمی لی نا" [۳۹]

اس جنس کے اکثر اقسام کے پھول نیلے رنگ کے خوبصورت ہوتے
ہیں اگرچہ اس جنس کی جو معمولی اقسام ہیں وہ نہایت بے ترتیبی کے ساتھ جلد
بڑھ کر بدنما ہو جاتی ہیں لیکن اس کی چند اقسام مثلاً کولس ٹس۔ ای لپ ٹیکا۔

بقیہ نوٹ نمبر ۳۸۔ کے لیئے موٹی ریت معمولی کھاد بھری معمولی مٹی کا مرکب مفید ہے۔
نوٹ نمبر ۳۹۔ درخت کمی لی نا بھی ٹریڈس کانٹیا کی ذات میں سے ہے اس درخت کو مسٹر
وارک لازم انڈیا نڈلینڈ ریلوے یہاں لائے تھے صاحب مذکور نے کمی لی نا کے درخت
کلکتہ سے منگائے تھے اور یہ درخت عیش باغ کے فرن گھر میں لگائے گئے تھے بہار بارش
کے زمانہ میں ہوتی ہے یہ درخت رطوبت پسند ہے۔ لیکن اس کی جڑوں کے پاس پانی بھرا
تر ہے۔ ورنہ جڑیں سڑ گل جاتی ہیں۔ گو یہ درخت زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا ہے تاہم اس کو
مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں۔ اس کا پھول بھی زیادہ دلکش نہیں ہوتا اس لئے اسکی
قدر کم کی جاتی ہے۔ اس کی افزائش کے لیئے ریت گھوڑے کی لید کا سڑا ہوا کھاد اور معمولی مٹی
باغ کی مفید ہے موسم گرما میں دوپہر کے وقت آبپاشی اچھی طرح سے کرنا چاہئے تاکہ درخت کو گرم ہوا سے نقصان نہ

اور ڈی پی سی انس ویری گیٹا - باغات میں قابلِ کاشت ہوتی ہیں۔ جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھائی جا سکتی ہیں۔ اس جنس کی تمام ہندوستان کے مرطوب مقامات میں بالیدہ ہو سکتی ہیں۔

## "پان ٹی ڈیریا"

آبی نباتات کی ایک چھوٹی جنس ہے جس کے پھول نیلگوں ہوتے ہیں مانوکوریا واگی نیلس اور ہس ٹیٹا۔ عموماً تالابوں اور نہروں میں پائے جاتے ہیں اس کی قسم جس کا نام پان ٹی ڈے ریا کارڈیٹا ہے۔ وہ جنوبی امریکہ سے لائی گئی ہے۔ شمالی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں اور اوٹاکمانڈ اور جنوبی ہندوستان میں مقام کوڈئی کنال میں کامیابی کے ساتھ کاشت کی جاتی ہے۔

نوٹ نمبر ۳۴ - پان ٹی ڈیریا واٹرلی لیز کی طرح پر کاشت کیا جاتا ہے میں نے اس کے درختوں کو اٹاکمانڈ سے منگا کر باغیچہ احمد آباد میں کونڈیوں میں لگا کر پانی کے حوض میں رکھا تھا۔ بوجہ نہ ہونے کافی پانی کے درخت ضائع ہوگئے اس کی کاشت مثل دیگر واٹرلی لیز کے ہوتی ہے۔ اس کی کاشت دقت طلب نہیں ہے۔ اس کے ہلکے نیلے پھول شام کے وقت بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی کاشت کے واسطے معمولی سیاہ مٹی مفید ہے۔

# "اسٹی مِی لکس"[141]

انگریزی میں اس کا نام اسمائیلکس ہے۔ اس کے درخت خوبصورت بیلدار ہوتے ہیں اس کی کاشت ونگہداشت میں چنداں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ اس جنس کے اکثر اقسام کی جڑوں سے سارسا پریلا بنایا جاتا ہے۔ جو کانوں پر فروخت ہوتا ہے یہ تمام اقسام سایہ دار مقامات پر ہوتی ہیں۔ آگسن ٹی فولیا۔ لن سی اولے ٹا۔ اور تسالی سی فولیا ویری گے ٹا۔ کی پتیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس لیئے کھانے کی میز کی آرایش کے لیئے بہت موزوں ہوتی ہیں۔ پودہ خانوں یا درختوں کے زیر سایہ لگانے کے قابل۔ ماکروفائی لا۔ ویری گے ٹا۔ اُرنے ٹا شٹل ور تھائی اور ڈس کلر ہوتی ہیں۔ ان جملہ اقسام کی پتیاں بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ زمین ملایم اور پانی کا نکاس معقول ہو۔ تو معمولی باغات میں بآسانی بالیدہ ہو جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۴۱۔ یہ ایک قسم کی بیل ہے جس کو وسیع فرن گھر میں لگاتے ہیں۔ اس کے پتے خوشنما ہوتے ہیں۔ اس کی بہار موسم بارش میں ہوتی ہے موسم سرما میں سردی سے نقصان پہونچتا ہے پتوں کی سرسبزی کم ہو جاتی ہے۔ موسم گرما میں سایہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ یہ درخت سایہ پسند ہے پرورش کے لیئے گوبر کا سڑا ہوا کھاد۔ موٹی ریت۔ پرانے مکان کے چونہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ بجری اور معمولی سیاہ ریتلی مٹی مفید ہے۔

موسم برشکال میں قلمی ٹونٹوں کے ذریعہ سے بڑھائے جا سکتے ہیں۔

۴۴۲

## یوکارنیا

یہ جنس ملک میکسیکو سے لائی گئی ہے۔ اس کے درخت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ڈالیاں اور پتے مثل ڈرسے سی ناکے پتوں کے ہوتے ہیں۔ جڑ کے قریب تنہ میں مثل وجہ المفاصل کے پھولی ہوئی ایک گرہ ہوتی ہے اور خوبصورتی کے ساتھ جھکی ہوئی اس کی پتیاں نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں مثل ڈرسے سی ناکے اس کی کاشت ملایم مٹی میں کرنی چاہیے اور موسم برشکال میں اس کی قلمیں کاٹ کر بالو میں دبا دینی چاہئیں۔ اقسام ذیل زیر کاشت ہیں۔

نوٹ نمبر ۴۴۲ حسب تحریر مصنف اس کے پتے مثل داراسینا اور عقیق البر کے ہوتے ہیں۔ یہ درخت فرن گھر میں بغرض آرایش لگایا جاتا ہے۔ اس کے درختوں کو کونڈیوں میں لگاتے ہیں جو آرایش کے کام میں لائی جاتی ہیں اس کے پتوں پر زیادہ خوبصورتی اس حصہ ہندوستان میں بزمانہ موسم بارش ہوتی ہے۔ موسم گرما میں اس کو ٹھنڈے اور روشن مقام پر رکھنا چاہیے۔ موسم سرما میں اس کو گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گلاس ہاؤس کی گرمی اس کے بڑھنے بزمانہ موسم سرما زیادہ مفید ہوتی ہے۔ اس کے درخت قلم کے ذریعہ سے تیار کئے جاتے ہیں اسکی پرورش کے لیے موٹی ریت بجری مولی مٹی گوبر کا کھاد قدرے پتی کا کھاد اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے

ری کروٹیا - ایک قسم ہے جس کی ڈالیاں سیدھی اور سلّی نما پتے ہوتے ہیں موسم برشکال میں یہ درخت تقریباً ایک گز لانبا ہوتا ہے جس میں بکثرت چھوٹے چھوٹے پھول خوشبودار ہوتے ہیں - ایک قسم اس ٹری ایٹا ہے - اس کے پتے سادے سیدھے مثل ایلوئی کے ہوتے ہیں اور سبزی مائل سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول بکثرت ہوتے ہیں - دیکھو بیاں لے ٹی تولیا - لانگی فولیا اور رویہ وپھاڑی علاقوں میں شیشہ کے مکانوں کے اندر لگائے جا سکتے ہیں طریقۂ کاشت و نگہداشت وہی ہے جو ڈرسے سی ناکالا ہے -

## اس پی ڈس ٹرا[۴۳]

ایلاٹیر - یہ قسم جاپان سے لائی گئی ہے اگرچہ اس میں ڈالیاں نہیں ہوتیں -

---

نوٹ نمبر ۴۳ - اس پی ڈسٹرا کئی قسم کا ہوتا ہے - یہاں بھوپال میں سفید اور ہرے پتے والے قسم عیش باغ میں موجود تھی اور باغیچہ احمد آباد میں اب بھی موجود ہے اس کے پتے سخت ہوتے ہیں - اس درخت کو قرن گھر کی کیاریوں اور کونڈیوں میں لگاتے ہیں - اس کا درخت پہاڑیوں میں لگا ہوا بہت بھلا معلوم ہوتا ہے - یہاں کی آب و ہوا اس کے لیے مفید ہے اس کے پتے تقریباً چار فیٹ بلند ہو جاتے ہیں اسکے پتوں پر بہار بزمانہ موسم بارش ہوتی ہے - موسم گرما و سرما میں زیادہ نقصان نہیں پہونچتا اس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے بنائے جاتے ہیں اسکی پرورش کے واسطے ریت گھوڑے کی لید کا سڑا ہوا کھاد (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

لیکن اس کی مستطیل اور مضبوط پتیاں اپنی شاخوں میں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ درخت قریباً دو فٹ لانبا ہوتا ہے۔

ایلاٹیروریی گیٹا۔ اس قسم کے پودے کو گملہ میں باغوں میں لگاتے ہیں جن پر خفیف سایہ ہوتا ہے۔ اس کے پتے پر سبز اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں

لیوری ڈا۔ یہ خوبصورت قسم حال ہی میں چین سے لائی گئی ہے۔ اس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں مثل ڈریسی نا کے اس کی پرورش و پرداخت کی جاتی ہے۔ اس کے پھول چونکہ پتوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں اس لئے چنداں قابلِ وقعت نہیں ہوتے۔

## ”ڈیانلا“ [۴۴]

گھاس نما نباتات کی یہ خوبصورت جنس ملک ٹس سے نیا۔ اور نیو ساوتھ

---

نوٹ نمبر ۴۴۔ ڈیانلا گھاس کی قسم میں سے نہیں ہے۔ لیکن اس کے پتے دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا درخت گھاس کی جنس میں سے ہے۔ اس کے پتے بھورے سبز ہوتے ہیں سایہ دار مقام پر بغرض آرایش لگاتے ہیں اس کا درخت موسم گرما اور بارش میں اچھا رہتا ہے۔ موسم سرما میں اس کا درخت سست ہو کر پتے گرا دیتا ہے مگر درخت اپنی جڑ دیکھ قایم رہتا ہے۔ آغاز موسم گرما میں پتے از سر نو پیدا ہوتے ہیں جو آیندہ موسم سرما تک اپنی بہار دکھاتے ہیں۔ یہ درخت بھی مصنوعی پہاڑیوں میں لگایا جاتا ہے۔ اس کی پرورش (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

ولیس سے لائی گئی ہے۔ ہندوستان میں اس کی ایک یا دو قسموں کی کاشت
کی جاتی ہے۔ مصنوعی پہاڑیوں میں اس کے درختوں کے جڑ دوں کو لگاتے ہیں
جڑھوں کو پتوں کے جھڑنے کے بعد اُکھاڑا جاتا ہے۔

آن ٹرمی ڈیا۔ اس کے پھول سفیدی مائل ہوتے ہیں اور نیلگوں سیاہ
رنگ کے خوشوں میں پھل لاتے ہیں۔

تپر سوریا۔ اس کا اصلی وطن ایشیا ہے۔ درخت اس کا چھوٹا ہوتا ہے۔
پتے مثل گھاس کے۔ اور مثل بنفشہ کے سُرخی مائل پھول ہوتے ہیں۔ جن کے
بعد ہی ان میں اسی رنگ کے پھل آتے ہیں۔ ملایم اور بھربھری زمین میں اسکی
کاشت بآسانی کی جاسکتی ہے۔

## اِن تھری کم[۴۵]

یہ جنس سب سے زیادہ کارآمد ہوتی ہے۔ پتے بہت گنجان ہوتے ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۴۴۔ کے واسطے ریت معمولی مٹی۔ کھاد۔ اینٹوں کے ٹکڑے مفید ہیں۔
اس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے بزمانہ موسم بارش بڑھائے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۴۵۔ ان تھری کم کے درخت کرنل وارڈ صاحب نے سہارنپور سے منگا کر باغیچۂ
لال کوٹھی کے فرن گھر کی کونڈیوں میں لگائے تھے یہ درخت ایسے مقام پر لگایا جاتا ہے جہاں کہ
قطار کی صورت میں درخت لگانا مقصود ہو۔ فرن گھر کے اطراف اندر کی جانب (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

زیادہ ترکیب آفت گٹ د پپ سے اس کے درخت منگائے جاتے ہیں۔ پتے کسی قدر دبیز نشتر نما اوپر کی جانب کی قدرے خم دار جڑ سے نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اوپر کی پتیوں سے سفید رنگ کے پھول نکلتے ہیں۔ قالین نما تختوں کے بنانے کے لئے اور پھول کے ٹبوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ خفیف سایہ اس کے لئے ضروری ہے پودہ خانوں میں معلق ٹوکریوں اور دیگر آرائشی ظروف اور تختوں کے حاشیوں پر اس کو لگاتے ہیں معمولی باغیچہ کی مٹی جس میں بمقدار کثیر بالو کی آمیزش ہو۔ اس کے لئے مفید ہوتی ہے۔ آبپاشی کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ ٹونٹوں کو نصب کر کے اور بیجوں کو بو کر اس کے درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۴۵ - جعفری کے پاس قطار کی صورت میں لگاتے ہیں یا اس کا گروپ پہاڑی کی شکل میں بناتے ہیں تو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی روشنی و ہلکی دھوپ زیادہ پسند ہے۔ موسم گرما میں برابر آبپاشی کرنی چاہئے۔ اس کے درخت کو عرصہ دراز تک سایہ میں رہنے سے نقصان پہونچتا ہے۔ اس کے درخت کو عرصہ دراز تک سایہ میں رہنے سے نقصان پہونچتا ہے اس درخت کی کھاد مٹی بزمانہ موسم بارش تبدیل کرنا چاہئے بمقابلہ پہاڑی مقام کے میدانی مقام میں اس کا درخت زیادہ سرسبز ہوتا ہے۔ اور معقول ترقی کرتا ہے اس کے درخت جڑوں کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پھول گو زیادہ خوشنما نہیں ہوتے۔ تاہم چھوٹے گملدانوں میں لگا کر آرائش کے کاموں میں لائے جاتے ہیں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

لی لیاگو۔ انگریزی نام۔ سینٹ برنارڈس لی لی۔ اس کے پھول بہ نسبت دیگر اقسام کے زیادہ بڑے اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں پتیاں گنجان و نالی دار ہوتی ہیں ملک کے زیادہ سرد حصص میں خوب بالیدہ ہوتی ہے۔

پی پی اس ٹرم۔ انگریزی نام۔ سینٹ برونوس لی لی۔ پھول بڑا گھنٹی کی صورت کا دو انچہ لانبا۔ بہت خوشبو دار سفید جس پر سبز داغ پڑے ہوتے ہیں۔ ہوتا ہے۔ اس کا اصلی نام پرہی ڈی سیا لیلی اس ٹرم ہے پہاڑی علاقوں میں اسکی کاشت ضرور کرنی چاہیئے۔

میجر۔ تمام اقسام میں سب سے زیادہ بڑا اور خوبصورت ہوتا ہے۔

وے ری گے ٹم۔ اس کی پتیاں دھاری دار سفید اور زردی مائل سبز ہوتی ہیں۔

## رہوڈیا[۴۶]

سجے پونیکا۔ جنس مذکورہ بالا میں ایک قسم یہ بھی ہے۔ یہ درخت عجیب

بقیہ نوٹ نمبر ۴۵۔ پرورش کے لئے معمولی ریت مٹی۔ گوبر کا سڑا ہوا کھاد۔ اینٹ یا کھنگر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مفید ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۴۶۔ رہوڈیا کے درخت کو میں نے پونا ایمپرس گارڈن میں دیکھا تھا۔ اسکو فرن گھر میں لگاتے ہیں اور کونڈیوں میں لگا کر سایہ دار مقام پر رکھتے ہیں (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

شکل کا دیکھنے میں شل اسے رو انڈ کے ہوتا ہے۔ اور اس کے بیج کے غلاف بھی اسی کے مشابہ ہوتے ہیں۔

جاپان سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ ہمارے خس پوش پودہ خانوں میں خوب ہی بالیدہ ہوتا ہے اسکے پھول سفید ہوتے ہیں اور پھولنے کے بعد ان میں مغز دار ملایم پھل پڑ جاتے ہیں ہلکی زمین اور پانی کے نکاس کا معقول انتظام اس کی کاشت کے لیئے بہت مفید ہے۔ موسم برشکال میں اس کے بیج بو کر تیار کیئے جاتے ہیں۔

سے بے پوتی کارٹاریو ویری سگے ٹا۔ اس قسم کو حال میں رواج دیا گیا ہے اور مذکورہ بالا قسم کاشت بطریق معقول کر کے ترقی دی گئی ہے۔

اس کے پتے خوبصورت ہوتے ہیں۔ جن پر سنہری چتیاں ہوتی ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۴۶ - اس کے سفیدی مائل پھول خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور خفیف خوشبو ہوتی ہے۔ اس کا درخت موسم بارش و موسم گرما میں اچھی حالت میں رہتا ہے۔ اور پھول لاتا ہے۔ موسم سرما میں سست رہتا ہے۔ اس کی پرورش کے واسطے ریتیلی مٹی۔ پتی کا کھاد اور بجری مفید ہے۔ عرصہ دراز گزرا کہ اس کا درخت پونا سے منگا کر عیش باغ کے فرن گھر میں رکھا گیا تھا۔ موسم سرما میں اس کی جڑیں گل گئیں اور ضایع ہو گیا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ موسم سرما میں اس کو پانی بہت کم دینا چاہیئے۔ اور ہلکی دھوپ ملنا چاہیئے تو بہتر ہوگا۔

# نی قوفیا

ایلواسے ڈیبرا اس کے پھول نہایت درجہ سرخ ہوتے ہیں پھوٹنے پر
اس کا درخت نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ اوٹاکمانڈ اور کوڈی کنال میں
بکثرت ہوتا ہے اور پہاڑی مقامات میں اس کی کاشت بہت مناسب
ہوتی ہے۔ اس کے پھول کی سرخی مثل مونگے کے ہوتی ہے۔ جو کچھ دنوں
کے بعد نارنجی اور بعد ازاں سبزی مائل زرد ہوجاتا ہے اس کا درخت تین
سے پانچ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ جن مقامات پر کُہرہ پڑتا ہے۔ وہاں موسم
سرما میں کچھ حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کُہرہ زیادہ شدید نہ ہو تو

نوٹ نمبر ۴۷ - قوفیا کا درخت نہایت خوبصورت ہوتا ہے اس کے سُرخ پھول
نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اسکو کونڈیوں اور کیاریوں میں لگاتے ہیں۔ اس کو زیادہ
دھوپ نقصان پہونچاتی ہے روشن اور ہوادار جگہ پسند ہے۔ اس کو مصنوعی پہاڑیوں
میں بھی لگاتے ہیں۔ موسم گرما میں پھول آتا ہے۔ موسم سرما کی سردی اس کے
لئے مضر ہے۔ اسلئے جہاں تک ممکن ہو سردی سے بچایا جاوے۔
اس کے درخت کی کونڈیوں کو گرم مقام میں رکھے تو بہتر ہے اور موسم سرما میں گنگنے پانی
سے آبپاشی کرے یا تازہ پانی دوپہر کے وقت دے تو مناسب ہے۔ اس کے درخت
قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہیں۔ اس کی پرورش کے لئے ریت گوبر کاد بقیہ نوٹ بر صفحۂ آئندہ

خفیف گھاس پھوس سے چھپا دینا کافی ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو درخت کو علی حالہ چھوڑ دیا جائے زیادہ حرکت دینا غیر مفید ہوتا ہے۔ اِس جنس کی اکثر اقسام زیر کاشت ہیں۔ اِس کا قدیم ٹرائی ٹوما ہے۔

## فارمی ام[۴۸]

ٹینکس۔ انگریزی نام نیوزی لینڈ۔ فلیکس ہے۔ اِس کا درخت ہمیشہ سبز اور شاداب رہتا ہے۔ اِس کے پتے سخت اور بشکل تلوار ہوتے ہیں۔ اصلی وطن نیوزی لینڈ ہے جنوبی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں اس کی کاشت

بقیہ نوٹ نمبر ۴۷۔ سڑا کھاد۔ ریتلی سُرخ مٹی۔ اینٹ اور کھنگر کے ٹکڑے اور کچھ پتی کا کھاد مفید ہے

نوٹ نمبر ۴۸۔ فارمی ام کے درخت باغ نشاط افزا میں لگائے گئے تھے اس کا درخت ہمیشہ سبز رہتا ہے۔ البتہ موسم گرما میں حرارت آفتاب سے اِس کے چمکدار سرے جھلس جاتے ہیں۔ اگر اِس کے درخت قریب قریب قطار کی صورت میں لگائے جائیں تو بھلے معلوم ہوتے ہیں اور ایک خوبصورت ٹٹی یا ایک گروند تیار ہوتا ہے چونکہ یہ درخت ہمیشہ سبز رہتا ہے۔ اس لئے چمنوں کی کیاریوں میں اگر لگائے تو بزمانہ موسم خزاں ہرے بھرے معلوم ہوں گے۔ اِس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے بزمانہ موسم بارش تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی پرورش کے واسطے یہاں کی سیاہ مٹی اور گوبر کا کھاد اور ریت مفید ہے۔

کی جاتی ہے - اڈماکیا ٹڈ میں اس کا درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے - اس کی ایک قسم جس کا نام ٹینکس ویری گے ٹم ہے - اس کی بالیدگی وہی ہے - اور لال یا گملوں میں لگا ہوا بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے - بالو دار مٹی جو اوسط درجہ کی ہو اس کی کاشت کے لئے مناسب ہوتی ہے - اسکے درخت تخم بو کر اور ٹونٹوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔

## "ڈی سی لی ری ان"[۴۹]

یہ جنس ملک مکزیکو سے لائی گئی ہے - علاوہ قابلِ آرائش ہونے کے اس کے خوشنما درخت اس قابل ہوتے ہیں کہ ان کو سبزہ زار (لان)

---

نوٹ نمبر ۴۹ - ڈی سی لی ری ان کے درخت باغ نشاط افزا کے چمنوں میں لگائے گئے تھے - یہ درخت تحفتاً بحضور سرکار خلد مکان ریاست ٹونک سے آئے تھے - یہاں اس کے درخت کی بلندی چھ فیٹ سے زیادہ تک ہوئی ہے - اس کا درخت اپنی جگہ پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے نرسل کا درخت ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ نرسل کے پتے چھوٹے اور کم چوڑے ہوتے ہیں اور اس کے پتے بڑے اور کسی قدر زیادہ چوڑے ہوتے ہیں موسم بارش میں گو پھول نہیں آتے ہیں تاہم درخت سبز و شاداب رہتا ہے - موسم گرما میں البتہ حرارتِ آفتاب اس کے پتوں کو جلا دیتی ہے جس کی وجہ سے درخت بدنما معلوم ہوتا ہے موسم سرما اس کی بہار کا زمانہ ہے اور پھول میں نفیس خوشبو (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

اور پودہ خانوں میں جگہ دی جائے۔ جھکی ہوئی گھاس کی شکل کی پتیاں چھوٹی چھوٹی اور موٹی ڈالیوں میں نکلنے کے بعد دس سے بارہ فٹ تک لانبی ایک شاخ نکلتی ہے جس میں پھول آتا ہے ہر درخت میں جو ایک پھول نکلتا ہے اُس کا رنگ سفید ہوتا ہے اور جس پر ایک دبیز مخروطی غلاف ہوتا ہے اقسام اکروڑائی لم گلے کو فائی لم۔ گرامی نی تولیم اور ری کروا کی کاشت ہندوستان کے سرد ممالک کے باغات میں کی جاتی ہے۔ طریقہ کاشت مثل ایلوے کے ہوتی ہے۔

## ۵ؕ
## "لیاجی ری یا"

اِس جنس کی چند اقسام ہیں۔ یہ بیلدار ہوتی ہے۔ اس کے پھول خوبصورت

---

بقیہ نوٹ نمبر ۴۹۔ ہوتی ہے اگر اس کے درختوں کو گروپ کی شکل میں یا فرن گھر میں لگایا جائے تو خوشنما معلوم ہوں گے اس کی پرورش کے لئے ریتلی مٹی معمولی کھاد مفید ہے اس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں اور جلد ترقی کرتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۵۔ لیاجی ریا کا درخت ابھی تک بھوپال میں نہیں آیا ہے۔ لیکن میں نے اس کے درخت کو لکھنؤ کے فرن گھر میں دیکھا تھا۔ یہ درخت بیلدار ہوتا ہے اس کو فرن گھر کے ستونوں پر چڑھاتے ہیں۔ اس کے پتے قریب قریب دل کی شکل کے ہوتے ہیں اور پتہ دبیز ہوتا ہے پھول سفید زردی مائل ہوتا ہے خوشبو نہیں آتی۔ اس کی پرورش (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

اور روزیا ہوتے ہیں۔ دو اقسام جن کا تذکرہ ذیل میں [illegible]
بالائی ہندوستان اور پہاڑی علاقوں میں بخوبی ہوتی ہے۔ [illegible]
اس کے درخت ہندوستان میں دکھائی دیتے ہیں۔

روزیا۔ یہ قسم مضبوط اور بلیدار ہوتی ہے۔ اس کے پتے بیضا وی [illegible] کے
دیکھنے میں مثل چمڑے کے دبیز ہوتے ہیں۔ سال میں کئی ماہ تک گلابی سرخ
رنگ کے پھولوں کے گچھوں سے لدے رہتے ہیں۔

روزیا البا۔ مذکورہ بالا کے مشابہ یہ قسم ہوتی ہے۔ صرف پھول کا رنگ
بالکل سفید ہوتا ہے دونوں اقسام باغات میں لگانے کے قابل ہوتی
ہیں۔ داب کے ذریعہ سے اس کے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## فی لاجی ریا

وی جی آئی۔ مسرس ویچ کمپنی نے فلے سیا بکس لوایا۔ اور لیپا جی ریا
روزیا۔ کو باہم پیوند کر کے ایک قسم مجنس نکالی ہے۔ جس کا نام وی جی آئی ہے
اس جنس کے پتوں اور پھولوں میں اصلی درختوں کا اثر ظاہر ہے پتیاں نہ انسان
کے دل کی صورت ہوتی ہیں اور نہ مثل صندوق (مربع) کے ہوتی ہیں اور
پھول کا رنگ ہلکا گلابی اور صورت گھنٹی نما جھکی ہوئی ہوتی ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۵۔ کے واسطے ریتلی مٹی اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گوبر کا کھاد مفید ہے

اس کا درخت بآسانی پرورش پاجاتا ہے اورخس پوش پودہ خانہ کے سایہ ہلکی مٹی دی جائے توخوب بالیدہ ہوتا ہے۔ پختہ شاخوں کی قلمیں اور دابہ کرکے درخت بڑہایا جاسکتا ہے۔

## ٹیولپ ۱۵ (گل لیلی)

میری نظر سے ایک مثال بھی ایسی نہیں گذری کہ جسے دیکھ کر رائے قائم کی جائے کہ ہندوستان کے میدانی علاقوں میں گل لیلی کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ فیروزپور اور ہاوڑہ میں جب میرا قیام تھا۔

نوٹ نمبر ۱۵۔ ٹیولپ موسمی پھولدار درخت ہے اس کی جڑیں گانٹھ دار ہوتی ہیں۔ یہاں سیکڑوں مرتبہ اس کی گانٹھیں منگا کر لگائی گئیں ہمیشہ پھول آنے میں ناکامیابی رہی۔ اس کے درخت یہاں پر اچھے بالیدہ نہیں ہوتے ہیں حضور سرکار عالیہ نے اسکی گانٹھیں ولایت سے منگا کر باغچہ احمد آباد میں لگانے کو عطا فرمائی تھیں۔ درخت پیدا ہوئے مگر کم زور تھے۔ ایک قسم پھولی تھی جس کے پھول کا رنگ نیلگوں تھا۔ اگر اس کی کاشت یہاں انتظام کے ساتھ گلاس گھر میں کی جاوے تو میرا خیال ہے کہ ایک حد تک کامیابی ہوگی۔ اس کی پرورش کے واسطے ریت پتی کا کھاد۔ گوبر کا سڑا ہوا کھاد۔ معمولی سیاہ مٹی اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ذرے استعمال کئے گئے تھے۔ جو اس کے لئے مفید ہوئے۔ اس میں پھول موسم سرما میں آتا ہے۔

تو میں نے ولایت سے اسکے بلب منگائے تھے لیکن ہر مرتبہ بدرجہ غایت ناکامی مجھکو ہوئی بعض درخت تو کچھ بھی بالیدہ نہ ہوئے اور چند بالیدہ ہوئے تو ان میں ایک یا دو مرجھائے ہوئے پتیاں نکلیں۔ اس کے بلب پہاڑی علاقوں میں اگر فوراً زمین میں نصب کر دئے جائیں اور مثل نارسی سس کے ان کی پرورش اور پرداخت کیجائے تو قابل اطمینان بالیدہ ہوتے ہیں۔ مسٹر چارلس گرے فرماتے ہیں کہ جنوبی ہندوستان میں چھ ہزار فیٹ بلند مقامات میں گل لیلی کبھی پھول نہیں لا سکتا۔

## ۵۲
# فری ٹلاریا

اس جنس میں اس کی دیگر اقسام اور کروان امپریل مشہور اقسام شامل

نوٹ نمبر ۵۲ - کرنل وارڈ صاحب بہادر وزیر اعظم ریاست بھوپال نے فری ٹلاریا کی گانٹھیں انگلستان سے منگوا کر پانچ لال کوٹھی میں لگانے کر دی تھیں گانٹھوں کو کونڈیوں میں لگا کر فرن گھر میں رکھا گیا تھا۔ مگر اس درخت کو یہاں کی آب و ہوا موافق نہیں ہوئی اسکی گانٹھیں پھوٹ آئیں تھیں اور پتے بھی نکلے تھے اور درخت ۱۰ انچ تک بلند ہوئے مگر پھول نہیں آیا پتے زرد ہو کر مرجھا گئے اور آخر موسم میں گانٹھوں کو کونڈیوں سے نکال کر ریت میں آئندہ موسم تک رکھا بعدہٗ ان ہی گانٹھوں کو لگایا تو گذشتہ سال کے موافق درخت پیدا ہوئے اور بارہ انچ تک بلند ہوئے مگر پھول نہیں آیا۔ غرض اس طرح پر کئی مرتبہ کیا گیا (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ہیں۔ بنگال کی آب وہوا ان کے لئیے بالکل ناموافق ہوتی ہے۔ جب میں فیروزپور میں تھا تو انگلستان سے چند منتخب اقسام منگوائی تھیں۔ کرون امپریل کے درخت میں ہندوستان پہونچتے پہونچتے بڑی بڑی جڑیں پھوٹ آئی تھیں لیکن فری ٹلاریا کے بلب اُسی حالت میں تھے۔ یہاں پہونچنے کے بعد جب ان کو گملوں میں بھر گیا تو وہ کچھ بھی بالیدہ نہ ہوئے اور جتنے بڑے تھے ویسے ہی رہ گئے اور کچھ عرصہ کے بعد ضائع ہو گئے۔ پہاڑی علاقوں میں ان کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی جاسکتی ہے اور مثل نارسی سس کے ان کی پرورش کرنی چاہیئے۔

## للی ام[۵۳] (سوسن)

جب میں فیروزپور اور بہاوڑہ میں تھا تو للی کی مختلف اقسام جن کی کاشت انگلستان میں عموماً اس زمانہ میں ہوتی ہے۔ اُن کو ہندوستان میں رواج دینا چاہا۔ لیکن ہر مرتبہ انجام نہایت ناقابلِ اطمینان ہوا۔ اس کے بلب زمین سے باہر عرصہ دراز تک نہیں رہ سکتے اور ہندوستان پہونچتے پہونچتے کم و بیش ناقص

---

بقیہ نوٹ نمبر ۵۲ ۔ کامیابی نہیں ہوئی اگر اس کی کاشت کا تجربہ گلاس ہاؤس میں کیا جائیگا تو ترقی کرے گا۔ اس کی پرورش کے واسطے ریت۔ سُرخ مٹی۔ گوبر کا کھاد اور سیاہ مٹی کا مرکب چھانکر استعمال کرنا چاہیئے۔

نوٹ نمبر ۵۳۔ للی ام کی قسم کا ہوتا ہے۔ میں نے اس کی گانٹھوں کو گلشو (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئیندہ)

ہو جاتے ہیں۔ چند بالکل سڑے ہوئے پھوسپھے اور چند بظاہر اچھی حالت میں لیکن لگانے کے بعد بالکل بالیدہ نہ ہوئے اور چند جس میں صرف ایک یا دو شامل ہیں وہ ایسے ثابت ہوئے کہ موسم گرما آتے ہی ضائع ہو گئے۔ اس کی بہت سی جدید اقسام کو جاپان سے لاکر ہندوستان میں رواج دیا گیا ہے اور کامیابی خاطر خواہ ان کی کاشت میں ہوئی۔ ناکامی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ولایت سے یہاں تک آتے آتے بلب خراب ہو جاتے ہیں اور جو نقصان ان میں پیدا ہو جاتے ہیں ان کو وہ دور نہیں کر سکتے۔ آب و ہوا کی خرابی کا کوئی اثر نہیں بلکہ وہ راستہ میں خراب ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ کلکتہ میں پھول کی نمائش جو مارچ ۱۸٦۸ء میں منعقد ہوئی تھی اُس میں جی ایوی سر صاحب نے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۵۳ ۔ ہارٹیکل چرل گارڈن سے منگا کر عیش باغ میں بزمانہ آغاز موسم سرما کونڈیوں میں لگایا تھا۔ درخت سر سبز ہوئے اور پھول بھی آیا۔ اس کا پھول نہایت خوشنما اور دلکش ہوتا ہے۔ اس کو لکی و ہوپ مفید ہے۔ خاصکر زرن گھر میں بہت اچھی ترقی کرتا ہے۔ جب پھول ختم ہو جاوے تو رفتہ رفتہ آبپاشی کو کم کرے۔ جب درخت خشک ہو جاوے۔ تو اس کی گانٹھوں کو نکال کر ریت میں رکھے اور آئندہ آغاز موسم سرما میں نصب کرے۔ کئی سال تک متواتر تلی ام عیش باغ میں اپنے موسم پر پھول دیتا رہا۔ اس کی پرورش کے لیے سُرخ مٹی و سیاہ مٹی اور گوبر کا کھاد ریت۔ اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ذروں کا مرکب استعمال کیا تو مفید ثابت ہوا۔

(۵) جدید قسم کی للّی بلا نام کے پیش کئے تھیں اور ان کے بلب تین سال پہلے جزیرہ ماریشس سے منگائے گئے تھے اور وہ پہلا سال ان کے پھولنے کا تھا لیلی جس کا نام آرے ٹم ہے اور جو بکثرت ملک جاپان سے انگلستان میں جاتی ہے اس کی بجنسہ یہی کیفیت ہوتی ہے کہ ان میں سے بہت سے مصائب سفر بحری برداشت نہیں کرسکتے اور معدودے چند اگر ضایع ہونے سے محفوظ رہے تو دو تین سال بعد پھول لاتے ہیں۔ اس کی کاشت کلکتہ میں کی گئی تھی اور خوب پھول لائے تھے لیکن جہاں تک میں تحقیق کرسکا قابل اطمینان حالت ان کی نہ تھی۔ بالائی ہندوستان اور پہاڑی علاقوں میں ایسا نہیں ہوتا اگر اپنے وقت پر نصب کی جائیں تو بخوبی بالیدہ ہوکر پھولتی ہیں۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر اور پہاڑی علاقوں میں فروری اور مارچ میں ان کو نصب کرنا چاہیے۔ ہلکی زمین ان کے لیئے موافق ہوتی ہے۔

(۱) لانگی فلورم۔ کلکتہ کے باغات میں اس کے درخت عموماً پائے جاتے ہیں اس کے بلب چھوٹے ہوتے ہیں لیکن اس کا درخت قریباً پندرہ انچہ بلند ہوتا ہے۔ مارچ میں خوبصورت خوشبودار سفید پھول چھ انچہ لانبے نکلتے ہیں چند گملوں میں اس کے درخت پھولے ہوئے برآمدوں میں رکھے ہوئے باعث زینت ہوتے ہیں۔ وسط جون میں پتیاں گر جاتی ہیں اسکے بعد گملوں کو خشک مقام میں اکتوبر تک رکھدینا چاہیئے۔ اس زمانہ میں بلب میں انکھوے

پھوٹنا شروع ہو جاتے ہیں پہاڑی علاقوں میں مارچ کا مہینہ گملوں میں بھرنے
کا ہے اور اکتوبر میں جب پتیاں گر جائیں تو گملوں کو اٹھا کر خشک مقام میں رکھ دینا
چاہیے اس زمانہ میں ان کے بلبوں کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ گملوں میں
رکھ دینا چاہیے بڑے بلب کو ایک گملہ میں اور جو بلب کہ چھوٹے ہوں اُن کو
تین تین چار چار ایک گملہ میں بھر دینا چاہیے۔ تاکہ آیندہ فصل تک زمیں میں
دبے ہوئے پڑے رہیں اور پختہ ہو کر پھول لانے کے قابل ہو جائیں جب ان میں
بالیدگی شروع ہو جائے تو پانی دینے میں کوتاہی نہ کی جائے اور بہتر ہوتا ہے
کہ دو دو دن ناغہ دے کر تیسرے دن گملوں کو پانی بھرے ہوئے ظروف
میں رکھ دیا جائے اور اس زمانہ میں سیال کھاد کا استعمال وقتاً فوقتاً ان کے
حق میں بہت مفید ہوتا ہے۔

(۲) والی چیانم۔ اس کا اصلی وطن الموڑہ اور نیپال ہے۔ ڈاکٹر وائٹ
فرماتے ہیں کہ یہ قسم نہایت نفیس اور خوشنما للی کی ہے۔ اس کا درخت
لانبا اور پتلا ہوتا ہے اور قریباً دو ثلث لانبی تیلی۔ گنجان پتیوں سے ڈھکا ہوتا ہے
اس کے پھول سفید خوشبودار بہت بڑے ہوتے ہیں پھول کے نیچے کا حصہ مثل
لانبی نلی کے ہوتا ہے جو اوپر جا کر چھتر دار ہو جاتا ہے۔

کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے درخت پائے جاتے ہیں لیکن میرا
خیال ہے کہ کلکتہ کے دیگر باغات میں اس کا درخت بہت کم دیکھا

جاتا ہے۔

اِس کی مختلف اقسام جن کا تذکرہ تخم فروش تاجروں کی فہرست میں ہوتا ہے۔ اُن کی کاشت بالائی ہندوستان اور کوہی علاقوں میں کامیابی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ جس طریقہ سے قسم لانگی فلورم کی کاشت و نگہداشت کی جاتی ہے اُسی طریقہ سے اِن اقسام کی بھی پرورش و پرداخت کرنا چاہیئے۔ جنوبی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں (کوتور۔ اوٹاکمنڈ۔ کوڈی کانال اور پیرکاڈ) میں بآسانی اکثر بیشتر اقسام کاشت کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً کن ڈی ڈم۔ یعنے میڈونا للی۔ مس ٹوگن یعنے ٹرکشس کیپ للی۔ لانگی فلورم۔ یعنے ایسٹر للی۔ ارسے ٹم یعنے سنہری للی۔ ہری سائی یعنے برموڈا للی۔ ٹائی گری نم یعنے ٹائی گر للی۔ بنگلور چونکہ سطح سمندر سے تین ہزار فٹ بلند ہے اور پینتیس انچہ اوسط بارش ہوتی ہے۔ اس لیئے مضبوط اقسام کی للی وہاں اچھی نہیں ہوتی۔ سرد مقامات میں جہاں قریباً تمام سال خنکی اور نمی رہتی ہو۔ وہاں یہ جنس خوب بالیدہ ہوتی ہے۔ برہما چین۔ اور جاپان کی للی اگر ہندوستان میں لائی جائیں تو شمالی اور پہاڑی ہندوستان میں امید ہے کہ عمدگی کے ساتھ بالیدہ ہوں۔

## ۵۴ گلوری اوسا

سوپریا۔ اس کے درخت نازک اور بیلدار ہوتے ہیں۔ پتیاں چھوٹی اور

پتلی جڑیں بوٹی دار ہیں۔ لوگوں کا قول ہے کہ یہ درخت بدرجہ غایت زہریلا ہوتا ہے۔ اس کا اصلی وطن ہندوستان ہے اور اکثر خودرو بھی پایا گیا ہے۔ موسم برشکال میں اس کے پھول لانبے پتلے اُلٹے اور پھولوں کی پنکھڑیاں گھومی ہوئیں۔ ابتدا کھلنے پر نصف پھول گلابی اور نصف گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔ بعد ازاں بالکل سُرخ ہو جاتا ہے۔ اس درخت میں پھول بکثرت آتے ہیں۔ کچھ پھول بالکل سرخ اور نصف گلابی درختوں میں آویزاں نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں درخت ضائع ہو جاتا ہے اور تا آمد موسم برشکال حالت سکون میں رہتا ہے۔ اس درخت کے زمانہ شباب میں ایک قسم کا کیڑا بہت حملہ آور ہوتا ہے۔ اگر حفاظت نہ کی جائے تو تھوڑے ہی عرصہ میں درخت کو کھا جاتا ہے۔ میسور میں بکثرت اس کے درخت ہوتے ہیں

بقیہ نوٹ نمبر ۴۵۔ لگائے گئے ہیں جو بیلدار ہوتے ہیں ان کو فرن گھر کے کھمبوں پر چڑھاتے ہیں اگر ناندوں اور کونڈیوں میں لگاتے ہیں تو اس میں بانس کی ٹٹیں لگا کر بیل کو چڑھاتے ہیں۔ درمیان موسم بارش اس میں سُرخ پھول آتے ہیں۔ فرن گھر میں نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں موسم سرما میں یہ درخت ضایع ہو جاتا ہے۔ اس کی گانٹھوں کو نکال کر رکھتے ہیں۔ جو آیندہ موسم میں کام آتی ہیں۔ اس کی پرورش کے واسطے ریتلی مٹی یا سیاہ مٹی جس میں ریت ملائی گئی ہو اور گوبر کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔

اور ستمبر سے نومبر تک کھلے ہوئے خوشنما منظر بناتے ہیں۔

## ہی میروؔکے لس ۵۵

قلوا۔ یعنے ڈسے لی ہندوستان کے اکثر باغات میں اس کے درخت عموماً پائے جاتے ہیں۔ اس کے پھول کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور پھول بڑا ہوتا ہے لیکن کوئی زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا دوہرے پھول والی قسم بھی چند باغات میں دیکھی جاتی ہے لیکن عموماً نہیں پائی جاتی ہے۔ اس کی ایک قسم ویری گیٹیا ہے جس کے پھول بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔ پہاڑی اور میدانی علاقوں میں اس کے بلب مارچ کے مہینہ میں نصب کئے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۵۵۔ ہی میروکے لس یہاں کے باغبان عام طور پر زرد گل شبو کہتے ہیں اس کے پتے گھاس کی طرح بڑے بڑے زمین کی جانب لٹکے ہوئے ہوتے ہیں یہ یہاں موسم سرما اور گرما میں پھول دیتی ہے اس کے پھول ہلکے زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ خوشبو نہیں ہوتی ہے۔ یہ درخت یہاں میدانی اور پہاڑی مقام میں اچھا ہوتا ہے اس کے درخت جڑوں کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔ اس کی پرورش کے لئے معمولی مٹی اور گوبر کا کھاد مفید ہے۔ یہ درخت یہاں پر چالیس سال قبل سے موجود ہے۔

## ۵۶
# فن کیا

سب کارڈسے ٹما۔ اصلی وطن چین ہے۔ اس کا درخت چھوٹا اور بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ عموماً گملوں میں لگایا جاتا ہے۔ کلکتہ کے باغات میں اس کے درخت اکثر دیکھے جاتے ہیں اس کے پتے کسی قدر دبیز گہرے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ اگست میں اس میں بڑے سفید رنگ کے نہایت خوشبودار لٹکے ہوئے گھنٹی کی صورت کے قریباً چار انچہ لانبے آتے ہیں اور شام کے وقت کھلتے ہیں۔ مارچ میں جڑوں کے ذریعہ سے اس کے درخت بڑھائے جاسکتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں اسی مہینہ میں بالبدہ ہونا شروع کرتے ہیں۔ چنانچہ تیاری

نوٹ نمبر ۵۶۔ فن کیا بھی گانٹھ دار درخت ہوتا ہے۔ اس کی بہار موسم بارش میں ہوتی ہے اسکے پھول کئی رنگ کے خوشبودار ہوتے ہیں۔ خاصکر کونڈیوں میں لگے ہوئے بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ سفید رنگ کا پھول زیادہ خوشنما ہوتا ہے۔ درخت جڑوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں موسم سرما میں خراب ہوجاتا ہے۔ آغاز موسم گرما میں اس کی کھاد مٹی تبدیل کرتے ہیں اور کونڈیوں کو سایہ دار مقام میں رکھتے ہیں۔

اس کی پرورش کے واسطے ریت۔ سیاہ مٹی۔ پتی اور گوبر کی کھاد کا مرکب تیار کرے اور چھان کر کونڈیوں میں بھر کر جڑیں لگادے۔ اس کی کاشت کے لیے گلاس ہاؤس بہاں مفید ہے۔

مٹی وکھاد دیگر جدید گملوں میں بھر دینا چاہئیے۔ اس کی جڑیں ریشہ دار ہوتی ہیں۔
اس سے زیادہ گوڑنا اس کو نقصان پہونچاتا ہے اور ان میں پھول نہیں آتے۔
قسم ویری گیٹیا۔ کے پھول بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔

# ایگاپان تھس ۵

آم بلے ٹس۔ یعنے افریقہ کی نیلی للی نہایت خوشنما درخت ہوتا ہے کبھی
کبھی لیکن بہت کم کلکتہ کے باغات میں اس کے درخت دکھائی دیتے ہیں
اور درخت کچھ اچھی حالت میں نہیں ہوتے۔ موسم برشگال میں بڑے بڑے خوبصورت
اور نیلے رنگ کے پھول لانبی ڈنڈی والے مثل گیندہ ہوتے ہیں برآمدے
کے سایہ کی اس کو ضرورت ہوتی ہے اور گملوں میں اس کے درخت لگائے جاتے
ہیں ہلکی مٹی جس میں خوب کھاد کی آمیزش ہو۔ اس کے لیے بہت مفید ہوتی ہے

نوٹ نمبر ۵ - یہ درخت بھی گانٹھ دار ہوتا ہے۔ اس کی کاشت بزمانہ آغاز موسم گرما کونڈلیوں
میں کرتے ہیں۔ موسم بارش میں پھول آتا ہے۔ موسم سرما اس کے لیئے مضر ہے۔ درخت
ضایع ہوجاتے ہیں پرورش کے واسطے فرن گھر یا خس پوش مکان مفید ہوتا ہے۔
خاصکر گلاس ہاؤس بیحد مفید ہوتا ہے۔ اس کے پھول بیٹنے لاہور کے باغ میں دیکھے ہیں
کئی رنگ کا پھول ہوتا ہے۔ ہر رنگ اپنی اپنی جگہ بھلا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی پرورش
کے واسطے سیاہ مٹی۔ بیت پتی اور گوبر کا کھاد مفید ہے اس مرکب کو چھان کر استعمال م

پہاڑی علاقوں میں اس کے بلب مارچ میں لگا دینا چاہیئے اور گرین ہاؤس یعنی خس پوش پودہ خانوں میں اس کو رکھنا چاہیئے - یہ درخت پہاڑی علاقوں میں خوب بالیدہ ہوتا ہے اور وہاں اگر زمین میں لگایا جائے تو بخوبی پرورش پاکر خوشنما پھول لاتا ہے - اس کی ایک قسم جس کا نام آل بی ڈس ہے اس کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے اور اس کے پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں - اس کو گملوں میں اس لئے لگانا چاہیئے کہ کچھ دنوں کے لئے ضرورت ہوتی ہے کہ ان کی آبپاشی مسدود کر دی جائے -

## پولی آن تھس ۵۸

ٹیوب روسا - یعنے ٹیوب روز - گل شبو غالباً ہندوستان کے باغات میں سب سے زیادہ عموماً پایا جانے والا اور یقیناً سب سے زیادہ خوبصورت پھولوں میں ایک درخت یہ بھی ہوتا ہے - اس کی شاخ عموماً تین فٹ بلند ہوتی ہے - موافق زمین میں ایک درخت چھ فٹ بلند میں نے دیکھا ہے -

نوٹ نمبر ۵۸ - پولی آن تھس - یہ گل شبو ہے اور اس گل شبو سے تمام ہندو واقف ہیں - اس کا درخت گانٹھ دار ہوتا ہے - گل شبو زمانہ قدیم سے بھوپال میں موجود ہے اور کوئی باغ ایسا نہیں ہے جو اس سے خالی ہو - اس کی بہار موسم بارش میں ہوتی ہے موسم سرما میں بھی پھول آتا ہے - موسم گرما میں اگر متواتر آبپاشی کی جاوے تو ضرور پھول (دیکھو نوٹ صفحہ آئندہ)

سفید رنگ کے گچھے دار پھول ہوتے ہیں۔ جن کے نفیس خوشبو چاروں طرف
دور تک ہوا کو معطر کئے رہتی ہے اور بعض اوقات ایک خاص موسمی حالت
پیدا ہو جاتے پر اس کے پھولوں سے برقی چنگاریاں نکلتی ہوئی دیکھی جاتی ہیں۔
پھول دینے کے بعد شاخوں کو کاٹ دینا چاہیئے اور بجائے ان کے تمام سال
نئی شاخیں نکلتی رہتی ہیں۔ پوتھیوں اور تخم کے ذریعہ سے اس کے درخت بڑھائے
جاسکتے ہیں۔ موسم سرما میں بیج بکثرت اس کے درخت میں ہوتے ہیں۔ دوبار
پھولنے والی قسم کے پھول بھی خوبصورت ہوتے ہیں۔ لیکن اُن میں اس قدر خوشبو

---

بقیہ نوٹ نمبر ۵۸۔ اس کی خوشبو شب کے وقت بہت زیادہ ہر چہار طرف پھیل کر دماغ
کو معطر کرتی ہے اس کی پرورش کے واسطے ریتلی مٹی اور گوبر کا کھاد مفید ہے اس کی ایک قسم
اور ہے جو بالکل اس کے ہمشکل ہوتی ہے لیکن اُس کا پھول ڈبل ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو
بھی نہایت نفیس ہوتی ہے۔ مگر کمیاب ہے یہاں کے باغبان اس کی پرورش سے بخوبی
واقف ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ موسم بارش کے ختم ہونے پر گل شبو کی جڑوں کو زمین سے نکال کر
چند روز سایہ میں خشک کر کے ریت میں دبا کر رکھے موسم گرما کے آخر ہونے پر جڑوں کو ریت سے
نکال کر کیاریوں اور کونڈیوں میں جہاں گل شبو لگانا مقصود ہو لگائے۔ اس عمل کے کرنے سے
گانٹھیں پختہ ہوتی ہیں درخت زوردار قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور پھول بکثرت دیتا ہے۔
یہاں اس طرح عام طور پر نہیں کیا جاتا۔ اگر یہ طریقہ اختیار کیا جاوے تو گل شبو کا
پھول بہت ہو سکتا ہے۔

نہیں ہوتی ہے۔ دوہرے پھول والے درختوں کو ٹہنیوں کی ضرورت
ہوتی ہے۔ ورنہ پھولوں کے بوجھ سے اس کا درخت تھکا اور بدنما ہو جاتا ہے

## ایلوئے

ڈاکٹر وہٹ صاحب فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر کیری صاحب کے باغ
واقع سیرامپور میں اس کے درخت قریباً سو قسم کے پھیلے تھے۔ لیکن بہت سے
ضائع ہو گئے اور اب چالیس قسم سے زاید صاحب موصوف بتلا نہیں سکتے۔
جہاں تک میرا علم ہے۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں بارہ چودہ قسم سے زائد
اقسام نہیں پائی جاتی ہیں۔

دو تین قسم کے ایلوئے کی پتیاں نہایت خوبصورت ہوتی ہیں اور گملوں

نوٹ نمبر ۵۹۔ ایلوئے گھیکوار کو کہتے ہیں یہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اس کی اقسام کو منقش پہاڑیوں اور کونڈیوں میں لگاتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں عموماً ہیں دیکھنے میں آئی ہیں ایک معمولی سبز اور دوسری سرخ پتی والی ہوتی ہے موسم گرما کی سخت دھوپ سے اس کو نقصان پہونچتا ہے ہلکی دھوپ اور ہوادار جگہ اس کی افزائش کے لئے مفید ہے اس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس کی پرورش کے واسطے معمولی ریتلی مٹی اور معمولی کھاد جو دستیاب ہو مفید ہوتی ہے سبز پتی والی قسم کو حکماء یونانی دوا کے کام میں لاتے ہیں۔

میں لگے ہوئے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ موسم برشکال میں اگر ان کو باہر رکھا جائے تو ان کی پتیوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور درخت گل کر ضائع ہو جاتا ہے پانی دیگر اگر بالو میں پتیاں نصب کر دی جائیں تو اس کا درخت بآسانی تیار ہو جاتا ہے۔ ہلکی بالو دار مٹی میں اس کا درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ پانی کا ٹھیرنا اس کو نقصان پہونچاتا ہے۔

(۱) اے۔ بی۔ سی نیکا۔ اس کے درخت کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں کھلی ہوئی کیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔ درخت قدآور ہوتے ہیں۔ جب جنوری و فروری میں اُن کے پھول لانے کا زمانہ ہوتا ہے تو بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ لانبی پھول کی ڈالیوں میں چھوٹے چھوٹے شوخ رنگ کے پھول بے شمار لدے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۲) انڈیکا۔ ہندوستان میں اس کا درخت عموماً پایا جاتا ہے۔ پتیاں دبیز ملایم زردی مائل سبز جن کے حاشیوں پر خار اور سطح پتی پر چتی دار دھاریاں ہوتی ہیں۔ گملوں میں جو پھول کے درخت لگائے جاتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان میں اس کا درخت اپنی عجیب قسم کی خوبصورت پتیوں اور خوش رنگ پھول کے باعث خوبصورت شمار کیا جاتا ہے۔

(۳) ان ٹرمیڈیا۔ اس کا درخت خوبصورت اور چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں

چھوٹی سفید سبز داغ دار ہوتی ہیں۔

(۴) نائی گری کنس۔ چمکدار گہری سبز اور خوبصورت پتیوں کے باعث یہ قسم بدرجہ غایت خوشنما ہوتی ہے۔ مارچ میں زردی مائل سبز اور بعد میں گہرے چمکدار سرخ رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔

(۵) اے ٹی نیوا سے ٹا۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے پتے ملایم اور سکرٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپریل میں چھوٹے چھوٹے قدرے ہلکے سبز رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ اس کے پھول ہر لحاظ سے ادنی ہوتے ہیں

(۶) سے پونے ری یا۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ پتیاں چھوٹی دبیز اور عجیب قسم کی ہوتی ہیں۔ ان پر سفید چیتوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

## گس ٹیریا[۶]

بری ور ی فولیا۔ علاوہ اس کے اس جنس کی دو ایک اور قسمیں پہاڑی علاقوں میں خوب بالیدہ ہوتی ہیں۔ اس کے درخت مثل چھوٹے ایلوے کے

---

نوٹ نمبر ۶ ۔ گس ٹیریا کا درخت گھی گوار کے درخت سے ملتا جلتا ہے اس کو چھوٹی کونڈیوں میں لگا کر زنان گھر میں رکھتے ہیں۔ اس کا درخت کچھ زیادہ خوشنما نہیں ہوتا۔ خاصکر ایسی جگہ پر لگاتے ہیں جہاں سایہ ہو۔ اس کی پرورش کے واسطے ریتلی مٹی اور معمولی کھاد مفید ہے۔

کے درخت ہوتے ہیں۔ پتیاں اور پھول کسی قدر مثل ایلوے کے ہوتے ہیں
عموماً سُرخ یا عنابی اُن کا رنگ ہوتا ہے مصنوعی پہاڑیوں میں لگانے کے
لیئے یہ قسم بہت موزوں ہوتی ہے۔

# یک[61] کا

یعنے حضرت آدم کی سوئی۔ یورپ میں اس جنس کی قریباً تیس اقسام
لوگوں کو معلوم ہیں جہاں تک میں جانتا ہوں ہندوستان میں صرف اقسام
ذیل پائی جاتی ہیں۔

(۱) ایلوے نو لیا۔ درخت بڑا۔ اور ہندوستان میں عموماً ہر جگہ پایا جاتا
ہے اس کی پتیاں چپٹی سخت اور لانبی ہوتی ہیں۔ جن کے سروں پر مثل سوئی
کے ایک کانٹا ہوتا ہے۔ موسم برشکال میں بے شمار سفید رنگ کے پھول
لٹکے ہوئے مثل چھوٹی چھوٹی گھنٹیوں کے ہوتے ہیں۔ اگر نیچے کی پتیاں کاٹ
دی جائیں تو جلد پھول آنے لگتا ہے۔ پتیاں اگر کیچڑ میں اس قدر عرصہ تک

---

نوٹ نمبر ۶۱ - یک کا کی چار پانچ قسمیں بھوپال میں موجود ہیں۔ اس کی ایک قسم جس کا پتہ
لانبا ہوتا ہے ہاتھی چنگھاڑ اور رام بان کہتے ہیں۔ اس درخت کو باگڑ بنانے کے کام میں لاتے
ہیں۔ اسکے چھوٹے قد و قامت کے اقسام کو پہاڑیوں اور کونڈیوں میں لگاتے ہیں۔ اس کا
پتہ نہایت سخت مثل موٹے چمڑے کے ہوتا ہے۔ بزمانہ موسم گرما (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئیندہ)

گاڑدی جائیں کہ ان کا ملایم حصہ گل جائے تو ان سے مضبوط ریشہ مثل سن کے برآمد ہوتا ہے جو درختوں کے باندھنے میں لایا جا سکتا ہے۔ ٹونٹوں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اس کی ایک قسم ویری گیٹیڈ ہوتی ہے جس کے پتیوں کے حاشیہ بالکل سفید ہوتے ہیں۔ لیکن یہ قسم خاص اور بہ خوبصورت نہیں ہوتی۔

(۲) گلوری اوسا۔ انگریزی نام۔ اس پے نش بے اونٹ ہے۔ مذکورہ بالا قسم میں اور اس میں یہ فرق ہے کہ اس کی پتیاں تپلی اور مثل ہسیئے کے خمدار ہوتے ہیں۔ قبل پھول آنے کے اس کا درخت بہت پھیلتا ہے اور سوائے بڑے باغات کے چھوٹے باغات میں لگانے کے لائق نہیں ہوتا۔ اس کے پھول ہم شکل قسم مذکورہ بالا کے ہوتے ہیں

(۳) اس ٹرک ٹا۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس

بقیہ نوٹ نمبر ۱۶۔ حمارت آفتاب سے اس کو چنداں نقصان نہیں پہونچتا۔ یہاں اکثر جاگیردار صاحبان کے باغات کے اطراف میں رام بان لگایا گیا ہے جس سے باگڑ کا کام لیا جاتا ہے۔

رام بان کے پتے سے ریشہ نکال کر پارچہ بنانے کے کام میں لاتے ہیں۔ اس کے درختوں کی افزائش جڑوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ معمولی مٹی اس کی پرورش کے لئے کافی ہے۔ البتہ موسم گرما میں اس کی آبپاشی کی جاوے تو درخت سرسبز رہتے ہیں۔ ورنہ موزیادہ تاؤ کھا کر خشک اور خراب ہو جاتے ہیں۔

ہیں اس کے درخت ہیں۔ لیکن نہ آج تک پھوٹے اور نہ بڑھے ہیں۔

## "اے لی یم"[۶۳]

اِس جنس میں اور بھی متعدد قسمیں ہیں مختلف رنگ کے پھول جس میں تیز بو مثل لسن کے ہوتی ہے۔ اِس کی اکثر اقسام ہندوستان میں کاشت کی گئی ہیں۔ لیکن کسی میں پھول نہیں آیا۔

فریگ رنس چھوٹا بلب دار پودہ ہے۔ سبزی مائل سفید رنگ کے پھول مثل پیاز کے اپریل میں کھلتے ہیں۔ مثل ہی لی اور ٹروپ کے خوشبودار ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔

نوٹ نمبر ۶۳۔ ایلی یم ایک گانٹھ دار درخت ہے۔ اس کو یہاں گندینہ کہتے ہیں۔ اس کے پتوں کی چٹنی بنائی جاتی ہے۔ اِس میں لسن کے مثل تیز بو ہوتی ہے اور ہمیشہ سبز رہتا ہے۔ جڑوں کے ذریعہ سے اسِس کو بڑھاتے ہیں۔ معمولی سیاہ مٹی اور گوبر کا کھاد اس کی پرورش کے لئے مفید ہے۔ موسم بارش میں اگر اس کی جڑوں میں پانی بھرا رہتا ہے تو یہ گل جاتا ہے۔ اس کی ایک قسم اور بھی ہے جس میں خوشبو ہوتی ہے۔ پیاز بھی اس کی جنس میں سے ہے۔

## ۶۳ سیلا

اس کا درخت چھوٹا اور پایب ... ہوتا ہے ... اس کے پھول کسی قدر
یہاسنتھ سے مشابہ ہوتے ہیں بنگال کی آب و ہوا اس کو ناموافق ہوتی ہے
لیکن بالائی ہندوستان اور پہاڑی مقامات میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔
طریقہ نگہداشت و کاشت وہی ہے جو نارسس کے لیے بتلایا گیا ہے۔
پہاڑی علاقوں میں کاشت کے قابل اس کا درخت ہوتا ہے۔

## آرنی تھوگیلم

اس کی اقسام بہت ہیں۔ لیکن ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ کاشت
نہیں ہوتی۔
کاڈسے ٹم۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے درخت ہیں لیکن کچھ
خوبصورت نہیں ہوتے۔ اس کے پھول سبزی مائل سفید رنگ کے ہوتے ہیں

---

نوٹ نمبر ۶۳۔ سیلا ایک گانٹھ دار درخت ہے۔ موسم سرما میں پھول آتے ہیں۔
اس کی گانٹھوں کو بزمانہ آغاز موسم سرما کونڈیوں میں لگاتے ہیں اس کے پھول میں خفیف
خوشبو ہوتی ہے یہاں کمتر پھول آتا ہے۔ اس کی پرورش کے واسطے ریت، سیاہ
مٹی۔ پتی کا کھاد گوبر کا کھاد مفید ہے۔

## "مسکری[64]"

یُوٹرائی اوڈس۔ انگریزی نام۔ گریپ ہیاسنتھ۔ اس کا درخت چھوٹا و خوبصورت بلب دار ہوتا ہے۔ ممالک متحدہ میں باغات سہارنپور سے بکثرت تقسیم ہوتا ہے۔ سرحدی مقامات میں اس کا درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے اور گہرے نیلے رنگ کے پھول لاتا ہے۔

بنگال میں اس کے درخت دیکھنے کا مجھے اتفاق نہیں ہوا۔ مارچ میں اس کے بلب لگائے جاتے ہیں۔

## "ہیاسنتھس[65]"

اوری ین ٹلس۔ انگریزی نام۔ ہیاسنتھ۔ متعدد تجربات سے یہ ثابت ہوچکا

---

نوٹ نمبر ۶۴۔ گانٹھ دار موسمی درخت ہے۔ اس کی گانٹھیں آغاز موسم گرما میں لگائی جاتی ہیں اور یہ کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے پھول میں خفیف خوشبو ہوتی ہے۔ اس کی گانٹھوں کو کونڈیوں میں لگاکر فرن گھر میں جہاں روشنی اور ہوا کافی ہو رکھنا چاہیئے۔ دو مرتبہ دن میں آبپاشی کرنا چاہیئے اس کی پرورش کے واسطے ریت۔ سیاہ مٹی۔ گوبر کا کھاد۔ اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ذرے مفید ہیں۔

نوٹ نمبر ۶۵۔ ہیاسنتھس بھی گانٹھ دار درخت ہے اس کی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ہے کہ کلکتہ یا اس کے قرب وجوار میں بھی اس کی کاشت کامیابی کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ وہاں نہ اس کا درخت بخوبی بالیدہ ہوتا ہے اور نہ اچھے اور شاداب پھول لاتا ہے۔ اس کے بلب جو ممالک غیر سے منگائے جاتے ہیں۔ اُن میں بعض میں صرف دو ایک پتیاں نکل کر رہ جاتی ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے پھوٹنے کی تو بظاہر امید ہوتی ہے لیکن وہ اس قدر کمزور ہوتے ہیں کہ زمین سے اُن کا اُگنا ہی دشوار معلوم ہوتا ہے اور بجائے اس کے کہ گچھے کے جملہ پھول ایک ساتھ کھل جائیں۔ دو دو تین تین پھول بدفعات کھلتے ہیں اور جب تک کہ دوسرے کھلتے ہیں سابقہ پھول مُرجھا جاتے ہیں۔

بالائی ہندوستان میں البتہ اس کی کاشت پوری کامیابی کے ساتھ

---

بقیہ نوٹ نمبر ۶۵۔ گانٹھوں کو بزمانہ آغاز موسم سرما کونڈیوں میں لگاتے ہیں اور اس کی کونڈیوں کو روشن ہوادار مقام پر رکھنا چاہیے۔ صبح کی ہلکی دھوپ تھوڑے عرصہ تک اس کے لیے مفید ہوتی ہے۔ موسم سرما میں پھول آتا ہے۔ اس کے پھول میں نہایت نفیس خوشبو ہوتی ہے۔ اس کا پھول کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ حضور سرکار عالیہ نے اس کی گانٹھیں ولایت سے منگا کر باغیچہ احمد آباد و حیات افزا و باغیچہ لال کوٹھی میں لگانے کو عطا فرمائی تھیں۔ باغات مذکورہ بالا میں گانٹھیں لگائی گئیں اور پھول آیا۔ اس کی کاشت کے لیے یہاں کی آب و ہوا ناموافق نہیں ہے۔ گلاس ہاؤس اس کی بالیدگی کے لیے زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کی کاشت کے لیے ریت سیاہ مٹی۔ گوبر کا کھاد (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

کی جاتی ہے منتخب اور چیدہ بلب ولایت سے منگاتے جائیں اور خفیف توجہ اُن کی کاشت و پرورش میں کر دی جائے تو اُن میں ویسے ہی پھول آتے ہیں جیسے کہ ولایت میں ہوتے ہیں۔

مسٹر فریڈرک پائس صاحب فرماتے ہیں کہ اوٹاکمانڈ میں ہیاسنتھ کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ لیکن ایک موسم سے زیادہ اس کے بلب قائم نہیں رہتے۔

بہترین بلب کی صورت میں ہمیشہ مخروطی ہوتی ہے۔ جن بلب کا بالائی حصہ مسطح ہوتا ہے اُن میں شاخیں تو بکثرت نکلتی ہیں اور پھول شاذونادر آتا ہے اگر آیا بھی تو ناقص ہوتا ہے نفیس اقسام کے بلب چھوٹے ہوتے ہیں۔ بلب کے چھوٹے بڑے ہونے پر پھول کی عمدگی کا انحصار نہیں ہے بلکہ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ بلب کے متضاد پھول آتے ہیں۔

(شکل نمبر ۳۴)

گملہ جس میں ہیاسنتھ لگایا جائے اسکی گہرائی گیارہ بارہ انچ ہونی چاہیئے اور خوب بوسیدہ گوبر اور پتوں کی کھاد اور زائد مقدار میں بالو اور قدرے لکڑی کی راکھ یا چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کوئلہ کے مٹی میں ملا کر گملوں میں بھرنا چاہیئے۔

بقیہ نوٹ نمبر ۶۵۔ اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ذرے مفید ہیں۔

بعض ماہرین فن کا قول ہے کہ تین انچ گہرائی میں بلب کو نصب کرنا چاہیئے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے درخت کی خوبصورتی کا ایک حصہ مٹی میں دب جاتا ہے غالباً بہترین تدبیر بلب کے نصب کرنے کی یہ ہے کہ سطح زمین سے ایک ثلث بلب کا حصہ باہر نکلتا رہنا چاہیئے۔ تاکہ نیلگوں سفید خوبصورت رنگ سے کھلا رہے اور اس طرح لگانے کے بعد سرجیمز پکسٹن صاحب کی ہدایت جو ذیل میں درج کی جاتی ہے اُس پر عمل کرنا چاہیئے۔

جب کہ موسمی تغیرات کا اثر بلب کے بالائی حصہ پر نفوذ ہوتا ہے تو اُس کے درخت میں اس قدر قوت نہیں ہوتی کہ جس مناسبت کے ساتھ وہ رطوبت کو جذب کرتا ہے اُسی مناسبت کے ساتھ بالیدہ بھی ہو۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس کے بلب کو کسی باریک کپڑے سے ڈھکا ہوا رکھتے ہیں۔ بالیدہ ہونے کے ابتدائی زمانہ میں گملوں کی سطح پر تین چار انچ چھال یا پُرانے پتوں کا چورہ بچھا دینا چاہیئے ایسا کرنے سے پتیوں بلب اور جڑوں کے چاروں طرف رطوبت کا حصہ بمقدار مناسب قایم رہتا ہے۔ اور زمانہ نشوونما میں یہ رطوبت بہت کار آمد ہوتی ہے جب اُس کا درخت سطح گملہ پر آجائے تو رفتہ رفتہ اس کے درخت کو آفتاب کی روشنی میں لانا چاہیئے۔ فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی پتیوں میں جو سفیدی ڈھکی رہنے کے باعث آجاتی ہے وہ دور ہو جاتی ہے اور اصلی رنگ عود کر آتا ہے۔

اِن کی کاشت میں ایک ضروری امر قابل توجہ یہ ہے کہ مٹی میں بمقدار کثیر بالو کا جزو ہونا

چاہیئے گملہ میں پانی گے رکاؤ سے زیادہ اور کوئی چیز اس لیئے مضر نہیں ہوتی۔
ہیاسنتھ کی کاشت کے لئے خاص قسم کے شیشہ کے بنے ہوئے گملے جیسا
کہ تصویر نمبر ۳۴۳ میں دکھایا گیا ہے فروخت ہوتے ہیں اُن میں پانی کے لئے ایک
ظرف جداگانہ ہوتا ہے۔ شیشہ کے ظرف میں صاف اور ہلکا پانی جس میں چند ٹکڑے
کوئلہ اور قدرے پالو پڑا ہوا ہو بھر دینا چاہیئے۔ بلب کو کاغذ کے خول میں اُس وقت
تک رکھنا چاہیئے۔ جب تک کہ اُن میں بالیدگی نہ شروع ہو جائے۔ بعد ازاں
اُن کو روشنی میں رکھ دینا چاہیئے۔ ظرف نمبر ۱۔ ظرف ۲۔ میں فٹ ہو جاتا ہے۔
اس طرح پر بلب کو بلا جنبش دئے ہوئے پانی تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پہاڑی
علاقوں میں اس کے بلب کی کاشت بخوبی ہو سکتی ہے۔ وہاں فروری کے مہینہ
میں بلب نصب کر دینا چاہیئے۔

## "لے کی نیلیا"[٦٦]

بلب دار پستہ قامت درخت ہوتا ہے۔ اس کا اصلی وطن کیپ آف گڈہوپ ہے

نوٹ نمبر ٦٦۔ لے کی نیلیا بھی گانٹھ دار درخت ہے اس کے پھول کچھ زیادہ خوبصورت
اور دلکش نہیں ہوتے اور درخت پستہ قامت ہوتا ہے اس کی گانٹھیں حضور سرکار عالیہ نے
باغیچہ احمد آباد میں لگانے کو عطا فرمائیں تھیں۔ گانٹھیں باغیچہ مذکور میں لگائی گئیں اور پھول آیا
اس کی گانٹھیں آغاز موسم سرما میں لگائی جاتی ہیں اور موسم مذکور ہی میں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اگرچہ بالائی ہندوستان میں بالیدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن بنگال میں اس کا درخت عمدگی کے ساتھ بالیدہ نہیں ہوتا۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر اور پہاڑی میں مارچ نصب کرنے کا زمانہ ہوتا ہے ایک قسم جس کا نام معلوم نہیں ہے اور جس کی پتیاں چتی دار ہوتی ہیں اور جس کے پھول کا رنگ نارنجی ہوتا ہے وہ قسم کبھی لندن ہارٹی کلچرل سوسائٹی کی نمائش میں لائی گئی تھی

## "ڈیری میا"

ری ڈولیوٹا۔ گملوں میں لگانے کے قابل پستہ قامت درخت ہوتا ہے پتوں کا رنگ چمکدار سبز جن پر سفید رنگ کی گول چتیاں ہوتی ہیں ہلکے گلابی رنگ کے پھول مئی میں ہوتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں فروری میں اس کے درخت لگائے جاتے ہیں کوہی علاقوں میں اس کے درخت دیکھے نہیں جاتے۔

## "یورس ٹری فس"

انگستی فولیس۔ اصلی وطن نیوہالنڈ ہے۔ زردی مائل سرخ رنگ کے پھول ہوتے ہیں درخت چھوٹا اور بیلدار ہوتا ہے۔ پتیاں مثل گھاس کے نمودار

بقیہ نوٹ نمبر ۶۶۔ پھول آتا ہے۔ اس کی پرورش کے لئے ریت۔ سیاہ مٹی۔ گوبر کا کھاد اینٹ کے ذرے قدرے بجری کا مرکب مفید ہے یہاں گلاس ہاؤس اس کی کاشت کے لئے

زیادہ فائدہ مند ہے

ہوتی ہیں موسم برشگال میں قلموں کے ذریعہ سے درخت بڑھایا جاتا ہے۔

## "اسپاراگس[۶]"

(۱) اسے کی روسس۔ اس کا اصلی وطن بنگال ہے۔ خار دار اور سید ہا زیادہ پتوں وار درخت ہوتا ہے۔ پتیاں مثل سوئی کے ہوتی ہیں۔ آغاز موسم سرما میں خوشگوار خوشبودار پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب کا قول ہے کہ یہ جھاڑ بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ برشگال میں جڑوں کے ذریعے سے درخت تیار ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں اس کے درخت دیکھے نہیں جاتے۔ البتہ شیشہ کے مکانات میں کاشت ہو سکتے ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۶۔ اسپاراگس کی چند قسمیں عرصہ دراز سے بھوپال میں موجود ہیں۔ پہاڑی اور میدانی دونوں مقامات کے باغات اس کی کاشت کے لئے موزوں اور مناسب ہیں۔ آغاز موسم سرما میں پھول آتے ہیں۔ باغیچہ میوزم کے فرن گھر میں اس درخت کی بیلیں فرن گھر کے کھمبوں پر چڑھی ہوئی ہیں اس کے نازک پتے خوبصورت ہوتے ہیں یہ کئی قسم کا ہوتا ہے پست قامت اقسام کو گنڈیوں میں لگا کر فرن گھر میں اور برآمدوں میں بغرض آرائش رکھتے ہیں اور مصنوعی پہاڑیوں میں اور گملوں میں بھی لگاتے ہیں۔ اس کی پرورش کے لئے ریتلی مٹی۔ گوبر یا لید کا سڑا ہوا کھاد قدرے نمک اور اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور کھنجر کے ٹکڑے اور پرانے مکان کے چونہ کے ٹکڑے (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

(۲) ریسی موسس - اس میں کانٹے زاید ہوتے ہیں۔ درخت بیلدار ہوتا ہے اور خوبصورت پتیوں کے لیئے خوشنما تصور کیا جاتا ہے دور سے دیکھنے میں مثل جنی پر کے درخت معلوم ہوتے ہیں نومبر میں بے شمار سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول بکثرت آتے ہیں اور دور تک ہوا کو معطر کیئے رہتے ہیں۔

(۳) اِسٹنڈنس - اس کا درخت سیدھا ہوتا ہے نومبر کے مہینہ میں جب کلیوں کے آنے کا زمانہ ہوتا ہے تو یہ درخت نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے درختوں اور شاخوں میں اس کے پھول آویزاں مثل نازک نقرئی پروں کے معلوم ہوتے ہیں۔

(۴) پلیوموسس اس کا درخت ہمیشہ سرسبز اور شاداب رہتا ہے جنوبی افریقہ سے لایا گیا ہے۔ درخت بیلدار ہوتا ہے۔ اس کا تنہ چکنا اور اس کی پتیاں خوبصورت اور دیکھنے میں مثل پر کے معلوم ہوتی ہیں۔ سب سے زیادہ خوبصورت پتیوں دار درختوں میں اس کا شمار کیا جاتا ہے پھول چھوٹے اور سفید رنگ کے بے وقعت ہوتے ہیں۔ ہلکی اور طاقتور زمین میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ پانی کا نکاس اس کی کاشت کے لیئے اشد ضروری ہے موسم برسات میں جڑوں کے ذریعہ سے درخت تیار کیا جاتا ہے۔

(۵) پلیوموسس سے نےنس - مذکورہ بالا کی ایک خوبصورت قسم یہ ہے صرف

---

بقیہ نوٹ نمبر ۶ - مفید ہیں۔ یہ درخت قلم داب جڑ وے کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے۔

فرق یہ ہے کہ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور کثیر الاوراق و اغطان ہوتا ہے۔
چنانچہ کھانے کی میز کے آرائش کے لیئے بہت موزوں ہوتا ہے ظاہراد یکھنے
میں مذکورہ بالا قسم کے بہت مشابہ ہوتا ہے اور پھولوں میں شامل کرنے کے لیئے،
اس کی شاخیں کارآمد ہوتی ہیں۔ طریقہ کاشت ونگہداشت مثل مذکورہ بالا کی
ہوتا ہے۔ یہ دونوں اقسام حال ہی میں رواج دیئے گئے ہیں اور کوہی علاقوں
میں شیشہ کے مکانوں کے سایہ میں کامیابی کے ساتھ کاشت کی جاسکتی ہے۔

## "ڈریسی نا"[٦٨]

اس جنس میں حسب تقسیم قدماء علم نباتات بہت سے اقسام شامل تھیں
لیکن زمانہ حال میں ڈاکٹر پلن چن صاحب نے اس ایک جنس کو پانچ مختلف
جنسوں میں تقسیم کیا ہے اس جنس کی جس قدر اقسام خوبصورت پتوں کے باعث

---

نوٹ نمبر ٦٨۔ ڈریسی نا کی بہت سی قسمیں بھوپال کے باغات اور فرن گھر میں موجود ہیں
یہ درخت خاصکر کوٹھیوں اور مصنوعی پہاڑیوں سایہ دار مقام میں لگایا جاتا ہی اسکے درخت آرائش کے
کام میں لائے جاتے ہیں۔ کوٹھیوں اور محلوں کے برآمدوں کو اس درخت سے آراستہ کرتے
ہیں۔ یہ درخت سایہ کو زیادہ پسند کرتا ہے اکثر اس کو قطار کی صورت میں لگاتے ہیں۔ تو اس کے
درختوں کی لین خوشنما معلوم ہوتی ہے یہاں کی پہاڑی اور میدانی زمین اسکی کاشت کے لیئے
موزوں ہے اسکی پرورش کیلئے پتی مٹی معمولی کھاد مفید ہی موسم گرما میں ہر دوسرے روز (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

بغرض آرائش کاشت کی جاتی ہیں اور اپنے حسن و جمال کے لئے مشہور ہیں اب
بھی اپنے قدیم نام سے پکاری جاتی ہیں۔ چنانچہ کتاب ہذا میں اسی نام سے تذکرہ
کیا گیا ہے اس کی کاشت بآسانی ہوتی ہے اور طاقتور زمین میں جس میں چونہ کا
جزو ملا ہوا ہو اس کے لئے بہت کارآمد ہوتی ہے۔ جڑوں کے ذریعہ سے اس کے
درخت بآسانی تیار ہو سکتے ہیں لیکن موسم برشکال میں اگر بالو میں قلمیں نصب کر دی
جائیں تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ گملوں۔ کیاریوں۔ تختوں۔ مصنوعی پہاڑوں اور
گنجان لگانے کے لئے اس کا درخت نہایت موزوں ہوتا ہے۔ میز کی آرائش
کے لئے اس کا درخت اپنا نظیر نہیں رکھتا ہے۔

اس جنس کی ایک سو قسم سے زائد زیر کاشت ہیں۔ حال میں جو اقسام ایجاد
ہوئے ہیں وہ بہت خوبصورت ہیں۔ ہندوستان کے باغات میں اس کی اکثر اقسام
پائی جاتی ہیں منتخب اور چیدہ اقسام ذیل میں بیان کی جاتی ہیں اور متوسط درجہ
کے ذخیرہ کے لئے کافی ہیں۔ بلحاظ خوبصورتی اول درجہ ہیں

گولڈیانا۔ کا شمار ہے۔ افریقہ سے اس کا درخت لایا گیا ہے۔ دیگر اقسام
ڈریسی نا سے اس کو امتیازی درجہ حاصل ہے۔ تارک ڈالیاں سیدھی

بقیہ نوٹ نمبر ۹۶۔ آبپاشی کرنا چاہیئے۔ ورنہ یہ درخت مضمحل رہتا ہے۔ اس کے درخت
جڑوں سے اور قلم کے ذریعہ سے بزمانہ بارش تیار کئے جاتے ہیں اور ہر قسم کے ڈریسی نا کی پیدائش کا
طریقہ ایک ہے۔

ہوتی ہیں۔ پتے ڈالیوں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں اور پتوں کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے جن پر سبز اور سفید سیدھی سیدھی دھاریاں ہوتی ہیں۔ بہت پتیوں کی بالائی سطح کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ لنڈنی کا بلحاظ خوبصورتی دوسرا نمبر ہے۔ یہ قسم برزیل سے لائی گئی ہے۔ اس کی پتیاں گہرے سبز رنگ کی اور خوبصورتی کے ساتھ اینٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ اُن کی سطح پر ہلکا سفید اور زرد اور گلابی رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ اس کا درخت علاوہ شاندار ہونے کے چھ سے آٹھ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔

فربے گرٹس ویری گے ٹا۔ عادات میں یہ قسم آخرالذکر قسم کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس کی پتیوں کے بیچ میں مختلف رنگ کے داغ ہوتے ہیں اور خوشگوار اور خوشبودار پھول ہوتے ہیں۔

بروم فیلڈ ڈی آئی۔ اس کا اصلی رنگ شمالی آسٹریلیا ہے۔ درخت پست قامت اور خوبصورت ہوتا ہے۔ پتیاں قریباً ڈیڑھ انچ چوڑی نشتر نما نوک پر جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ رنگ ہلکا سبز دھاریدار اور حاشیہ دار دودھیا سفید ہوتا ہے۔

باسی آئی۔ اس کی پتیاں زیادہ شوخ رنگ کی ہوتی ہیں۔ درخت خوب پھیل کر بالیدہ ہوتا ہے اس کی پتیاں چار انچ چوڑی (پھول دھات) کے رنگ کی ہوتی ہیں۔ حاشیہ کا رنگ سُرخ ہوتا ہے یہ قسم عمدہ ہے۔

ڈروقی آئی۔ یہ قسم آسٹریلیا سے لائی گئی ہے۔ درخت چھوٹا پتیاں ایک فٹ

لانبی اور تین انچہ چوڑی برنگ (پھول دھات) ہوتی ہیں۔

مسز ہاس کینس۔ یہ ایک مجنس قسم سب قسموں سے جدا ہوتی ہے درخت چھوٹے پتیاں بارہ انچہ لانبی اور چار انچہ چوڑی سرخی مائل (پھول دھات) کے رنگ کی ہوتی ہیں۔

مسز سی جے فری اسے کی یہ بھی ایک مجنس قسم ہے دیگر اقسام سے جُدا ہوتی ہے۔ اس کا درخت متوسط قامت ہوتا ہے۔ پتیاں اینٹھی ہوئی گہرے سبز بوتل کے رنگ کی اور دھاریدار اور طول میں سفید اور گلابی چتیاں کنارو پر ہوتی ہیں۔

ٹام سونی آئی۔ اس خوبصورت قسم کی پتیاں گنجان اور گہری سبز رنگ کی جن کے حاشیہ گلابی اور بیچ میں چتیاں ہوتی ہیں۔ دیکھنے میں اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ پتیاں چوڑی اور مستطیل ہوتی ہیں۔ زیر کاشت اقسام میں بہت خوبصورت یہ قسم شمار ہوتی ہے۔

ڈولوٹا۔ یہ بھی ایک مجنس قسم ہے۔ اس کی پتیاں کسی قدر بمقابلہ دیگر اقسام کے زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔ پتیاں چوڑی اور اینٹھی ہوئی گہرے سبز بوتل کے رنگ کی سُرخ حاشیہ والی ہوتی ہیں۔ یہ قسم بھی خوبصورت ہے۔

جن دس اقسام کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ زیر کاشت اقسام میں بہت خوبصورت ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض حضرات کو ان میں سے کوئی قسم بوجہ اختلاف مذاق

پسند نہ آوے جو لوگ کہ اس کی زیادہ اقسام کو کاشت کرنا چاہیں۔ اُن کے انتخاب کے لیئے ذیل میں نام درج کیئے جاتے ہیں۔

باپ ٹس ئی آئی۔ بیرد نائی۔ چل سونائی۔ کریآئی۔ آرنس ٹائی۔ فارموسا اِک سل سا۔ فرگ رنس۔ گے آئی۔ گلیڈس ٹونی آئی۔ گریے سلیس گل فو ئی آئی۔ ہنڈرسو تی آئی۔ امپیری آلس۔ کروسی آئی۔ لیوٹس گنس میگنی فی کا۔ مجس ٹیکا۔ ماسن گیانا۔ موری ٹی آنا۔ سے ٹالی کا۔ موری آنس۔ مسز باسی۔ مسز ٹرنر۔ نیگر ور یرا۔ مینگرواس۔ ٹری اسے ٹا۔ ریالائی۔ ری بے کا۔ ری فلک سا۔ ری جالے نی۔ سی فورتھی آئی۔ اِس ٹلا۔ سپریا۔ ٹرایم فنس۔ ٹی لوری آئی۔ امپرسے کیولی فیرا۔ ورجی نالیس۔ اور ننگیائی۔

## ”کارڈی لائن“ [۶۹] (ڈریسی نا)

(۱) سفِے ریا۔ متوسط قامت کا جھاڑ ہے اسکے پتے لانبے نشتر نما گہرے سبز رنگ کے اِن کے حاشیہ سُرخ ہوتے ہیں۔ پتوں کی خوبصورتی کی وجہ سے اِس کی

---

نوٹ نمبر ۶۹۔ کارڈی لائن جس کو ڈریسی نا۔ کہتے ہیں اس کا درخت ڈریسی نا سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ اِس کی کاشت مثل ڈریسی نا کے کی جاتی ہے اور آرایش کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اِس کے درخت جڑ دے اور قلم کے ذریعہ سے تیار کئے جاتے ہیں اِس درخت میں پھول بزمانہ موسم گرما آتا ہے۔ اِس کی پرورش کے واسطے دبقیہ نوٹ برصفو آئندہ)

کاشت ہندوستان کے اکثر باغات میں کی جاتی ہے۔ اس کے پھول گچھے ہوئے گچھوں میں نہایت چھوٹے بے شمار گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ موسم برشکال میں قلم اور جڑوں کے ذریعہ سے اس کے درخت بنائے جاتے ہیں۔

(۲) ٹرمی نالس۔ انگریزی نام۔ ہنڈویجہ ٹی پلانٹ۔ بلحاظ قامت مثل نمبر ا۔ کے ہوتا ہے۔ پتے خوبصورت ہوتے ہیں۔ لمبے اور نازک و شاداب ڈالیوں کے سروں پر کلیاں آتی ہیں اور مارچ میں بے شمار چھوٹے پھول گچھوں میں آتے ہیں

(۳) ری تلاک سا۔ اس کا درخت نمبر (۲) سے قد میں چھوٹا ہوتا ہے اور پتیاں بھی بہ نسبت اس کے چھوٹی ہوتی ہیں۔ بلحاظ ظاہری صورت کے درخت بہت خوشنما ہوتا ہے۔ موسم گرما میں خوشبودار اور زردی مائل سبز رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ طریقہ افزائش نمبر ۱۔ ۲ کے ہے۔

(۴) ان سی فولیا۔ کلکتہ کے باغات میں عموماً یہ خوبصورت جھاڑ دیکھنے میں آتے ہیں پانچ چھ فٹ بلند ہوتے ہیں۔ ہر ڈالی کے سرے پر خوشگوار سبز رنگ کے پتے ہوتے ہیں جن کی چوڑائی چار سے پانچ انچ تک ہوتی ہے۔ اور ان کے درمیان سے فروری میں چھوٹے رنگ کے پھولوں کے گچھے نکلتے ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۶۹۔ معمولی ریتیلی مٹی و معمولی کھاد مفید ہے۔

# "ٹیوبیس ٹرا"

مے کوسے ٹا۔ ڈاکٹر ڈکس برگ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ جھاڑ اُس جنس سے ہے جس میں ڈالیاں نہیں ہوتی ہیں۔ اس کا اصلی وطن سماٹرا اور قد تین سے چک فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے درخت میں نے کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں لگے ہوئے دیکھے ہیں۔ لیکن وہ بہت چھوٹے اور مریض حالت میں تھے۔ اس کے پتے چوڑے ہوتے ہیں جن پر گول سفید چتیاں ہوتی ہیں۔

نوٹ نمبر۔ ٹیوبیس ٹرا کے درخت عیش باغ میں بکثرت تھے۔ کونڈیوں میں لگا کر آرایش کے کام میں لائے جاتے تھے۔ میرے خیال کے موافق یہ درخت جس قدر خوبصورت اور موزوں پہاڑیوں میں لگانے سے معلوم ہوتا ہے اتنا کونڈیوں میں خوبصورت نہیں معلوم ہوتا اس کا پتہ سفید دھاریدار سخت ہوتا ہے یہ درخت لکھنؤ باٹنیکل ہیرل گارڈن سے منگا کر عیش باغ میں لگایا گیا تھا۔ اس درخت کے پتے کے ساتھ ڈنٹھل نہیں ہوتا۔ جو درخت پہاڑیوں میں لگائے جاتے ہیں۔ اُن کو زمین سے زیادہ قوت حاصل ہوتی ہے اور پتے پانچ فٹ بلند ہوجاتے ہیں اور کونڈیوں میں رہتے ہیں اُن کے پتے کم بلند ہوتے ہیں۔ موسم گرما کی سخت دھوپ اس کے پتوں کو نقصان پہونچاتی ہے اس لئے سایہ میں رکھنا چاہیئے اس کے پتوں پر بہار برسات موسم بارش ہوتی ہے۔ یہ جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھایا جاتا ہے اسکی پرورش کے واسطے ریتلی مٹی۔ معمولی کھاد و بجری پودا نے مکان کا چونہ راکھ مفید ہے۔

## اوفی اوپوگن

سب پونی کم۔ کثیر الاوراق چھوٹے قامت کا یہ جھاڑ ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں مثل گھاس کے ہوتی ہیں اور انگلستان میں جس طرح ٹہرفٹ کا درخت حاشیوں اور روشوں پر لگاتے ہیں اسی طرح حاشیوں پر لگانے کے لیے یہ جھاڑ بہت موزوں ہوتا ہے اس کے پھول چھوٹے چھوٹے بے شمار ہوتے ہیں جس میں مثل لیونڈر کے نفیس خوشبو ہوتی ہے۔

## "ڈی اسٹ کوریا"

پوٹی دار بیلدار جنس میں یہ ایک قسم کا جھاڑ ہوتا ہے۔ اس میں سے بعض

---

نوٹ نمبر ۱ے۔ اوفی اوپوگن۔ کا درخت مصنوعی پہاڑیوں میں لگایا جاتا ہے تو بہت سرسبز رہتا ہے اس کے پھول خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ موسم گرما میں پھول آتا ہے۔ سلسلہ آغاز بارش تک قایم رہتا ہے۔ اس کی پرورش کے واسطے ریتلی مٹی معمولی کھاد مفید ہے۔ موسم گرما میں اس کے درخت کو پچکاری یا پمپ کے ذریعہ سے غسل دے تو بہتر ہے۔

نوٹ نمبر ۲ے۔ یہ درخت بیلدار ہوتا ہے۔ رتالو کی قسم میں سے ہے آخر موسم سرما میں اس کے پتوں پر خزاں آکر بیلیں ضایع ہو جاتی ہیں۔ اس درخت کے پتے خوشنما (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

کی پتیاں پیچ دار ہوتی ہیں اقسام ذیل اس جنس میں سب سے بہتر شمار کی جاتی ہیں۔ اگیریا۔ انس کلر۔ السٹرے ٹا۔ ٹاٹی کلر۔ اور ویٹ ٹیٹا۔ ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں اگر باغیچہ کی سیاہ مٹی میں گہرا کھود کر ان کو نصب کیا جائے تو خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ جبفریوں پر اُن کو چڑھانا ہوتا ہے۔ پوٹیاں نصب کر کے درخت پڑھائے جاتے ہیں۔

## "کاراگیوانیا"

کارڈی نیلیس۔ وسط امریکہ۔ کولمبیا۔ اور انڈیز۔ اصلی وطن ہے۔ کلکتہ کے ایک پودہ فروش تاجر نے ان ممالک سے منگا کر ہندوستان میں اس کو رواج دیا ہے۔ پتوں کی خوبصورتی کے لیئے اس کی کاشت کی جاتی ہے اس کی کاشت کسی قدر مشکل ہوتی ہے۔ مٹی جس میں پتوں کی کھاد اور کوئلہ کی آمیزش ہو۔ اس کے لیئے بہت موزوں ہوتی ہے۔ موسم برشکال اس کے شباب کا زمانہ ہوتا ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۷۲ ۔ ہوتے ہیں۔ موسم بارش میں اس کے پتوں پر بہار ہوتی ہے مگر کوئی شوقین اور باغبان اس کو زیادہ باغ میں جگہ نہیں دیتے ہیں اس کی پرورش کیواسطے ریتلی نرم مٹی اور کھاد ورا کہ مفید ہے۔

## "کاراٹس"

اِس کا اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے۔ اس کا نام پہلے نائی وڈوئے ریتم۔ تھا۔ اس کے پتے کسی قدر اینٹھے ہوئے گلابی رنگ کے دیکھنے میں مثل پرند کے گھونسلے کے ہوتے ہیں مثل بلرجیا کے اس کی کاشت کی جاتی ہے اور برشکال میں جڑوے لگاکر درخت بڑہائے جاتے ہیں۔ ہندوستان کے باغات میں اس کی ٹےبلس۔ کرو کوٹا۔ فُل گنس اور ہیوسیلس پائی جاتی ہیں۔ آخرالذکر کی پتیاں دیکھنے میں دبیز مثل کسی جانور کے چمڑے کے معلوم ہوتی ہیں۔

## "انناس"

خوبصورت پتیوں والا قابلِ آرائش انناس ہرسائی وائسٹری آڈی فولیا۔ ایک قسم کا انناس ہوتا ہے جس کا وطن جزیرۂ ملکا ہے اور اس کی پتیاں

نوٹ نمبر ۴۷۔ انناس بہت قسم کا ہوتا ہے اور اس کی اقسام دو حصوں پر تقسیم ہیں ایک وہ کہ جس میں پھل آتا ہے۔ دوسرے وہ کہ جس میں پھل نہیں آتا اور اس کے پتے خوبصورت ہوتے ہیں بغرض آرائش کونڈیوں مصنوعی پہاڑیوں اور فرن گھر کی کیاریوں میں لگاتے ہیں۔ وہ اقسام انناس جو پھل دیتے ہیں اُن کی کاشت کا ذکر (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

دھاری دار ہوتی ہیں پتیوں کے خوبصورت ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔
گلابی۔ سُرخ اور گہرے سبز رنگ کی دھاریاں پتوں کے طول میں ہوتی ہیں
گملوں میں لگانے کے لایق یہ قسم ہوتی ہے۔ اس کے لئے بالودار پتیوں کی
کھاد۔ جس میں نارجیل کے جٹے اور کوئلوں کی آمیزش ہو بہت موافق ہوتی ہے
برسات میں جڑوں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ سالی
وادیری سگے ٹاکا درخت بھی بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کی قسم جس کا نام
پورٹی اینا ہے اور جس کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ وہ سب
اقسام سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔

## "اکٹ میا"

اس خوبصورت جنس کے پتے گاؤدم اور بند ہوتے ہیں اگست ستمبر میں اس

بقیہ نوٹ نمبر ۳۳۔ بیل کے حصہ میں کر دیا گیا۔ اس موقع پر اس قسم کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہوا ایسی
سے پرورش کے واسطے ریتلی مٹی۔ گوبر کا کھاد۔ راکھ۔ پرانے مکان کا چونہ اینٹ کے ذرے۔ مفید ہیں
اس کے دینے جڑوں کے ذریعہ سے بڑھانے جاتے ہیں۔ اس کے درخت کے پتوں پر
خوبصورتی اور تازگی بزمانہ موسم بارش اور موسم گرما ہوتی ہے۔ موسم سرما میں اس کے پتے
کسی قدر مضمحل رہتے ہیں موسم سرما میں پانی کم اور احتیاط کے ساتھ دینا چاہئے۔

نوٹ نمبر ۳۴۔ اکٹ میا کا درخت اس وقت تک بھوپال میں نہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

موتی کے گول ہوتے ہیں جو کھل کر ادنیٰ قسم کے پھول بن جاتے ہیں۔ اس کی کاشت مثل اناناس کے کی جاتی ہے۔ زیر کاشت دو قسمیں ہیں۔ ایک نعل گنس جس کے پتے چوڑے اور دبیز ہوتے ہیں اور مثل مونگے کے پھول کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔

ڈِس کلر یہ دوسری قسم ہے اس کے درخت پست قامت اور نازک ہوتے ہیں اس کی کلیوں کا بالائی حصہ گہرا سُرخ ہوتا ہے اور دیکھنے میں اسکی کلیاں مثل اسے بیرس پری کے ٹوری اس کے تخم کے ہوتی ہیں۔

## "بل بیرجیا"

اس کا درخت جیومٹا خوبصورت ہوتا ہے۔ پتیاں دبیز مثل ایلوے کے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۴ ہ ہے۔ لگایا گیا ہیں نے اس کے درخت لکھنؤ ہارٹیکل چرل گارڈن میں دیکھے تھے اس وقت پھول کا موسم نہیں تھا۔ لیکن اس کا طریقہ کاشت وہ ہی ہے جو آرائشی اناس کی کاشت کے لیئے مقرر ہے۔

نوٹ نمبر ۵ ۷۔ بل بیرجیا کے درخت عیش باغ میں بھی تھے اور باغیچہ احمد آباد کے گلاس ہاؤس میں موجود ہیں اس کی کاشت مثل آرائشی اناس کے کی جاتی ہے۔ اس کا درخت کونڈیوں اور پہاڑیوں میں لگایا جاتا ہے۔ اسکا پھول ہلکے سُرخ رنگ کا نہایت خوبصورت ہوتا ہے جو آخر موسم بارش میں پھوٹتا ہے۔ موسم سرما میں پانی کم دینا چاہیئے۔ (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

انیٹھی ہوئی ہوتی ہیں اس کا اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے۔ وہاں درختوں پر اُگا ہوا
بکثرت دیکھنے میں آتا ہے اور اس طرح واضح ہو جاتا ہے کہ یہ درخت بلا امداد کسی
دوسرے درخت کے ہرگز ہو نہیں سکتا۔ ہندوستان میں اس کی کاشت بطریق
انناس گملوں میں کی جاتی ہے اور مُرکب مٹی جو انناس کو مفید ہوتی ہے وہی
اس کے لئے بھی موزوں ہوتی ہے۔ میں نے لکڑیاں گاڑ کر اور نیز خس پوش
پودہ خانہ میں اس کی کاشت کامیابی کے ساتھ کی ہے اقسام ذیل زیر کاشت
ہیں۔ بائی کلر۔ ٹرائی کلر۔ وٹ ٹے ٹا۔ مے لاتن تھا۔ پیرامیڈیلس۔ ولی اس
زرنی لوسا۔ لی اوپول ڈائی۔ موریلیا ٹاسائی۔ ساانڈرسائی۔ تھرسوئی ڈیا۔
اور زوسنے ٹا۔

## ”ٹِی لینڈسی آ“

اس جنس کا اصلی وطن امریکہ ہے۔ درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ ظاہرا
صورت و قامت میں مثل آخرالذکر کے ہوتا ہے یہ درخت بطور خود بلا کسی دوسرے
درخت پر چڑھے ہوئے بالیدہ نہیں ہوتا جنس کی اقسام درختوں پر اُگی ہوئی

بقیہ نوٹ نمبر ۵۷۔ موسم گرما میں روزانہ آبپاشی کرے اور غسل بھی دے اس کی پرورش
کے واسطے ریتلی مٹی معمولی کھاد پُرانے مکان کے چونے کے ٹکڑے۔ کنکر کے چھوٹے ٹکڑے بہت
مفید ہیں۔

دیکھنے میں آتی ہیں پتوں کے مختلف رنگ دار ہونے کی وجہ سے یہ جنس مشہور ہے اگر اس کا درخت کسی موٹی لکڑی کے سہارے لگا دیا جائے اور اُس لکڑی میں چوئی لپیٹ دی جائے اور ہمیشہ تر رکھی جائے تو بخوبی بالیدہ ہوتا ہے گملوں میں بھی اس کی کاشت بطریق بل بریا کے کی جاسکتی ہے۔ غالباً زیر کاشت اقسام میں سب سے زیادہ خوبصورت قسم - نوسائی کا - کی ہے چونکہ یہ قسم حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے۔ اس لیئے اس ملک میں بہت کمیاب ہے اقسام ذیل زیر کاشت ہیں۔

گنگ یانا - لنڈی نائی - اس پلنڈلس - زریبنا - اور زونیٹا اٹری کیو لاٹا ایک قسم ہے - جس کا وطن اصلی جمیکا ہے - اس کا نام مسافروں کا درخت بھی ہے - اس میں غدود نکل آتا ہے - جس میں عرق ہوتا ہے اور پچھنی لگا کر مسافر اپنی پیاس بجھاتے ہیں - اس کی چند دیگر اقسام مثلاً اُس نی اوڈس - خوبصورت قسم ہے جنوبی امریکہ میں درختوں کی شاخوں میں لٹکے ہوئے مثل بال کے جوڑے کے دکھائی دیتے ہیں - لیزخس اق ائش - موسم برشکال میں اس کے جڑ والے اور نئی شاخیں درختوں پر پھینک دی جاتی ہیں -

## "پٹکرینا"

یہ ایک جنس ہے جس کے درخت مثل خودرو اور دبیز آبی گھاس کے

ہوتے ہیں موسم گرما اور برسات میں چمکدار سُرخ رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ ہر قسم کی زمین میں بالیدہ ہوجاتا ہے۔ اَنناس کی کاشت کے لیئے جو مٹی بتلائی گئی ہے وہ اُس کے لیئے موزوں ہوتی ہے۔ جڑوں کے ذریعہ سے اس کے درخت بڑھائے جاسکتے ہیں۔

(۱) برومی قولیا۔ تمام اقسام سے اُس کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے اور کُھلی کیاریوں میں لگانے کے لیئے بہت موزوں ہوتا ہے۔ اس کے پتّے کا نیچے کا حصہ سفید رنگ کا روئیں دار ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے ممتاز ہونے کی وجہ یہی ہے۔

(۲) اُول فرسائی۔ اس کے پتّے چوڑے اور صورت میں مثل نمبر ۱ کے ہوتے ہیں۔

(۳) پیونی کیا۔ اس کا درخت بہ نسبت دیگر اقسام کی چھوٹا ہوتا ہے پھول اور

بقیہ نوٹ نمبر ۶۷۔ کونڈیوں مصنوعی پہاڑیوں اور فرن گھر کی کیاریوں اور سایہ دار جگہ میں کرنا چاہیئے۔ موسم گرما میں پھول آتا ہے اور موسم بارش میں اس کے درخت بہت شاداب رہتے ہیں۔ موسم سرما میں اس کے درخت مُضمحل ہوجاتے ہیں اس موسم میں اس کے درخت کو سردی سے بچانا ضرور ہے اس کے پھول گہرے سُرخ رنگ کے بھلے معلوم ہوتے ہیں کاشت کے واسطے ریتلی مٹی گوبر کا کھاد۔ راکھ اینٹ کے ٹکڑے مفید ہیں۔ درخت جڑوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔

اس کے غلاف کے دبیز ہونے کی وجہ سے اس کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(۴) ان ٹگری فولیا۔ اس کی پتیاں تپلی ہوتی ہیں اور اُن کے کنارون پر مثل دیگر اقسام کی پتیوں کے کٹاؤ نہیں ہوتا۔ پھول کی ڈنڈیاں لانبی۔ ملایم اور پھولی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور اس کے پھول کچھ خوبصورت نہیں ہوتے۔

(۵) فروٹی کوسا۔

(۶) رے ٹی فولیا۔ چمک دار سُرخ رنگ کے پھول پچاس سے ساٹھ تک ایک گچھے میں ہوتے ہیں۔

(۷) آل ٹتس ٹی نیائی۔ ماہرین فن بیان کرتے ہیں کہ اس کے پھول کی ڈنڈی چھوٹی اور دبیز ہوتی ہے جن میں نالی دار زردی مائل سفید رنگ کے لانبے پھول ہوتے ہیں۔

(۸) سپلے ٹی فائی لا۔ اس کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔

## ووڈنگاناناناہ

سدا بہار جھاڑ کی یہ ایک جنس ہے جس کی بیلیں بڑی اور دبیز روئیں دار

نوٹ نمبر ۷۔ ٹنگا سدا بہار درخت ہے۔ اس کو ونٹر ترن گھر کی پہاڑیوں میں اونچی پشت مقام پر لگاتے ہیں۔ اس کو روشن ہوادار مقام ہلکی دھوپ پسند ہے۔ اس کی شاخیں پہاڑیوں یا ہی پشت مقام یا زمین پر مثل بیل کے چلتی ہیں اسکی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ہوتی ہیں۔ یہ جنس بوجہ خوبصورت ہونے کے زیادہ عجیب ہوتی ہے۔ سپیتھوڈی
فی ڈا۔ اس کے درخت وقتاً فوقتاً بوٹانی کل گارڈنس میں دکھائی دیتے ہیں
آراروٹ اسی درخت کی جڑ سے بنایا جاتا ہے۔ بحر ہند کے ساحل پر اس کے
درخت کثیرالوجود ہیں۔ پوٹیوں کے ذریعہ سے اس کا درخت بڑھایا جاتا ہے

## "اسے مارلؔ لی ڈاسی"

بلب دار پودہوں کی یہ ایک بہت بڑی جنس ہے۔ ہندوستان میں رواج
دینے کیلئے بہت مستعدی سے کوشش کی گئی۔ لیکن صرف معدودے چند
اقسام کی کاشت میں کامیابی ہوئی۔ بعض کو یہاں کی آب وہوا ناموافق ہوئی

بقیہ نوٹ نمبر ۷۔ شاخوں سے جڑیں نکل کر زمین میں پیوست ہوتی ہیں۔ اس کا درخت
موسم گرما اور بارش میں بہار پر ہوتا ہے۔ موسم سرما میں اس کے پتے گرجاتے ہیں۔ درخت معطل
رہتا ہے۔ موسم گرما کے شروع ہوتے ہی پتے نکلنا شروع ہوجاتے ہیں اور آخر موسم گرما میں
پھول زرد رنگ کا آتا ہے جو حقیقت میں نہایت عجیب صورت کا ہوتا ہے۔ اس کے درخت
گانٹھوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے آب خوردہ مٹی۔ موٹی ریت۔
بجری مفید ہیں۔

نوٹ نمبر ۸ ۷۔ اس جنس کی بہت قسمیں ہیں۔ نگمدرشن جس کو کہتے ہیں وہ اس جنس میں سے
ہے۔ اس جنس کی جتنی قسمیں ہیں۔ ان سب کی جڑیں پیاز کی صورت کی (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

اور فوراً ضائع ہو گئیں۔ بعض کئی سال تک بالیدہ ہوتی رہیں۔ لیکن پھول آنیکی نوبت نہ آئی۔ اور آخر کار کس مپرسی کی حالت میں ضائع ہو گئیں۔ معدودے چند

---

بقیہ نوٹ نمبر ۵۷ - ہوتی ہیں۔ اس کی کاشت میں بیشتر غلطیاں واقع ہوتی ہیں۔ جن کی وجہ سے پھول نہیں آتا۔ اور گانٹھیں سڑ جاتی ہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ گانٹھوں کو قبل از وقت لگاتے ہیں سالہا سال تک کونڈیوں اور زمین میں گانٹھیں دبی رہتی ہیں۔ موسم گرما سرما و بارش کے مختلف اثرات کی وجہ سے بیحد نقصان پہونچتا ہے گانٹھیں زمین یا کونڈیوں سے نکال کر اختتام موسم پر حفاظت نہیں رکھی جاتیں۔ اس لئے زیادہ ناکامیابی ہوتی ہے۔ جنس مذکورہ کی تخم ریزی موسم سرما میں ہوتی ہے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ ناواقفیت کی وجہ سے برابر آبپاشی کی جاتی ہے جس سے یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ گانٹھیں سڑتی ہیں اور پھول کبھی نہیں آتا۔ موسم سرما کے شروع ہونے پر اس جنس کی آبپاشی رفتہ رفتہ کم کرے۔ اس جنس کے درخت کے پتے زرد ہو کر جب خشک ہو جائیں تو گانٹھوں کو نکالکر ریت میں رکھے اور موسم گرما کے شروع ہونے پر گانٹھوں کو لگا دے تو مناسب ہے اس طرح پر گانٹھیں ضائع نہیں ہوتیں اور کچھ عرصہ تک رکھے رہنے سے گانٹھوں میں پختگی آجاتی ہے۔

مجھے اس جنس کی اقسام کے لگانے میں خود ناکامیابی ہوئی لیکن آخر کار تحقیق سے معلوم ہوا کہ جن نقصانات کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں وہ ہی ناکامیابی کا باعث تھے یہاں کی آب و ہوا اس جنس کی کاشت کے واسطے مناسب ہے۔ لیکن گرم مکان مثل گلاس ہاؤس کے ہونا مفید ہے۔ اس کی پرورش کے واسطے ریت کوئلہ کا برادہ آب خوردہ مٹی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اقسام اِس ملک میں پیداوار ہیں اور اپنی فصل پر خوبصورتی کے ساتھ پھولتی ہیں اور اُنکی کاشت و نگہداشت میں بھی دشواری نہیں ہوتی۔ جن اقسام کا اصلی وطن کیپ آف گڈ ہوپ ہے اُن میں کلیاں ہندوستان میں کبھی بھی نہیں آتیں اور وہاں سے منگانے کے مصارف اور کلکتہ کے قرب وجوار میں لگانے کی زحمت فضول ثابت ہوئی ممالک متحدہ میں نسبتاً زیادہ کامیابی ہوتی ہے۔ اور پہاڑی علاقوں میں اگر ہاٹ ہاؤس میں کاشت کی جائے تو بخوبی بالیدہ ہوجاتی ہیں۔ ہارٹی کلچرل گارڈنس لکھنؤ میں ایماریلس کی منتخب اور چیدہ اقسام کے درخت ہیں۔ وہاں مسٹر رڈلی صاحب مہتمم باغات نے بہت سی جدید اقسام کاشت کرکے پیدا کی ہیں۔

## "گے لن تھس"

نیوسے لِس۔۔ انگریزی نام اسنوڈراپ۔ اِس کا تذکرہ صرف اِس

بقیہ نوٹ نمبر ۷۸۔ پتی کا کھاد گوبر کا کھاد۔ یہ مرکب تیار کرے اور چھانکر کونڈیوں میں بھر کر گانٹھوں کو لگاوے تو مناسب ہے۔

نوٹ نمبر ۷۹۔ گے لن تھس کی کاشت فرن گھر میں کرنا چاہئے۔ شروع موسم سرما میں اِس کی گانٹھوں کو لگانا چاہئے۔ اور موسم سرما کے آخر ہونے تک پھول آجاتا ہے۔ اِس کو روشن اور ہوادار مقام مفید ہے۔ اِس کی پرورش کے واسطے ریت۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اِس غرض سے کیا گیا ہے کہ اس کی موصلیاں اگرچہ صحیح اور اچھی حالت میں یورپ سے ہندوستان پہونچ جاتی ہیں لیکن یہاں کے میدانی علاقوں میں اِن میں پھول آنے کی کوئی توقع نہیں۔ مگر برخلاف اس کے پہاڑی علاقوں میں کامیابی کے ساتھ بالیدہ ہوکر پھول لاتی ہیں۔

## "لیوکیوجم"

اِس ٹی وم۔ انگریزی نام اسنوفلیک اِس کے پھول بہت زیادہ مشابہ اسنو ڈراپ کے پھول کے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر وہٹ صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں اِس کے پھولنے کا زمانہ موسم گرما ہوتا ہے۔ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ کونور۔ اور اوٹاکمانڈ۔ میں پھول خوب آتے ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۷۹۔ کوئلہ کا برادہ۔ کالی مٹی۔ گوبر کا کھاد۔ پتی کا کھاد اینٹ کے ذرے مفید ہیں۔ اس کے درخت گانٹھوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۸۰۔ یہ درخت بھی گانٹھ دار ہوتا ہے اس کی کاشت فرن گھر میں کرنا چاہئے اس کو روشن اور ہوادار مقام پسند ہے۔ آغاز موسم گرما میں گانٹھوں کو لگانا چاہئے موسم مذکور کے آخر ہونے تک اس میں پھول آجاتا ہے۔ اسکی پرورش کے واسطے۔ ریت۔ سیاہ مٹی۔ کوئلہ کا برادہ گوبر کا کھاد۔ پتی کا کھاد مفید ہے۔

# امیریلیس [۸۱]

بلب دار پودھوں کی یہ ایک خوبصورت جنس ہے۔ ہندوستان میں خوب بالیدہ ہوتی ہے۔ اس کے عام پسند ہونے کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے اور پچاسوں جدید اقسام مختلف رنگ کی پیوند کر کے زیر کاشت لائی گئی ہیں۔ ان کی کاشت بہت آسان ہے۔ ایک مرتبہ جڑ پکڑ لینے کے بعد پھر چنداں تردد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دسمبر اور جنوری میں بلب کو تازہ مرکب مٹی میں رکھ دینا چاہئے۔ مرکب مٹی بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ باغیچہ کی تازی مٹی میں خوب بوسیدہ گوبر اور پتیوں کی کھاد اور بالو ملا کر بنائی جائے اور خفیف آبپاشی کی جائے۔

نوٹ نمبر ۸۱۔ امیریلس کی چند قسمیں بھوپال کے باغات میں موجود ہیں جن کو کونڈیوں میں لگایا گیا ہے۔ یہ درخت گانٹھ دار ہوتا ہے۔ موسم گرما میں مختلف رنگ کے پھول گچھے کی شکل میں آتے ہیں۔ اس درخت کی کونڈیاں پھولی ہوئی قرن گھر میں نہایت بھلی معلوم ہوتی ہیں اس کی بہار دیرپا نہیں ہوتی ہے اس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں اس درخت میں جب پھول نہیں ہوتا ہے تو یہ درخت خوشنما نہیں معلوم ہوتا۔ یہاں موسم سرما میں اس کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا البتہ سرد موسم میں آبپاشی کم کرنا چاہیے اور درختوں کو ہلکی دھوپ میں رکھے تو مناسب ہے اس کی پرورش کے واسطے۔ ریت سیاہ مٹی گوبر کا کھاد مفید ہے۔

جب بلب میں انکھوے پھوٹ آئیں اور بڑھنے لگیں اس وقت پانی خوب دیا جائے
تو مارچ اپریل تک پھول آجاتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں مارچ کا مہینہ مرکب
مٹی بھر کر گملوں میں نصب کرنے کا ہوتا ہے۔ جب پھول دے چکیں تو گملوں کو
اُٹھا کر کسی گوشہ میں علیحدہ رکھدیا جائے تاکہ پودے اپنی بقیہ عمر گزار سکیں
موسم برسات میں بلب کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ گملوں میں بھر دینا چاہیئے۔
نشیبی بنگال میں اس کے درخت موسم سرما میں ضائع نہیں ہوتے۔ لیکن بالائی
ہندوستان اور پہاڑی علاقوں کے درخت اس زمانہ میں بوجہ شدت سرما ضائع
ہوجاتے ہیں۔ اس لئے آخرالذکر دو مقامات میں مناسب یہ ہے کہ جب درخت
اپنی عمر کو پہونچ جائیں تو پانی دینا قطعاً بند کر دینا چاہیئے۔ تاکہ رفتہ رفتہ درخت
خشک ہوجائیں۔

بلاڈونا۔ انگریزی میں اس کا نام۔ بلاڈونا للّی ہے اور ہندوستان کی باغات
میں اس کا درخت عموماً پایا جاتا ہے۔

جوزفائی فی کیپ آف گڈ ہوپ سے اس کے درخت لائے گئے ہیں
وہاں اس کی متعدد اقسام ہوتی ہیں۔

پیوند کے ذریعہ سے بعض اقسام حاصل کی گئی ہیں اور انگریزی و ہندوستانی
اشجار فروشوں کی فہرست میں درج ہیں۔ ان کی تعداد سو سے زیادہ ہے۔
ان کو اگر بیان کیا جائے تو فضول طوالت ہے۔ لیکن ذیل میں چیدہ اور منتخب

خوبصورت اقسام کے نام بیان کئے جاتے ہیں۔

رے ٹی کیوے ٹا۔ مسز گا، نیلڈ مسز ڈبلولی۔ امپرس آف انڈیا۔ ڈاکٹر ماسٹرس۔ کاونٹس آف ڈفرن۔ کرنل بربینی سکلے رنڈا۔ غیری کوئن۔ اور اتھیو کنڈی ڈا۔ اس کے درخت پستہ قامت پتے مثل گھاس کے پھول سفید اوسط درجہ کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم اس کی ان تھرس ہے۔ حاشیوں پر یا چھوٹے چھوٹے تختوں میں لگانے کے لئے موزوں ہوتی ہے۔

## "زے فرن تھر"

انگریزی نام زی فرفلاور۔ اور ہوائے مغربی کا پھول۔ فلاور آف دی ویسٹ ونڈ ہے۔ درخت چھوٹے ہوتے ہیں۔ موسم برشکال میں جب پورے طور پر پتیاں نکل آتی ہیں تو ہر ایک شاخ میں ایک ایک پھول مثل گل لالہ کے کھلتے ہیں جس مقام پر ان کو لگایا جائے وہاں کوئی نشان کر دینا چاہئیے۔ ورنہ پتوں کے جھڑ جانے کے بعد گوڑنے میں درختوں کے ضائع ہوجانیکا احتمال رہتا ہے۔ پہاڑی مقامات اس کے پھول اوائل بارش میں بکثرت آتے ہیں لان کے کناروں یا پستہ قامت جھاڑ اور درختوں کے نزدیک اُن کو لگا دیا جائے تو نہایت خوشنما اور دلفریب منظر بناتے ہیں۔ سفید پھول والی قسم کو بعض لوگ

---

نوٹ نمبر ۸۲۔ زے فرن تھر تین قسم کی یہاں بھوپال کے باغات میں موجود ہے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

امریکہ کا زعفران کہتے ہیں۔ فلیوا۔ اور انڈر سونائی کے پھول زرد ہوتے ہیں اور خوبصورت اور قابل پسند تصور کئے جاتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ ہندوستان کے سرد ممالک میں اس کی کاشت کی کوشش کی گئی یا نہیں۔

(۱) کیری سنے ٹا اسکی پتیاں مثل گھاس کے پتلی ہوتی ہیں۔ پھول بڑے اور گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔

(۲) روزیا۔ اس کے پھول مثل نمبر ۱۔ کے لیکن چھوٹے ہوتے ہیں۔

(۳) ٹیوبس سپے تھا۔ پھول سفید ہوتے ہیں اور زعفران کے پھول کے مشابہ ہوتے ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۸۲۔ ایک کا رنگ گلابی ہے اور دوسری دو قسمیں سفید رنگ کے پھول کی ہیں یہ درخت گانٹھ دار رہتا ہے اسکی گانٹھ مثل پیاز کے ہوتی ہے موسم بارش میں پھول آتا ہے اس کی کھاد مٹی۔ آخر موسم گرما میں تبدیل کرنا چاہئے۔ بہار ختم ہونے کے بعد اس کی گانٹھوں کو کونڈی اور زمین سے نکال کر ریت میں رکھنا چاہیئے اور موسم مناسب پر جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے زمین اور کونڈیوں میں جہاں مناسب ہو لگا دے دیکھا گیا ہے کہ اس کی گانٹھیں سالہا سال تک زمین میں اور کونڈیوں میں لگی رہتی ہیں اور کبھی تبدیل نہیں کی جاتیں۔ اس سے دو نقصان ہوتے ہیں۔ اول درختوں میں پھول کم آتا ہے۔ دوم گانٹھیں یکجا اکٹھی ہو کر ترقی نہیں کرتیں۔ اس لیئے اس کی بہار ختم ہوتے ہی گانٹھوں کو نکال کر مذکور الصدر طریقہ پر رکھنا چاہیئے اس کی افزائش اور پرورش کے واسطے ریتلی مٹی گوبر کا کھاد مفید ہے۔

## "ہب ران تھس[۸۳]"

اِس جنس کے پھول صورت میں مثل آخر الذکر کے ہوتے ہیں اور اس کی سات قسمیں ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ کاشت کی جاتی ہیں اور موسم برسات میں پھول لاتے ہیں۔ ہر قسم کی زمین میں ہو جاتا ہے۔ لیکن ہلکی اور طاقتور زمین میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔

## "اِس پرٹے کے لیا[۸۴]"

فارموسس سی ما۔ انگریزی نام ہے کوبی لِلی۔ اس کے پھول بڑے۔ خوبصورت۔ چمکدار۔ سُرخ رنگ کے ٹھوس ڈنڈی والے مثل مرغ کیس کے جھکے

---

نوٹ نمبر ۸۳ ۔ ہب ران تھس گانٹھ دار درخت ہے اس کی گانٹھیں آخر موسم گرما میں لگائی جاتی ہیں۔ پھول موسم بارش میں آتا ہے۔ پھول مختلف رنگ کے ہوتے ہیں شکل ایسی ہوتی ہو جیسے ہی پی اس ٹرم کے پھول کی ہوتی ہے بہار کے ختم ہونے پر جب درخت خشک ہو جاویں تو اس کی گانٹھوں کو بھی ریت میں رکھنا ضروری ہے تاکہ پختہ ہوں پرورش کے واسطے ریتلی مٹی اور گوبر کا کھاد مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۸۴ ۔ یہ درخت گانٹھ دار ہوتا ہے۔ اس کی گانٹھیں مدراس سے منگا کر عیش باغ میں لگائی گئی تھیں۔ گانٹھوں کو آغاز موسم گرما یا آخر فروری میں کونڈیوں میں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

ہوئے ہوتے ہیں اوٹاکمانڈ کے باغات میں اس کے درخت بکثرت ہیں۔ کلکتہ
میں اس کو گملوں میں لگاتے ہیں۔ موسم گرما اور موسم برسات اُن کے چھوٹنے کا
زمانہ ہوتا ہے۔ مثل یورپ کے موسم سرما آتے ہی پہاڑی علاقوں میں
اس کی پتیاں گر جاتی ہیں۔ اگر پانی بند کر کے درختوں کو دھوپ دکھائی جائے اور
کچھ عرصہ تک اُن کو بالیدہ نہ ہونے دیا جائے تو دوسرے سال میں خوب
پھول لاتے ہیں۔ مسز لنڈن صاحبہ فرماتی ہیں کہ نم جوئی میں تہہ پا کر اس کا بلب
لگا دیا جائے تو پھول خوبصورت آتے ہیں۔

(۲) ڈل ہاوزی بہ نسبت نمبر ا۔ کے اس کی پتیاں چوڑی ہوتی ہیں۔
اور پھول کی پنکھڑیاں پتلی ہوتی ہیں۔ اپریل میں پھول سفید رنگ کے آتے ہیں

بقیہ نوٹ نمبر ۴۴۔ لگا کر روشن و ہوادار مقام میں رکھا تھا درخت جلد تیار ہوئے نصف
بہار موسم گرما میں اور نصف بارش میں ہوئی۔ اول الذکر زمانہ میں پھول زوردار تھے بعدہٗ
پھولوں میں مثل سابق کے زور اور رونق نہ رہی۔ اس کی بہار کے واسطے موسم گرما کا آخر زمانہ
ہوتا ہے۔ موسم سرما میں اس کے درختوں کی آبپاشی کو بند کرے۔ درختوں کے خشک ہونے پر
گانٹھوں کو بحفاظت رکھے اور آیندہ آغاز موسم گرما میں لگا دے اس کی پرورش کے واسطے
ریت۔ پتی کا کھاد گوبر کا کھاد۔ کوئلہ کا برادہ۔ تار جیل کے جٹوں کے باریک باریک ٹکڑے
مٹی کے مرکب کو چھان کر باریک جٹوں کو ملا کر کونڈیوں کو بھرے اور گانٹھوں کو لگا دے

اور کچھ خوبصورت نہیں ہوتے۔

ان دو اقسام کی کاشت گملوں میں کرنی چاہیئے اور مٹی جس میں خوب بوسیدہ گوبر پتوں کی کھاد اور باغیچہ کی سیاہ مٹی ملی ہو۔ استعمال کرنی چاہیئے اور کافی مقدار میں بالو کی آمیزش بھی مٹی میں ہونی چاہیئے۔ تاکہ علاوہ ہلکی ہو جانے کے لستگی باقی رہے فروری اور مارچ میں گملوں میں بھرنا چاہیئے۔

## ”گری فی نیا[۵]“

جنوبی امریکہ کا بلب دار پستہ قامت درخت ہے پتیاں چوڑی مستطیل رگیں اُٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ طریقۂ کاشت مثل ایماریلس کے بہترین طاقتور ہلکی ہونی چاہیئے پانی کے نکاس کا معقول انتظام ضروری ہے۔ ہیاسن تھینا۔ تمام اقسام میں سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے نیلے رنگ کے پھول مثل ہیاسنتھ کے ہوتے ہیں باغات میں اس کے درخت کمیاب نہیں ہیں۔ بک سیما اور ارنے ٹا۔ قابل پسند اقسام ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۸۵۔ گری فی نیا کی کاشت مثل ہیاسن تھس اور امیریلس کے کی جاتی ہے۔ گانٹھوں کو لگا کر گلاس ہاؤس میں رکھیے۔ پرورش کے واسطے سیاہ چکنی مٹی۔ گوبر کا کھاد۔ ریت۔ کوئلے کے ٹکڑے۔ مفید ہیں۔

# "ڈوریٹی اَن تھز"

آسٹریلیا کے ایک سدابہار جھاڑ کی یہ ایک جنس ہے جس کے پھول اور پتیاں ایلوے کے پھول پتیوں سے مشابہ ہوتے ہیں بمقابلہ وہاں کے اس ملک میں اس کے درخت بدیر پھول لاتے ہیں نیم سرد ممالک میں اس کی بالیدگی کے لئے ضروری سامان قدرتی طور پر مُہیا ہوتا ہے۔ مثل اے کیو اور فورکری یا کے اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ تخم بوکر اور ٹوٹوں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

اکسِلسَا۔ لان میں لگانے کے لئے یہ درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔ پھول بکثرت چمکدار سُرخ رنگ کے للی کے برابر ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۸۶ ۔ یہ درخت اتیریلس کی جنس میں سے ہے۔ یہاں اس کی پرورش فرن گھر میں ہو سکتی ہے۔ صبح کی ہلکی دھوپ اور گلاس ہاؤس کی ہلکی گرمی مفید ہے اس کے پُرانے درختوں سے جو جُڑ وے برآمد ہوتے ہیں اُن سے اُس کو بڑھاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے پتی کا کھاد۔ باغ کی معمولی مٹی ریت۔ ہموزن مفید ہے۔ اگر اس کے درخت لان پر کیاری بناکر لگائی جائیں تو یہاں کے موسم گرما کی سخت دھوپ جلاکر بدنما کردے گی اگر لان پر لگانا مقصود ہو تو بزمانہ موسم گرما ٹٹی یا پارچہ کے ذریعہ سے سایہ کرے اور آبپاشی خوب کرنا چاہئے۔ اور آخر دن میں سایہ درختوں پر سے ہٹادیا جاوے۔

پال میری۔ یہ بھی لان کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے پھول کا رنگ سُرخ اور صورت میں مثل قیف کے دیرپا ہوتا ہے۔

## "کرکیولی گو"

کوہ ہمالیہ میں یہ جنس پائی جاتی ہے۔ دیکھنے میں یہ پتے پام اور چوڑی گھاس کے درمیان ہوتے ہیں۔ مثل پام کے نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرنری یا پام ہاؤس میں لگے ہوئے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ قابل کاشت اقسام۔ ری کروے ٹا۔ جس کے پتے مختلف رنگ کے اور اسٹرے ٹا۔ اور ویری گے ٹا۔ سب اقسام میں بہتر شمار کی جاتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں ان کی کاشت ہاٹ ہاؤس میں ممکن الوقوع ہے۔ تخم بوکر اور ٹوتے نصب کرکے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۷۸۔ کریولی گو کے درخت یاہر منگا کر عیش باغ کی مصنوعی پہاڑیوں میں لگائے گئے تھے۔ اس کے درخت موسم گرما میں اپنی گہری سبزی سے نہایت خوشنمائی پیدا کرتے تھے۔ یہی قسم کا ہوتا ہے یہاں پر جو قسم تھی اُس کا پتہ سبز تھا اس کا تعلق ایریلس کی جنس سے ہے۔ پھول ہلکا زرد چمکدار ہوتا ہے اور موسم گرما میں پھولتا ہے اس کو جڑ دے کے ذریعہ سے بڑھاتے ہیں پرورش کے واسطے یہاں گوبر کا کھاد۔ موٹی اور باریک ریت اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کم مقدار میں۔ پرانے مکان کا چونہ معمولی مٹی باغ کی مفید ہے۔ اس کی کھاد مٹی کو نہایتہ بارش تبدیل کرنا چاہیئے۔

# "ہی پی آس ٹرم"

انگریزی نام .نایٹ اسٹار للی - یہ ایک بلب دار طویل القامت جھاڑ جو فہرستوں میں ایمارلس کے نام سے اکثر درج پائے جاتے ہیں. اس کے پتے چوڑے ہوتے ہیں اور موسم سرما میں گرجاتے ہیں اور مارچ میں جب اُن میں پھول آتا ہی تو پھر نکل آتے ہیں۔ عموماً اس کے پھول ایک گچھے میں پانچ ہوتے ہیں - جن کی ڈنڈی قریباً چودہ انچہ لانبی ہوتی ہے - بشکل للی پھول بڑے ہوتے ہیں۔ اِس کے پھول اندرونی غلاف کا رنگ شوخ ہوتا ہے اگر بغور دیکھا جائے تو شکل ستارہ کے معلوم ہوتا ہے۔ ان اقسام میں ایک دوسرے سے بہت خفیف فرق ہوتا ہے۔

---

نوٹ نمبر ۴۴ - امیریلس کی ذات سے ہے یہاں پر اس کی دو قسمیں ہیں ایک کا پھول سفید دوسرے کا گہرا شرخ ہوتا ہے موسم گرما میں پھول آتے ہیں - اس کو کونڈیوں میں لگاکر نرن گھر میں رکھتے ہیں. اس کے پھولوں سے نرن گھر میں زیبائش ہوتی ہے - اس کی بہار جلد ختم ہو جاتی ہے - اس کی گانٹھوں کو نرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں میں بھی لگاتے ہیں. جو موسم گرما میں پھولتی ہیں۔ اس کی کھاد مٹی آخر موسم سرما میں تبدیل کرنا چاہئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اسکی گانٹھوں کو نکال کر ریت میں رکھے اور موسم سرما کے آخر میں لگا وے تو بلاشبہ پھول ضرور آتے ہیں۔ اس کی پرورش کے لئے یہاں پر ریت - سیاہ مٹی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

قریباً تمام اقسام اس ملک میں بخوبی بالیدہ ہو جاتی ہیں ڈاکٹر
ووہبٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر کیری صاحب کے باغات
واقع سیرام پور میں قریباً ستر اقسام تھیں جو پیوند کے ذریعہ سے تیار
کی گئی تھیں۔ موسم گرما اور آغاز برشکال اُن کے شباب کا زمانہ ہوتا
ہے۔ بڑے بڑے گملوں میں بھی اُن کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کھُلی
ہوئی کیاریوں میں مخصوص اسی کے درخت لگائے جائیں تو خوب بالیدہ ہو کر خوشنما
پھول لاتے ہیں۔ کاشت میں بہت زیادہ تردد کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن
ہر دو تین سال کے بعد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دینا مفید ہوتا ہے۔
ہلکی اور طاقتور مٹی میں خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ (۱) فل گی ڈم۔ (۲) ری ٹی کیولڈم
(۳) ای کیو اس ٹری مے جس (۴) اسٹائی لوسم۔ کلکتہ کے باغات میں عموماً یہ اقسام
پائی جاتی ہیں ان کے پھول قریب قریب مشابہ ہوتے ہیں پھول کی ڈنڈیاں
سبزی مائل سفید اور اُن کا اندرونی غلاف سُرخ ہوتا ہے۔

(۵) ام بی گیو ام۔ پھول کا رنگ قریباً سفید ہوتا ہے۔

(۶) جان سونائی۔ یہ قسم پیوند کر کے حاصل کی گئی ہے۔ سب اقسام سے
جدا اور بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ پھول کی ڈنڈی سفید اور پنکھڑیوں کا رنگ
گہرا سُرخ ہوتا ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۴۸۔ کوئلہ کا بُرادہ۔ گوبر کا کھاد۔ پتی کا کھاد۔ اینٹ کے ذرّے مفید ہیں۔

## "وال لوٹا"

پیپوریا۔کیپ آف گڈ ہوپ کا ایک ثمر دار پودا ہے۔جب درخت میں پتیاں پورے طور پر آجاتی ہیں تو ہی پی اس ترمبلی شکل کے پھول شوخ سرخ رنگ کے آتے ہیں اس ملک میں پھول ہوتا ہے۔ اور مثل سدا بہار جھاڑ کے اس کی نگہداشت کی جاتی ہے۔

## "لی کورس"

اب اس ملیب کا شمار ایمارلیس کے اقسام میں ہے اور طریقہ کاشت و نگہداشت بھی وہی ہے۔

---

نوٹ نمبر ۸۹۔ وال لوٹا۔ایمرلیس کی ذات سے ہے اس کو کونڈیوں اور فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں اور روشن سایہ دار کیاریوں میں لگاتے ہیں۔اس کا پھول سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔اس کے درخت جڑوسے کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں اور موسم گرما اس کے بہار کا زمانہ ہے پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔پتی کا کھاد۔ریت۔اینٹ کے باریک ذرونکا مرکب مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۹۰۔ لی کورس۔ایمرلیس کی ذات سے ہے۔اس میں سیدھی شاخ پیدا ہوتی ہے شاخ کے سرے پر پھولوں کا گچھا نکلتا ہے۔اس کی بہار جلد ختم ہو جاتی ہے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

(۱) آرزیا۔ چین اصلی وطن ہے۔ متعدد بڑے سنہرے رنگ کے پھول کا ایک گچھا ہر درخت میں ہوتا ہے۔ دیکھنے میں پھول کی شکل کسی قدر للی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اگست اور ستمبر پھول لانے کا زمانہ ہوتا ہے۔

(۲) رے ڈی ایٹا۔ اصلی وطن جاپان ہے۔ اگست اور ستمبر میں ہلکے سُرخ رنگ کے بڑے بڑے پھول کھلتے ہیں۔

## ”نی ری نی“ [۹۱]

کیپ آف گڈ ہوپ کا بلب دار طویل القامت جھاڑ ہے۔ اس جنس میں سارنی ان سِنس یعنے گیوانسی لِلی۔ شامل ہے۔ خوبصورت پھولوں کے گچھے نکلتے ہیں۔ کلکتہ کے قرب وجوار میں اس کا درخت کبھی پھول نہیں لایا

بقیہ نوٹ نمبر ۹۰۔ پھول دینے کا زمانہ یہاں موسم بارش ہوتا ہے۔ عرصہ ہوا کہ اس درخت کی گانٹھیں باغیچہ لال کوٹھی میں لگائی گئیں تھیں۔ بارش کے ختم ہونے پر اس کی جڑوں کو نکال کر ریت میں رکھتے ہیں۔ موسم گرما کے آخر میں گانٹھوں کو لگاتے ہیں۔ جو زمانہ بارش پھولتی ہیں اس کی پرورش کے واسطے پتی کا کھاد۔ ریت۔ اینٹ کی باریک ذرے کوئلے کا برادہ۔ گوبر کا کھاد مفید ہے۔ گلاس ہاؤس میں اگر اس کی کاشت کی جائے تو زیادہ مفید ہوگا۔

نوٹ نمبر ۹۱۔ نی ری نی۔ امیریلس کی ذات میں سے ہے۔ اس کی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

بالائی ہندوستان میں اس کے درخت بخوبی کاشت کئے جاتے ہیں مثل ایماریلیس کے۔ اس کی کاشت ونگہداشت کرنی چاہیے۔

## "کرینم"[92]

ڈاکٹر ووہٹ صاحب نے اپنی فہرست میں اس جنس کی قریباً تینتیس ۳۳

---

بقیہ نوٹ نمبر ۹۱- گانٹھوں کو کونڈیوں میں لگاکر ون گھر میں جہاں روشنی اور ہوا کافی ہو رکھتے ہیں اکثر لوگ اس کو سالہاسال تک کونڈیوں میں لگا رہنے دیتے ہیں۔ جو اس کے پھول دینے کے حق میں مضر ہے۔ شروع موسم گرما میں پھول آتا ہے۔ پھول کے بہار کے ختم ہونے پر اس کی گانٹھوں کو آرام دینے کے لیے ریت میں رکھنا چاہئیے اور موسم سرما کے آخر میں اس کی گانٹھوں کو از سر نو لگاتے۔ ریت میں رکھنے سے اس کی گانٹھیں پختہ ہوتی ہیں اور قوت زائل نہیں ہوتی۔ اس کے درخت گانٹھوں کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں میں نے اس کو اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے۔ اس لیے مجھے علم ہے کہ اس کی پرورش کے واسطے گوبر کا کھاد۔ پتی کا کھاد۔ کوئلے کا برادہ۔ سیاہ معمولی مٹی۔ اینٹ کے باریک ٹکڑے۔ ان چیزوں کا مرکب تیار کرکے کونڈیوں میں بھرے اور گانٹھوں کو لگادے۔ کامیابی ہوگی۔

نوٹ نمبر ۹۲- ایمریلس کی ذات میں سے ہے۔ اس کی بہت قسمیں ہیں۔ لکھنؤ ہارٹیکلچرل گارڈن میں اس کی بہت قسمیں میں نے دیکھی ہیں بھوپال میں اس کی چند قسمیں عشرت باغ میں تھیں۔ یہ درخت گانٹھ دار ہوتا ہے اور گانٹھ کے ذریعہ سے بڑھایا جاتا ہو۔ (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

اقسام درج کیں ہیں اور علاوہ اس کے تیس اقسام پیوند کر کے حاصل کی گئی ہیں
ان سب اقسام کے درخت باغات سیرام پور میں موجود تھے اور قریباً جملہ اقسام
موسم برسات میں پھول لاتے تھے - جہاں تک میں جانتا ہوں ان تین سے
زیادہ تر باغات سیرام پور میں اور نہ کسی دوسری جگہہ کلکتہ کے قرب وجوار میں مل سکتے
ہیں - اس میں کوئی کلام نہیں کہ ان میں اکثر اقسام ایک دوسرے سے بہت
زیادہ مشابہ تھیں اور محض خفیف فرق تھا - چنانچہ صرف بوٹانی کل باغات میں
بغرض نمایش و تجربات اُن تمامی اقسام کو لگانا مناسب تھا ورنہ معمولی باغات
میں اگانے کے لئے تمام اقسام کو جگہہ دینے کی ضرورت نہیں قریباً تمام اقسام اسی
ملک کی ہیں اور نازک نہ ہونے کی وجہ سے ایک مرتبہ نصب کرنے کے بعد
کسی خاص تردد یا توجہ کی ضرورت نہیں ہوتی - طاقتور مٹی خاص طور پر اُن کے لئے

بقیہ نوٹ نمبر ۹۲ - اس کا درخت بلند ہوتا ہے اور پتے بھی بڑے لانبے ہوتے ہیں - موسم بارش
میں پھول آتا ہے - پھول میں خوشبو ہوتی ہے - اس کے سفید پھولوں کا گچھہ پتوں کے سرون پے
نکلا ہوا ابر میں بہت بھلا معلوم ہوتا ہے - اس کو جہانتک ممکن ہو گروپ یا قطار کی شکل میں لگاوے
تو بہتر ہے - جب اس کے پھول کی بہار ختم ہو جاوے تو پانی کو کم کرے اور گانٹھوں کو نکالکر
بحفاظت ریت یا مٹی میں رکھے اور موسم گرما کے آخر میں لگا دے - تو زیادہ پھول آتا ہے -
اس کی پرورش کے واسطے یہاں کے باغات کی سیاہ مٹی - ریت - گوبر کا کھاد - راکھ مفید ہے -
بزمانہ موسم بارش درختوں کی جڑوں میں پانی بھرا رہنے نہ دے -

سفید ہوتی ہے۔ آغاز موسم گرما میں اُن کی پوٹھیوں کو جدا کر کے علیحدہ علیحدہ گملوں میں نصب کر کے درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

(۱) اسے موئم۔ سلہٹ اصلی وطن ہے۔ وہاں مٹی میں جہاں درار پڑجاتی ہے جم جاتا ہے۔ اس کی پتیاں تین ایک سے دو فٹ تک لانبی ہوتی ہیں۔ اپریل اور مئی میں پھول آتا ہے۔ پھول کی ڈنڈی قریباً ایک فٹ لانبی اور چار سے چھ تک سفید رنگ کے بڑے پھول ایک گچھے میں ہوتے ہیں۔

(۲) ڈی فلک سم۔ ہندوستانی نام۔ سکھ درشن۔ پتیاں ایک سے تین فٹ تک لانبی اور پتلی ہوتی ہیں۔ چھ سے سولہ تک سفید رنگ کے پھول بڑے بڑے ایک گچھے میں ہوتے ہیں۔ بالخصوص شب میں اس کے پھول خوشبو دیتے ہیں۔

(۳) بری وی فولی یم۔ وطن ماریشس ہے۔ پتے چوڑے ہوتے ہیں۔ موسم گرما و برسات میں دس سے بارہ تک سفید رنگ کے بڑے پھول خفیف خوشبودار ہوتے ہیں۔

(۴) لانگی فولی یم۔ بنگال کے نشیبی مقامات میں کثیر الوجود ہے۔ پتے دو سے تین فٹ تک لانبے ہوتے ہیں۔ آٹھ سے بارہ تک رنگ کے خوشبودار پھول ہوتے ہیں۔ قریباً ہر باغ میں عموماً اس کے درخت پائے جاتے ہیں موسم برسات میں کلیاں آتی ہیں۔ پھولوں کے گچھے کی پہلی کلی کھلنے پر اگر گچھے کو توڑ کر اور بوتل میں پانی بھر کر اس کو لگا دیا جاوے اور کمرے میں رکھ دیا جائے تو تمام

کلیاں یکے بعد دیگرے کئی دن تک کھلا کرتی ہیں۔ جن کی خوشگوار خوشبو سے کمرہ ہر وقت اور خاصکر شب میں کمرہ معطر رہتا ہے۔

(۵) نوری فولی یم۔ ملک سیلے گو میں کثیر الوجود ہے بارش ختم ہوتے ہوتے سفید رنگ کے خوشبودار بیس پھول ایک گچھے میں ہوتے ہیں۔

(۶) سماٹرے نم۔ سال کی مختلف فصلوں میں دس سے بیس تک سفید رنگ کے خوشبو دار بڑے پھول کھلتے ہیں۔

(۷) کنالی کیولے ٹم۔ تین سے پانچ فٹ تک لانبے اور تین سے چار انچ تک چوڑے پتے ہوتے ہیں۔ دو فٹ لانبی ڈنڈی ہوتی ہے۔ اوسط درجہ کے قریباً چالیس پھول سفید رنگ کے خوشبودار لانبی پنکھڑی والے ہوتے ہیں۔

(۸) سپے تی فولیم۔ اصلی وطن بنگال ہے۔ پتیاں ایک سے تین فٹ تک لانبی اور تین سے پانچ انچ تک چوڑی ہوتی ہیں ایک سے دو فٹ لانبی ڈنڈی پر زردی مائل گلابی رنگ کے بڑے پھول موسم برسات میں آتے ہیں۔ اس کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے اور کوئی چیز اس کی قابل تعریف نہیں ہوتی۔

(۹) زے لے نی کم۔ اس کے پھول بالکل نمبر ۸ کے مشابہ ہوتے ہیں۔

(۱۰) سُوَیریَم اس کا اصلی وطن سماٹرا ہے۔ اس کی جڑیں اگرچہ گداز ریشے ہوتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن اُن کو بلب نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے درخت کا تنہ بارہ انچہ سے اٹھارہ انچہ تک اونچا ہوتا ہے۔ اور انسان

کی ٹانگ سے یا کچھ زائد موٹا ہوتا ہے۔ پھول کی ڈنڈی تین سے چار فٹ تک
لانبی ہوتی ہے۔ بیس سے تیس تک گلابی رنگ کے خوشگواری کے ساتھ
خوشبودار پھول آتے ہیں۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب فرماتے ہیں۔
کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں اور کری نم
کی جس قدر اقسام میں نے دیکھی ہیں اسکے لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ سویر نم کا درخت
سب سے زیادہ بڑا اور سب قسموں سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اور اگر خوشبو کا
لحاظ کیا جائے تو غالباً تمام اقسام میں اسی کو فضیلت حاصل ہے۔
(۱۱) ایشیاٹیکم ٹاکسی کیریم۔ اس کے پتے تین سے چار فٹ تک لانبے
اور پانچ سے سات انچہ تک چوڑے ہوتے ہیں اور قریباً پچاس پھول ایک گچھے
میں آتے ہیں لیکن ان میں کسی قسم کی بو نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب فرماتے
ہیں کہ بلند قامت ہوتے اور پتوں کے گہرے سبز چکنے اور خوبصورت ہونے کی وجہ
سے اس کا درخت نمایاں اور پھولوں کے باغیچہ میں لگانے کے قابل ہوتا ہے
(۱۲) آگسٹم۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ شاندار درخت جزیرہ
ماری شش سے بوٹانی کل گارڈنس کلکتہ میں لایا گیا ہے جہاں سال میں مختلف
اوقات پر پھولتا ہے لیکن موسم برسات میں اس کی سرسبزی اور شادابی بہت
زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور پھول بکثرت آتے ہیں۔ اس کی ڈنڈیاں بچوں کی کلائی
کے برابر موٹی اور تین فٹ لانبی گہرے سرخ رنگ کی ہوتی ہیں۔ ایک گچھے میں

گلابی رنگ کے قریباً تیس پھول ایک سے دو انچہ تک لانبے ڈنڈیوں پر گہری سُرخ رنگ کے پھول آتے ہیں۔

(۱۳) اسکیب رم۔ درخت چھوٹا ہے۔ مارچ میں ہلکے سفید رنگ کے پھول ایک ایک گچھے میں آتے ہیں۔

(۱۴) وُرشافلِ ٹیانم اس کا درخت حال ہی میں زیر کاشت لایا گیا ہے اس بڑے اور شاندار درخت کے پتے مثل تلوار کے زیادتی کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس درخت کو دیکھ کر ڈرسے سی نا کا بہت بڑا درخت یاد آجاتا ہے۔

(۱۵) میکو دانی۔ یہ بھی درخت حال ہی میں ایجاد ہوا ہے اور شاندار ہوتا ہے۔

(۱۶) سینڈ می ریانم۔ یہ قسم سی ریالون سے لائی گئی ہے۔ یہ قسم سب سے جدا ئی اور خوبصورت ہوتی ہے اس کے سفید پھولوں کے بیچ میں سُرخ رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ قسم کے پن سی۔ کیپ کالونی سے اور موریائی نیٹال سے لائی گئی ہے۔

## "ہی من تھس"[۹۳]

اِس جنس کی اکثر اقسام کا وطن۔ کیپ ہے۔ ڈاکٹر دوہٹ صاحب

نوٹ نمبر ۹۳۔ ہی من تھس کی کاشت مثل کری نم کے کرنی چاہیئے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

بیان کرتے ہیں کہ اس کی چار قسم کو اس ملک میں رواج دیا گیا ہے لیکن کبھی
ان میں پھول نہیں آیا۔ طاقتور زمین کل اقسام کے لیئے مفید ہوتی ہے اور میدانی
علاقوں میں فروری کا مہینہ اور پہاڑی میں مارچ اور اپریل کا مہینہ گملوں میں بھرنے
کے لیئے مناسب ہوتا ہے۔

وائی ری سنس۔ مسز لاڈون صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس قسم کو کوئی وجہ قابل
آرایش اور خوبصورت قرار دیئے جانے کی نہیں ہے لیکن میری رائے ہے کہ اس کا
چھوٹا قد اور روئیدار پتیاں بمقابلہ کری نم کے اکثر اقسام کو اس کے خوش آیند بنا دیتی ہیں
اس کا درخت نہایت پائدار ہوتا ہے جس کے لئے کسی خاص تردد و نگہداشت
کی ضرورت نہیں ہے اس کے دو بلب کیپ سے میں لایا تھا۔ اور چھ سال تک
میرے باغ میں بلب قایم رہے۔ لیکن اس عرصہ میں صرف ایک بار پھول آیا۔
اور وہ بھی اس سال جبکہ بارش بہت سخت ہوئی تھی اور برابر بارش کھایا کیا۔
مسٹر ویلٹ صاحب کا قول ہے کہ بہت ہلکی اور مرطوب زمین اسکے موافق ہوتی ہے
بلاشبہہ سرد موسم میں اس کو حالت سکون میں رکھنا چاہیئے گزشتہ چند سالوں کے
اندر۔ چند خوبصورت اقسام زیر کاشت لائی گئیں ہیں۔ منجملہ اُن کے۔ کلب ری اری

بقیہ نوٹ نمبر ۹۳۔ اس کی گانٹھوں کو آغاز موسم گرما میں لگانا چاہیئے۔ اگر کونڈیوں میں
لگایا جائے تو بہتر ہے۔ اس کی پرورش کے واسطے سیاہ مٹی گوبر کا کھاد اور ریت مفید ہے۔ بزمانہ بارش
درختوں کی جڑوں میں پانی بھرا نہ رہنے دے۔

کا نمبر اول ہے۔ اس کے پھول بڑے اور شوخ سرخ رنگ کے ہوتے ہیں ایک گچھے میں سو سے زائد کلیاں آتی ہیں۔ آل بوُمے کوپے نُس۔ کِن نا بیریم۔ ہر ٹو ٹم۔ اور بیتائی بھی خوبصورت قسمیں ہیں۔

## "کری ٹان تھس[۹۴]"

کیپ کے بہت خوبصورت بلب دار پودھوں کی ایک جنس ہے۔ لیکن ہندوستان میں شاذونادر پھول لاتی ہے میں نے صرف ایک قسم یعنے بروکے ریلی میں پھول آتے دیکھا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ دیگر اقسام ہندوستان میں لائی جائیں اور معقول طریقہ سے کاشت کی جائے تو کامیابی ہوسکتی ہے مثل ہے من تھس کے اس کی کاشت ونگہداشت کی جاتی ہے۔ یونی فلورس۔ لیوٹس سی آس۔ آبلی کیواس۔ سن گیوائی اس۔ اورسے کو وانی۔ کی اقسام کو کاشت کرنے کی کوشش ہندوستان کے سرد ممالک میں ضرور کرنی چاہیئے۔

نوٹ نمبر ۹۴۔ کری ٹان تھس میں پھول بزمانہ بارش آتا ہے۔ اسکی گانٹھوں کو آغاز موسم گرما میں لگانا چاہیئے۔ بارش کے اختتام پر اس درخت کی آبپاشی رفتہ رفتہ بند کرے اور گانٹھوں کو نکال کر خشک مقام میں بحفاظت رکھے تاکہ گانٹھوں کو سکون حاصل ہو اور پختہ ہوں اس ترکیب سے گانٹھوں میں عمدہ نشوونما حاصل کرنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے پرورش کے واسطے۔ سیاہ مٹی۔ گوبر کا کھاد۔ راکھ۔ ریت کوئلہ کا برادہ مفید ہے۔

# "یوریکلیز" [95]

ام بوٹی سِس۔ بلند قامت بلب دار درخت ہے۔ اصلی وطن۔ ٹُرم بو اسٹے نالا ہے کلکتہ کے باغات میں اکثر اس کے درخت دکھائی دیتے ہیں بڑے گملوں میں لگایا جاتا ہے۔ بلحاظ آرائش اس کی خاص صفت یہ ہے کہ اس کے پتے بڑے اور خوبصورت کسی قدر گول اور اینٹھے ہوئے ہوتے ہیں مئی اور جون میں اوسط درجہ کے متعدد سفید پھول آتے ہیں۔ مسز لاڈون صاحبہ فرماتی ہیں کہ خاص صفت یہ ہے کہ اس کے بیج اپنے بالائی چھلکے کے اندر ہی جسم لاتے ہیں اور انہیں کے اندر چھوٹا سا بلب پڑ جاتا ہے۔ اور جب بالائی غلاف پختہ ہوکر شق ہونے کے قریب ہو جاتا ہے تو اندر سے توڑ کر بلب باہر آجاتا ہے چھوٹے یا مریض درختوں کی پتیاں موسم سرما میں ضائع ہو جاتی ہیں۔

نوٹ نمبر ۹۵ - یہ درخت بھی گانٹھ دار ہوتا ہے نہ زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اور نہ کوئی اسکو زیادہ شوق سے لگاتا ہے موسم گرما میں سفید پھول آتا ہے قدرے خوشبو ہوتی ہے۔ اس کے درختوں کو جو کہ ہندوستان میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ برآمدوں کی آرائش کے کام میں لاتے ہیں۔ اس کی گانٹھوں کو بھی بعد ختم بہار ریت میں رکھنا چاہیے۔ اور آغاز موسم گرما میں گانٹھوں کو لگانا مناسب ہوتا ہے پرورش کے واسطے معمولی مٹی پتی کا کھاد۔ ریت کوئلہ کا برادہ مفید ہے۔

اور آیندہ موسم سرما تک نہیں نکلتی ہیں۔ گملوں میں بھرنے کے وقت لحاظ ضروری ہے کہ ریشہ دار بڑی اور دبیز جڑ کو کسی قسم کا گزند نہ پہونچنے پائے۔ ورنہ نشو ونما بد ہوگا۔ آس ٹرے لے سیکا اور کنگھم آئی۔ کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے اور بہت خوبصورت اقسام میں انکا شمار ہے۔ آخر الذکر کا نام برس بین للّی ہے۔

## ۹۶
## "یوکرس"

اِمازونکا نہایت خوبصورت درخت ہے۔ ملک برزیل اصلی وطن ہے مگر کچھ قدرتی اسباب ایسے مہیا ہوگئے ہیں کہ بالکل ہندوستانی ہی ہوگیا ہے۔ موسم سرما میں پانچ سے سات تک سفید رنگ کے خوشبودار پھول بڑے بڑے نکلتے ہیں۔

اور اکتوبر کے مہینہ میں بوٹیوں کو جدا جدا کرکے۔ بآسانی درخت بڑھائے

---

نوٹ نمبر ۹۶۔ یہ درخت بھی گانٹھ دار ہوتا ہے۔ موسم بارش میں پھول آتے ہیں پھول سفید خوشنما ہوتے ہیں۔ ہلکی خوشبو بھی آتی ہے۔ اس کے درخت عیش باغ باغیچہ لال کوٹھی و باغیچہ احمد آباد میں موجود ہیں بعد بارش اس کی گانٹھوں کو کونڈیوں میں سے نکال لے تو بہتر ہے۔ اس کی پرورش کے واسطے یہاں کی سُرخ مٹی۔ گوبر اور پتی کا کھاد۔ ریت کوئلے کا بُرادہ اور بجری مفید ہے۔

جا سکتے ہیں۔ طاقتور مٹی اور معقول آبپاشی درکار ہوتی ہے۔

کنڈیڈا۔ کولمبیا سے اس کے درخت حال ہی میں لائے گئے ہیں کسی قدر اینٹھے ہوئے۔ کٹورہ نما چوڑے پتے ہوتے ہیں اور گندلے سفید رنگ کے خوبصورت اور خوشبودار پھول ہوتے ہیں۔ یہ قسم بہت خوش آیند ہوتی ہے۔ سانڈرسی آئی۔ کی قسم بھی اسی ملک سے لائی گئی ہے اور حال ہی میں رواج دی گئی ہے۔ اس میں کسی قدر بہ نسبت کنڈیڈا کے فرق ہوتا ہے۔ اس کے پھول مثل برف کے سفید اور زرد دھاریدار ہوتے ہیں۔ تاشرسی آئی۔ کی قسم کو قریب تر زمانہ میں، رواج دیا گیا ہے۔ اس کا بھی وطن مثل مذکورہ بالا اقسام کے کولمبیا ہے۔ اس کے پھول بدرجہ غایت خوشبودار اور مثل برف سفید رنگ کے ہوتے ہیں اس کی ایک قسم پیویلا ہے۔ اس کے پھول چھوٹے ہوتے ہیں اور گملوں میں لگانے کے قابل ہوتے ہیں۔ سفید رنگ کے پھول بہت خوشبودار نکلتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں ان تمام اقسام کی کاشت شیشہ کے مکانوں میں کرنی چاہیئے

## "پن کرسے ٹیم[۹۷]"

انگریزی تام۔ سی ڈیفوڈل ہے۔ بلب دار پودہ کی یہ ایک جنس ہوتی ہے

نوٹ نمبر ۹۷۔ پن کرسے ٹیم۔ یہاں پر دو قسم کا موجود ہے۔ ایک کا پتہ سبز ہوتا ہے دوسری قسم کا پتہ قدرے سفیدی مائل ہوتا ہے۔ یہ امیریلس کی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

جس میں بڑے اور سفید رنگ کے پھول جلد کُمہلانے والے ہوتے ہیں اس کی کاشت میں زیادہ تردد کرنا نہیں ہوتا ایک مرتبہ لیب گاڑ دئے جائیں اور اُن کو اُکھاڑا نہ جائے۔ تو سال مابعد میں درخت تیار ہو جاتا ہے۔

زے لے نی کم۔ باغات میں گملوں پر اس کے درخت عموماً لگائے جاتے ہیں اگرچہ پھول گُچھوں میں نہیں پھولتا ہے بلکہ جدا جدا کلیاں ہوتی ہیں اور نہایت خوشگوار خوشبو ہوتی ہے۔ سخت بارش کے بعد عموماً شام کے وقت کلیاں آتی ہیں۔

فرے گرنس۔ مذکورہ بالا سے خفیف فرق اس میں ہوتا ہے۔

میری ٹی مم۔ بحری میڈی ٹرے نی ان کے ساحل کے ریگستان میں کثیر الوجود ہے۔ ڈاکٹر ووہٹ صاحب فرماتے ہیں کہ موسم شکال ہندوستان میں اس کے پھولنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اُس کی ایک قسم جس کا نام اِلالی ریکم ہے ہندوستان کے سرد ممالک میں بخوبی کاشت کی جاسکتی ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۹۷۔ ذات میں سے ہے۔ موسم بارش میں پھول آتا ہے پھول کی شکل ستارہ نما ہوتی ہے۔ اس کے پھول میں خوشبو بہت تیز اور خوشگوار ہوتی ہے اس کے درخت کا پتہ موٹا ہوتا ہے۔ جب اِس درخت میں پھول نہیں ہوتے ہیں تو اسکو آرائش کے کام میں لاتے ہیں علاوہ ازیں کے اِس درخت کو ناندوں میں لگاتے ہیں۔ کوٹھی اور بنگلوں کی آرائش کے کام میں لاتے ہیں۔ جاڑوں کے ذریعہ سے جدید درخت تیار کئے جاتے ہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

# "ہی می نو ۹۸ کے لیس"

ویسٹ انڈیز کے خوبصورت بلب دار پودے کی ایک جنس ہے۔ اس میں بہت سی اقسام شامل ہیں۔ ان کی کاشت آسان ہے۔ مثل لیوکرس کے ان کی کاشت کی جاتی ہے۔ ان ڈری نیا اور اسے مُونا۔ کا شمار عمدہ اقسام میں ہے۔

اس پی کیو اُوسا خوبصورت درخت جس کے پتے دبیز اور چوڑے ہوتے ہیں اس کے پھول گھٹے ہوئے اور گچھے دار ہوتے ہیں اور مثل ہیٹیو تیا کے ان میں نفیس خوشبو ہوتی ہے۔ دسمبر میں کلیاں آتی ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۹۷۔ پرورش کے واسطے معمولی مٹی گھوڑے کی لید کا بالکل سڑا ہوا کھاد۔ ریت مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۹۸۔ یہ امیریلس کی ذات میں سے ہے۔ یہ بھوپال کے باغات میں موجود ہے اور اس کے پتے لانبے سبز ہوتے ہیں جو زمین کی جانب لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اس کی کاشت کونڈیوں زمین اور ناندوں میں کی جاتی ہے۔ موسم گرما میں اس کے درختوں کو فرن گھر میں رکھنا چاہیے۔ دھوپ اس کے پتوں کو جلا دیتی ہے موسم گرما میں پھول آتا ہے پھول میں خوشبو ہوتی ہے پرورش کے واسطے باغ کی معمولی مٹی۔ گوبر کا کھاد۔ ریت مفید ہے۔ اس کے درخت جڑ کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔

## ۹۹
## "اس می نی"

کلاتھی نا۔ انگریزی نام ہپیریوری ین ڈفوڈل۔ اس کا درخت کچھ زیادہ خوش آیند نہیں ہوتا۔ مئی کے مہینے میں مثل بن کرسے ٹی یم کے سفید اور بہت خوشبودار چھدرے ہوئے پھول آتے ہیں۔ مثل یوری کلیز کے غلاف کے اندر بلب کا پڑنا بھی اسکی خاصیت بیان کی جاتی ہے۔ اس کا دوسرا نام ہی می نوکیلس کلاتھی نم ہے۔

## "نار سس" (نرگس)

اس مشہور و معروف جنس کی دیگر اقسام۔ پولی آن تھس۔ نارسس سس کے

نوٹ نمبر ۹۹۔ اس می نی۔ ایمریلس کی ذات میں سے ہے۔ باغات میں اس کے لگانے کا رواج کم ہے۔ اس کی کاشت مثل ہائی می نوکے لس کے کی جاتی ہے۔ پھول ماہ اپریل اور مئی میں آتا ہے۔ آخر موسم گرما میں اس کی گانٹھوں کو نکال کر حفاظت سے رکھنا چاہیئے اور موسم سرما کے آخر میں لگانا چاہیئے۔ اس بلب دار درخت کو میں نے باغات گورنمنٹ میں بھی کم زیر کاشت دیکھا ہے۔ اس کی پرورش کے واسطے وہی مرکب کھاد مٹی کا مفید ہے جو ہائی می نوکے لس کے واسطے تجویز کیا گیا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۰۰۔ چالیس سال کے قریب عرصہ گذرا کہ نرگس نے بھوپال کے باغات میں جگہ پائی ہے یہاں کے میدانی مقام کے باغات جنکی مٹی سیاہ ہے اس میں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

تمام سے مشہور ہیں اور ممالک متحدہ پنجاب اور بالائی ہندوستان کے دیگر مقامات میں کامیابی کے ساتھ اس کی جملہ اقسام بالیدہ ہوتی ہیں اور پہاڑی علاقوں میں اس کی اکثر اقسام خودرو اور بکثرت پھولی ہوئی علی الخصوص گھاٹیوں میں پائی جاتی ہیں لیکن کلکتہ قرب وجوار میں اس کی کاشت میں پورے طور پر کامیابی اتفاقیہ ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ووہٹ صاحب فرماتے ہیں کہ باغات سیرام پور میں سترہ سال کے اندر (۳۵) اقسام کاشت کی گئیں لیکن ان میں سے صرف ایک میں پھول آئے اور برابر آتے رہے۔ میں نے اپنے زمانہ قیام ہاوڑہ میں منتخب اور چیدہ اقسام کے بلب ولایت سے منگوائے تھے اور اگرچہ مناسب وقت پر یعنی اکتوبر میں میرے پاس اچھی حالت میں پہونچے لیکن صرف چند میں کلیاں آئیں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۰- نرگس پھول نہیں لاتی۔ خواہ وہ زمین میں کاشت کی گئی ہو یا کونڈیوں میں۔ درخت بلند اور خوب سرسبز ہوتے ہیں۔ مگر پھول بالکل نہیں آتا۔ البتہ یہاں کے پہاڑی باغات میں نرگس کچھ پھول لاتی ہے۔ اس کی کاشت کے واسطے گلاس ہاؤس کی گرمی مفید ہے۔ پرورش کے واسطے یہاں کی سُرخ مٹی۔ ریت۔ پتی کا کھاد۔ اور قدرے گوبر کا کھاد مفید ہے۔ پھول آخر موسم سرما میں آتا ہے۔ اس کی گانٹھوں کو شروع موسم سرما میں لگانا چاہیے موسم سرما کے آخر میں بعد ختم بہار آبپاشی رفتہ رفتہ کم کرے۔ جب درخت خشک ہوجاویں۔ گانٹھوں کو نکال کرکے بحفاظت رکھے اور موسم سرما کے آغاز میں لگائے۔ نرگس امیریلس کی ذات میں سے ہے۔

اور اُن کے پھول بہت ادنیٰ قسم کے ہوئے۔ اس کے اقسام جو پہاڑی علاقوں
سے لاکر باغات میں لگائی جاتی ہیں۔ ان کی کاشت میں پورے طور پر کامیابی
نہیں ہوئی۔

سبز پتوں کی گلی ہوئی کھاد اور بوسیدہ گوبر اور ریالو ملی ہوئی زمین اُس کے
لئے بہت مفید ہے۔ تین انچ زمین کھود کر بلب کو نصب کرنا چاہئے۔ بڑے
بلب کو ایک فی گملہ ایک ایک کے حساب سے اور چھوٹے بلبوں کو تین تین ایک
ایک گملہ میں نصب کرنا چاہئے۔ تاوقتیکہ بلب بڑھنا نہ شروع ہوجائیں۔ پانی کی
ضرورت بہت کم ہوتی ہے اور اگر امید کے خلاف ان کا نمو بدیر ہوتا ہوا معلوم
ہو تو بے صبری کے ساتھ ان میں آبپاشی شروع نہ کر دینی چاہئے ورنہ بلب
سڑ جائیں گے اور جب ان کی بالیدگی درجہ کمال کو پہونچ جائے تو معقول
آبپاشی کا سلسلہ اُس وقت تک قایم رکھنا چاہئے جب تک کہ پتوں کا رنگ
متغیر ہونا شروع نہ ہوجائے۔ انقلاب رنگ سے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اب بلب
کے حالتِ سکون کا زمانہ آگیا۔ بعد ازاں رفتہ رفتہ آبپاشی میں کوتاہی کرنی چاہئے
اور جب پتیاں ضائع ہوجائیں تو قطعی طور پر بند کر دینا چاہئے۔ انگریزی اور یورپین
اشجار فروشوں کی فہرستوں میں اسکی پچاسوں اقسام درج ہوتی ہیں اور ایک بار
اس کی چند اقسام منگائی جائیں تو عرصہ دراز تک محفوظ رکھی جاسکتی ہیں پہاڑی
علاقوں میں آغاز فروری میں بلب نصب کرنا چاہئے۔

جان کوئی لا۔ انگریزی میں اس کو جان کوئل کہتے ہیں اور یہی ایک قسم ہے کہ جس کی کاشت میں نے کلکتہ میں کی تھی اور کسی قدر کامیابی ہوئی تھی۔ چند سال ہوئے میں نے انگلستان سے بلب منگائے تھے اور وہ بالیدہ ہوئے اور موسم سرما میں پھول لائے۔ ان کے پھول چھوٹے چھوٹے شوخ زرد رنگ کے بہت خوبصورت ہوتے تھے۔

ٹازیٹا۔ اس کے پھول جس کے بیچ کا حصہ پیالہ نما زردی مائل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر وو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ باغ سیرام پور میں اسکے درخت لگائے گئے تھے اور ہمیشہ ان میں پھول آتا رہا۔ اس کا طریقہ کاشت مثل آخر الذکر کے ہے۔

## "السٹرومی ریا"

یہ جنس نفیس اور خوبصورت ہونے کے علاوہ مذکورہ بالا اقسام سے جداگانہ جنس ہوتی ہے۔ اس کی جڑیں ریشہ دار بلا بلب کے ہوتی ہیں۔ ان کے پتوں کی یہ خاصیت ہے کہ ڈنڈی کے قریب سے گھومے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کا حصہ زیریں۔ بالائی جانب ہوتا ہے۔ ماہرین کا قول ہے کہ آٹھ دس انچ گہرا کھود کر

نوٹ نمبر ۱۰۰۔ باغبان اور شوقین باغات کو یہ بات بتانے کی ہے کہ مصنف نے اپنی کتاب میں السٹرومیریا کے بابت تحریر کیا ہے کہ اس کی جڑیں ریشہ دار بلا گانٹھ کے ہوتی ہیں۔ درست ہے مگر جن کو ریشہ تحریر کیا ہے وہی گانٹھ کا کام دیتی ہیں (بقیہ صفحہ آئندہ)

نصب کرنا اس کو مفید ہوتا ہے۔

سٹاناکی۔ اس کی جڑیں ریشہ دار گچھی ہوئی ہوتی ہیں۔ جن سے قریبا
چوبیس انچہ بلند ایک درخت نکلتا ہے۔ مارچ میں پھول آتا ہے۔ اس کے پھول کا
زیریں حصہ شوخ سُرخ اور پنکھڑیوں کا کنارہ سبز ہوتا ہے۔ اوٹاکمانڈ سے اس کے
درخت میں لایا تھا جو اَب تک موجود اور پھولتے ہیں۔

## "کلی ویا"[۱۰۲]

نوبلس۔ گارڈنائی اور لن ڈرے نیائی۔ کیپ کے باب دار پودے ہوتے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۱۔ اُن کو لگاتے ہیں۔ یہ درخت امیرلیس کی ذات میں سے ہے اسکی
ریشہ دار جڑوں کو موسم سرما میں لگانا چاہئیے۔ پھول شروع موسم گرما میں آتا ہے اگر گلاس
ہاؤس میں رکھا جائے تو بہت زیادہ فائدہ ہوگا پرورش کے واسطے پتی کا کھاد آب خوردہ
مٹی یعنے نالی یا جھیل کی مٹی۔ ریت۔ ان کا مرکب مفید ہوتا ہے۔ یہ درخت تخم کے ذریعہ سے بھی
کاشت کیا جاتا ہے۔ جو ولایتی کارخانہ سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

اس کے پھول اکہرے سفید خوشبودار ہوتے ہیں۔ میں نے صرف سفید پھول والی
قسم دیکھی اور لگائی ہے۔ دیگر اقسام دستیاب نہیں ہوئیں۔ جب یہ درخت پھول دے چکے
تو رفتہ رفتہ پانی بند کرے۔ بعد چندے جڑوں کو نکال کرکے حفاظت سے رکھے جو آئندہ موسم پر کام آویں

نوٹ نمبر ۱۰۲۔ کلی ویا۔ امیرلیس کی ذات میں سے ہے۔ اس کی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

جان کوئی لا۔ انگریزی میں اس کو جان کوئل کہتے ہیں اور یہی ایک قسم ہے کہ جس کی کاشت میں نے کلکتہ میں کی تھی اور کسی قدر کامیابی ہوئی تھی۔ چند سال ہوئے میں نے انگلستان سے بلب منگائے تھے اور وہ بالیدہ ہوئے اور موسم سرما میں پھول لائے۔ ان کے پھول چھوٹے چھوٹے شوخ زرد رنگ کے بہت خوبصورت ہوتے تھے۔

نارسٹا۔ اس کے پھول جس کے بیچ کا حصہ پیالہ نما زردی مائل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر وو صاحب فرماتے ہیں۔ کہ باغ سیرام پور میں اسکے درخت لگائے گئے تھے اور ہمیشہ ان میں پھول آتا رہا۔ اس کا طریقہ کاشت مثل آخر الذکر کے ہے۔

## ”السٹرومی ریا“[۱]

یہ جنس نفیس اور خوبصورت ہونے کے علاوہ مذکورہ بالا اقسام سے جداگانہ جنس ہوتی ہے۔ اس کی جڑیں ریشہ دار بلا بلب کے ہوتی ہیں۔ ان کے پتوں کی یہ خاصیت ہے کہ ڈنڈی کے قریب سے گھومے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کا حصہ زیریں۔ بالائی جانب ہوتا ہے۔ ماہرین کا قول ہے کہ آٹھ دس انچ گہرا کھود کر

نوٹ نمبر ۱۔ باغبان اور شوقین باغات کو یہ بات بتانے کی ہے کہ مصنف نے اپنی کتاب میں السٹرومیریا کے بابت تحریر کیا ہے کہ اس کی جڑیں ریشہ دار بلا گانٹھ کے ہوتی ہیں۔ درست ہے مگر جن کو ریشہ تحریر کیا ہے وہی گانٹھ کا کام دیتی ہیں (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

(بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

نصب کرنا اس کو مفید ہوتا ہے۔

سٹانا کی۔ اس کی جڑیں ریشہ دار گچھی ہوئی ہیں جن سے قریبا چوبیس انچہ بلند ایک درخت نکلتا ہے۔ مارچ میں پھول آتا ہے۔ اس کے پھول کا زیریں حصہ شوخ سُرخ اور پنکھڑیوں کا کنارہ سبز ہوتا ہے۔ اوٹاکمانڈ سے اس کے درخت میں لایا تھا جو اب تک موجود اور پھولتے ہیں۔

## "کلی ویا"[۱۰۲]

نوبلس۔ گارڈنائی اور لن ڈے نیائی۔ کیپ کے بلب دار پودے ہوتے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۱۔ اُن کو لگاتے ہیں۔ یہ درخت امیریلس کی ذات میں سے ہے اسکی ریشہ دار جڑوں کو موسم سرما میں لگانا چاہئے۔ پھول شروع موسم گرما میں آتا ہے اگر گلاس ہاؤس میں رکھا جائے تو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ پرورش کے واسطے پتی کا کھاد آب خوردہ مٹی یعنے نالی یا جھیل کی مٹی۔ ریت۔ ان کا مرکب مفید ہوتا ہے۔ یہ درخت تخم کے ذریعہ سے بھی کاشت کیا جاتا ہے۔ جو ولایتی کارخانہ سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

اس کے پھول اکہرے سفید خوشبو دار ہوتے ہیں۔ میں نے صرف سفید پھول والی قسم دیکھی اور لگائی ہے۔ دیگر اقسام دستیاب نہیں ہوئیں۔ جب یہ درخت پھول دے چکے تو رفتہ رفتہ پانی بند کرے۔ بعد چندے جڑوں کو نکال کرکے حفاظت سے رکھے جو آئندہ موسم پر کام آوے۔

نوٹ نمبر ۱۰۲۔ کلی ویا۔ امیریلس کی ذات میں سے ہے۔ اس کی (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

ہیں ان کے پھول نلی دار جھکے ہوئے اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ آخر الذکر۔ دو اقسام۔ ای مان ٹوفی لم۔ کرشن بھی فولی یم۔ اور ای مان ٹوفی یم مے فی اسے ٹم۔ کے نام سے حال ہی میں زیر کاشت لائی گئی ہیں اور ہمارے خس پوش پودہ خانوں میں خوب بالیدہ ہوتی ہیں۔ ہلکی اور طاقتور مٹی میں اس کو نومبر میں لگانا ہوتا ہے پہاڑی علاقوں میں فروری کا مہینہ لگانے کے لیے موزوں ہے۔

## "اسے گیو" [۱۰۳]

اس جنس کے پتے بڑے اور دبیز اور جن کے حاشیہ خاردار ہوتے ہیں

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۲۔ گانٹھوں کو آغاز موسم سرما میں لگاتے ہیں۔ موسم مذکور کے آخر میں پھول آتے ہیں۔ پھولوں کا رنگ خفیف زرد ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا نام ای مان ٹوفی لم بھی ہے یہ درخت گرمی پسند ہے۔ اس لئے اس کو گلاس ہاؤس میں کاشت کرے تو زیادہ مفید ہوگا اس کے درخت جڑوے کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔

اس کی پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ پتی کا کھاد۔ قدرے گوبر کا کھاد۔ اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مفید ہیں۔ ہفتہ میں ایک بار گوبر کو گھول کر اس کا پانی جس کو رقیق کھاد کہتے ہیں استعمال کرتے ہیں۔ بعد ختم بہار گانٹھوں کو بحفاظت ریت میں رکھے۔

نوٹ نمبر ۱۰۳۔ اسے گیو کے درخت یہاں کے باغات میں موجود ہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

سبز رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ خوبصورت نہیں ہوتے۔ ایک قسم بلیُوسا۔ ہے۔ جس کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔

امیریکنا وے ری گے ٹا۔ یعنے امریکہ کا ایلوئے۔ پتیاں۔ دودھیا سفید ہوتی ہیں اُن پہ سبز دھاریاں ہوتی ہیں۔ لان میں اس کے درخت لگے ہوئے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ پتوں کی کھاد اور اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ کیاریوں میں یا لان کے کناروں پر لگانے کے لیئے بہت موزوں ہوتا ہے۔ علاوہ ان کے اقسام ذیل بڑے بڑے باغات میں لگانے کے قابل ہوتے ہیں۔

امیری کے نا پکٹا۔ آنی تیواسے ٹا۔ سی لیانا۔ کارڈسے روائی۔ آسٹری یاٹا ڈ تن سی قلورا۔ ہوکری۔ وکٹوریا رجائی نا۔ جی می نائی ڈورا۔ کنٹولا ویری گے ٹا۔ رجائی ڈا۔ ورنی سلانا۔ آخرالذکر علاوہ خوبصورت ہونے کے اس کے ریشے سی سل ہمپ۔ کے نام سے فروخت ہوتے ہیں۔ کنٹیلا ویری گے ٹا بہت خوبصورت قسم ہے۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۳۔ پتے سفید دھاری دار ہوتے ہیں اور پتوں کے کناروں پر باریک باریک خار ہوتے ہیں۔ اس کے درخت نے ہندوستانی باغات میں اس درجہ ترقی کی ہو کہ اس کی قدر مطلق نہیں رہی۔ سبزہ زار کے اوپر لگانے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ سبزی میں اس کے سفید پتے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ کیاری بنا کر گروپ کی شکل میں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

# "فرکری یا"[۱۰۴]

کنٹالا اکثر باڑ لگائے جاتے ہیں۔ پتوں کے خار دار ہونے کے باعث اس کی باڑ ناقابل گذر ہوتی ہے۔ درخت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کے لگانے میں نفع یہ ہے کہ پستہ قامت ہونے کی وجہ سے نہ باغ کا منظر چھپتا ہے اور نہ ہوا کے داخل میں رکاوٹ ہوتی ہے علاوہ باڑ کے اور کسی صرف کا نہیں ہوتا۔ اس جنس میں اقسام ذیل بہت شاندار ہوتی ہیں۔

جاپانی کن ٹیلا۔ ویری گے ٹا۔ بے ڈنگ ہائی سی۔ فلے وو ورائی ڈس۔ لانگ گی وا۔ زمین موافق ہو اور دیگر اسباب ناموافق ہوں تو اُن میں سے بعض اقسام کے درخت بہت بڑے ہو جاتے ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۳۔ اس کے درخت لگائے جائیں تو بہتر ہے۔ پرورش کے واسطے معمولی مٹی گھوڑے کی لید کا بالکل سڑا ہوا کھاد اور بجری مفید ہے۔ یہی مرکب اس کے لئے یہاں استعمال کیا ملتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۰۴۔ فرکری یا۔ امیریلیس کی ذات سے ہے۔ اسکے پتے خوبصورت ہوتے ہیں اور ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں جب اس کی شاخیں اونچی نیچی ہو جاتی ہیں تو اُن کو برابر تراش کرکے سیدھی اور درست کر دیتے ہیں۔ اس کی جڑوں کے پاس جو جو دے پیدا ہوتے ہیں اُن سے جدید درخت تیار کئے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے ریتلی مٹی گوبر کا کھاد مفید ہے۔ موسم گرما میں ہر آٹھویں روز آبپاشی کرنی چاہئے۔

## "آئی ری ڈاسی"[105]

اِس جنس کی تمام اقسام بلب دار یا زمین کے اندر اندر پھیل کر شاخیں نکالنے والی ہوتی ہیں۔ ان میں سے اکثر اقسام کا وطن اصلی کیپ آف گڈ ہوپ ہے۔ بنگال میں اِن کی کاشت کی گئی لیکن ناکامی ہوئی۔ کتاب ہذا میں صرف انہیں اقسام کو بیان کیا جاتا ہے کہ جن کی کاشت میں کچھ بھی کامیابی ہوئی ہے اور پھول بھی آئے ہیں۔

## کی بیوریا[106]

بلحاظ پھول اور پتوں کے اس کے درخت بہت زیادہ آئی رس کے

نوٹ نمبر ۱۰۵۔ اِس جنس کی جو متعلقہ اقسام ہیں۔ وہ ہندوستان کے میدانی مقامات میں کامیابی کے ساتھ نہیں ہوتیں۔ درخت پیدا ہو کر سرسبز ہوتے ہیں لیکن پھول نہیں آتا ہے۔ پہاڑی مقامات اور بلند پہاڑوں پر کامیابی ہوتی ہے۔ کچھ نہ کچھ پھول ضرور آتے ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا بھی اِس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں ہے بیشتر گانٹھیں منگا کر لگائی گئی ہیں مگر پھول نہیں آیا۔

ممکن ہے کہ گلاس کی گرمی اس کے لیے مفید ہو۔

پرورش کے واسطے ریت اور پتی و گوبر کا کھاد سرخ مٹی۔ کوئلہ کا برادہ مفید ہے۔

مشابہ ہوتے ہیں پھولوں کے جلد ضائع ہوجانے کی وجہ سے کچھ پسندیدہ نہیں ہو
تا بچھیانا - موسم گرما میں بڑے زرد رنگ کے نازک پھول آتے ہیں پھولنے
کے بعد شاخیں اس قدر جھک جاتی ہیں کہ زمین سے مل جاتی ہیں اور وہیں پر قائم
رہ کر بعد چندے جڑ پکڑ لیتی ہیں اور جن کا ایک جدا گانہ درخت ہو جاتا ہے - اس کے
درخت جب گملوں میں لگائے جاتے ہیں تو ان کا بڑھانا بہت آسان ہو جاتا ہے -
یعنی بڑے درخت کے قریب ایک چھوٹا گملہ مٹی بھر کر رکھدیا جاتا ہے جس میں پھول
لانے کے بعد جھک کر جڑ پکڑ لیتا ہے - ایسے گملوں میں بالو ملی ہوئی مٹی بھرنی
چاہئے -

ہومی لس - گملوں میں لگانے کے قابل پستہ قامت درخت ہوتا ہے -
مارچ کے مہینہ میں متوسط قامت کے پھول آتے ہیں - جن کی پنکھڑیاں نیلی اور بیچ کا
حصہ زرد ہوتا ہے -

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۶ - اور ان کو ترن گھر میں رکھا - درخت پیدا ہو کر سرسبز ہوئے مگر پھول
نہیں آیا - رفتہ رفتہ پتے خشک ہو گئے - آخر ان کی جڑوں کو نکال کر ریت میں بحفاظت رکھا گیا
اور کئی سال تک متواتر اس کی کاشت کی گئی - مگر کامیابی نہیں ہوئی - پرورش کے واسطے
ریت - پتی اور گوبر کا کھاد - معمولی مٹی استعمال کی گئی - یہ درخت پہاڑی مقامات پر گلاس ہاؤس
میں البتہ پھول دیتا ہے یہاں کی آب وہوا اس کے لئے مفید نہیں -

پلی کاٹا - اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ پتے مثل گھاس کے ہوتے ہیں کھلی ہوئی کیاریوں میں لگانے کے قابل ہوتا ہے۔ موسم گرما میں آفتاب کے غروب ہوتے ہی یکایک کلیاں نکل آتی ہیں اور درخت بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے سفید رنگ کے پھول شلنگ کے برابر ہوتے ہیں۔

## "آئی رِس"

انگریزی نام فلیور ڈیس ڈاکٹر ووہٹ صاحب نے اس کی (۲۶) اقسام کو بنگال میں رواج دیا۔ لیکن ان میں سے غالباً صرف چند فی الحال موجود ہیں۔ دو تین قسم سے زاید قابلِ کاشت اس لئے نہیں ہوتیں کہ ان میں پھول شاذو نادر آتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر اور پہاڑی میں فروری بلب کے نصب کرنیکا زمانہ ہوتا ہے۔ اول الذکر دو اقسام اس ملک میں سدا بہار رہیں اور ہمارے باغات میں عموماً پائی جاتی ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۰۱ - آر آئی رس کی گانٹھیں یونانی کل گارڈن سہارنپور اور لاہور سے منگوا کر صیش باغ میں لگائی تھیں۔ اس کی گانٹھوں کو شروع ماہ نومبر میں لگانا چاہیے۔ بماہ جنوری پھول آتا ہے۔ بعد ختم بہار رفتہ رفتہ پانی بند کرے۔ جب پتے خشک ہو جاویں تو اس کی گانٹھوں کو نکال کر ریت میں حفاظت سے رکھے تاکہ آیندہ موسم میں لگائی جاویں۔ اس درخت کی پرورش کے واسطے مصنوعی گرمی درکار ہوتی ہے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

جائی نن سس - فروری اور مارچ میں نیلے رنگ کے بڑے پھول آتے ہیں اُن پر ہلکے زرد رنگ کی دھاری ہوتی ہے - ہندوستان کے باغات میں عموماً اس کے درخت ہوتے ہیں - لیکن بمقابلہ بنگال کے ممالک متحدہ میں اس میں پھول بکثرت اور عمدہ آتے ہیں -

نی پالن سس - شوخ نیلے رنگ کے پھول فروری میں آتے ہیں -

ٹیبوسی یانا - انگریزی نام - ویڈ وائی رس - اس کے متعلق مسٹر ڈلا میر تحریر فرماتے ہیں - کہ اس کے پھول بڑے ہلکے بھورے - بھوسلے اور سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں - جن کو دیکھ کر صبح کی شفق کا گمان ہوتا ہے - جب میں فیروزپور میں تھا - تو میں نے ولایت سے اس کی موصلیاں منگوائی تھیں - چنانچہ وہ خوب بالیدہ ہوئیں اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ پھول لائیں - ہاوڑہ میں مجھے اس کے چند درخت مل گئے تھے - لیکن اِن کی کاشت میں کچھ کامیابی نہ ہوئی - ہلکی اور طاقتور زمین بہت مفید ہوتی ہے اور بیان کیا جاتا ہے - کہ زیادہ نمی اس کو مضر ہوتی ہے -

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۷ - اس لئے گلاس ہوس کی ضرورت ہوتی ہے - میرے پاس گلاس ہوس نہ تھا - اس لئے میں نے چند چھوٹے کانچ کے چوکھٹے تیار کرائے تھے - اُن کے ذریعہ سے گرمی پہونچائی جاتی ہے -

پرورش کے واسطے - ریت - سیاہ مٹی - اور گوبر کا کھاد مفید ہوتا ہے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

جرمی ناکا۔ اس کا نام جرمن آیرس ہے اور اس کی بہت سی قسمیں زیر کاشت ہیں اس کے پتے شوخ سبز رنگ کے ہوتے ہیں اور پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے اور خوشبو بہت ہوتی ہے۔

فلورن ٹائی نا۔ اس کی بے شمار قسمیں ہیں۔ رنگ سفید ہلکا نیلگوں ہوتا ہے۔ دھاری زرد ہوتی ہے۔ اور خوشبو نفیس ہوتی ہے۔

پرسی کا۔ انگریزی میں پرشین آیرس کہتے ہیں۔ اس کا درخت چھوٹا اور بلب دار ہوتا ہے۔ زرد اور نیلے رنگ کے پھول بہت خوشبودار ہوتے ہیں۔ ہلکی بالو ملی ہوئی زمین اس کے لئے مفید ہوتی ہے اور نمی درکار ہوتی ہے۔ اس کے بلب میں نے ولایت سے منگوائے تھے لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔

زی فیم۔ یعنے اس پے نش آئرس۔ اور زی فیوڈینز۔ یعنے انگریزی ایرس۔ یہ دونوں بلب دار درخت ہوتے ہیں۔ ان کی پتیاں مثل گھاس کے ہوتی ہیں۔ ولایت کے باغات میں ان دونوں جنسوں کی صدہا قسمیں کاشت کی جاتی ہیں۔ یہ بلب زیادہ عرصہ تک زمین سے باہر رکھا جانا برداشت نہیں کرسکتے۔ میں نے فیروزپور میں اس کے ہر قسم کے بلب ولایت سے منگائے تھے اور جو دیکھنے میں اچھے اور صحیح حالت میں معلوم ہوتے تھے۔ لیکن لگانے کے بعد ایک بھی نہ اوگا اور گملوں میں چند ماہ تک پڑے رہے اور بالآخر ضائع ہوگئے۔ ایک مرتبہ ہاوڑہ میں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۔ ہفتہ میں ایک بار رقیق کھاد گوبر کا ضرور دینا چاہیئے۔ فائدہ کرتا ہے۔

میں نے چند اقسام کے بلب منگائے تھے اور سب اچھی حالت میں پہونچے اور بہتوں میں پھول بھی آئے۔ لیکن قابل اطمینان کسی میں بھی پھول نہ آئے۔

موری اوڈیز۔ کلکتہ میں خوب بالیدہ ہوتی ہے اور پھول لاتی ہے۔ موسم گرما میں اسکے پھول کھلتے ہیں۔ رنگ سفید اور خوشبو عمدہ ہوتی ہے۔

## "موریا"

کیپ آف گڈہوپ کی ایک بلب دار جھاڑ کی ایک قسم ہے اس کے پھول خوبصورت ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے باغات میں اس کے درخت شاذو نادر دکھائی دیتے ہیں۔ چونکہ خوشبودار ہوتا ہے اس لئے افسوس ہے کہ اسکی عمدہ اقسام کی کاشت بڑے پیمانہ پر اس ملک میں نہیں کی جاتی۔ حالانکہ ہندوستان کے سرد حصص میں اس کی کاشت بآسانی ہوسکتی ہے۔ اقسام ذیل بہت عمدہ شمار کی جاتی ہیں۔

ایری اوڈیز۔ اس پے تھاکیا۔ ای ڈیولس۔ انگریزی کیوپے ٹا۔

## ڈی گرٹی ڈیا

پاؤونیا۔ انگریزی نام ٹائی گر فلاور۔ بلب دار طویل القامت درخت ہے

نوٹ نمبر ۱۰۔ یہاں موسم سرما میں پھول دیتا ہے۔ یہ گانٹھ دار درخت ہے (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

اس کے پھول بڑے بڑے لیکن ناپائدار ہوتے ہیں پنکھڑیاں گہرے چمکدار سُرخ رنگ کی ہوتی ہیں اور پھولوں کے بیچ کا رنگ چتی دار تیندوے کے چمڑے کے رنگ کے موافق ہوتا ہے جولائی اور اگست میں پھول آتے ہیں بالائی ہندوستان اور اوٹاکمنڈ میں خوب بالیدہ ہوتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے - مارچ اور اپریل میں پہاڑی اور میدانی علاقوں میں اس کے بلب لگائے جاتے ہیں -

## "پارڈن تھس[۱۰۹]"

جانئی تن سس - انگریزی نام لی اوپرڈ فلاور ہے - اس کے درخت میں پتیاں اور شاخیں بہت ہوتی ہیں اور پتیاں مثل آیرس کی پتیوں کے ہوتی ہیں - موسم برشکال میں اس کا درخت دو فٹ اونچا ہوتا ہے اور درخت کی چوٹی پر ہلکی نارنجی رنگ کے متعدد اوسط درجہ کے پھول ہوتے ہیں اُن پر سُرخ داغ ہوتے ہیں - ہندوستان کے باغات میں اسکے درخت عموماً پائے جاتے ہیں -

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۸ - اور یہاں کے کسی کسی باغ میں موجود ہے اس کی زیادہ قدر نہیں کی جاتی معمولی درخت خیال کرکے کاشت کرتے ہیں - اس کی پرورش کے واسطے ریتلی مٹی گوبر کا کھاد مفید ہے -

نوٹ نمبر ۱۰۹ - پارڈن تھس یہاں کے باغات میں موجود ہے - اس کی کاشت یہاں سدابہار درخت کی طرح پر کی جاتی ہے - اس کی جڑیں ریشہ دار ہوتی ہیں موسم سرما میں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

## "بابیانا"

ملک کیپ کے بلب دار پودے کی ایک جنس ہے جس میں بے شمار اقسام شامل ہیں۔ متوسط قامت کے خوبصورت پھول ہوتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ اس کی کاشت نہیں ہوتی۔

## گلیڈی اولس

اس جنس کو انگریزی میں سورڈ فلاگ کہتے ہیں بلب دار نہایت خوبصورت اور مختلف رنگوں کی پھول کی ایک جنس ہے۔ پیوندکر کے ولایت کے باغبانوں نے اسکی

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۹۔ پھول آتا ہے۔ کونڈیوں۔ ناندوں اور زمین میں اسے لگاتے ہیں۔ یہ درخت پھیلتا ہے۔ اس کے پتے مثل سوسن کے پتے کے ہوتے ہیں۔ پتوں پر سفید سی ابھری ہوئی دھاریاں ہوتی ہیں۔ پتے پھول سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ سخت زمین اس کی کاشت کے لئے مضر ہے۔ پرورش کے واسطے معمولی کھاد ریتلی مٹی میرے تجربہ کے مطابق مفید ہے۔

موسم سرما کے آخر میں اس کی جڑوں کو نکال کر حفاظت کے ساتھ رکھنا چاہئیے لیکن یہاں ایسا نہیں کرتے جس کی وجہ سے پھول کم آتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۱۰۔ گلِ سوسن اسکی گانٹھیں ماہِ نومبر میں لگائی جاتی ہیں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

جو اقسام پیدا کی ہیں وہ لا انتہا ہیں ملک کیپ کے اُس جنس میں سے یہ ایک جنس ہے جو اس ملک میں بخوبی بالیدہ ہو سکتی ہے اور اچھے اقسام کے بلب ایک بار حاصل کر لئے جائیں تو کئی سال تک بخوبی کار آمد رہتے ہیں میدانی علاقوں میں آخر اکتوبر اور پہاڑی علاقوں میں مارچ کا مہینہ گملوں یا کھلی ہوئی کیاریوں میں لگانیکا ہوتا ہے۔ پتوں کی بوسیدہ کھاد اور ریالو ملی ہوئی مٹی خاص طور پر مفید ہوتی ہے۔ چار انچ کھود کر اس کے بلب کو نصب کرنا چاہیئے۔ ورنہ بلب کا بالائی حصہ باہر نکل آتا ہے۔ جس سے نقصان کا احتمال ہے۔ چنانچہ ماہرین فن کی رائے ہے کہ بلب کے اگنے کی جگہ پر ایک انچہ موٹی تہ بالو کی بچھا دینی چاہیئے میدانی علاقوں میں مارچ میں اور پہاڑ میں جولائی سے ستمبر تک پھول آتے ہیں۔ پھول چکنے بعدہٗ رفتہ رفتہ پتیاں گر جاتی ہیں۔ اُس وقت گملوں کو اٹھا کر ایسی جگہ رکھدیا جائے کہ جہاں وہ آئندہ فصل تک حالتِ سکون میں رکھی رہیں۔ ماہرین نے اس جنس کی دو قسم

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۱۔ یہاں کی آب و ہوا اس کی کاشت کے لیے مفید ہے۔ درمیان موسم سرما اس میں پھول آتا ہے۔ بہت رنگ کا پھول ہوتا ہے۔ بہار ختم ہونے پر اس کے جڑوں کو نکال کر حفاظت سے رکھے۔ اِس کی جڑوں کے پاس زیادہ پانی کو ٹھیرنے نہ دے تاکہ گانٹھیں سڑنے اور گلنے سے محفوظ رہیں۔ اس کی کاشت کونڈیوں اور کیاریوں میں کی جاتی ہے۔ میں نے اِس کی کاشت باغ کے چمن کی کیاریوں میں کی ہے اور ہمیشہ کامیابی حاصل ہوئی اور سیاح باغات وقت پر اِس کی بہار کو دیکھ کر خوش (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

کی ہیں۔ گنڈا۔ وِن سس اور بہ رچرڈ لے آن سس۔ آخر الذکر کا رنگ شوخ سرخ
ہوتا ہے۔ لیکن دیکھنے میں یہ دونوں اقسام قریب قریب یکساں ہوتی ہیں۔
مسٹر چارلس گرے ساکن کونور (جو سطح سمندر سے چھ ہزار فٹ بلند مقام ہے)
حسب ذیل ہدایت فرماتے ہیں بلب کے نصب کرنے میں احتیاط کرنی چاہئیے
کہ زمین گہری کھودی جائے اور عمدہ مٹی دیکر کم از کم نو انچہ کی گہرائی میں بلب کو
نصب کرنا چاہئیے۔ گھوڑے کی لید کی کھاد ہرگز استعمال نہ کرنی چاہئیے بعض اوقات
اس کی لید میں خمیر اٹھتا ہے۔ جو بلب کو خراب کر دیتا ہے۔ بہترین تدبیر یہ ہے
کہ کیاریوں میں متعدد بلب اس کے لگائے جائیں۔ ایک سال میں نے اس کی
سات ہزار پوٹیاں لگائیں اور قریباً ہر پوتی سے دس دس درخت پھول لانے
والے تیار ہوئے۔ اس طرح اکیس ہزار کا ذخیرہ کیاریوں میں تیار ہو گیا تھا اور شاید
ہی کوئی دوسرا منظر اس سے بہتر تیار کیا جا سکتا ہو۔ ابتداً میں نے چار پوٹیاں لگائی
تھیں اور تین سال کے عرصہ میں درختوں کی تعداد حسب مندرجہ صدر ہو گئی تھی۔
اس کے درخت تخم بو کر بھی باآسانی تیار کئے جا سکتے ہیں۔ اس موقع پہ بیان کر دینا
مناسب سمجھتا ہوں کہ تخم بو کر سات ہزار درخت جو تیار کئے گئے تھے۔ ان میں کوئی
بھی دو ایک قسم کے نہ تھے۔ جب پھولوں کی بہار ختم ہو جائے اور بیج جمع کرنے

بقیہ نوٹ نمبر ۱۰۔ ہوتے رہے ہیں پرورش کے واسطے ریت گوبر کا کھاد۔ پتی کا کھاد سیاہ
معمولی مٹی مفید ہے۔

جائیں تو درختوں کو زمین سے ایک ایک فٹ بلند کاٹ کر دو تین ہفتہ تک قبل اکھاڑنی کے اُن کو چھوڑ دینا چاہیئے پتیوں کے رنگ میں جب تغیر آنا شروع ہو جائے۔ اُس وقت درختوں کو کاٹنا مناسب ہے۔

پوٹیوں کو کھودنے کے بعد کسی صندوق یا الماری میں برابر برابر اُس وقت تک کے لئے رکھ دینا چاہیئے جب تک کہ اُن میں انکھوے پھوٹنا شروع نہ ہو جائیں تلے اوپر بلب ہرگز نہ رکھے جائیں اِس کی کاشت میں مقدم لحاظ اس امر کا ہونا بہت ضروری ہے کہ پوٹیوں کو بلا انکھوے آئے ہوئے نہ نصب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر قبل از وقت بوکر جبریہ انکھوے نکالے گئے تو ان کے پھول ادنیٰ قسم کے ہوں گے اور اس کی تمیز اُن کے قد اور رنگوں سے گھٹیا ہونے سے کی جا سکتی ہے۔" لوگ شکایت کیا کرتے ہیں کہ میرے گلے ڈی اولی۔ کے پھول ویسے نہیں آئے جیسے کہ سال گذشتہ میں تھے اور اُن کا رنگ بھی شوخ نہیں ہے" وجہ یہ ہے کہ بلب قبل از وقت بو دئے گئے تھے اور جبریہ روئیدگی کرائی گئی تھی۔

## "اِس پیرِاکِس"

کیپ کے بلب دار پستہ قامت درخت کی ایک جنس ہے۔ اس کے پھول بہت خوبصورت اور بکثرت ہوتے ہیں ڈاکٹر وہٹ صاحب فرماتے ہیں کہ

اس کی چار یا پانچ قسمیں اس ملک میں کامیابی کے ساتھ بالیدہ ہوتی ہیں جن میں فروری اور مارچ میں پھول آتا ہے۔ ان کی کاشت بجنسہٖ گلیڈیولس کے کی جاتی ہے۔ اقسام ذیل سب سے عمدہ شمار کی جاتی ہیں۔

لی نی اسے ٹا۔ پھول سفید رنگ کا ہوتا ہے ۔۔دی ٹل سفید پتیاں ہوتی ہیں۔ ان پتیوں پہ سفید حاشیہ ہوتا ہے۔

گرانڈی فلورا۔ پھول سُرخ حاشیہ سفید ہوتا ہے۔ غیر معمولی طور پر خوبصورت ہوتا ہے۔

ٹرائی کلر۔ اس کے پھول بہت بڑے ہوتے ہیں۔ رنگ نارنجی اور زرد ہوتا ہے ولایتی تخم فروشوں کی فہرستوں میں اس کی بہت قسمیں درج ہوتی ہیں ایک بار اگر منگائی جائیں تو کئی سال تک رکھی جا سکتی ہیں اور ان کے بلب سے جدید درخت بڑھائے جا سکتے ہیں۔

جنوبی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں خاص طور پہ یہ جنس کاشت کی جا سکتی ہے۔ تخم فروشوں کی فہرستوں میں تقریباً تمام رنگ کے پھول کی قسمیں درج ہوتی ہیں۔

## ”اکسیا“

کیپ کی یہ ایک بلب دار جنس ہے۔ اس میں اور ما خر الذکر میں نباتاتی لحاظ سے

زیادہ فرق نہیں ہے۔ اس کی کاشت کا طریقہ بھی وہی ہے۔ اس ملک میں
اس کی بعض اقسام خوب بالیدہ ہوتی ہیں اور پھول لاتی ہیں اقسام ذیل سب سے
زیادہ نفیس تصور کی جاتی ہیں۔ بلے فی فلکسواوسا۔ پھول سفید اور گلابی
دھاریدار ہوتے ہیں۔ ویری ڈی فلورا۔ پھول کا رنگ سبز سُرخ چیتی دار ہوتا ہے
ٹرائی کوفی۔ میئر وزیا۔ علاوہ ان کے تخم فروش تاجروں کی فہرستوں میں خوبصورت
اقسام درج پائی جاتی ہیں۔

## "کروکس"[111]

ہندوستان کے میدانی علاقوں میں انگریزی کروکس کی کاشت میں
کامیابی نہیں ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے پہاڑی علاقوں میں اس کے
درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں فروری اور میدانی

نوٹ نمبر ۱۱۱۔ کروکس گانٹھ دار درخت ہے اور بہت قسم کا ہوتا ہے۔ اس کی گانٹھیں مثل
سوسن کی گانٹھوں سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ کروکس کی ایک قسم ہے جس کو سائی ٹڈسس
کہتے ہیں۔ اس سے زعفران پیدا ہوتی ہے۔ کروکس کی دیگر اقسام یہاں کاشت کی گئی ہیں۔
جس میں کمتر پھول آیا ہے۔ زعفران کی کاشت کا تجربہ یہاں کیا گیا ہے اس لئے میں کہہ سکتا
ہوں کہ یہاں بکوشش ہو گی۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ گوبر اور پتی کا کھاد
مفید پایا گیا ہے۔

اکتوبر بلب کے نصب کرنے کا زمانہ ہوتا ہے۔

سٹی وس۔ انگریزی نام سیفرن یعنے زعفران۔ اس خوبصورت جنس کے بلب میرے ایک دوست نے جو کشمیر سے لائے تھے مجھے دئے تھے۔ میرے فیروزپور کے باغات میں اس کے بلب مذکور خوب بالیدہ ہوئے اور پھول لائے۔

## "سن سی ویرا"[112]

انگریزی میں اس کا نام بواسٹرنگ ہمپ ہے یہ جنس اصل میں افریقہ کی ہے اس کے درخت مضبوط اور سدا بہار ہوتے ہیں۔ دو باتوں کے لئے یہ جنس مشہور ہے اول تو اس کا طریقہ بالیدگی عجیب ہوتا ہے اور دوسرے اس سے کارآمد اور قیمتی ریشہ حاصل ہوتا ہے۔ مثل تلوار کے لانبے اور لچک دار پتے ہوتے ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۱۱۲ - سن سی ویرا۔ کے پتے تین چار فٹ تک بلند ہوتے ہیں۔ پتوں پر سیاہی مائل دھبے ہوتے ہیں۔ پتوں کی شکل رام بان کے پتے سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ اس درخت کو قطار کی صورت میں مصنوعی پہاڑیوں اور سایہ دار مقام میں لگاتے ہیں۔ یہاں یہ درخت موجود ہے مگر کچھ خوبصورت نہیں ہوتا۔ اس لئے ہر شخص کو اس کے دیکھنے سے زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی درخت جڑ وسے کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔

یہاں کی پہاڑی اور میدانی دونوں قسموں کی زمین اس کی کاشت کے لئے مفید ہیں پرورش کے واسطے ہاتھی یا گھوڑے کی لید کا بالکل سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔

اور بعض درختوں کی جڑ سے بہت سے روئیدگی نکل آیا کرتی ہے جو درخت ہوتے رہتے

ہیں۔ گھر میں یا اور مقامات پر ان کے درخت تیزی سے بڑھتے ہیں ان کی

تمام اقسام خوبصورت اور مرغوب ہوتی ہیں اور موسم برسات میں بانسوں کی طرح

نکلتی اور پودے سے درخت نکل آتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں کسی قدر مائل سبز

دودھیا سفید رنگ کے خوشبودار پھول آتے ہیں بمقابلہ مختلف رنگ دار پتوں

کے پھولوں کی کوئی وقعت نہیں ہوتی۔ ٹوٹوں کے ذریعہ سے بآسانی درخت

بڑھائے جا سکتے ہیں۔

زے بی نی کا۔ یہ قسم ہندی وطن ہے۔ پھول مثل لیموں کے رنگ

کے ہوتے ہیں۔ پتے بیس سے تیس انچ تک چوڑے بشکل تلوار کا و دم گھری نالیدار

زرد اور سبز رنگ کے حاشیہ پر سرخ نشان اور مثل پھوڑے کے داغدار ہوتے

ہیں مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لئے یہ قسم بہت موزوں ہوتی ہے۔ اسکی

متعدد اقسام زیر کاشت ہیں۔

سیان ڈری کا۔ اس درخت کا رنگ سیاہ اور مثل دھوئیں کے ہوتا ہے۔

تین چار فٹ لانبے پتے ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں مثل چمڑے کے معلوم ہوتے ہیں

اور سبز بھی ہوتے ہیں۔ پتے حیرت انگیز ہوتے ہیں۔ لیکن خوشنمائی نہیں ہوتی۔

لانگی فلورا۔ پھول کی ڈنڈی ایک سے دو فٹ تک لانبی ہوتی ہے۔ پھول کا

رنگ سبزی مائل سفید پتے بیس سے تیس انچ تک لانبے اور تین سے چار انچ

تک چوڑے ہوتے ہیں جس پر سفید چتیاں ہوتی ہیں اور حاشیہ سُرخ۔

گنی اِن ہِن ۔ اس کی بہت سی اقسام ہیں اور اس جنس میں سب سے زیادہ خوبصورت یہی قسم ہے۔ پتے مستطیل چپٹے بکثرت چتی دار اور جن پر سفید دھاریاں ہوتی ہیں تین سے چار فٹ لانبے اور پانچ سے چھ انچہ تک چوڑے ہوتے ہیں۔

## "ہلی کونیا" [۱۳]

انگریزی نام ہلی کونیا ہے۔ اس کا اصلی وطن امریکہ ہے۔ اس جنس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور ٹٹیاں بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پتوں کی سرسبزی اور تازگی دیکھ کر گمان کیلوں کے پتوں کا ہوتا ہے۔ ان کی کاشت بہت آسان ہے۔ طاقتور زمین اور زاید مقدار میں نمی پورے طور پر بالیدہ ہونے کے لئے مطلوب ہوتی ہے۔ موسم برشکال میں جڑوں کے ذریعے سے درخت بآسانی بڑھائے جاسکتے ہیں۔ اس جنس کی خوبصورت اقسام ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۱۱۳۔ ہلی کونیا۔ ایک آرائشی درخت ہے اور کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اس کے پتے قدرے چوڑے لانبے اور سیتا اور عقیق البر کے پتے سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کے درخت یہاں سرکاری گلاس ہاوس اور باغیچہ شملہ کوٹھی میں موجود ہیں۔ یہ سدابہار درخت ہے۔ اس کے پتے کی خوشنمائی بھلی ہوتی ہے درخت نسلم اور جڑوں کے ذریعے سے تیار کیا جاتا ہے (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

یوکی سنے ٹا۔ اصلی وطن ام بو آئے نا ہے۔ پتے سخت اور سیاہ ہوتے ہیں اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ قدیم سے یہ درخت پسندیدہ شمار کیا جاتا ہے۔

آریو اسٹیریٹا۔ جنوبی جزائر بحر الہند سے اس کے درخت لائے گئے ہیں۔ اپنے جنس کی بہترین اقسام سے یہ قسم ہے۔ پتوں پر سنہری چتیوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

مٹائی کا۔ پتے برنجی رنگ کے ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں خوشنما معلوم ہوتی ہیں

اسٹرکٹا روزیا۔ اس کا درخت سیدھا ہوتا ہے۔ پتے خوبصورت سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور ان پر گلابی چتیاں ہوتی ہیں۔

ٹرائیم فنس۔ یہ شاندار اور خوبصورت قسم حال ہی میں زیر کاشت لائی گئی ہے۔ پتے چمکدار سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔ دیکھنے میں مرنٹا زیر آئی نا۔ کے درخت سے بہت مشابہ معلوم ہوتا ہے۔ اصلی وطن شماترا ہے۔

یورن ٹرائی۔ قدیم سے پسندیدہ شمار کیا جاتا ہے پلانٹ ہاؤس میں لگانے کے قابل اس کا درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔

ربرو اسٹری ایٹا۔ یہ شاندار درخت چھ سے آٹھ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتوں میں سبز اور سرخ نالیاں ہوتی ہیں۔ پتوں کی ابتدائی حالت میں گلابی رنگ زیادہ

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۱۳۔ اور مصنوعی پہاڑیوں میں زیادہ تر لگاتے ہیں۔ گملوں میں لگا کر آرائش کے کام میں بھی لاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے ریتلی مٹی گوبر اور پتی کا کھاد مفید ہے۔

نمایاں ہوتا ہے ۔ [illegible]

## (۱) اسٹرلیٹزیا ریجینیا

یورپ میں [illegible] پھولوں کی وجہ سے اس کی قدر سب سے زیادہ کی جاتی ہے
کیپ اس کا اصلی وطن ہے ۔ اس کی کاشت شمل ہل کونیا کے ہونی چاہیے ۔
اگست ۔ اس کے پھول سفید ہوتے ہیں ۔ انگریزی میں اس کا نام برڈ آف
پیراڈائز فلاور ہے ۔

ٹری جائی فی ۔ یورپ میں بہت وسیع و شاندار درخت تصور کیا جاتا ہے ۔
اس کے پھول کی تشبیہ کسی دوسرے پھول کے ساتھ نہیں دی جا سکتی میرے
خیال میں بمقابلہ خوبصورت ہونے کے حیرت انگیز زیادہ ہوتا ہے ۔ ان کے پھولوں کے

---

نوٹ نمبر ۱۱۴ ۔ اس درخت کی کاشت شمل ہل کونیا کے کی جاتی ہے ۔ اس کے درختوں کو
گملوں اور گرین گھر کی مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں پتے اور پھول دونوں خوشنما ہوتے
ہیں درخت جڑوں کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے ۔ پھول کھل کر ایک جانب لٹک جاتا ہے جو دیکھنے
میں نہایت بھلا ہوتا ہے ۔ اسکا درخت یہاں سرکاری گلاس ہاؤس میں موجود ہے گلاس ہوس کی گرمی اسکے
لئے مفید ہے ۔ پتے عقیق البحر کے پتوں سے کچھ مشابہ ہوتے ہیں پرورش کے واسطے ریت پتی
اور گوبر کا کھاد معمولی سیاہ مٹی مفید ہے ۔ ہفتہ میں ایک بار گوبر کا رقیق کھاد دیا جاوے
تو مفید ہوتا ہے ۔

# "یورانیا"

انگریزی میں اس کا نام ٹراویلرس ٹری ہے۔ مسٹر ابی لس۔ اجمالی طور پر حسب ذیل اس درخت کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ اس درخت کا تنہ موٹا اور رس دار ہوتا ہے تنہ کے وسط سے لانبے اور چوڑے، پتے مثل کیلے کے نکلتے ہیں بمقابلہ کیلے کے اس کے پتے کسی قدر لچکدار ہوتے ہیں۔ پتے تنہ کے ہر چہار طرف نہیں نکلتے ہیں بلکہ بمقابلہ تنے کے نکلتے ہیں۔ دیکھنے میں اس کا درخت مثل دو کھلے ہوئے پنکھوں کے معلوم ہوتا ہے۔ درختوں کی اونچائی کم از کم تیس فٹ ہوا کرتی ہے۔ میں نے اکثر درختوں میں بیس سے چوبیس تک پتے شمار کئے ہیں۔ ہر پتے کی ڈنڈی چھ سے آٹھ فٹ تک لانبی ہوتی ہے اور پتے چار سے چھ فٹ تک اور زائد لانبے ہوتے ہیں۔ مشہور ہے کہ سخت سے سخت گرم موسم میں بھی اس درخت کے تنے میں جہاں سے پتے پھوٹتے ہیں۔ وہاں صاف اور تازہ پانی زاید مقدار میں بھرا ہوتا ہے۔ چنانچہ مسافر لوگ کوئیں کا کام اس درخت سے لیتے ہیں۔ کلکتہ کے باغات میں اس کا

---

نوٹ نمبر ۱۱۵۔ اس کے پتے قریب قریب ڈرسے سینا عقیق البر۔ اور کیلے کے چھوٹے پتے کی شکل سے مشابہ ہوتے ہیں اس درخت کو فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں اور سایہ دار مقام میں لگاتے ہیں اس درخت کے پتوں کی سبزی فرن گھر میں نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے جڑوں کے ذریعے سے درخت بڑھائے جاتے ہیں اور پرورش کے واسطے ریتلی مٹی گوبر کا کھاد مفید ہے۔

# "میوسا"[116]

اس جنس میں سبز اور سُرخ اقسام کیلہ شامل ہیں اور ہندوستان میں بلحاظ قابلیتِ آرایش اور خوشنمائی کے ہندوستان میں اس کی قدر نہیں کی جاتی لیکن یورپ میں اقسام مثلاً آن سٹی یعنے ایبی سیناکا کیلہ اور سُوپربا۔ یعنے ہندوستان کا پہاڑی کیلہ بغرض آرایش و زینت باغ بہت قدر کے لایق شمار کئے جاتے ہیں۔ ہیں نے خود دیکھا ہے کہ آخر الذکر قسم کے کیلہ ہندوستانی اُمرا۔ اپنے مکانات کے احاطوں میں لگاتے ہیں۔ اِس کا درخت نہایت شاداب ہوتا ہے جس کا تنہ گول مثل بلب کے پتے بے داغ دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ تیز آندھی سے اِسکے درختوں کو بچانا ضروری ہے۔ ہمارے پودہ خانوں میں مختلف رنگ کی اقسام مثلاً وٹ سے ٹٹا۔ اور سمائڑاتا۔ کمیاب نہیں ہیں۔ ٹکسس ٹایل جس کو انگریزی میں مینلا ہمپ پلین ٹن۔ کہتے ہیں۔ ہندوستان میں کاشت کیا جاتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۱۶۔ یہ کیلے کی جنس ہی سے ہے۔ اِس کے پھل کھائے نہیں جاتے۔ اِس کے پتوں کی زردی مائل دھبے ہوتے ہیں۔ اِس میں تخم بھی پیدا ہوتا ہے۔ ہمالیہ سیڈ اسٹور سے تخم منگاکر شروع موسم بارش میں بوئے تھے۔ اِس کے درخت مثل کیلے کے ہوتے ہیں اور اِس کو سایہ دار مقام یا فرن گھر میں لگاتے ہیں۔ اِس کے پتے خوشنما معلوم ہوتے ہیں کیلے کی جنس میں سے ایک آرایشی قسم کا کیلہ ہی۔ درخت جڑ وے کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں پرورش کے واسطے ریتلی مٹی گوبر کا کھاد مفید ہے

# "گلابا"

اس جنس میں دو ہی ایک قسمیں خوبصورت کسی قدر ہوتی ہیں لیکن قابلیت آرایش کے لحاظ سے اُن کی کچھ وقعت نہیں ہے مثل معمولی ادرک کے اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

سُوبیولے ٹا۔ اصلی وطن چٹگاؤں ہے۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب فرماتے ہیں کہ موسم گرما میں کلیاں آتی ہیں اور قریباً دو ماہ تک لگاتار پھول آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ تمام جنس میں صرف یہی ایک قسم ہے کہ جو مجھے خوشنما معلوم ہوئی۔ پھول چھوٹے خوبصورتی کے ساتھ سُرخ ہوتے ہیں پنکھڑی کا رنگ گہرا زردی مائل نارنجی ہوتا ہے

اس پے تھولے ٹا۔ اس کا اصلی وطن سلہٹ ہے۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے درخت خوبصورت اور پھول نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اپریل میں کلیاں آتی ہیں اور آغاز موسم سرما میں اس کے درخت بالکل ضایع

نوٹ نمبر ۱۱۷۔ گلابا سدا بہار درخت ہے۔ اسکے پتوں کی سبزی بھلی معلوم ہوتی ہے اور پھول برابر نکلتے رہتے ہیں۔ اس کو نرم گھر میں لگاتے ہیں کھلی ہوئی میدانی دھوپ اس کو خراب کرتی ہے۔ یہ درخت سایہ پسند ہے۔ درخت بزجوسے کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے ریتلی مٹی۔ گھوڑے کی لید کا بالکل سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔ موسم بارش میں اس کے درخت قوی اور خوش رنگ ہوتے ہیں۔

ہو جاتے ہیں۔

## کرکیوما[118]

انگریزی نام ہلدی پلانٹ [illegible] بہت سے اقسام [illegible] ہیں جن کی جڑیں شکل اور رنگ سے ہوتی ہیں۔ [illegible] پھول کی بالی نکلتی ہے۔ بڑے بڑے مختلف رنگ کے پتے بہت خوبصورت [illegible] بہت سی اقسام قریباً یکساں ہوتی ہیں۔ اقسام ذیل غالباً سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں۔

زیرم بیٹ۔ انگریزی نام [illegible] اپریل کے مہینے میں قبل پتوں کے نکلنے کے پھول کی بالیں نکلتی ہیں ان کے رنگ بمقابلہ پتے کے سبز اور زرد رنگ کے بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور بہت بڑے نشتر نما اور خوبصورت

---

نوٹ نمبر ۱۱۸ - کرکیوما۔ ہلدی کو کہتے ہیں اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں علاوہ اس قسم کے جس سے ہلدی نکلتی ہے دیگر اقسام کو بغرض آرائش گونڈیوں [illegible] سایہ دار مقام میں لگاتے ہیں۔ پھول بھی نکلتا ہے جو زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا البتہ پتوں کی سرسبزی بہت بھلی معلوم ہوتی ہے موسم سرما میں اس کے درخت مردہ ہو جاتے ہیں۔ موسم بارش میں درخت اچھے رہتے ہیں۔ جڑ و بیج کے ذریعے سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے نرم زمین ریتلی مٹی گوبر یا لید کا بالکل سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔ اس کی گانٹھوں میں ادرک کی خوشبو ہوتی ہے۔

ہوتے ہیں اور ملکر سونگھنے میں خوشبودار ہوتے ہیں۔

روزیانہ۔ اس کا اصلی وطن ملک پیگو ہے کلکتہ کے باغات میں اس کے درخت عموماً پائے جاتے ہیں۔ اس درخت کے متعلق سرجے ہکیسٹن صاحب فرماتے ہیں کہ پھول سرخ زرد ہوتی ہیں اور دو مہینہ تک بلا مرجھائے ہوئے کھلا رہتا ہے جو درخت سایہ میں ہوتے ہیں اُن کے پھول کمزور اور رنگ کے زرد پھیکے ہوتے ہیں۔ دھوپ میں اس کا رنگ اور زیادہ شوخ ہوجاتا ہے۔ اس کا درخت چھوٹا اور پتے شاندار ہوتے ہیں۔

کومُوسا۔ اس کا اصلی وطن برما ہے۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ تمام اقسام میں سب سے زیادہ خوبصورت اسی کا درخت ہوتا ہے پتیوں کے نکلنے کے قبل مئی کے مہینہ میں زرد گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں اور جو پھول بانجھ ہوتے ہیں۔ اُن کا رنگ گلابی سُرخ ہوتا ہے۔

زی دوا ایریا۔ انگریزی میں اس کا نام۔ رڈز سے ڈوایری ہے۔ اصلی وطن بنگال ہے کلکتہ کے باغات میں اس کے درخت عموماً پائے جاتے ہیں۔ پھول کی ڈنڈی قبل ہی نکلنے کے انسان کی انگلی برابر موٹی نکلتی ہو جس کے سرے پر گلابی رنگ کا ایک بڑا پھول ہوتا ہے۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب فرماتے ہیں کہ پھولنے کی حالت میں اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے اور تمام اقسام بلحاظ خوبصورتی کے سبقت لے جاتا ہے اور نہایت نفیس خوشبو ہوتی ہے۔

نل گرین سپین۔ ہندوستان کے مغربی ساحل پر ہلدی کی یہ قسم نہایت کثیر الوجود ہے۔ موسم گرما یا فصل بہار کی بارش کے بعد جنگلوں میں اس کے درخت پھولے ہوئے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

## ”کمپ فیریا[119]“

موصلی دار جڑ والے درختوں کی یہ ایک جنس ہے جس میں متعدد اقسام شامل ہیں ان کے نازک اور خوشنما پھول زمین سے اس قدر ملے ہوئے ہوتے ہیں کہ اگر درختوں کو گملوں میں نہ لگایا جائے تو نظر سے غائب ہو جاتے ہیں۔ جاڑے کے موسم میں اس کے پتے گر جاتے ہیں۔ چنانچہ اُسی زمانہ میں جڑوں کو کھود کر علیحدہ علیحدہ کر لینا اور گملوں میں عمدہ ہلکی مٹی بھر کر دبا دینا چاہئے۔ دو اقسام جن کا ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے۔ وہ عموماً ہندوستان کے باغات میں پائی جاتی ہیں۔

رُوٹن ڈا۔ یعنی بھوماین چمپا۔ اس کے پتے بڑے اور بیضاوی نشتر نما ہوتے

---

نوٹ نمبر ۱۱۹۔ کمپ فی ریا۔ یہ گانٹھ دار درخت ہوتا ہے۔ موسم گرما میں اس کی گانٹھیں پھوٹتی ہیں اور بزمانہ بارش اس کے درخت کے پتے زیادہ شاداب اور سبز ہوتے ہیں۔ درخت پستہ قامت ہوتا ہے پتے کی شکل ایسی ہوتی ہے جیسے عقیق البرکا بت ہی چھوٹا پتہ ہوتا ہے۔ پتہ دبیز اور دس دراز ہوتا ہے اس کے پتے اور جڑوں میں خوشبو ہوتی ہے۔ جو ملنے سے پیدا ہوتی ہے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

جو نومبر کے ختم ہوتے ہوتے خشک ہو کر گر جاتے ہیں اور اپریل میں جب تک کہ
ان کے پھولنے کی بہار ختم نہیں ہو جاتی دوسرے پتے نہیں نکلتے۔ اس کے پھول
کی دو پنکھڑیاں سفید اور دو ہلکے زرد رنگ کی ہوتی ہیں۔ پھول اوسط درجہ کا ہوتا ہے
زمین سے دو تین انچ اوپر ہوتا ہے۔ صبح کے وقت کھلتا ہے اور شام ہوتے ہوتے
مرجھا جاتا ہے۔ اور نہایت نفیس خوشبو سے ہوا کو معطر کئے رہتا ہے۔

گلنگا۔ اس کے پتے گول ہوتے ہیں۔ اُن کے رنگ میں فرحت بخش سبزی
ہوتی ہے پتے ایک دوسرے کو ڈھنکے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو اپنے پھولوں پر خوشگوار
سایہ کئے رہتے ہیں۔ پھول کا رنگ مثل موتی کے سفید ہوتا ہے اور اُن پر دو
سُرخ داغ ہوتے ہیں۔ موسم برشکال میں پھول آتے ہیں۔ لیکن کوئی خوشبو
اُن میں نہیں ہوتی ہے اور بجائے اُن کے پتوں اور جڑوں کو مل کر سونگھا جائے
تو نفیس خوشبو آتی ہے۔

کرکیائی۔ یہ خوبصورت قسم ملک زنجبار سے لائی گئی ہے۔ اس کے پھول
ہلکے گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن کے بیچ میں سنہری چتیاں ہوتی ہیں پھول
بدرجہ غایت نفیس ہوتے ہیں۔ پودہ خانوں میں لگانے کے لیئے یہ قسم بہت
موزوں ہوتی ہے۔ اگر ہلکی طاقتور مٹی میں پتوں کی بوسیدہ کھاد ملا دی جائے

بقیہ نوٹ نمبر ۱۱۹- اس کی کاشت بغرض خوشبو کی جاتی ہے۔ کونڈیوں۔ پہاڑیوں اور اونچی
زمین پر لگاتے ہیں تاکہ بارش کے پانی کے اثر سے نہ گلے۔ محفوظ رہے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

تو اس کو بہت مفید ہوتی ہے۔

اس پی۔ یہ قسم بھی بہت خوبصورت ہے۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے درخت موجود ہیں۔ ہر لحاظ سے بالکل آخر الذکر کے مشابہ ہوتی ہے۔ صرف فرق اس قدر ہوتا ہے کہ اس کے پھول بالکل سُرخ ہوتے ہیں اس کی بعض جدید اقسام۔ مثلاً بن سُونی۔ گل بٹانی۔ مول مے نن سس۔ رُوسی آنا۔ اور ان ڈولاٹا کے درخت واقعی ہیں خوبصورت ہوتے ہیں۔

## "ای لٹ ٹے ریا" [۱۲۰]

کارڈے موم۔ انگریزی نام کارڈے مم۔ یعنے۔ الائچی۔ اگرچہ اس کے پتے خوشنما ہوتے ہیں لیکن بغرض آرایش باغات میں بہت کم لوگ لگاتے ہیں۔ اکثر باغات میں اس کے درخت محض شوقیہ لگاتے ہیں زاید پانی اور گنجان سایہ مفید ہوتا ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۱۹۔ اس کے درخت عیش باغ میں بکثرت تھے پرورش کے واسطے نرم زمین درکار ہے۔ گوبر کا کھاد اور قدرے ریت مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۱۲۰۔ ای لٹ ٹے ریا۔ یہ گانٹھ دار درخت ہوتا ہے۔ موسم سرما میں اس کے درختوں پر خزان آجاتی ہے۔ موسم گرما میں گانٹھیں پھوٹ کر درخت تیار ہوتے ہیں۔ موسم بارش میں درختوں پر بہار ہوتی ہے۔ یہ درخت سایہ دار جگہ پسند کرتا ہے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

## ۱۲۱
## "ایموم"

انگشتی فولیم ۔ بلحاظ اوصاف کے قسم ۔

الٹ ٹے ریا کے بہت مشابہ ہے ۔ صرف اس کے پتے بمقابلہ اس کے پتوں کے زیادہ پتلے اور بڑے ہوتے ہیں ۔ اس کے پھول مختلف رنگ کے ہوتے ہیں ۔ بعض کا رنگ بادامی اور بعض سرخی مائل بادامی اور بعض کا بالکل سرخ ہوتا ہے ۔ ملک میڈاگاسکر سے یہ خوبصورت قسم لائی گئی ہے ۔ نمی اور سایہ اس کی کاشت کے لئے ضروری ہے ۔ تخم اور جڑوں کو بوکر درخت بڑھائے جاتے ہیں ۔

مغربی افریقہ میں اس جنس کی ایک قسم پائی جاتی ہے جس کا نام گرے نم پیرسے ڈوایز ہے ۔ اور انگریزی میں اس کا نام گرینس آف پیرسے ڈایز ہے ۔ ہندوستان میں اس کے درخت میں نے نہیں دیکھے ۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۰ ۔ اس لئے اس کو کونڈیوں میں لگاتے ہیں اور سایہ دار جگہ میں رکھتے ہیں ۔ جڑوں کے ذریعے سے درخت بڑھائے جاتے ہیں ۔ پرورش کے لئے سیاہ مٹی گوبر کا کھاد ریت مفید ہے ۔

نوٹ نمبر ۱۲۱ ۔ ایموم ۔ گانٹھ دار درخت ہے ۔ موسم سرما میں اس کے درختوں پر خزاں آجاتی ہے ۔ درخت پژمردہ ہوجاتے ہیں ۔ موسم گرما میں درخت از سرِ نو پیدا ہوتے ہیں ۔ موسم بارش میں اس کے پتوں پر بہار ہوتی ہے ۔ اس میں پھول بھی آتا ہے ۔ لیکن چنداں دلکش (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

# "ہی ڈی کی آم"[۱۲۲]

اس جنس میں قریباً چوبیس اقسام ہیں۔ نیپال اور کوسیا ہلس کے پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سب اقسام بنگال میں بھی ہوتی تھیں۔ لیکن فی الحال کلکتہ کے باغات میں تین چار قسم سے زائد اقسام پائی نہیں جاتیں۔ ان سب کی جڑیں مثل ادرک کے ہوتی ہیں۔ ان کے درخت مع نشتر نما پتیوں کے موسم سرما میں ضایع ہو جاتے ہیں اور یہی زمانہ ان کی جڑوں کو کھود کر علیحدہ علیحدہ کر لینے کا ہے۔ اور کھودنے کے بعد ہی خوب کھاد ملی ہوئی مٹی میں جڑوں کو دبا دینا چاہیئے۔ چونکہ اس کا درخت طویل القامت ہوتا ہے اس لئے گملوں میں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۱۔ اور خوبصورت نہیں ہوتا پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اس کے درختوں کو کونڈیوں اور سایہ دار مقام پر لگاتے ہیں۔ اس کے درخت بہت سے مٹیا برج میں تھے جنکو کونڈیوں میں لگایا تھا۔ دھوپ اس کے لئے مضر ہے۔ جڑوں کے ذریعے سے درخت بڑھائے جاتے ہیں پرورش کے واسطے سیاہ مٹی گوبر کا کھاد اور ریت مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۱۲۲۔ ہی ڈی کی ام۔ کا درخت چار یا پانچ فیٹ تک یہاں بلند ہوتا ہے۔ پتے مثل ادرک کے پتے کے ہوتے ہیں۔ اس درخت کی گانٹھیں ریشہ دار ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں درخت پر بہار ہوتی ہے پھول سفید ہوتا ہے۔ اندر کی جانب سبزی مائل رنگ دکھائی دیتا ہے پھول میں نہایت نفیس خوشبو ہوتی ہے۔ اس کا درخت باغیچہ پرانی کوٹھی میں لگا ہوا تھا وہاں سے (بقیہ نوٹ صفحہ آیندہ)

لگانے کے قابل نہیں ہوتا

کورونے ری یم - انگریزی نام - گارلینڈ فلاور - اس خوبصورت قسم کے درخت عموماً دیکھنے میں آتے ہیں تمام اقسام میں سب سے زیادہ نفیس اور بلاشبہہ باعث زینت باغ ہوتے ہیں موسم برشکال میں یکے بعد دیگرے تین تین فٹ اونچے متعدد دستے ہوتے ہیں - جن کے سروں پر سفید رنگ کے بڑے بڑے پھول گنجان پتوں سے گھرے ہوتے ہیں اور پھولوں سے بہت دور تک علی الخصوص شام کے وقت کی ہوا خوشبو سے معطر رہتی ہے - موسم سرما میں بیج بکثرت آتے ہیں -

ایک قسم زرد پھول لانے والی بھی ہے -

کرائی سولیوکم - اس کے پھول قریب قریب آخر الذکر پھول کے برابر قد میں ہوتے ہیں کرٹس صاحب فرماتے ہیں کہ بہت خوبصورت نفیس خوشبو رنگ سفید حاشیہ شوخ نارنجی اور اندرونی سطح گہری نارنجی ہوتی ہے -

فلے ڈم بقول ڈاکٹر راکسبرگ صاحب خوبصورت قسم ہے - اور اس کی نسبت فرماتے ہیں کہ بلحاظ پھول کرونے ری یم سے یہ قسم جدا ہوتی ہے - اس کے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۲ - گاتھیں لیکر عشں باغ میں ترقی دی گئی تھی - یہاں کی میدانی اور پہاڑی زمین اس کی کاشت کے لئے مفید ہے موسم گرما میں سخت دھوپ اور گرم ہوا اس کے پتوں کو نقصان پہونچاتی ہے - درخت جڑ دے کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں - کاشت کے لئے نرم زمین سیاہ مٹی گوبر یا لید کا بالکل سڑا ہوا کھاد - پتی کا کھاد ریت - کوئلے کا برادہ مفید ہے -

پھول قریباً ایک ثلث چھوٹے ہوتے ہیں اور اُن میں نہ صرف چمپا کی پھول کی سی زردی ہوتی ہے۔ بلکہ ایک خاص قسم کی خوشگوار خوشبو ہوتی ہے اور چمپا کے پھول سے کسی قدر کم تیز خوشبو ہونے کی وجہ سے بہت قابل وقعت ہوتا ہے۔ ظاہری صورت دونوں قسموں کی قریباً یکساں ہوتی ہے۔ اس کا اصلی وطن سلہٹ ہے۔ اور موسم برشکال میں پھول لاتا ہے۔

اگسٹی فولیم۔ اس کے پتے بہت پتلے ہوتے ہیں۔ درخت کی بلندی قریباً تین فٹ ہوتی ہے۔ موسم برشکال میں چھوٹے چھوٹے پھول زرد اور ہلکے سرخ بلا کسی بُو کے آتے ہیں۔ اس کے پھول کچھ زیادہ خوبصورت نہیں ہوتے۔

## "آل پی نیا"[۱۲۳]

یہ ایک جنس ہے جس کے پتے نشتر نما اور پھول بہت خوش نما ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۲۳۔ ال پی نیا کا درخت یہاں باغ فرحت افزا اور نشاط افزا میں زمانہ قدیم سے موجود ہے۔ اس کا درخت پانچ فیٹ تک بلند ہوتا ہے۔ درخت بہت پھیلتا ہے۔ اس کے جڑوے زمین سے پھوٹ کر بہت جگہ گھیر لیتے ہیں۔ یہ درخت گانٹھ دار ہوتا ہے سفید پھول جس پر سرخ دھاریاں ہوتی ہیں کوڑی کے شکل کے بکثرت گچھے کی صورت میں بزمانہ موسم سرما آتے ہیں اس کی پتی میں الائچی کی خوشبو آتی ہے جس کو اکثر لوگ یہاں کے پان کے ساتھ کھاتے ہیں۔ درخت جڑوے کے ذریعے سے بآسانی بڑھائے جاتے ہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

نصب کرنے کے بعد ہی اس کا درخت دور تک زمین پر پھیل جاتا ہے اور اسی وجہ سے بعد چندے اس کا درخت تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ ٹوٹوں یا جڑوں کے ذریعے سے اس کا درخت جس قدر چاہو بڑھایا جا سکتا ہے۔

تیوٹنس۔ اس کے پھول بہت خوبصورت اور شکل صورت میں مثل فاکس گلو کے ہوتے ہیں۔ پھولوں کا رنگ نیچے کی جانب سفید پنکھڑیوں کے حاشیہ گلابی اور اندرونی حصہ کا رنگ نارنجی ہوتا ہے۔ سال میں زیادہ عرصہ تک پھولوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ مرطوب زمینوں میں اس کا درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ قد میں اس کا درخت چھ فٹ یا کچھ زائد ہوتا ہے اور بہت جلد پھیل جانے کی وجہ سے چھوٹے باغات میں لگانے کے قابل نہیں ہوتا۔

یوٹی کیا۔ اصلی وطن سماٹرا ہے۔ اس کا درخت بہت شاندار ہوتا ہے۔ پھول بڑے اور گرمیوں کے موسم میں نہایت شوخ خوشگوار سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔

ملاکین سس۔ پچکاؤں میں بکثرت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کے پتے نشتر نما دو سے تین فٹ تک لانبے ہوتے ہیں۔ پھول بہت بڑے چمکدار سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ البتہ اندرونی کنارے سرخ

بقیہ نوٹ نمبر ۲۳۳۔ پتوں کی شکل عقیق البر کے پتوں سے مشابہ ہوتی ہے موسم گرما کی دھوپ اس درخت کے پتے کو نقصان پہونچاتی ہے۔ موسم بارش میں درخت زیادہ (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

نارنجی ہوتا ہے۔ اس جنس میں تمام اقسام پر بلحاظ خوبصورتی اس کو فضیلت ہے۔ نیوٹنس کے پھول سے بھی اس کے پھول بہتر ہوتے ہیں۔

الوگھاس۔ اس کا درخت غالباً بقول ڈاکٹر راکسبرگ صاحب کلکتہ کے قرب و جوار کے مرطوب مقامات میں خودرو پایا جاتا ہے۔ پتے اشتر نما اور کلید اہوتے ہیں موسم برشکال کے آغاز میں پھول آتے ہیں پھول بکثرت لگاتار خوبصورت گلابی رنگ کے اور بلا کسی بو کے ہوتے ہیں۔

میٹو میڈیکا۔ ڈاکٹر راکسبرگ صاحب فرماتے ہیں کہ موسم برشکال کے آغاز میں جھکے ہوئے بکثرت پھول آتے ہیں۔ اس کے پھولوں کا غلاف بہ نسبت پھول کے بڑا ہوتا ہے۔ رنگ سفید ہوتا ہے پنکھڑیوں کا رنگ سبز اور زرد ہوتا ہے جھکے حاشیہ نارنجی ہوتے ہیں۔ کال کیرٹیا۔ اس خوش نما درخت کا قد قریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ موسم گرما میں کسی قدر بڑے پھول آتے ہیں۔ رنگ ہلکا بادامی ہوتا ہے اور اوپر سرخ دھاریاں ہوتی ہیں تمام درخت میں ایک قسم کی تیز بو مثل موم بتی کے ہوتی ہے۔

البوٹی لی اسے ٹا۔ اور وٹ لے ٹا۔ کی اقسام کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ ان کے پتے دھاری دار اور مختلف رنگ کے نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۳۔ زیادہ شاداب ہوتے ہیں پرورش کے واسطے نرم زمین سیاہ مٹی گوبر یا لید کا کھاد مفید ہے۔

# "کاس ٹس"[۱۲۴]

اِس پی سی اوسس۔ اصلی وطن بنگال ہے۔ اِس کے درخت عموماً مرطوب مقامات میں خود رو پائے جاتے ہیں۔ موسمِ برشکال میں پھول آنے پر اِسکے درخت بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اِسکے پتے بڑے اور نشتر نما گہرے سبز رنگ کے ہوتے ہیں پھول انسان کی مٹھی کے برابر ہوتے ہیں اور انکی گولائی قریب پانچ انچ کے ہوتی ہے دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اِن کی کاشت مثل معمولی ادرکھ کے کی جاتی ہے۔

ارگائی روقائی لس۔ موسمِ برشکال میں بڑے اور سفید رنگ کے پھول آتے ہیں لیکن باغات میں لگانے کے قابل نہیں ہوتا۔

اِسے ماروتی کا۔ اور اسے لی گنس۔ دونوں خوبصورت قسمیں ہیں اور اس قابل ہیں کہ اِن کو باغات میں جگہ دی جاوے۔

نوٹ نمبر ۱۲۴۔ کاس ٹس۔ گانٹھ دار درخت ہوتا ہے۔ عام طور پر یہاں خود رو پیدا ہوتا ہے۔ اِس کا درخت چار فٹ تک بلند ہوتا ہے پتے نوکدار ہوتے ہیں۔ پھول سفید نازک ہوتا ہے پھولوں میں خوشبو نہیں ہوتی۔ درخت جڑ کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ خود رو درخت ہے اس لیے اس کو یہاں زیادہ قدر کے ساتھ نہیں لگاتے ہیں۔ موسمِ سرما میں اسکا درخت مردہ ہو جاتا ہے گانٹھیں بحفاظت زمین میں قدرتاً دبی رہتی ہیں جو ہر موسم بارش میں از خود پھوٹ کر بالیدہ ہوتے ہیں پرورش کے واسطے معمولی کھاد اور ریت یا رتیلی مٹی مفید ہے۔

۱۲۵

# "مرانٹا"

گرم ممالک میں پیدا ہونے والی بہت بڑی جنس ہے جو اپنے پتوں کی کمال خوبصورتی کے باعث مشہور ہے۔ اس کی کاشت بہت آسان ہے۔ ہمارے خس پوش پودہ خانوں میں خوب بالیدہ ہوتی ہے اور بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے رطوبت اور سایہ اس کے لئے ضروری ہے۔ بارش کا موسم اس کے شباب کا زمانہ ہے موسم سرما میں عموماً اس کے پتے گر جاتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں آخر مارچ اور میدانی میں فروری کا زمانہ گملوں میں سے جڑوں کو کھودنے اور ان کو جدا جدا کر کے جدید گملوں میں بھر کر ازدیاد درخت بڑھانے کا ہوتا ہے۔ پہاڑی مقامات میں گرم مکانوں میں ان کی کاشت کی جاتی ہے۔

نوٹ نمبر ۱۲۵۔ اس درخت کی بہت قسمیں ہوتی ہیں۔ ہر ایک کا رنگ و روپ اور خوبصورتی ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہے۔ یہ درخت سایہ پسند ہے۔ اس کے درخت فرن گھر میں لگائے جاتے ہیں اور سایہ دار مقام میں رکھے جاتے ہیں۔ نازک اقسام کو گلاس ہوس میں رکھتے ہیں۔ جڑوں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ موسم سرما اس کے لئے مضر ہے۔ اس کو سردی سے بچانا چاہئے۔ موسم گرما و بارش میں یہ اچھی حالت میں رہتا ہے۔ اس کی ایک قسم ہے جس سے آراروٹ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نام مرانٹا ایرنڈی نے سیا ہے۔ بھوپال میں مرانٹا کی بہت سی قسمیں باغیچہ احمد آباد اور باغیچہ کوٹھی شملہ میں موجود ہیں۔ اس کی (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

پچاس سے زاید اس کی اقسام زیر کاشت ہیں اور کم و بیش بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ اقسام ذیل بہترین قسمیں ہیں۔

ال بُولی اسے ٹا۔ اِسے سیم مسٹ ری گنا۔ بے کی می آنا۔ بیلے لا۔ بائی کلر۔ بائی نوٹی آئی۔ اک زری ما فس کی اٹیا۔ ہارڈن گی آئی۔ کر کو وے نی آئی۔ لن ڈی نی۔ لودی آئی۔ لوپرسی آئی۔ آئی کو نی فی را۔ نگرو کاس ٹے ٹا۔ آرنے ٹا۔ پن نے ٹا پک ٹا۔ پورٹیانا۔ پرلیسی نا۔ پرِن سپیس پل شیلا۔ ری گے لِس۔ بروزی اوبکٹا۔ سن گوئی نیا۔ وی جی آئی۔ ور بجے نالِس۔ والی سی آئی۔ وک ٹی آئی۔ اور زیری نا۔ اقسام مذکورہ جن باغات میں ہوں۔ اوسے مکمل باغ تصور کرنا چاہیے اقسام ذیل بھی کچھ کم خوبصورت نہیں ہوتیں۔ اور حسب پسند باغات میں لگائی جا سکتی ہیں۔ اِل بومُوٹ سے ٹا۔ ایما بیلس بائی کلر۔ کِم بوراکن سِس۔ کائی تی ریا۔ گودی آنا۔ لگری لی آنا۔ لی اوپاڈی انا۔ لٹ زری آئی۔ سے کو یانا۔ ماسن جی اتا۔ نائی ٹنس۔ اوبن ہی میانا۔ پارنی روکالس۔ ریویرا۔ سی مانی آئی۔ سی لوسا۔ اس پلن ڈائی ڈا۔ ٹیوبس بے تھا۔ اِن ڈوسے ٹا۔ ون ڈن ہی کیائی۔ اور وارس کیوک زری آئی۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۵۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ پتی کا کھاد۔ راکھ اور کوئلے کے برادہ کا مرکب مفید ہے۔ میں نے اِس کی بہت سی اقسام مختلف مقامات سے منگا کر عیش باغ میں لگائیں تھیں مذکورہ بالا مرکب اس کی پرورش کے واسطے مفید ہے۔

## ۱۲۶

# "فرائی تیم"

ڈائی کوٹومم - اصلی وطن بنگال ہے۔ کالا تھیا کے درخت سے صورت شباہت
میں اس کا درخت بہت مشابہ ہوتا ہے - اس جھاڑ کی بلندی چار سے پانچ فٹ
تک ہوتی ہے گرمی کے موسم میں بہت خوبصورت اور نازک سفید رنگ کے
اوسط درجہ گچھہ دو دو پھول ایک ایک تنہ میں آتے ہیں اور بہ نسبت گنجان پتوں اور
شاخوں کے پھول کم ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم ولوسے ٹم ہے جو کلکتہ کے
قرب میں پائی جاتی ہے۔ اس کی کاشت مثل مرانٹا کے کی جاتی ہے۔ اس کی
ایک قسم سنگاپور سے لائی گئی ہے جس کے پتے نہایت نفیس ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۲۶ - اس کا دوسرا نام فایل لوڈس ہے۔ اس کی کاشت مثل مرانٹا کے کی جاتی
ہے اور مرانٹا کی ذات میں سے ہے۔ یہ درخت سایہ پسند ہے فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں اور
کونڈیوں میں لگاتے ہیں۔ موسم بارش میں پھول آتا ہے پھول میں کچھ زیادہ خوبصورتی نہیں ہوتی
البتہ پتے خوبصورت ہوتے ہیں۔ درختوں کی افزائش جڑ دے کے ذریعے سے بزمانہ بارش
کی جاتی ہے۔ اس کے درخت مثل باغ کے فرن گھر میں تھے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔
ریت۔ کوئلے کا برادہ پتی اور گوبر کا کھاد اور اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا مرکب مفید ہے۔
موسم سرما اس کو نقصان پہونچاتا ہے۔ اس لئے موسم مذکور میں اس درخت کو گرمی پہونچاوے
اور گرم مقام میں رکھے۔

# "کلاتھی یا"[۱۲]

یہ جنس اس قدر مرانٹا کی جنس سے مشابہ ہوتی ہے کہ اس کی اکثر اقسام کا امتیاز مشکل ہوتا ہے اس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ پیرس کے ایک باغ میں اقسام ذیل بہت خوبصورت مجھے معلوم ہوئیں۔ پکٹوریٹیا۔ ماکی کنس اکزی میا ارنے ٹاپکٹا۔ اوریں شلا۔

زبرائی نا۔ انگریزی نام ربڑا پلانٹ۔ اصلی وطن برزیل ہے۔ بلحاظ پتوں کی خوبصورتی کے گرم مکانوں میں جو پودے لگائے جاتے ہیں۔ اُن سب سے زیادہ خوشنما یہ ہوتا ہے۔ اِس کے پتے بڑے مخملی اور خوبصورتی کے ساتھ مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔ اُن کا رنگ گہرا سبز خفیف زردی لئے ہوتا ہے۔ کلکتہ کے چند باغات میں اِس کے درخت پائے جاتے ہیں لیکن جو تعریف اوپر کی گئی ہے اُس کے

نوٹ نمبر ۱۲۔ یہ درخت مرانٹا کی ذات میں سے ہے فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں اور کیاریوں اور کونڈیوں میں لگانا چاہئے۔ موسم سرما اسکے لئے مضر ہے موسم مذکور میں اِس درخت کو گرم مکان یا گلاس ہاؤس میں رکھے تو مفید ہے۔ درخت جڑ کے ذریعے سے بارش کے زمانہ میں بڑھائے جاتے ہیں اِس کے پتے خوبصورت ہوتے ہیں اور پتوں ہی کی خوبصورتی اس سے حاصل ہے۔ پھول بھی آتا ہے مگر وہ کچھ خوشنما اور کارآمد نہیں ہے۔ پرورش کے واسطے ریت سیاہ مٹی۔ پتی اور گوبر کا کھاد۔ کوئلہ کا برادہ اینٹ کے چھوٹے ٹکڑوں کا مرکب مفید ہے۔

# "فرائی نیم"[۱۲۶]

ڈائی کوٹوم۔ اصلی وطن بنگال ہے۔ کلا تھیا کے درخت سے صورت شباہت میں اس کا درخت بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اس بہاڑ کی بلندی چار سے پانچ فٹ تک ہوتی ہے گرمی کے موسم میں بہت خوبصورت اور نازک سفید رنگ کے اوسط درجہ کے دو دو پھول ایک ایک تنہ میں آتے ہیں اور بہ نسبت گنجان پتیوں اور شاخوں کے پھول کم ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم ولوسے ٹم ہے جو کلکتہ کے قرب میں پائی جاتی ہے۔ اس کی کاشت مثل مرانٹا کے کی جاتی ہے۔ اس کی ایک قسم سنگاپور سے لائی گئی ہے جس کے پتے نہایت نفیس ہوتے ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۱۲۶۔ اس کا دوسرا نام فایل لوڈس ہے۔ اس کی کاشت مثل مرانٹا کے کی جاتی ہے اور مرانٹا کی ذات میں سے ہے۔ یہ درخت سایہ پسند ہے ترن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں اور کوٹھریوں میں لگاتے ہیں۔ موسم بارش میں پھول آتا ہے پھول میں کچھ زیادہ خوبصورتی نہیں ہوتی البتہ پتے خوبصورت ہوتے ہیں۔ درختوں کی افزائش جڑ دے کے ذریعے سے بزمانہ بارش کی جاتی ہے۔ اس کے درخت عیش باغ کے ترن گھر میں تھے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ کوئلے کا برادہ پتی اور گوبر کا کھاد اور اینٹ کے چھوٹے ٹکڑوں کا مرکب مفید ہے۔ موسم سرما اس کو نقصان پہونچاتا ہے۔ اس لئے موسم مذکور میں اس درخت کو گرمی پہونچاوے اور گرم مقام میں رکھے۔

# "کلاتھی یا"[127]

یہ جنس اس قدر مرانٹا کی جنس سے مشابہ ہوتی ہے کہ اس کی اکثر اقسام کا امتیاز بمشکل ہوتا ہے اس کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ پیرس کے ایک باغ میں اقسام ذیل بہت خوبصورت مجھے معلوم ہوئیں۔ وکٹوریا۔ ماکی کنس اکِرتی سیا ارنےٹا پکٹا۔ اور یں شلا۔

زبرائی نا۔ انگریزی نام زیبرا پلانٹ۔ اصلی وطن برزیل ہے۔ بلحاظ پتوں کی خوبصورتی کے گرم مکانوں میں جو پودے لگائے جاتے ہیں۔ اُن سب سے زیادہ خوشنما یہ ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے مخملی اور خوبصورتی کے ساتھ مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔ اُن کا رنگ گہرا سبز خفیف زردی لئے ہوتا ہے۔ کلکتہ کے چند باغات میں اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ لیکن جو تعریف اوپر کی گئی ہے اُس کے

نوٹ نمبر ۱۲۷۔ یہ درخت مرانٹا کی ذات میں سے ہے فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں اور کیاریوں اور کونڈیوں میں لگانا چاہئے۔ موسم سرما اسکے لئے مضر ہے موسم مذکور میں اس درخت کو گرم مکان یا گلاس ہاؤس میں رکھے تو مفید ہے۔ درخت جڑ کے ذریعے سے بارش کے زمانہ میں بڑھائے جاتے ہیں اس کے پتے خوبصورت ہوتے ہیں اور پتوں ہی کی خوبصورتی اس سے حاصل ہے۔ پھول بھی آتا ہے مگر وہ کچھ خوشنما اور کارآمد نہیں ہے۔ پرورش کے واسطے ریت سیاہ مٹی۔ پتی اور گوبر کا کھاد۔ کوئلہ کا برادہ اینٹ کے چھوٹے ٹکڑوں کا مرکب مفید ہے۔

اہل نہیں ہیں پتوں کے بالائی سطح کا رنگ اگرچہ سبز ہوتا ہے لیکن دھندلا ہوتا ہے
اور دھاریاں ابھری ہوئی ہیں مگر ان کا رنگ شوخ اور نمایاں نہیں ہوتا۔ پتوں کے نیچے
کی سطح کا رنگ دھندلا سرخ ہوتا ہے اور پتے اوپر کی جانب کسی قدر مڑے ہوئے
ہوتے ہیں۔ اس کے پھول گچھے دار سرخ رنگ کے مائل زمین سے ملے ہوئے
آغاز موسم گرما میں کھلتے ہیں۔

بائی کلر۔ اور ورس کی لر کی آئی کے درخت کلکتہ کے قرب وجوار میں پائے
جاتے ہیں۔ مرانٹا لنڈی نائی کے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔ طریقہ کاشت بھی مثل
اسی کے ہے۔

## ۱۲۸ ”کینا“

انگریزی نام انڈین شاٹ یعنے عقیق البحر ہے خوبصورت پتے دار درخت
کی ایک بڑی جنس ہے چمکدار خوبصورت پھول زرد اور گہرے سرخ رنگ کے

نوٹ نمبر ۱۲۸۔ اس درخت کو عقیق البحر کہتے ہیں۔ اس کی بہت اقسام ہیں عجیب عجیب رنگ
کے پھول نکلتے ہیں۔ یہ درخت ہمیشہ سرسبز رہتا ہے۔ اور ایک مرتبہ لگا دینے سے ہمیشہ
قایم رہتا ہے اور زیادہ جگہ گھیرتا ہے۔ درخت چار فیٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کی بہار موسم
بارش میں کامل طور پر ہوتی ہے۔ دیگر موسم میں اس کا پھول دینا قطعی بند نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ
پھول دیتا رہتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس کا درخت جس جگہ (بقیہ نوٹ بصفحہ آیندہ)

ہوتے ہیں اس کی اکثر اقسام ایک دوسرے سے بہت زیادہ مشابہ ہوتے ہیں چنانچہ اسی وجہ سے دو ایک قسم سے زائد باغات میں لوگ نہیں لگاتے۔ اِن سب اقسام کی پتیاں بڑی اور نشتر نما ہوتی ہیں۔ اِس کے درخت تین سے چھ فٹ تک بلند ہوتے ہیں اور اِن میں ٹونٹے بکثرت نکلتے ہیں اور تھوڑے عرصہ میں بہت دور تک پھیل جاتے ہیں اور بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ ٹونٹے یا تخم بو کر یا ساقی درخت بڑھائے جا سکتے ہیں۔ طاقتور زمین اور مرطوب اِن کے لئے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

اسے نیایئی۔ اِس کا درخت چھ فٹ سے زاید بلند اور پایدار رہتا ہے۔ بکثرت بڑے بڑے پھول آتے ہیں جن کا بیرونی رنگ نارنجی زرد اور اندرونی نارنجی سرخ ہوتا ہے۔

جائی گنٹیا۔ سُرخ پھول والا اور زیبائی نا۔ سب اقسام سے بہت بہتر ہیں اقسام ذیل کی کاشت ہندوستان میں کی جاتی ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۸۔۔ لگایا جاتا ہے۔ وہاں پر پرسوں قایم رہتا ہے۔ مالیان اس کی جڑوں کو بعد بارش نکال کر آرام دینے اور پختہ ہونے کی غرض سے بحفاظت نہیں رکھتے میں نے تجربہ کیا ہے کہ بعد بارش اِس کی جڑوں کو نکال کر کھانچے یا چوبی صندوق میں بھر کر اوپر سے مٹی ڈال کر گانٹھوں کو چھپا کر تاریک مقام میں رکھے تو جڑوں کو آرام پہونچتا ہے اور پختہ ہوتی ہیں۔ موسم بارش کے آغاز پر جڑوں کو لگاوے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ان ڈیکیا۔ یہ قسم مشہور و معروف ہے۔ ہندوستان اصلی وطن ہے۔ قریب قریب ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ ہمیشہ پھول آتے رہتے ہیں۔ اس کے پھول چھوٹے اور چمکدار عنابی سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔

لیوٹیا۔ یہ بھی ایک قسم ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں۔

راس کیانا۔ اس کے پھول کا رنگ نارنجی ہوتا ہے۔ پھولوں پر سُرخ چھتیاں اور دھاریاں ہوتی ہیں۔

انڈیولیس۔ اس کے پھول چھوٹے اور سُرخ ہوتے ہیں۔ پنکھڑیوں کا نیچے کا حصہ دھاریدار ہوتا ہے۔

ایکی را۔ اس کے پھول بھی عنابی سُرخ ہوتے ہیں۔

شوبرٹیائی۔ اس کے پھول مذکورہ بالا اقسام کے پھولوں سے کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔ پھولوں کا رنگ عنابی سُرخ ہوتا ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۸۔ تو درخت چھوٹے رہتے ہیں۔ پھول بڑے اور زیادہ آتے ہیں۔ اس کے درخت جڑ کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے ریتلی مٹی۔ گھوڑے کی لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔ میدانی مقام پر اس کا درخت بہت زور کرتا ہے۔ مگر پھول کم دیتا ہے پہاڑی مقام پر یہ درخت پھول زیادہ دیتا ہے اور اچھا رہتا ہے۔ اس کی جس قدر اقسام مصنف نے اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں ان سب کی کاشت کا ایک ہی موسم اور ایک ہی طریقہ ہے اس لئے جدا جدا ہر قسم کے متعلق نوٹ کرنا بے سود ہے۔

گلُو کا - اِس کے پتے نیلے اور برائے نام روئیں دار ہوتے ہیں - اِس کے پھول بڑے کسی قدر ہوتے ہیں - اِن کا رنگ زرد مثل لیموں کے ہوتا ہے -

وارسی وکزائی - یہ قسم بلا مبالغہ ہندوستان کے تمام دیسی اقسام سے بدرجہا زاید خوشنما ہوتی ہے - اِس کے پھول نہایت شوخ عنابی رنگ کے ہوتے ہیں - جو بھورے رنگ کے تنوں اور شاخوں میں لگے ہونے کے باعث اور بھی شوخ معلوم ہوتا ہے - اور اِن پر بھورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں -

ڈِس کلر - اِس کے پھول عنابی رنگ کے بڑے ہوتے ہیں - اِس کے تنے اور پتے مثل قسم آخر الذکر کے ہوتے ہیں - لیکن خوبصورت اقسام میں اِس کا شمار نہیں ہے -

فِلاکڈا - یہ بھی بہت خوبصورت قسم ہے پھولوں کے قد اور خوشنمائی کی وجہ سے دیگر اقسام اسکو امتیاز حاصل ہے - پھولوں کا رنگ چمکدار سُرخ ہوتا ہے اور آئی رس کے پھول کے برابر بڑے ہوتے ہیں -

علاوہ مذکورہ بالا کے ڈاکٹر اندرسن صاحب کی فہرست میں اقسام ذیل بھی درج ہیں -

کریی نیولے ٹا - کیوبن سس - ڈائی ورسی کلر - اس کیو لنٹا - گونن سس لم بڑیائی - اور لم بے ٹا - بیان کیا جاتا ہے کہ آخر الذکر یعنے لم بے ٹا تمام اقسام سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے - اِس کے پتے بہت بڑے اور عنابی سُرخ

رنگ کے ہوتے ہیں اور پھولوں کے حاشیہ پر ایک سنہری دھاری ہوتی ہے

قریباً دو سو سے زائد اقسام ہندوستان کے باغات میں اس کی زیر کاشت ہیں۔

گذشتہ تین سال کے اندر عقیق البحر کی کاشت میں پیوند کر کے بہت ترقی کی گئی ہے قریب قریب کُل اقسام جدید اقسام کے باعث ناقدری کی حالت میں فنا ہوئی جاتی ہے معیار خوشنمائی قایم رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ کہ اس کی کاشت بطریق معقول کی جائے اور موسم سرما میں اس کو سکون دیا جاوے۔ مسٹر ہن صاحب سپرنٹنڈنٹ اگری ہارٹیکلچرل لاہور نے عقیق البحر کی کاشت میں خاص کامیابی حاصل کی ہے۔

چنانچہ اقسام ذیل اُن کی فہرست سے انتخاب کر کے درج کی جاتی ہیں۔ ان کے پھول مثل آرکڈ کے ہوتے ہیں۔

"آرکڈ فلاورڈ۔"

اِسٹریا۔ پھول زرد۔ ہلکے سُرخ رنگ کی خفیف دھاریاں ہوتی ہیں

اٹالیا۔ پھول کا رنگ۔ گہرا زرد خفیف بادامی و سُرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔

لا فرانس۔ پھول کا رنگ سُرخ زرد چھیتیاں۔ پتے بڑے و چمکدار سُرخ

امریکہ۔ پھول سُرخی مائل ارغوانی۔ پتے سُرخی مائل برنجی ہوتے ہیں

پارٹی نوپ۔ چمکدار گہرا نارنجی پھول کا رنگ ہوتا ہے۔

ایشیا۔ سنہرا زرد بیچ میں عنابی پتیوں دار پھول ہوتا ہے۔

ای ڈی وارڈ انڈری۔ مثل شعلہ آگ کے پھول سرخ حاشیہ اور چیتیاں نارنجی سرخ پتے برنجی۔

الی مے نیا۔ پھول کا رنگ عنابی حاشیہ چوڑا زرد۔

کرونوس۔ پھول گندہکی شوخ رنگ چیتیاں سرخ۔

سوویا۔ خالص زرد چیتیاں سرخ۔

برگنڈیا۔ پھول سنہرا زرد عنابی چیتیاں پتے گہرے سبز۔

افریقہ۔ پھول عنابی بیچ کے حصہ کا رنگ زرد اور نارنجی۔

بری ٹے نیا۔ گہرا عنابی حاشیہ چوڑا۔ اور زرد۔

ریا۔ چمکدار سرخ۔

روما۔ زرد۔

پروفیسر ٹروب۔ پھول کا رنگ عنابی دھاریاں ہلکی سرخ۔

مسس لی ڈی شیا۔ چمکدار آگ کے مانند سرخ حاشیہ زرد پلے ڈ عنابی سرخ پتے۔ برنجی سرخ۔

ٹوبی۔ مثل گندہک کے زرد اور کچھ دنوں کے بعد مثل گندہک کے سفید

پرسی اس۔ پھول ہلکے سرخ اور عنابی دھاری۔

آئی لی ریا۔ سنہرا زرد حاشیہ سرخ۔

وِنڈلینڈ۔ پھول عنابی۔ حاشیہ زرد۔ بیچ کا حصہ سرخ اندرونی حصہ زرد۔
ہیں ریشہ سی ڈل شکل آگ کے سے سرخ حاشیہ زرد سرخ چھینٹا ر۔

یورسٹیا۔ پھول زرد سرخ داغ۔

رسالہ انڈین گارڈننگ اینڈ پلانٹنگ کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ عقیق البحر کی کاشت میں جو کچھ ترقی اُس وقت تک ہوئی ہے اُس سے کہیں اور زیادہ ترقی کا محتاج ہے رسالہ مذکور ایسا مشہور و معروف رسالہ ہے۔ اور اس قدر وسیع ہو کر فن باغبانی کی اصلاح اور ترقی اور توسیع میں بہت کچھ کار نمایاں کئے ہیں۔

آرکڈ فلاورنگ کینا۔ یعنے شکل آرکڈ کے پھول لانے والے عقیق البحر اٹالیا اور آسٹریا کی اقسام شروع میں بہت خوشنما شمار کی جاتی تھیں۔ اور کچھ دنوں تک باغبانی دنیا میں اپنی خوشنمائی سے ہل چل مچادی تھی اور اِن کے پھول اگرچہ بڑے ہوتے تھے۔ لیکن پائداری اور دیگر صفات میں کم تھے۔ اس کی ایک قسم مس گیٹ گرے۔ کہلاتی ہے۔ یہ سب اقسام میں اوّل شمار کی جاتی ہے۔ اس کی ایجاد ابتدا امریکہ میں ہوئی ہے اور اسے دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس فن میں کہاں تک ترقی کی گئی ہے۔
اس کا درخت چھوٹا اور مضبوط ہوتا ہے۔ پھول کی ڈنڈیاں بھی بڑی نہیں ہوتیں۔

# "آرکڈس"[129]

اس جنس میں اس قدر مختلف صورت و رنگ اور قد و قامت کے درخت شامل ہیں تمام روئے زمین پر اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کی کاشت و نگہداشت کا کوئی ایک عام قاعدہ یا کلیہ نہیں بتلایا جا سکتا - اور زمانۂ حال میں اُن کی قدر زیادہ بڑھ گئی ہے - اور اُن کے خوشنما اور نادر پھولوں کے باعث اور نیز اُن کے پتوں کے حسن و جمال اور خوش رنگی کی وجہ سے شائقین کے دلوں میں روز بروز اُن کی قدر بڑھتی جاتی ہے چنانچہ اسی خیال سے یہ خوش نما پودہ مستحق ہے کہ اُس کی جنس کے تمامی اقسام اور اُن کے

نوٹ نمبر ۱۲۹ - آرکڈ کی کاشت کے متعلق مصنف نے اپنی کتاب میں جہاں تک ممکن ہوا ہے مناسب طریقہ پر بتایا ہے آرکڈ دو درجوں پر تقسیم کیا گیا ہے - ایک وہ جو زمین اور پتھروں میں پیدا ہوتا ہے - دوسرا وہ ہے جو درختوں کی شاخوں اور تنوں پر پرورش پاتا ہے۔ اول الذکر کو ٹیرس ٹیل کہتے ہیں آخر الذکر کو اپی فائی ٹل کہتے ہیں - دو درجہ مذکورہ جدا جدا اقسام ہوتی ہیں - ٹیرس ٹیل آرکڈ کی اقسام دارجیلنگ - کلکتہ - سہارنپور سے منگا کر عیش باغ کے فرن گھر میں لگائی گئی تھیں مصنوعی پہاڑیاں بنا کر اس کو لگاتے ہیں تار کے - لکڑی کے - بانس کے گملے تیار کرتے ہیں اور مذکورہ بالا گملوں میں کھنجر - اینٹ کے ٹکڑے - کوئلہ پرانے مکان کا چونہ - پتی کا کھاد - بجری - پتلی مٹی کا مرکب (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

اوصاف اور طریقہ بالیدگی ونمود ونگہداشت کو۔ بالتفصیل اس کتاب میں بیان کیا جائے اور علاوہ اس خیال کے شرح بیان کی اس لئے اور بھی ضرورت ہے کہ تخمیناً دس پندرہ سال گذشتہ اب اس کی کاشت کا رواج بہت زیادہ ہوگیا ہے اور آیندہ بڑھتا جاوے گا۔ جو کچھ مختصر طور پر اس کتاب میں بیان کیا ہے اُس سے ناظرین کو اندازہ ہو جاویگا کہ اگر اختصار نویسی سے کام نہ لیا جاتا تو کم از کم سو صفحہ اس کے لئے درکار ہوتے۔

اس لئے مناسب خیال کرتا ہوں کہ یہ ایک ایسا اہم کام ہے کہ مجھ سے زیادہ لائق اور ماہر فن کو قلم اُٹھانا چاہیئے۔ اور جداگانہ ایک مخصوص کتاب اس کے متعلق لکھی جاوے۔ اس موقع پر یہ بیان کر دینا مناسب خیال

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۹۔ تیار کرکے بھرتے ہیں اور اول الذکر ارگڈ کو لگاتے ہیں مصنوعی پہاڑیاں تیار کرتے ہیں اور وہی اشیا پہاڑیاں بنانے میں استعمال کی جاتی ہیں جیسا کہ اوپر کیا گیا ہے۔ موسم گرما میں پھول آتا ہے۔ بعض کے پھولوں میں قدرے خوشبو بھی ہوتی ہے۔ ہر سال بزمانہ بارش پہاڑیوں اور گملوں کے مرکب کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ آبپاشی اس طریق سے کرنی چاہیئے کہ گملوں اور پہاڑیوں میں ایک معمولی رطوبت قائم رہے موسم گرما میں تین چار مرتبہ آبپاشی کرنی چاہیئے۔ یہ درخت سایہ پسند ہے۔ اس لئے اس کو فرن گھر اور سایہ دار مقام پر لگاتے ہیں۔ اکثر کو ٹھڑیوں میں بھی باہت سے سوراخ کرکے مذکورہ بالا مرکب بھر کر لگاتے ہیں۔ اس درخت کو رطوبت اور (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

کرتا ہوں کہ کامیابی کے ساتھ کاشت کرنے کے لیئے جو امور ضروری ہیں انکو
اس موقع پر فروگذاشت نہیں کیا گیا ہے۔

آرکڈ کا مسکن۔ اس کا اصلی مسکن معتدل مقامات ہیں اور چند نفیس
اقسام کے آرکڈ کسیا۔ ہلس نیپال۔ سکم بھوٹان۔ برہما۔ اور سیلون سے آتے
ہیں۔ نشیبی بنگال میں خودرو بہت سے خوبصورت اقسام کے آرکڈ
ہوتے ہیں۔ دارجیلنگ۔ ترائی۔ اور کوہ ہمالیہ کے مشرقی متصل میں بھی کثیر الوجود
ہیں۔ جاوا۔ سماٹرا۔ بورنیو۔ اور عموماً جزائر ہند میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔
اور جنوبی افریقہ کے شاداب جنگلوں میں بھی اپنے وجود سے وہاں کے مناظر
کو خوشنما بناتے ہیں۔ لیکن بمقابلہ دیگر ممالک کے جنوبی امریکہ۔ مکزیکو۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۹۔ پسند ہے۔ بدیں وجہ گلاس ہاؤس میں اسکی کاشت کی جاتی ہے۔
جہاں اس کے درخت کو رطوبت اور گرمی بخوبی حاصل ہوتی ہے۔ آخرالذکر آرکڈ کو
اے پی فائی ٹل۔ کہتے ہیں۔ اس کی کاشت درختوں کے تنوں اور موٹی لکڑی پر
کرتے ہیں۔ اس آرکڈ کی جڑیں۔ درختوں کی شاخوں۔ تنوں اور موٹے لکڑوں سے
چپک جاتی ہیں۔ اور اپنی خوراک اُن ہی سے حاصل کرتی رہتی ہیں زیادہ طاقت پہونچانے کے لئے
ایسا کیا جاتا ہے کہ اوپر سے گھاس یا ٹاٹ کو اس طرح باندھتے ہیں۔ کہ جڑیں پوشیدہ
ہو جاتی ہیں۔ آرکڈ کی شاخیں اور پتے باہر نکلے ہوئے رہتے ہیں۔ ہزارے سے یا
پچکاری کے ذریعے سے دن میں چند بار آبپاشی کرتے ہیں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

اور ویسٹ انڈیز کے آرکڈ نہایت خوبصورت ہوتے ہیں اور کثرت وہاں سے آتے ہیں۔

قدرتی اسباب۔ اصلی اور قدرتی طور پر آرکڈ کے درخت گوجھاؤں اور درختوں کی شاخوں اور کھوکھلے تنوں اور کائی لگے ہوئے مقامات میں پایا جاتا ہے اور کا پتہ یہ ہے کہ دھوپ اور سایہ دار جگہوں کا ہونا ضروری ہے دو ایک قسمیں البتہ کھلی ہوئی جگہوں۔ جہاں آفتاب کی شعاعیں پہنچتی ہیں ہوتی ہیں اور بلا دھوپ کے پورے طور پر بالیدہ نہیں ہوسکتیں لیکن اگر کوئی چیز جمیع اقسام آرکڈ کو سخت مضر ہوتی ہے تو وہ پانی کا رکنا ہے اور جن مقام خودرو ہوتے ہیں وہاں قدرت خاص طور پر اس کا انتظام کر دیتی ہے کہ پانی وہاں ٹھہر نہیں سکتا۔

آرکڈ کی اقسام۔ آرکڈ کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک ارضی اور دوسری شجری۔ ارضی آرکڈ سے مراد ان آرکڈ سے ہے جو کم و بیش مٹی میں اُگتے ہیں اور اُن کی جڑیں مٹی کے اندر دبی ہوئی ہوتی ہیں اور اپنی بالیدگی کے لئے تغذیہ اور تقویت اُسی سے حاصل کرتی رہتی ہیں۔ شجری آرکڈ وہ ہوتے ہیں کہ جو درختوں کی شاخوں پر اُگتے ہیں اور اُن کی جڑیں کھلی ہوتی ہیں اور درختوں کی شاخوں اور تنوں سے

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۹ - یہ قسم بھی آرکڈ کی سایہ پسند ہے۔ اگر دھوپ میں رہتی ہے تو جلد خراب ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر سایہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

تغذیہ حاصل کرتی ہیں۔ اُن کی پرورش و پرداخت میں اس امر کا خیال ضروری ہے کہ آرکڈ ارضی ہے یا شجری۔ تا کہ قسم کے لحاظ سے مناسب طریقہ اختیار کیا جاوے یہ خیال غلط رواج پا گیا ہے کہ ہر آرکڈ خواہ وہ ارضی ہو یا شجری۔ اُس کو کسی لکڑی کے ٹکڑے میں باندھ کر کاشت کیا جائے۔ غلط بات ہے سمجھیے اس طریقہ پر عمل کرنے سے فی صدی نوے ناکامی ہوتی ہے بعض لوگ درختوں کی شاخوں میں لپیٹ کر اُن کا اُگانا گناہ خیال کر کے ہر قسم کے آرکڈ کو مٹی میں بالیدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مٹی بھی ایسی ہوتی ہے کہ اُس میں آلو تک نہیں ہو سکتا اس لئے جب آرکڈ کا درخت ہاتھ آوے تو سب سے پہلے تحقیق کرنی چاہئے کہ یہ آرکڈ ارضی ہے یا شجری اور اس کی

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۱۹۔ اس قسم کے آرکڈ میں یہاں آخر موسم گرما سے پھول آنا شروع ہوتا ہے اور موسم بارش میں اس کی بہار ہوتی ہے۔ اس قسم کے آرکڈ میں بھی قدرے خوشبو ہوتی ہے جس کو اکثر لوگ پسند کرتے ہیں۔ اس قسم کے آرکڈ کو میں نے عیش باغ میں آم کے درخت کے تنوں اور شاخوں پر بہت لگایا تھا۔ موٹی لکڑی لگا کر ان گھر میں رکھا تھا۔ اس درخت کی پرورش میں چنداں دقت پیش نہیں آتی۔ صرف اس کی کاشت شوقین اصحاب کے مذاق پر منحصر ہے۔ آرکڈ کی کاشت کے متعلق کئی کتابیں خاص طور پر جدا جدا یوریپن باغبان نے لکھی ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ دو درجہ آرکڈ مذکورہ بالا کے اقسام بہت ہیں اور وہی لوگ اس کی کاشت کی طرف توجہ کرتے ہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

تحقیق بہت آسان ہے۔ اول الذکر کی جڑیں کم وبیش ریشہ دار ہوتی ہیں اور آخر الذکر کی کلیۃً لابنی دبیز اور یہ گوشت مبدق ہیں اور ان امور کا لحاظ کرنے کے بعد دوسرا امر قابل غور یہ ہے۔

طریقۂ کاشت کامیابی کے ساتھ انکی کاشت کرنے کے لئے مقدم خیال یہ ہونا چاہیے کہ مصنوعی طریقہ سے حتی الامکان وہ اسباب جمع کئے جائیں جو اسباب اُن کے قدرتی طور پر بالیدگی کے لئے مہیا ہوتے ہیں اور جن کا تذکرہ سطور بالا میں اجمالی طور پر کردیا گیا ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگرچہ یہ پودہ رطوبت پسند ہے لیکن گرمی اور سایہ۔ تازی ہوا۔ انتہائی صفائی اور معقول پانی کا نکاس کامیابی کے ساتھ بالیدہ ہونے کے لئے بمقابلہ کسی اور چیز کے بہت ضروری ہے چنانچہ ان سب امور پر کتاب ہذا میں خاص طور پر زور دیا گیا

بقیہ نوٹ نمبر ۱۲۹۔ بن کو اس کی ترقی دینے میں خاص دلچسپی ہوتی ہے بھوپال کے جنگلوں میں دو قسم کا آرکڈ پایا جاتا ہے جس کا تعلق اسے پی فائل آرکڈ سے کے درجہ سے ہے یہ دونوں قسمیں مہوہ کے درخت پر بکثرت ہوتی ہیں۔ ایک کا پھول گلابی ہوتا ہے۔ دوسرے کا زرد ہوتا ہے۔ ان دونوں قسموں کو میں نے منگا کر عیش باغ میں لگایا تھا۔ یہ دونوں قسمیں ہر سال اپنے موسم پر پھول دیتے ہیں یہاں آرکڈ کی کاشت بہت کم کی گئی ہے اور اس کی کاشت کی طرف توجہ اور شوق بھی بہت کم پایا گیا ہے۔ اگر کاشت کی جائے تو ایک حد تک کامیابی بخوبی ہوسکتی ہے پرورش کے واسطے مذکورۂ بالا

مرکب مفید ہے۔

ہے۔ کیونکہ اکثر اوقات اِن کو لوگ ترک کر دیتے ہیں اور اُن کا لحاظ کچھ نہیں
کرتے جس کا نتیجہ آخر میں ناکامی حاصل ہوتا ہے یاد رکھنا چاہئے کہ سایہ کی ضرورت
جو بتلائی گئی ہے اُس کا یہ منشا نہیں ہے کہ آفتاب کی شعاعیں قطعی طور پر اُن پر
پھونچنے سے روک دی جائیں۔ بلکہ دھوپ اور سایہ مساوی درجہ میں
پھونچنا چاہئے۔ جیساکہ درختوں کو سایہ اور دھوپ یکساں ملتی ہے اور اگر صول
کے ساتھ خس پوش پودہ خانے تیار کئے جائیں تو اُن میں دھوپ اور سایہ
مساوی درجہ میں پھونچتی ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ ارضی آرکڈ کی کاشت گملوں طشتریوں اور معلق ٹوکریوں میں بطریق
ذیل ترکیب دادہ مٹی بھر کر کی جاتی ہے۔

مٹر سے لیکر بادام کی مقدار تک کے چھوٹے بڑے کوئلہ کے ٹکڑے
اور اُتنے ہی بڑے اینٹ یا پورانے چونے کے ٹکڑے۔ اور پتیوں کی خوب
بوسیدہ کھاد نصف مقدار میں ملاکر بعدہٗ اس مرکب کو گملوں میں بھر کر آرکڈ کو
نصب کرنا چاہئے اور مٹی بھرنے میں لحاظ رکھنا چاہئے کہ پورانا چونہ اور کوئلے
کے بڑے بڑے ٹکڑے سب سے نیچے رکھے جائیں اور اُن پر ناریل کے
جٹوں یا کائی کی ایک تہ بچھا دینی چاہئے تاکہ پانی کا نکاس بلا رُکاوٹ
ہوتا رہے۔

شجری آرکڈ کو ہمیشہ لکڑی کے کُندے یا مُربع لکڑی کے تختوں سے

ملا کر کاشت کرنا چاہئیے اور اُس کے درخت کو تانبے کے تاروں اور کسی
دوسری چیز سے باندھنا چاہئے باندھنے میں اندازہ رکھنا چاہئیے کہ زیادہ تو ب
برابر گملوں اور تختوں پر پھیلی ہوئی رہیں تاکہ کوئی گزند اُن کو نہ پہونچے۔
جس آرکڈ کی جڑیں بہت پر گوشت ہوں اُن کو کائی یا ناریل کے ریشوں سے
ڈھانکنے کی ضرورت نہیں ہے صرف پتلے جڑ والے آرکڈ کو ڈھکنے کی ضرورت
ہوتی ہے۔ اس طرح لگانے کے بعد آرکڈ کے درخت ان لکڑیوں سے
لپٹ جاتے ہیں اور نئی جڑیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں اور درخت بالیدہ
ہوتا رہتا ہے اگر رطوبت کافی ہو اور خشکی کے مضر اثر سے محفوظ رہیں تو ان کی
بالیدگی پوری طور پر ہوتی ہے۔

دونوں اقسام کی کاشت کرنے کا طریقہ اوپر نمبر ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - اور ۳۴
میں دکھایا گیا ہے لیکن یہ لازمی نہیں ہے کہ انہیں طریقوں پر سختی کے ساتھ
عمل کیا جاوے۔ بلکہ متعلق ٹوکریوں کی ساخت وغیرہ میں حسب موقع و محل
ترمیم کی جائے۔ گملے استعمال کئے جائیں تو بلا استثنا اُن کو سوراخ دار
ہونا چاہئے۔ تاکہ پانی کے نکاس میں رکاوٹ نہ ہو۔ البتہ سوراخ دار گملوں
میں صرف ایک نقصان ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نیچے سے اُن میں کیڑے
مکوڑے داخل ہو جاتے ہیں اور جڑوں کو نقصان پہونچاتے ہیں اسکی
حفاظت کی تدبیر یہ ہے کہ کسی ظرف میں پانی بھر کر ایک الٹا گملہ رکھا جائے اور

اس پر آرکڈ اگا ہوا گملہ رکھا جائے اس طریقہ سے نہ صرف کیڑے مکوڑے پیسے
جھونا رہیں گے - بلکہ رطوبت بخوبی پہونچتی رہے گی اور خاص کر موسم گرما اور خشک
زمانوں میں جبکہ آرکڈ کے بسرعت بالیدگی کا زمانہ ہوتا ہے تو اس تدبیر سے کافی
رطوبت پہونچتی رہتی ہے - موسم برشکال میں گملوں کو پانی میں رکھنے کی چنداں
ضرورت نہیں ہوگی بلاشبہہ اس زمانہ میں باغبانوں کو اس بات کے لحاظ
کرنے کی زیادہ ضرورت ہوگی کہ ان کو نہ زائد از ضرورت نمی پہونچنے پاوے اور
پانی کا نکاس بخوبی ہوتا رہے - جو آرکڈ کے درخت لکڑی کے کندوں اور تختوں
اور معلق ٹوکریوں میں لگائے جاتے ہیں ان میں یہ دشواری نہیں پیش آتی گملوں
میں لگے ہوئے پودھوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ انکو لکڑی کے اسٹینڈ یا
اینٹوں کے چبوتروں پر رکھا جائے - موسم برشکال میں گملوں کو ہرگز فرش پر نہ
رکھا جائے - اور خاص کر نشیبی بنگال اور ایسے مقامات میں جہاں بارش بکثرت
ہوتی ہو اور جہاں کی ہوا زیادہ مرطوب ہو -

سر فریڈرک پرائس صاحب نے حسب ذیل یادداشت اس کے
متعلق تحریر کی ہے -

مسٹر سی گرے صاحب ساکن کونور نے آرکڈ لگانے کی تدبیر مجھ کو
بتلائی تھی اور اس پر عمل کرنے میں خاصی کامیابی ہوئی معمولی طریقہ کاشت
کو ان کے مجوزہ طریقہ سے کوئی تعلق نہیں - آرکڈ کو چھوٹے گملوں میں ایک حصہ

اخروٹ کے برابر اینٹ کے ٹکڑے اور دو حصہ گوبر کی کھاد بھر کر نصب کیا جائے
اور ہوشیاری کے ساتھ گملوں میں پانی کے نکاس کا انتظام رکھا جائے
آرکبڈ کے درخت جو بطریق کاشت قدیم لکڑی کے تختوں سے باندھ دئے گئے
تھے اور آخر مارچ میں اُن کو تختوں سے جدا جدا کر کے بطریق مذکورہ صدر
نصب کیا گیا تو آغاز جون تک پورے طور پر اپنی جدید جگہ پر قایم ہو گئے اور
بعض میں مضبوط کونپلیں اور بعض میں کلیاں بھی نکل آئیں۔
یہ سادہ اور آسان طریقہ کاشت قابل عمل ہے۔ اور خاص کر ہندوستان
کے سرد حصص میں تجربہ کرنا چاہئے۔
مثل دیگر اشجار اس کی لکڑی کے بھی پختگی کا ایک زمانہ ہوا کرتا ہے جسے
زمانہ نوم کہتے ہیں۔ اس زمانہ میں نمو بالکل بند ہو جاتی ہے۔ اُس وقت ان کو
پانی کی مطلق یا بہت کم ضرورت ہوتی ہے۔ صرف اس قدر مقدار کہ وہ
خشک ہونے سے محفوظ رہیں اس زمانہ کے گذرنے کے بعد ان میں پھول
اچھے اور خوشنما آتے ہیں۔ نومبر سے فروری تک پھول آنے کا زمانہ ہوتا ہے۔
ہندوستان اور انگلستان میں قریب قریب پھول آنے کا ایک ہی زمانہ ہے
عموماً آخر فروری تک اُن کو از سر نو گملوں میں مرکب مٹی دیکر نصب کر دینا
چاہئے۔ اس لئے کہ مارچ کے اول ہفتہ تک کلیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں
بعض میں کلیاں کچھ پہلے آجاتی ہیں اور ایسی صورت اُن کے نمو کو بغور دیکھنے

رہنا چاہئے۔ جدید گملوں میں بھرنے کے بعد ابتدائی چند دنوں تک خفیف
آبپاشی بذریعہ پچکاری کرتی چاہئے اور جب بالیدگی شروع ہو جائے تو پانی کی
مقدار بڑھا دینی چاہئے۔ دن میں کئی بار پچکاری سے پانی پھونچانا مفید ہوتا ہے
اگر دستی پمپ یا آبپاشی کی مشین باغ میں لگی ہو تو آرکڈ کے درختوں میں پانی
دینے میں بہت آسانی ہوتی ہے اور ان دونوں کا ہونا پودہ خانوں اور
آرکڈ ہاؤس میں ضروریات سے ہے اگر تدابیر پر احتیاط کے ساتھ عمل کیا جائے
اور دیگر قدرتی اور مصنوعی اسباب موافق ہوں تو نہایت شاندار اور مختلف
خوشنما پھولوں کی توقع کرنا چاہئے۔ ایسے کاشت شدہ آرکڈ کے پھول دو
ماہ تک یعنی مارچ سے اپریل تک قائم رہتے ہیں۔ خوب پھولے ہوئے
آرکڈ کی خوشنمائی پر کوئی دوسرے پھول سبقت نہیں لے جا سکتے۔

افزائش آرکڈ۔ کی کاشت میں غالباً اُن کی افزائش سے زیادہ کوئی
مشکل کام نہیں ہے اور چونکہ خصائل اور بالیدگی میں اکثر اقسام ایک دوسرے سے
متضاد اور مختلف ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر قسم کے لئے کوئی ایک قاعدہ جو
سب اقسام کے لیئے یکساں کارآمد ہو سکے نہیں قرار دیا جا سکتا۔ لیکن اجمالی
طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آرکڈ کے درخت یا توجڑوں یا گانٹھوں کے
ذریعہ سے بڑھائے جا سکتے ہیں۔

مسٹر بی ایس ولیمس صاحب نے اپنی کتاب دی آرکڈ گروورس مینول

میں حسب ذیل طریقہ افزائش درختان آرکڈ کا تحریر کیا جو غالباً ہندوستان اور دیگر ممالک میں یکساں مفید ہے۔

(۱) بعض ٹکڑے ٹکڑے کر کے اور قلم کے اگائے جاتے ہیں اور بعض کیساتھ گانٹھیں کا ٹکڑا پھول کی بہار ختم ہونے کے بعد لگائی جاتی ہیں۔ ڈنڈروبی یم آرکڈ کے درخت اسی طرح بڑھائے جاتے ہیں بہترین زمانہ طریقہ مذکورہ سے افزائش درختان آرکڈ کا وہ ہوتا ہے جبکہ اُن کا نمو شروع ہوتا ہے یا حالت سکون میں ہوتے ہیں۔ گانٹھ دار جڑوں کو کسی تیز چاقو سے پھاڑنا چاہئے لیکن احتیاط ضروری ہے۔ کہ جڑوں کو صدمہ نہ پہونچے۔ ہر ٹکڑے میں کچھ نہ کچھ جڑیں ضرور ہونا چاہئیں۔ پھاڑنے کے بعد اُن کو جدا کر کے گملوں میں مرکب مٹی بھر کر نصب کر دینا چاہئے۔ اور تاوقتیکہ بڑھنا شروع نہ ہو جائے پانی قطعی طور پر بند رکھا جائے۔

(۲) ڈنڈروبی یم نوبلی۔ اور پی رارڈی آئی فینیرہ دو طریقہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ (۱) پُرانی گانٹھ دار جڑوں کو ٹوکریوں یا گملوں کے چاروں طرف لپیٹ دیا جاتا ہے اور (۲) پھول دینے کے بعد درخت سے گانٹھوں کو جدا کر لیتے ہیں اور نم کائی پر رکھ دیتے ہیں اور جب اُن میں جڑیں پھوٹ آتی ہیں تو اُن کو گملوں میں بھر دیا جاتا ہے۔

(۳) ڈنڈروبی یم اگری گے ٹم اور ڈن بی فلورم وغیرہ کی افزائش جڑوں کے

ذریعہ سے کی جاتی ہے۔

(۴) ایری ڈیز۔ وینڈا۔ انگری کم۔ سکولابی یم۔ ری تن تھیرا۔ کے درخت دو طریقوں سے بڑھائے جاتے ہیں۔ (۱) تنے کو اس طرح کاٹا جائے کہ اس میں ایک پرانی جڑ لگی رہے اور پھر اس کے بالائی حصہ کو کاٹ دینا چاہیئے (۲) نئے پودھے جو نکلیں اُن کو مع جڑ کے نکالنا چاہئے۔

(۵) اِی پی ڈینڈرم۔ سم بی ڈم۔ کیٹ لیا۔ سی لوجی نی۔ بل ٹیا۔ اور بہت سے دیگر اقسام کے بڑھانے کا یہ طریقہ ہے کہ اُن کی قلمیں اِس طریقہ سے تراشے جائیں کہ جڑوں کا کچھ حصہ اور ایک ایک گانٹھ لگی رہے۔

مذکورۂ بالا طریقہ کاشت وغیرہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اگرچہ بہت مختصر ہے لیکن اصولی صورت کوئی ترک نہیں کی گئی۔ ہر آرکڈ کی موجودہ حالت کا لحاظ ہونا ضرور ہے اور صرف تجربہ سے باغبانوں کو معلوم ہوگا کہ کون کون آرکڈ کی افزائش کس طریقہ سے قابل اطمینان کی جا سکتی ہے۔ مثلاً شجری آرکڈ کی ایک قسم جس کا نام سنے لے ناپ سس ہے اور جس کی خاصیت یہ ہے کہ ایک اصلی درخت سے متعدد درخت نکلتے ہیں اور ہر درخت بجائے خود ایک اصلی درخت کے ہو جاتا ہے اُس کی افزائش کا یہ طریقہ ہے کہ ایک تیز چاقو سے اُسکے درخت کو پھاڑ لیا جائے اور لکڑی کے کندوں یا تختوں میں باندھ دیا جائے تاکہ نئے درخت جم آویں۔ البتہ پھاڑنے میں لحاظ ہونا ضروری ہے کہ جڑوں کو

کوئی گزند نہ پہونچنے پائے۔ کتاب ہذا میں صرف عام ہدایات اس موقع پر درج کی گئی ہیں۔ تفصیل کے ساتھ اقسام آرکیڈ کے تحت میں بیان کی جائیں گی اس میں کوئی کلام نہیں کہ آرکیڈ کی افزائش کا بہترین زمانہ فروری کا ماہ ہے اور اسی زمانہ میں وہ بالیدہ ہونا شروع کرتے ہیں۔ اس کی بہت سی اقسام کی افزائش موسم برشکال میں بھی کی جاتی ہے۔ بعض ماہرین کا قول ہے کہ موسم برشکال میں ہی افزائش کرنی چاہیے۔ اس لئے کہ رطوبت کافی قدرتی طور پر پہونچتی رہتی ہے اور رطوبت کی کمی سے ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا میں فروری کے مہینہ کو افزائش کے لئے ترجیح دیتا ہوں۔

آرکڈ ہاؤس۔ ان کے لئے اگر مخصوص مکان بنا دیا جائے تو بہت مناسب ہوتا ہے کاشت و نگہداشت کرنے میں بہت آسانی ہوتی ہے مکان کا ڈیزائن تصویر نمبر ۱۴ میں بتایا گیا ہے۔ اس ساخت کا مکان اس کے لئے بہت موزوں ہے۔ آرکڈ کے ہاؤس کے بیچ میں پانی کا حوض ہونا ضروریات سے ہے۔ اور خاص کر موسم گرما کے گرم اور خشک ایام میں دن میں کئی بار پانی دینے میں بہت آسانی ہوتی ہے۔ موسم برشکال میں ہرگز اس حوض میں پانی نہ بھرا ہونا چاہیے۔ اگر حوض ایک جانب سے ڈھالو بنایا جائے اور دوسری جانب نالی ہو تو پانی حسب مرضی نکال دیا جا سکتا ہے۔

جہاں مخصوص آرکڈ کے لئے آرکیڈ ہاؤس کا تعمیر کرنا مشکل ہو۔ وہاں

خس پوش پودہ خانہ جو دیگر اقسام کے پودھوں کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔ اس کے
لئے بھی کار آمد ہو سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ پودہ خانہ کے وسط میں پانی کا حوض
ضرور رہو۔ اگر اس حوض میں ایک یا دو فوارے یا آہنی پائپ جن کے منہ پر باریک
سوراخدار ہزارہ لگے ہوں اور جن کے ذریعہ سے دیوار تک پانی کی پچکاری پھونچائی
جاسکے تو پودہ خانہ کی ہوا مرطوب رکھنے اور فواروں اور نلوں سے باریک
پھوہار پھونچانے میں آسانی ہو گی۔ اپریل مئی اور جون میں اِن سے کام لینے
کی ضرورت ہو گی میدانی علاقوں میں بھی شیشہ کے مکانوں میں آرکڈ کی کاشت
کی جاتی ہے۔ شیشہ کے مکان یعنے گلاس ہاؤس کے بنانے میں لحاظ رکھنا چاہئیے
کہ مکان ٹھنڈا ہو تازی ہوا کی گذر بلا روک ہوتی ہو اور آفتاب کی سخت گرمی اور
تیز شعاعوں کے روکنے کے لئے کوئی سایہ ہونا چاہئیے۔ موسم سرما کے زیادہ سرد
ایام میں شیشہ کے مکانات بہت کار آمد ہوتے ہیں۔ بالیدگی ختم کرنے کے بعد
آرکڈ کے درختوں کو گلاس ہاؤس میں رکھدینا چاہئیے تاکہ سخت سردی سے محفوظ
رہیں اور اُن کی حفاظت اُسی طریقہ پر ضروری ہے جیسی کہ بالائی ہندوستان میں اُن کے
حالتِ سکون میں کی جاتی ہے۔

پہاڑی علاقوں میں آرکڈ کی کاشت۔ جن حضرات کو اس قدر فرصت ملتی
ہے کہ وہ اپنے وقت کو ایسے خوبصورت اور مشہور معروف پودہ کی کاشت میں
کوہی علاقوں میں صرف کریں اُن کے معلومات کی غرض سے یہ بیان کردیا

مناسب ہے کہ ہندوستان کے کوہی علاقوں میں اس کی کاشت اُسی طریقہ پر ہوتی ہے کہ جس طریقہ پر انگلستان میں کی جاتی ہے چونکہ اس کی بابت صدہا کتابیں چھپ کر شائع ہو چکی ہیں۔ اس لئے مفصل ہدایات کتاب ہذا میں درج نہیں کی جاتی ہیں۔ اس قدر بتلا دینا مناسب ہے کہ آرکیڈ کی کاشت پہاڑی علاقوں میں ہاٹ ہاؤس میں کرنی چاہئے۔ طریقہ افزایش میدانی اور کوہی علاقوں میں یکساں ہے۔ مرکب مٹی کے تیار کرنی کی ترکیب گملوں میں بھرنے۔ حالت سکون میں نگہداشت کرنے اور طریقہ پرورش و پرداخت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

آرکیڈ کے درخت جن کا بیان ذیل میں کیا جائیگا۔ صرف وہی زیر کاشت نہیں ہیں بلکہ علاوہ اُن کے اور بھی دیگر اقسام ہیں جن کی کاشت کی جاتی ہے۔ اگر اُن کو بالتفصیل بیان کیا جائے تو کتاب ہذا کے موضوع سے زائد ہوگا۔ آئے دن جدید اقسام کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور دنیا کے مختلف حصص میں متلاشی لوگ حاصل کر کے بڑے بڑے چالان اس کے درختوں کے بھیجتے رہتے ہیں اور جن میں اکثر نایاب اقسام ہاتھ آجاتے ہیں اس لئے خواہ کتنی ہی بڑی فہرست کیوں نہ مرتب کی جائے اور تفصیل کے ساتھ اُن کے طریقہ کاشت درج کئے جائیں پھر بھی اُس فہرست کو مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہ بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ منتخب اور مشہور معروف اقسام اور وہ اقسام جو ہندوستان کے باغات میں اکثر پائی جاتی ہیں اُن کا طریقہ کاشت و پرورش کرنے کا مفصل طور پر اس کتاب

میں بیان کیا گیا ہے۔

# ڈنڈروبی یم

آرکڈ کی ایک بہت بڑی جنس ہے۔ جس میں قریباً چار سو اقسام کے
آرکڈ شامل ہیں۔ اُن میں سے بہت سے اور تمام جنس میں جو سب سے زیادہ
خوبصورت ہوتی ہیں۔ اُن کا اصلی وطن ملک آسام کے کوہی علاقہ میں۔ کلکتہ
میں یہ اقسام خوب بالیدہ ہوتی ہیں اکثر اقسام کے پھول لٹکے ہوئے ہوتے
ہیں۔ چنانچہ ایسے آرکڈ کے درختوں کو معلق گملوں یا معلق ٹوکریوں میں لگانا چاہئے
بعض اقسام کو کسی دوسرے درخت کے تنے یا شاخ سے ملا کر لگایا جاتا ہے
اور قدرے سوار یا ناریل کے چھٹے رکھ کر باندھ دیتے ہیں۔

اگری گے ٹم۔ پھول بڑا۔ رنگ گہرا نارنجی۔ بڑے بڑے گچھوں میں ہوتا
ہے اور کلکتہ کے قرب وجوار میں یہاں کمیاب نہیں ہے۔ خوب بالیدہ ہوتا ہے۔
اگری گے ٹم ے جس کے پھول بھی بڑے ہوتے ہیں۔

انڈرسونیائی۔ پتے چکنے چمکدار سبز ہوتے ہیں۔ جون میں کلیاں آتی ہیں
اور خالص سفید رنگ کے نہایت خوشبودار خوبصورت پھول ہوتے ہیں۔

اِن گوے ٹم۔ اصلی وطن جزائر انڈمنس ہے۔ خوشنما سفید رنگ کے
پھول آتے ہیں اِن میں خوشگوار خوشبو مثل شہد کے ہوتی ہے۔ آٹھ گھنٹے سے زائد

خوشبو نہیں رہتی۔ کِل سی اوے ریا۔ اس کا درخت بڑا اور خوب پھیلنے والا ہوتا ہے۔ اس کے تنے مثل ڈورے کے بٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ درخت کی لمبائی تین سے چھ فٹ تک ہوتی ہے پھول کا رنگ شوخ زرد ہوتا ہے بادامی رنگ کی دو چیتیاں پنکھڑیوں پر ہوتی ہیں۔

کم بری جیانم۔ اس کا تنہ دبیز اور گانٹھ دار ہوتا ہے پھول شوخ زرد بادامی چیتوں دار ہوتے ہیں۔

کرائی سن تھی مم۔ اصلی وطن ملک آسام ہے مشہور خوبصورت درخت ہوتا ہے پتے چکنے اور دبیز ہوتے ہیں پھول نارنجی رنگ کے بڑے بڑے گچھوں میں لگے ہوئے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

ڈِل ہاوزی آنم۔ اس کا تنہ مضبوط اور چکنا اور موٹا ہوتا ہے اُس پر سُرخ دھاریاں ہوتی ہیں۔ چار پانچ مدور پھول غلاف دار ہوتا ہے۔ اُس کا رنگ زرد گلابی ہوتا ہے۔ پنکھڑیوں کی جڑیں زرد ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک پر دو دو سُرخ رنگ کی چیتیاں ہوتی ہیں۔

ڈِن سی فلوُرم۔ اصلی وطن ملک سِکم ہے۔ اس کی جڑیں گانٹھ دار مثل چھڑی کے موٹھ کے ہوتی ہیں۔ پتے دبیز اور نوکدار ہوتے ہیں۔ پھول جھکے ہوئے اور پنکھڑیوں کا رنگ زرد نارنجی ہوتا ہے۔

ڈِی وہ وینانم۔ اصلی وطن کھیسا ہے۔ درخت کا تنہ پتلا ہوتا ہے پھول

بہت خوبصورت اور نازک ہوتے ہیں پنکھڑیاں سفید رنگ کی حاشیہ چناں[illegible]
ہوتا ہے۔ سُرخ چیتیاں پھول کے بیچ میں ہوتی ہیں۔

فِل کوتی ری۔ وطن مُلک سیام ہے۔ اس کے تنے شاخ دار بہت پتلے
قریباً چار فٹ لانبے ہوتے ہیں تنوں میں گانٹھیں بہت ہوتی ہیں پھول سفید
سُرخ چیتی دار ہوتا ہے۔ سفید پنکھڑی کی جڑ میں سرخ رنگ کی چیتیاں ہوتی ہیں۔
پنکھڑیوں کا کنارہ سنہرا ہوتا ہے۔ بہترین اور خوبصورت اقسام میں اس کا
شمار ہے۔

فار میری۔ کسی قدر اس کے اوصاف مثل ڈن بن فلورم کے ہوتے
ہیں پھول کا رنگ گلابی اور زرد ہوتا ہے۔ فار میری البم کے پھول سفید
ہوتے ہیں۔

فم بری آٹم۔ اصل وطن۔ آسام ہے۔ درخت خوشنما ہوتا ہے۔ بڑے بڑے
خوبصورت گچھے کلیوں کے آتے ہیں۔ جو پتوں کے شوخ سبز رنگ کی وجہ سے
زیادہ خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ پھول کا رنگ مثل الوجہ کے زرد ہوتا ہے
جو دو دو انچہ کے ہوتے ہیں۔ اوکیوے ٹم کے پھول کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔
اور پنکھڑی کی جڑ میں زرد چیتیاں ہوتی ہیں۔

فار موسم۔ پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ پنکھڑی پر گہرے زرد رنگ کے
داغ ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم جائی گن ٹی ام ہے۔ جو برہما میں بکثرت

پائی جاتی ہے۔

ہن لین ٹی وی۔ اس کا اصلی وطن کوال پاڑہ ہے۔ پست قامت اور خوبصورت
آرکڈ ہے۔ پتے کسی قدر دبیز ہوتے ہیں۔ پتوں کی لمبائی دو سے تین انچ تک
ہوتی ہے۔ ہو بہو کے رنگ کے چھینٹے دار پھول آتے ہیں۔

یہ کرن قسم جزیرہ فلپائنس میں بہت کثرت کے ساتھ ہوتا ہے۔
پھول کا قطر ڈیڑھ انچ، رنگ ہلکا گلابی پنکھڑی سیٹوں بند پتیوں والی پھول میں
ناگوار بو ہوتی ہے تمام اقسام میں اس کا درخت سب قسموں سے بڑا اور خوبصورت
ہوتا ہے۔

ٹوبی لائی۔ اس کا اصلی وطن شمالی ہندوستان ہے پھول کھلا ہوا درخت بہت
خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ سفیدی میں خفیف آسمانی
رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ پھول مدور دو انچ کے ہوتے ہیں۔ اقسام ولی چائی
لعڈلیانم اور دیگر اقسام کے پھول مختلف رنگ کے ہوتے ہیں۔

ہیری شائی۔ اس کا درخت قدرے نیچے کی جانب جھکا ہوا ہوتا ہے۔
اس کے بلب کسی قدر دبیز ہوتے ہیں۔ خوشنما گلابی رنگ کے پھول بکثرت
کھلتے ہیں۔

پائی ررا ڈائی۔ اس کے پھول بڑے اور مثل دودھ کے سفید ہوتے ہیں
کئی فٹ لانبے گچھوں میں پھول لٹکے ہوتے ہیں۔ یہ قسم بہت خوبصورت۔

اور کلکتہ کے باغات میں اکثر پائی جاتی ہے۔ وہاں اس کو درختوں کی شاخوں سے
ملا کر لگاتے ہیں اور خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم لے ٹی فولیم ہے۔
اس کی ہر چیز قریباً المضاعف ہوتی ہے۔

سی کن ڈم۔ اصلی وطن بورنیو ہے اس کا تنہ چھوٹا اور موٹا ہوتا ہے۔
گہرے گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں۔

آرکڈ کی دیگر اقسام جو کلکتہ کے قرب وجوار میں پائی جاتی ہیں وہ
حسب ذیل ہیں۔

آل یوسن گوئی نیئم۔ اِسُونم۔ کرائی سُوٹاک۔ تم۔ کیروے سنس۔ کرے بی
ڈے ٹم۔ کرے ٹاسی ام۔ کرس ٹالی تم۔ گب سوتی۔ گرے فی تھی آئی۔
ہی ٹرو کاریم۔ ان فن ڈی بیولم۔ مے کارتھی۔ مل ٹی کولی۔ توڈوسم۔ اونُوس مم۔
پکس ٹونی۔ پرائی میولی تم۔ اس پے سی اُوسم۔ ٹارٹائل۔ ٹرانس پے رنس۔
ین سُوتی۔ بی گی بم۔ کراسی نوڈ۔ فری مے نیائی۔ ہل لی آئی۔ لانگی کارنیو۔
لیوٹی فلورم۔ پُل شےلم۔ سواوُس سی مم۔ سل کے ٹم۔ سوپر بی انیس۔ ٹوری مم۔
ان ڈوےٹم۔ تھرائی سی فلورم۔ وارڈیانم۔ آخرالذکر قسم سب سے زیادہ بلند
قامت اقسام میں سے ہے۔ اور وارڈیانم۔ جائی گن ٹی ام۔ بھی بڑی ہوتی ہے

# سی لوجی نی

آرکِڈ کی یہ ایک جنس ہے جو مخصوص مشرقی ممالک کی پیداوار ہے اور ہندوستان کے کوہی علاقوں میں کثیرالوجود ہوتی ہے۔ اقسام ذیل کلکتہ میں پائی جاتی ہیں۔

میڈیا۔ رمی جی ڈا۔ تی ٹیڈا۔ ان ڈوسیے ٹا۔ قطلے کڈا۔ اکرے سیا۔ علاوہ اس کے کرس ٹے ٹا۔ جس کے پھول قریباً پارانچہ مدور اور خوشبودار زرد اور نارنجی چتیاں چونکہ پنکھڑیوں پہ ہوتی ہیں۔ اور اوڈورائیس سی ما۔ جس کے پتے میں بے نظیر خوشبو ہوتی ہے۔ یہ ہر دو اقسام بہت خوبصورت شمار کی جاتی ہیں۔ بار بیٹیا۔ اور میسن جیانا۔ کے اقسام اسی جنس میں شامل ہیں۔

# اپی ڈن ڈرم

بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنس کی تین سو سے زائد قسمیں ہیں اور صرف جنوبی امریکہ میں یہ جنس پائی جاتی ہے بقول مسٹر وارنر صاحب پھولوں کی خوشبو کے لحاظ سے صرف چند اقسام قابلِ کاشت ہوتی ہیں۔ پھولوں کے خوبصورتی کے لحاظ سے اقسام نی موزیک۔ اس کنیری پرس مے۔ ٹی کریم مشہور رہیں۔ آخرالذکر قسم ہندوستان میں غالباً نہیں پائی جاتی۔ امریکہ

سے لاکر اقسام ذیل کو رواج دیا گیا ہے جن میں سے آخری دو قسمیں کلکتہ میں کامیاب نہیں ہیں۔

وی ٹِل لی ہم۔ فال کے ٹم۔ پولی اِن تھم۔ مکروفائی لم۔ کاک لی ای ٹم۔ آخر الذکر میں کلیاں بہت آتی ہیں۔ شوخ گلابی رنگ کے پھول بکثرت گچھوں میں لٹکے ہوتے ہیں۔ اور سی لیاری جس کی کلیاں مثل مکڑی کے ہوتی ہیں اور پنکھڑیوں پہ دو دو تاگے نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ جنس ہذا میں گرے ماٹو فائی لم۔ اِس پی سی اُو سم۔ شامل ہیں۔

## براؤ ٹونیا

سن گونیا۔ ملک جمیکا۔ اصلی وطن ہے۔ اس کے بلب چپٹے اور گول ہوتے ہیں۔ پھول کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ کلکتہ کے قرب وجوار میں بخوبی بالیدہ اور پھول لاتا ہے۔

## لی لیا

یہ جنس جنوبی امریکہ کی ہے۔ اس کے بعض اقسام کا شمار نفیس درختوں میں ہوتا ہے۔ یہ قسم ارضی آرکِڈ کی ہے۔ اقسام ذیل یعنی اِن سیپ مجالی اُو۔ پر پیوریٹیا۔ سوپر بی انس۔ سب اقسام سے زیادہ خوبصورت

ہوتے ہیں۔ کلکتہ کے باغات میں اُن کو رواج دیا گیا ہے اور علاوہ ان کے
اسے کیوری نیئنا۔ آسٹرنے اس۔ ال بی ڈا۔ اور ڈیانا۔ کے درخت بھی
بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اور کلکتہ کے باغات میں زیر کاشت ہیں۔

## کیٹ لیا

یہ جنس قریب قریب آخر الذکر کے مشابہ ہوتی ہے اور وسط امریکہ
وبرسے زل کے ممالک میں خاصکر پائی جاتی ہے۔ اس کے پھول سب
اقسام پھولوں سے بڑے ہوتے ہیں۔ تقریباً سات انچ مدور ہوتے ہیں۔
دو سے تین ماہ تک یہ جنس پھولا کرتی ہے۔ اس جنس میں وارسکی وکٹریائی
سب اقسام سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اس کے بعض اقسام موسیا۔
سے بیاٹا۔ کریں پا۔ اس کن۔ نیری۔ اک لینڈیا۔ ان کا تجربہ ہے اور کلکتہ میں
ان کی کاشت کو رواج دیا گیا ہے۔ خس پوشس آرکڈ ہاؤس اور پودہ
خانوں میں اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ اس جنس میں دیگر
اقسام بھی شامل ہیں۔ مثلاً۔ اماتھس ٹائی نا۔ سٹ رینا۔ ال ڈورا ڈو۔
گس کالے آتا۔ جی گس۔ ام پی ریالس۔ ان ٹرمی ڈیا۔ لی اوپول ڈیائی۔
من ڈے لیائی۔ نوبی لی ار۔ پرسی والیانا۔ سن ڈی رمی یانا۔ اس
پی سی اد سیس سی ما۔ ٹرائی اے نی۔ اور وار سنے ری۔

## براسّاوُلا

معتدل ممالک امریکہ میں یہ جنس معتدل پھولوں کی خوشبو اور پنکھڑیوں کی لمبائی کے لئے مشہور ہے۔ گوکوٹیٹا۔ اور گِلاکا۔ کے درخت کلکتہ میں پائے جاتے ہیں۔

## فی اس

ارضی آرکڈ کی ایک جنس ہے اس کے درخت گملوں میں ہلکی اور طاقتور مٹی بھر کر نصب کرتے ہیں۔ مشرقی ممالک میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اقسام مے کوے ٹس جس کے پھول زرد اور ولی شائی جس کے پھول ہلکے نارنجی ہوتے ہیں۔ کلکتہ میں خوب مشہور ہیں۔ اس جنس کی اقسام۔ گرانڈی فلورا اور ال بیس بھی ہیں۔

## ٹیوٹیا

بِن سُوتی۔ اور البا۔ مسٹر جیننگس۔ فرماتے ہیں کہ کھلی ہوئی جگہ میں آنبہ کے درخت کے نیچے اینٹ کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے مٹی میں ملاکر۔ درخت نصب کر دی جائیں تو جولائی میں سفید رنگ کے خوبصورت پھول خوب بہار دیتے ہیں

# ایرنڈی نا

ہمبولیسی فولیا۔ ارضی آرکڈ کی ایک جنس ہے۔ گملوں میں مثل قسم فراس کے لگائی جاتی ہے۔ اصلی وطن نیپال ہے بلی ٹیا کے درخت سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ اس کا درخت مثل نرسل کے ہوتا ہے۔ کلکتہ کے قرب و جوار میں کمیاب نہیں ہے۔ وہاں ستمبر میں سُرخ رنگ کے پھول آتے ہیں۔

# بلی ٹیا

ہیاسن تھائی نا۔ ارضی آرکڈ ہے۔ اصلی وطن چین ہے۔ وسط نومبر میں اس میں کونپلیں نکلنا شروع ہوتی ہیں اور وہی زمانہ گملوں میں بھرنے کا ہوتا ہے۔ عمدہ قسم کی مٹی اور خوب بوسیدہ پتوں کی کھاد جس میں پانی کے نکاس کے لئے ٹھیکرے زیادہ ملائے گئے ہوں چھچلے گملوں میں نصب کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ فروری اور مارچ میں گلابی رنگ کے بکثرت پھول خوب بہار دیتے ہیں۔

ویری کنڈا۔ ارضی آرکڈ ہے۔ اصلی وطن ویسٹ انڈیز ہے۔ اس کے پھول مثل آخرالذکر کے ہوتے ہیں۔ قریب قریب ہمیشہ پھول آتے رہتے ہیں۔ لیکن خاصکر آخر ستمبر میں پھول کی ڈالیاں تین فٹ بلند ہوتی ہیں اور قریباً دو ماہ

تک پھولوں سے شباب کا زمانہ رہتا ہے موسم سرما میں بیج بکثرت آتے ہیں۔
طریقۂ کاشت مثل آخر الذکر کے ہے۔

## "اسپے تھوگلوٹس"

فارچونیائی۔ ارضی آرکیڈ۔ اصلی وطن ہانگ کانگ ہے۔ پھول زرد رنگ کے ہوتے ہیں اور بقیہ امور میں آخرالذکر پھول کے مشابہ ہوتے ہیں طریقۂ کاشت مثل بلی ٹیا کے ہے۔

## سرٹوپی را

فلاوا۔ اصلی وطن ہندوستان ہے۔ ارضی آرکڈ ہے۔ پھول بڑے سنہرے زرد لانبی ڈالیوں میں آویزاں بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ کیاریوں کے حاشیوں پر اس کے درخت لگائے جاتے ہیں اور مئی کے ختم ہوتے ہوتے پھولنے والی شاخیں نکل آتی ہیں۔

## وَنڈا

اس جنس کے آرکڈ خوبصورت ہوتے ہیں ملک آسام اور کھسیا ہلس خاصکر اس کا اصلی وطن ہے۔ ان میں سے اکثر اقسام بنگال میں کثیرالوجود ہے۔

جملہ اقسام شجری ہیں چنانچہ ٹہنی کے تختوں سے ملا کر ان کی کاشت کی جاتی ہے

جاپانی جن ٹیا۔ شاندار آرنڈسٹب۔ پھول بڑے پنکھڑیاں دبیز اور کشادہ اور دیکھنے میں مثل زرد تتلی کے ہوتے ہیں۔ خوبصورت گہرے سبز پتوں دار تا رک شاخوں میں لگے ہوئے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

راکس برگائی اصلی وطن ملک بنگال ہے۔ آم کے درختوں پر اکثر اس کو باندھتے ہیں پھولوں کے نیچے کا رنگ سفید اور بالائی رنگ زرد ہوتا ہے۔ دیکھنے میں اس کا درخت کچھ زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا۔ متعدد اقسام کے ہوتے ہیں۔ قریباً کل اقسام کا رنگ ہلکا سفید ہوتا ہے۔

ٹریسس۔ آسام اور کھسیا ہلس اصلی وطن ہے۔ عجیب قسم کا درخت ہوتا ہے۔ اس کے پتے گول زردی مائل سبز ہوتے ہیں۔ اور پنسل کی دبازت سے لیکر بیر کی دبازت تک موٹے ہوتے ہیں۔ پھول بڑے سیدھے اور بہت خوشنما زردی مائل گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ پنکھڑی کی صورت مثل کشکول کے ہوتی ہے۔ اور اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ ان کے اندر بادام آجائے۔ کلکتہ میں اس کے درخت کمیاب نہیں ہیں۔

کی رولیا۔ خوشنما پھول قریباً ایک فٹ کی ڈالیوں میں ہوتے ہیں۔ اور دس سے بارہ تک پھولوں کا ایک ایک گچھا ہوتا ہے۔ دیکھنے میں مثل ستارہ کے ہوتے ہیں۔ چار انچہ ان کا دور ہوتا ہے۔ ان پر خوبصورت چتیاں ہوتی ہیں

پھول گہرے زرد ہوتے ہیں اور اُن پر نیلی چتیاں بہت خوشنما معلوم ہوتی ہیں بعد چندے اُن کا رنگ کُملا کر سفید ہو جاتا ہے۔ نومبر پھولوں کی بہار کا زمانہ ہوتا ہے۔ پتیاں کسی قدر لوکدار اور چمکدار ہوتی ہیں۔ اقسام آرکڈ جو بہت زیادہ خوبصورت اور بہت زیادہ مرغوب طبع ہیں ان میں اس کا شمار ہے۔

کیتہ کارٹی۔ اس کا اصلی وطن جن ٹیا ہے۔ پھول بہت بڑے باہر سے گلابی اور اندر زرد شوخ نارنجی سُرخ رنگ کی دھاریدار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر لینڈلے صاحب فرماتے ہیں کہ شمالی ہندوستان میں اس سے بڑھ کر زیادہ خوبصورت اور مشہور کوئی دوسرا آرکڈ نہیں ہوتا اور اگرچہ ڈنڈروبیا کے درخت سے اس کا درخت زیادہ شاندار نہیں ہوتا۔ لیکن نفاست اور یکتائی اس سے بہتر ہوتا ہے۔

کرس ٹے ٹا۔ اصلی وطن آسام درخت چھوٹا ہوتا ہے سبزی مائل سفید رنگ کے پھول عجیب صورت کے آتے ہیں عرصہ تک کلیاں غیر شگفتہ حالت میں رہتی ہیں اور دیکھنے میں مثل دھاریدار پروالی چڑیا کے جو گھوسلے میں بیٹھی ہوئی ہو معلوم ہوتے ہیں۔

بے ٹی مانی۔ جزائر فلی پائینس میں کثیر الوجود ہے۔ درخت سیدھا اور مضبوط ہوتا ہے۔ اس کے پتے مثل چمڑے کے کسی دبیز ہوتے ہیں۔ پھول کی ڈالیاں تین فٹ لانبی ہوتی ہیں۔ پھول سفید رنگ کے چتی دار ہوتے ہیں۔ قریباً

دو ماہ تک پھول قایم رہتے ہیں۔ جون میں تلیاں نکل جاتی ہیں۔

نووی آئی۔ جزیرہ بورنیو میں بکثرت ہوتا ہے۔ بایدگی میں مثل ری نن تھی آ کے اسکا درخت ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے اور کسی قدر خوبصورتی کے ساتھ اینٹھے ہوتے ہیں۔ پھول کی ڈالیاں بہت لانبی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات آٹھ سے دس فٹ تک لانبی دیکھی گئی ہیں۔ اور خاص امتیازی بات یہ ہے کہ ایک ہی ڈالی میں دو قسم کے پھول آتے ہیں۔ نیچے والے پھولوں کا رنگ گہرا گندمی اور بالائی پھولوں کا رنگ زرد اور سیاہ چتی دار مثل کچھوے کے پیٹھ کے ہوتا ہے۔

کے رُیولس کینیں۔ کسی قدر قسم کیرو لیا کے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن قد میں اُس سے چھوٹا اور پھول کی ڈالیاں طویل ہوتی ہیں۔

ڈسے نی سونیا نا۔ راکس برگائی۔ کی قسم سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔

علاوہ مذکورہ بالا اقسام کے مندرجہ ذیل اقسام قابل کاشت ہوتی ہیں۔ جین کین سی آئی۔ ہن شوتی۔ ہوکر آئی۔ ان سگ نس۔ سیلے لاٹا۔ باکسل لائی۔ بدری شی آئی۔ سوادس۔ ٹرائی کلر۔

# ری نن تھیرا

کوسی نیا۔ چین کا ہوائی درخت۔ اصلی وطن ملک چین ہے پھولوں کی پنکھڑیاں پتلی اور چمکدار سرخ مونگے کے رنگ کی ہوتی ہیں۔ پھول دیکھنے میں

مثل بکڑی کے معلوم ہوتا ہے۔ گرمی کے موسم میں بکثرت پھول آتے ہیں۔
اور گُچھے دار پھول لانبی لانبی ڈالیوں میں آویزاں ہوتے ہیں۔ عمائدین ملک
چین کے باغات میں اس کے پھول ضرور ہوتے ہیں۔ کلکتہ کے قرب وجوار
میں اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں اور تانبے کے تاروں سے
بڑے بڑے اور سیدھے لکڑی کے کنڈوں میں باندھ کر ان کو نصب کیا جاتا
ہے اور جیسا کہ تصاویر نمبر۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ میں دکھایا گیا ہے تمام سال ہر موسم
میں دھوپ ہی میں رکھا جاتا ہے۔ اس ترکیب سے کلکتہ میں کاشت کی جاتی
ہے اور خوب پھول آتے ہیں۔

آرک نائی ٹیز۔ اس کا دوسرا نام۔ آرک نس موشی۔ فے را۔ ایک گُچھے
میں قریباً بارہ پھول مثل بڑی بڑی مکڑیوں کے پانچ انچہ مدور زرد رنگ کے
سُرخ چتی دار اور نہایت بھینی مشک کی خوشبو آتی ہے مشہور و معروف آرکڈوں
میں اس کا شمار ہے۔ مسٹر جان اسکاٹ صاحب جن کو ملک چین کے آرکڈوں
کی کاشت میں خاص مہارت حاصل تھی۔ اُن کا قول ہے کہ مثل دیگر چینی آرکڈو
کے اس کو بھی آفتاب کے شعاعوں میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہو اقسام لوویائی
اور اس لُوری۔ ریائی۔ کی بھی کیفیت ہے۔

# فے لی ناپس

ایماہلس۔ انگریزی نام کوئن آف دی آرکڈس اور انڈین ٹیبر فلانی پلانٹ ہے۔اصلی وطن ملک ام بوائی نا ہے۔پھول بہت بڑے مثل دودہ کے سفید ہوتے ہیں پنکھڑیوں پر گہرے سرخ رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ دیکھنے میں معلوم ہوتا ہے کہ ایک تتلی پروں کو پھیلائے ہوئے بیٹھی ہوئی ہو۔کئی ہفتہ تک پھول کمھلاتے نہیں یہ منتخب اور شاندار آرکڈ لکڑی کے کندے میں کائی رکھکر تانبے کے تاروں سے باندھ دیا جاتا ہے۔پھول والی شاخ کے جوڑ پر کائی باندھ دی جائے تو جوڑ سے جڑیں پھوٹ آتی ہیں اور حسب معمول اصلی درخت سے جدا کر کے کسی دوسرے کندے سے باندھ دیا جائے تو افزائش بآسانی کی جاسکتی ہے۔

گرانڈی فلورا۔ بالکل آخرالذکر کے مشابہ ہوتا ہے۔صرف پنکھڑیوں پر زرد داغ ہوتے ہیں۔مسٹر وارنر صاحب فرماتے ہیں کہ جاوا کے درختوں میں پھول اور اُن کی ڈالیاں بہ نسبت بورنیو کے درختوں کے پھول اور ڈالیوں سے زیادہ بڑے اور طویل ہوتے ہیں۔

شلی ریانا۔اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔جڑیں چپٹی اور دانہ دار ہوتی ہیں۔پتے مثل آخرالذکر کے ہوتے ہیں۔سفید رنگ کے داغ اور دھاریاں اون پر ہوتی ہیں پھول خوشبودار رنگ ہلکا پیازی جن کی پنکھڑیاں گہرے سرخ داغدار

ہوتی ہیں۔

کوُرنو کروسی۔ کلکتہ میں اس کے درخت کمیاب نہیں ہیں۔

مثل بارہ سنگھا کے اس کا درخت ہوتا ہے اور پھول زرد دھاری دار ہوتی ہیں

ٹوریائی۔ پتے چھوٹے اور پنکھڑیاں گہرے سرخ رنگ کی ہوتی ہیں موسم سرما اس کے خزاں کا زمانہ ہوتا ہے۔

پیری شیائی۔ درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے چھوٹے مگر بکثرت سفید اور سرخ رنگ کے پھول آتے ہیں۔

رِدوُنڑیا۔ قریباً تمام سال ایک ہی شاخ سے پھول برابر آتے رہتے ہیں

مے لیائی۔ پھول کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔ لیکن چھوٹے اور غیر نمایاں ہوتے ہیں۔ بوٹانی کل گارڈنس میں بخوبی بالیدہ ہوتے ہیں اور بکثرت پھولتے ہیں

شوسے نیائی۔ پتیوں کا دوسرا جانب گہرا سرخ ہوتا ہے۔ پھول بکثرت آتے ہیں اور شاخیں زیادہ ہوتی ہیں۔

علاوہ مذکورہ بالا کے اقسام ذیل جزیرہ قلب پائنس اور اسٹریٹس میں کثیر الوجود ہے۔ ان ٹرمی ڈیا۔ رِس ٹے ریائی۔ لڈسے من نیانا۔ سن ڈے ریانا۔ اس لیے سی اوسا۔ سوماٹ ری نا۔ ٹٹ رالس پس۔ وی اولے سی ام۔

بقول مسٹر وارنر۔ کامیابی کے ساتھ آرکڈ کی کاشت کرتی ہو تو آفتاب کی روشنی کے پہونچانے میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے۔ اور پتیوں کو تندرست اور صحیح

رکھنے کا یہی ایک بہت بڑا اصول ہے۔

# سکوپے بی ام

عموماً اس کے پھول چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن بڑے بڑے گنجان گچھوں میں بکثرت آتے ہیں۔ ان کا رنگ اور نفاست نہایت دلفریب ہوتی ہے۔ مثل قسم وینڈا اس کے لکڑی کے کندے میں لگا کر اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

جائی گن ٹی ام۔ یہ قسم برہما سے لائی گئی ہے۔ درخت شاندار ہوتا ہے۔ پتیاں چوڑی اور بہت خفیف سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ دسمبر اور جنوری میں بہت خوشبو دار اور نیلی چیتوں دار پھول بکثرت آتے ہیں۔

گٹ ٹے ٹم۔ ری ٹیوسم بھی اس کو کہتے ہیں۔ کلکتہ میں عرصہ دراز سے زیر کاشت ہے۔ پھول کی ڈنڈیاں ایک فٹ یا کچھ زائد لانبی ہوتی ہیں۔ پھول چھوٹے چھوٹے اور گلابی چیتی دار ہوتے ہیں۔ اس کے پھول کی شاخ کو دُم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کی شاخ کسی قدر دبیز بھی ہوتی ہے۔ یہی کیفیت اقسام ڈنسی فلورم۔ جائی گن ٹیئم۔ اور ہول فورڈی آئی۔ کی ہے۔ اقسام ذیل بھی کلکتہ میں مشہور ہیں۔ مائی کرن تھم۔ می نیاٹم۔ ام پلاسی ام۔ سول می نن سس۔ بلومی آئی۔ ڈن ٹی کیو لے ٹم۔ کروی فولی ام۔ ہیری سونیانم۔ وی اڈ لاسی ام۔

# اسے رمی ڈیز

ظاہرا اس کے پھول سکوپے بی ام۔ کے پھول سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ مسٹر وارنر۔ فرماتے ہیں کہ غالباً۔ اس سے زیادہ خوبصورت اور باعث زیبائش اور کاشت کے قابل کوئی دوسرا آرکڈ نہیں ہوتا۔ پھول لانیکا تر مانہ بھی ہو تو بھی اس کے درخت بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے دبیز اور خوبصورت پتے نہایت دلفریب ہوتے ہیں۔ اسکے پھول مثل سکوپے بی ام کے پھولوں کے بڑی بڑی ڈالیوں میں آتی ہیں۔ لیکن قد میں چھوٹے ہوتے ہیں طریقہ کاشت دونوں کا یکساں ہے۔

اے فی نی۔ اصلی وطن ملک آسام ہے۔ گلابی رنگ کے پھول ہوتے ہیں اوڈورے ٹم۔ اصلی وطن ملک آسام ہے۔ خوبصورت گچھے کلیوں کے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں جن میں سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول گلابی چتی دار مثل خمدار سینگ کے ہوتے ہیں۔ اور مثل لیموں کے بھینی بھینی خوشبو سے ہوا کو معطر کرتے ہیں اس کی ایک قسم مے جس ہے۔ جس کی کیفیت بہ شرح صدر ہے۔ منجملہ اقسام ذیل کے دو اول الذکر کلکتہ میں بہت مشہور ہیں اور جملہ اقسام کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ اور نہایت خوبصورت ہیں لوبی آئی فیل ڈن گیائی۔ کین کی وَل نی رم۔ ویرنس۔ لینڈ لیے یانم۔ نرودی ام سُوا دِس سِی مم۔ کرس پم۔

کراسی نو لی ام۔ کرس یمم۔ اکس پن سم لی ادنائی۔ سے کیو ٹوسم۔ روب رم۔

# ان گری کم

سو پر بم۔ پھول بڑے اور سفید اور اس کی پنکھڑیوں کے پاس ایک کانٹا سا ہوتا ہے جس کی لمبائی قریباً ڈیڑھ فٹ ہوتی ہے۔ اس کی ایک قسم سس کوئی پی ڈیل ہے جو تمام اقسام میں زیادہ بڑی اور شاندار ہوتی ہے۔ اس میں کانٹے بکثرت ہوتے ہیں۔ اقسام۔ اِی بر نی یم۔ اور فل سے ٹم۔ بھی قابل کاشت ہوتے ہیں۔ یہ سب ارضی آرکڈ کے اقسام ہیں اور گملوں میں لگائے جاتے ہیں۔

# سم بی ڈی یم

ایلو ائے فِو لی یم۔ ہندوستان کا دیسی آرکڈ ہے۔ پھول دھندلا ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے۔ کچھ زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا۔ اس کا درخت بہت عام ہے کسی درخت سے لگا کر کاشت کر دیا جائے تو بالیدہ ہو جاتا ہے۔ کلکتہ میں جو اقسام اس کے پائے جاتے ہیں وہ سب ہندی وطن ہیں۔ مثلاً جائی گن ٹی یم۔ پھولوں کے گچھے بڑے اور بادامی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ماسٹر سی آئی کے پھول سفید خوشبودار ہوتے ہیں۔ اِی بر نی یم کا درخت مثل آخر الذکر کے ہوتا ہے۔ اور تمام اقسام میں اس کے پھول بڑے اور خوشبودار مثل لی لیک کے سفید رنگ کے ہوتے ہیں

اسے لِی گنس۔ کے پھول زرد ہوتے ہیں۔ لن سی نولی یم۔ لودی آنم۔ اور پیری شائی۔ زمانہ حال کی ایجاد ہیں۔

## بروم ہے ڈیا

پلس ٹرس۔ ملک پے ٹانگ کا دیسی درخت ہے۔ اِس آرکڈ کی شاخیں اور تنے بمقابلہ دوسروں کے زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔ عرصہ دراز سے بوٹانی کل گارڈنس میں کاشت کیا جاتا ہے لیکن پھول کبھی نہیں لایا۔

## گرے ماٹوفی لم

اس پی سی اُوسم لک سیلیے کا۔ بہت طویل القامت درخت ہے۔ اکثر اِس کے درخت کئی مربع گز زمین گھیر لیتے ہیں۔ پھول سُنہرے زرد سُرخ چیتوں دار اور ہلکے سُرخ رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ قریباً چھ انچہ مدور ہوتے ہیں۔ اس کا درخت بہت مشہور ہے۔

مل ٹی فلورم۔ بہت پھیلنے والے آرکڈ کی ایک قسم ہے۔ اس کے درخت منیلا سے لائے جاتے ہیں اور پھول مختلف رنگوں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ یعنے سبز بادامی اور سُرخ۔ لانبی ڈالیوں میں پھول بکثرت آتے ہیں۔

ٹائی گری نم۔ مذکورہ بالا کی ایک قسم یہ ہے۔ یہ بھی عمدہ ہوتی ہے۔ لیکن مجھے

دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

# آن سی ڈی ام

آرکڈ کی بہت بڑی جنس ہے۔ دو قسموں سے زائد اس کی قسمیں ہوتی ہیں امریکہ کے معتدل مقامات میں خاص طور پر یہ قسم بکثرت پائی جاتی ہے منجملہ اس کی کُل اقسام کے صرف چند ہی سے لوگ کلکتہ میں واقف ہیں مثلاً ام پلیا ٹم۔ لوری ڈم۔ یہ دونوں اقسام پورے طور پر کلکتہ میں بالیدہ ہوتی اور سالانہ پھول لاتی ہیں۔ کریس پیم۔ بائی گلوسم۔ لن سی آنم۔ تمام اقسام سے زیادہ خوش نما اور نفیس شمار کی جاتی ہیں۔ اور ایک قسم پاپی لی او۔ ہے۔ جس کے پھول شکل تتلی کے ہوتے ہیں اور یہ قسم مشہور و معروف ہے۔

بقیہ خوبصورت اقسام کی کاشت کو زمانہ حال میں رواج دیا گیا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ ام پلی اسے ٹم سے جس۔ آرونتم۔ بائی نولی یم۔ کار تھے جی نَنس۔ کرِن ڈی شیانم۔ کان کلر۔ فلکس اُوسم۔ ری کروم۔ کری پی ریائی۔ لم ہن گھیائی۔ نار شل ایانم۔ اُونی تھور۔ ہی پی ایم۔ پاپی لیو سے جس۔ ثائی گری نم۔ واری کوسم۔ ونٹ ورتھیانم۔

# اس ٹن ہوپیا

اس کے درخت اِس لئے مشہور ہیں کہ پھول آنے کے زمانہ میں پھول کی ڈنڈیاں جن ٹوکریوں میں اس کے درخت ہوتے ہیں۔ اُنہیں کی طرف رُخ کر کے اُن کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی اِقسام۔ مارٹی یانا۔ اور ٹائی گری نا۔ خوب بالیدہ ہوتی ہیں اور کلکتہ کے بوٹانی کل گارڈنس میں خوب پھول لاتے ہیں۔

# کے لن تھی

وِس ٹائی ٹا۔ ارضی آرکڈ کی ایک جنس ہے۔ جس کا اصلی وطن مُول مین ہے۔ جاڑے کے موسم میں سفید رنگ کے لانبے پھول آتے ہیں۔ اور گلابی چتیاں اُن پر ہوتی ہیں۔ اس کی ایک قسم زرد چتی دار ہے۔ جس کا نام وِس ٹی ٹانی وی لس۔

مَسُوکا۔ شمالی ہندوستان اصلی وطن ہے۔ سُرخ رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ دیکھو بمیان وِسے راٹوفُولیا۔

# لیماٹووس

ارضی آرکڈ کی جنس ہے اور آخر الذکر سے بہت مشابہ ہوتی ہے۔ جاڑے کے موسم میں سفید رنگ کے گلابی چتیوں دار پھول بہت خوش نما آتے ہیں۔

# وانلا

اس جنس کی مختلف اقسام کے متعلق ماہرین کا بیان ہے کہ گملوں میں کائی بھر کر ان کو نصب کیا جائے تو بہت مفید ہوتا ہے۔ پانی کے نکاس کے لئے ٹھیکری وغیرہ گملوں میں بقدر ضرورت بھر دینا چاہئے اور گملہ کے قریب ایک جعفری بھی پودے کے چڑھنے کے لئے ہونی چاہئے۔ اگر اس کو درخت کو کسی سیدھی لکڑی کے کندے پر چڑھا دیا جائے اور اس کندے کو گملہ میں گاڑ دیا جائے جیسا کہ تصویر نمبر ۳۰-۳۱ و ۳۲- میں دکھایا گیا ہے تو بہت خوبصورت و باعث آرائش ہوتے ہیں۔ ناریل کا جٹا یا کائی رکھ کر لکڑی کے کندے۔ اس طریقہ سے کاشت کئے ہوئے آرکڈ کو میں نے کلکتہ کے باغات میں خوب پھول لاتے دیکھا ہے جوڑ کے مقام سے قلمیں تراش کر لگائی جائیں تو اس کے درخت بآسانی بڑھائے جا سکتے ہیں۔ اقسام ذیل کلکتہ کے باغات میں اکثر موجود ہیں اور سبزی مائل سفید رنگ کے پھول لاتی ہیں۔ آل وی ڈا۔ ایروسے ٹی کا۔ گرانڈی فلورا۔

اوے لی فوُلیا۔ ہپلے نِی فولیا۔ آخرالذکر کے پھول سے رات میں نہایت خوشگوار خوشبو آتی ہے۔

# اے نک ٹوکی لس

آرضی آرکڈ کی ایک جنس ہے۔ ریشہ دار اشیاء کی۔ کھاد اور بالو ملا کر کاشت کرنا چاہیئے۔ قلم اور جڑوؤں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

سٹیا کِی اَس۔ ارضی آرکڈ ہے۔ وطن لنکا۔ اس کو جنگل کا بادشاہ کہا جاتا ہے اور عموماً جھاڑیوں کے سایہ میں پیدا ہوتا ہے۔

اس کے پھول خوبصورت بالکل نہیں ہوتے۔ لیکن اس کے پتے ایسے خوبصورت ہوتے ہیں کہ دنیا کے کسی نباتات کے ایسے خوبصورت نہیں ہوتے پتوں کا رنگ گہرا سبز مخملی ہوتا ہے اور سفید نیلگوں اس میں چمک ہوتی ہے اور اس پر سُنہرے رنگ کی جال دار دھاریاں ہوتی ہیں۔

سب سے زیادہ نادرالوجود اور نفیس آرکڈ یہ ہوتا ہے۔ ریشہ شیشہ کے چوکھٹوں کے اندر گملوں میں لگانا چاہیئے۔ لیکن اس کی کاشت اور نگہداشت و پرورش میں وہ کامیابی اب تک نہیں ہوئی ہے جو ہونا چاہیئے۔

ڈاسونیانس۔ جزائر ہند اس کا اصلی وطن ہے۔ پتیاں چار انچہ لانبی ہوتی ہیں۔ رنگ مثل زیتون کے بھورا ہوتا ہے۔

آرڈیانس۔ سنگاپور کا دیسی کارڈ پھول کی ڈالیاں انسان کی چھوٹی انگلی کے برابر موٹی ہوتی ہیں۔ پتیاں چمکدار سبز سنہری دھاریدار قریب قریب آخرالذکر کے مشابہ ہوتی ہے۔ دونوں اقسام کروٹن کے درختوں سے زیادہ پائدار ہوتے ہیں اور موسم سرما جو ان کے سکون کا زمانہ ہوتا ہے۔ اُس میں پتے گرا دیتے ہیں۔ اس کی ایک قسم نُوویائی اور دوسری زبن تھوفائی لم ہے۔ مذکورہ بالا اقسام زیادہ تر کوہی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔

# سپ ری پی ڈیم

انگریزی میں اس کا نام۔ لیڈیز سلی پر۔ اور وی نس سلی پر ہے۔ ارضی آرکڈ کی ایک بہت خوش نما جنس ہے۔ سابق میں اس کا مخمور رکھنا محالات میں شمار کیا جاتا تھا چنانچہ کلکتہ میں اس کا درخت بہت نایاب تھا۔ لیکن جب سے اسکی کاشت خس پوش پودہ خانوں میں کی جانے لگی ہے۔ اس وقت سے موسم سرما میں خوب پھول آتے ہیں اور درخت بھی پورے طور پر بالیدہ ہوتا ہے۔

اقسام ذیل عموماً پائی جاتی ہیں۔

وِی نس ٹم۔ نیپال اور کھسیا کے پہاڑی علاقوں میں اس کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ درخت چھوٹا مگر بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ پتیوں کا زیریں حصہ ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے اور بڑے بڑے سفید اور سبز رنگ کے پھول

سُرخ چتی اور دھاریدار ہوتے ہیں۔

اِن سگ نی۔ اصلی وطن نیپال ہے۔ پتے زردی مائل سبز کسی قدر مذکورۂ بالا کے مشابہ ہوتے ہیں۔ پھول بڑے اور زردی مائل سبز رنگ کے اور چتی دار ہوتے ہیں ایک قسم مولیائی ہے۔ اس کے پھول قد میں بڑے اور سبز رنگ میں شوخ ہوتے ہیں۔

کان کار۔ مُول مِین۔ اصلی وطن ہے اس کا۔ درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ پتے چکنے چمکدار سبز ہوتے ہیں۔ اُن پر سفیدی مائل دھبے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ پھول بڑے اور گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔

ہوکرائی۔ کسی قدر آخرالذکر کے مانند ہوتا ہے۔ فرق صرف اس قدر کہ دھبے زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔

نائی وِی یَم۔ اصلی وطن ملک مُول مِین ہے۔ مثل برف کے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

ہر شو لسٹی مم۔ اس کا درخت بہت بال دار ہوتا ہے۔ جزیرۂ جاوا سے اسکے درخت لائے جاتے ہیں۔ پھول چار انچہ مدور سبزی مایل ہلکی سُرخی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ چتیاں بادامی ہوتی ہیں۔

بَاربے ٹم۔ اس کے درخت ملکا سے لائے جاتے ہیں۔ پیوند کر کے اسکے درخت سے چند خوبصورت اقسام کے درخت تیار کئے گئے ہیں۔ منجملہ ان کے

ومی چیانتم۔ تائی گرتم۔ اور سپہ بیتم۔ بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔

پریپوراٹم۔ یہ قسم جمائڑا سے لائی گئی ہے۔ پتیوں پر خوبصورت چیتیاں ہوتی ہیں پھول سبزی مائل سرخ اور اُن کا نصف زیریں سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

ڈریو ریانی۔ اگرچہ جنوبی ہندوستان کے کوہی علاقوں میں خودرو یہ قسم پیدا ہوتی ہے۔ لیکن شاذونادر زیر کاشت اس کے درخت دکھائی دیتے ہیں قسم ان سگنی۔ سے نہایت مشابہت رکھتی ہے لیکن دونوں میں فرق ہے۔ پیوند کے ذریعہ سے اس کی دیگر اقسام حاصل کی گئی ہیں جو ہندوستان کے باغات میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً۔ باگ سیلائی۔ کلارم سلی اولین۔ ڈوبیانم۔ گرانڈی۔ لارین سیانم ہے۔ نوویائی۔ روزلیائی۔ سنڈلی سیلی گرم اس ٹونیائی۔ کال سی اوڈلس۔ اس پک شب لی۔ اس سے زائد اقسام باغات مقام کئو میں موجود ہیں۔ بہترین طریقہ اس کی کاشت کا یہ ہے کہ کوئلے کے ٹکڑے۔ اینٹ کے ٹکڑے۔ خوب بوسیدہ پتوں کی کھاد تھوڑا بالو اور قدرے چونی باہم ملا کر اُن کو نصب کر دینا چاہئے۔ دھوپ سے بچانا ضروری ہے۔

## اوڈن ٹوگلوسم

ملک امریکہ کے آرکڈوں کی ایک بہت بڑی جنس ہے۔ میکزیکو۔ اور کولمبیا۔ اس کے اصلی وطن ہیں۔ اس جنس کی ایک سو پچاس سے زائد قسمیں

ہیں ۔ اور ان میں سے اکثر بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں ان کی کاشت میں زیادہ کامیابی اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ یہ آرکڈ سرد ممالک کے ہیں اور انگلستان میں بہار کے موسم میں پھول لاتے ہیں۔ شمالی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں اگر شیشہ کے چوکھٹوں میں ان کی کاشت کی جائے تو اُمید کامیابی کی ہو سکتی ہے۔ جنوبی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں کھلی ہوئی جگہ میں اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ اقسام ذیل باغات میں اکثر پائی جاتی ہیں۔ الگ زینڈری۔ سائی ٹراس مم۔ لان ڈس بورگ ہیانم۔ وکسی لے ری یم۔ کرسُ پم۔ ہوسم۔ گران ڈی۔ وَل سی آنم۔

## مومرڈیز

ملاٹ مکری کوسے آرکڈ کی ایک جنس ہے۔ جو زیادہ خوبصورت نہیں ہوتی۔ ہندوستان میں اس کے درخت بخوبی بالیدہ نہیں ہوتے۔ اس جنس کی صرف ایک قسم جس کا نام۔ لوکس اسے ٹم۔ اسے برُتی یَم۔ ہے کلکتہ کے دو ایک باغات میں پائی جاتی ہے۔

## ”براسیا“

مے کیوُسے ٹلیاٹی گن ٹیاٹی۔ یہ خوبصورت آرکڈ ہندوستان میں نادرالوجود ہے

خوبصورتی کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اس کو باغات میں جگہ دی جائے۔

## سے بی سے ریا

سیئوسانی۔ ہندوستان کے مغربی ساحل پر اس خوبصورت آرکڈ کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور گمان غالب ہے کہ پہاڑی علاقوں میں کاشت ہو سکے۔ تین سے چار فٹ تک اس کا درخت لانبا ہوتا ہے۔ جس کے سرے پر تین سے پانچ تک کا ایک گچھا سفید رنگ کے خوشبودار پھولوں کا ہوتا ہے۔ ستمبر میں پھول آتے ہیں۔ موسم گرما آنے پر پتیاں گر جاتی ہیں۔ اس کے اکثر اقسام اس قابل ہیں کہ باغات میں اُن کو جگہ دی جائے۔

## یُولوفیا

ارضی آرکڈ کی ایک وسیع جنس ہے۔ اور اس کے اکثر اقسام مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتی ہیں۔ موسم گرما میں سب اقسام کے پتے گر جاتے ہیں اور بارش شروع ہوتے ہی نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اکثر میں قبل پتیوں کے گرنے کے پھول نکل آتے ہیں۔ باغات میں لگانے کے قابل اقسام ذیل ہیں۔

فلے وا۔ وائی رنس۔ کن ڈیڈا۔ کم پس ٹرس۔ نیوڈا۔

# پوگونیا

آرکڈ کی ایک جنس ہے۔ اس کے درخت میں صرف ایک پتی ہوتی ہے
جڑیں موصلی دار ہوتی ہیں اور پتی گرجاتی ہیں۔ ایک قسم پل کیٹا ہے۔ ہندوستان
کے باغات میں اس کے درخت شاذونادر دکھائی دیتے ہیں عجیب قسم کا درخت
ہوتا ہے۔ گملوں یا مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لیے بہت موزوں ہوتا ہے
اس کی چھوٹی چھوٹی شاخوں میں ہلکے گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں اور پھول
بہار ختم ہوتے ہوتے جس کا سلسلہ مانسون کے چلنے تک رہتا ہے۔ ایک پتی
نکلتی ہے۔ جو زمین پر آئندہ موسم تک پڑی رہتی ہے۔ اس کے پتے مثل بگونیا
کی پتی کے ہوتی ہے اور رنگ سرخ ہوتا ہے۔ جس پر سبز گلابی رنگ کے دھبے
ہوتے ہیں۔ پتی بلاشبہ خوبصورت ہوتی ہے۔

## "ویے لس سلے ریا"[۱۳۰]

اس پی رلیس۔ یہ ایک قسم کا آبی جھاڑ ہے۔ علم نباتات کی اس میں عملی
بہت دلچسپیاں ہیں۔ ہندوستان کے تالابوں اور نہروں میں عموماً پایا جاتا ہے

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۰۔ ویے لس لے ریا۔ تالابوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن میں نے اس کو
امپیریل گارڈن پونا میں دیکھا تھا۔ یہ مناسب طریقہ پر پانی کے چشمہ میں (بقیہ نوٹ پر صفحہ آئندہ)

پھول چھوٹا ہوتا ہے۔ اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی ایک شاخ
پھول پھل لاتی ہے اور دوسری خالی رہتی ہے۔ بتیاں لاتی اور پھل اور
تالاب کے اندر ڈوبی ہوئی رہتی ہیں۔

## آٹی لیا۔[۱۳۱]

اسے لس مائی ڈیز۔ ایک قسم کی آبی خودرو نباتات ہے۔ جو سایہ دار تالابوں
اور گڑھیوں میں عموماً پائی جاتی ہے۔ ہر درخت میں ایک ایک پھول غلاف والا

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۰۔ لگایا گیا تھا۔ مصنف نے لکھا ہے کہ علم نباتات میں بہت دلچسپیاں
ہیں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ علم نباتات کے سکھانے میں پھول کے اندرونی اور بیرونی اجزا
کی تفصیل طلبا کے بتانے کے واسطے بڑی مدد ملتی ہے اس کے بعض درخت میں نر
پھول کھلتے ہیں اور بعض درخت میں مادہ جیسا کہ درختان اننڈ گاڈی کھجور تاڑ میں ہوتا
ہے۔ مادہ پھول لانے والے درخت پھل دیتا ہے۔ نر درخت پھل دینے سے محروم
رہتا ہے۔ ایسے درخت کو ڈی اوشی اس کہتے ہیں۔ یہ درخت بلحاظ خوشنمائی پھول کچھ ایسا
دلچسپ نہیں جو زیادہ بیان کا محتاج ہو۔

نوٹ نمبر ۱۳۱۔ یہ درخت آبی نباتات میں سے ہے۔ اس کی کاشت مثل کنول کے کیجاتی
ہے۔ ۱۸۸۸ء میں میں نے اس درخت کو مثل کنول کے ایک پانی کے چشمہ میں لگا ہوا
امپرس گارڈن پونا میں دیکھا تھا یہ اپنے پتوں سے پانی کو چھپا لیتا ہے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

سفید رنگ کے ایک انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ پتیاں جو پانی پر تیرتی رہتی ہیں وہ مستطیل نوک دار لانبی ڈالیوں میں لگی رہتی ہیں۔ باغ میں اگر حوض ہو تو اس میں اُس کو لگانا چاہیے۔

## "سائی کس[۱۳۲]"

یہ ایک جنس خوبصورت پودھوں کی ہے۔ جس کے درخت پائدار ہوتے ہیں اور ابتدائی عمر میں اس کے درخت بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اس کا تنہ چھوٹا اور گول گٹھردار ہوتا ہے۔ جو اوپر جا کر گول ہو جاتا ہے اور اُسکی چوٹی پر ایک خوبصورت چھتری نوکدار۔ نالیدار پتوں کی ہوتی ہے۔ پتے دو سے

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۱۔ پھول اوپر نکلے ہوئے ہوتے ہیں جو سفید رنگ کے ہوتے ہیں بعض ہلکے موتیا رنگ کے سے معلوم ہوتے ہیں۔ تمازت آفتاب اس کو خراب کرتی ہے۔ اس لئے اس کو سایہ کی ضرورت ہے۔

نوٹ نمبر ۱۳۲۔ اس درخت کا تنہ موٹا مثل پائے یا کھمبے کی شکل کا ہوتا ہے۔ گرد اُس کے پتے نکلتے ہیں جو قریب قریب کھجور کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ پتوں کا رنگ گہرا سبز اور چمکدار ہوتا ہے اور اوپر چکناہٹ ہوتی ہے۔ موسم گرما میں نئے پتے درخت کے سر پر وسط میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ اس کی ایک قسم یہاں بھوپال میں باغ حیات افزا اور نشاط افزا میں موجود ہے جس کا نام سائی کس ریوولیوٹا ہے۔ یہ درخت

چھ فٹ تک لانبے ہوتے ہیں۔ ابتدائی زمانہ میں پتوں کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔ لیکن جب عمر طبعی پر پہونچتے ہیں تو ان کا رنگ گہرا سبز چمکدار ہوجاتا ہے اور مکانوں کی آرایش کے سبب بہت موزوں ہوتے ہیں۔ ان کے پتوں سے کلتی یا ایسی اشیاء جو پردوں سے بنائی جاتی ہیں۔ ان میں استعمال کئے جاتے ہیں اس کے درخت کا نمو بہت آہستگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ٹوسنے بہت نکلتے ہیں۔ چنانچہ اس کی افزائش بآسانی کی جاسکتی ہے۔ پختہ درختوں سے تخم بہت حاصل ہوتے ہیں۔ ایک قسم ریپی ڈولیوٹا ہے جو ملک چین اور جاپان میں بکثرت ہوتے ہیں ہندوستان کا قریب قریب یہ درخت دیسی ہوگیا ہے اور ہندوستان کے باغات میں اس کے درخت اکثر پائے جاتے ہیں۔ مارچ اور اپریل میں پتیاں نکلتی ہیں اور یہی زمانہ اس کے شباب کا ہوتا ہے اس کی ایک قسم سرسی نے لس ہے۔ جو ہندوستان کے ساحل مالابار پر خودرو پائی جاتی ہے۔ اس کے درخت خوب بلند ہوتے ہیں۔ تو ان کے دس سے پندرہ فٹ تک لانبے ہوتے ہیں اور آٹھ سے بارہ فٹ تک لانبے پتوں کا ایک تاج ہوتا ہے۔ ایک قسم رم فی آئی ہے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۳۳۔ خاص کر لانوں کے اوپر لگایا جاتا ہے اور بیحد خوشنما معلوم ہوتا ہے اگر لان کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر ناند یا چوبی ٹب میں لگایا جاتا ہے تو کچھ خوشنما نہیں معلوم ہوتا اور نہ عرصہ تک ان چیزوں میں وہ رہ سکتا ہے۔ یہ مخصوص لان پر لگانے کے لیے ہے۔ ہلکی مٹی اور معمولی کھاد پرورش کے لئے مفید ہوتا ہے۔ جڑ وے کے ذریعہ سے اسکو بڑھاتے ہیں

یہ بھی ہندوستان میں خوب بالیدہ ہوتی ہے اور اس کے درخت بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ملک ہالنڈ سے ایک قسم جس کا نام می ڈیا ہے ہندوستان میں لائی گئی ہے اس کا تنہ بہت لانبا ہوتا ہے اور بالائی حصہ نہایت شاندار و خوشنما ہوتا ہے قسم سیامن سس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور لقبیہ اوصاف میں سر سی نے لس۔ کے مشابہ ہوتا ہے کھلی ہوئی جگہوں میں آخر الذکر دونوں قسم خوب بالیدہ ہوتی ہیں۔ لیکن دیگر اقسام کو سایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور فرنری یا پام ہاؤس میں ان کو لگایا جائے تو خوب بالیدہ ہوتی ہیں۔

## زامیا [۱۳۳]

سائی کڈس کی ایک بہت خوبصورت جنس ہے۔ اسکے اور سائی کس کے ظاہری صورت میں بہت خفیف فرق ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں کسی قدر زیادہ فرن کی پتیوں اور چڑیوں کے پروں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہیں۔ سائی کس اور زامیان میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ زامیان کے تنہ کی چوٹی پر زیادہ مقدار میں گچھے دار شاخیں نکلتی ہیں۔ اس کے متعدد اقسام زیر کاشت ہیں۔ جن میں سے اقسام ذیل بہت زیادہ مشہور ہیں۔ ان گگری فولیا۔ غرفیور سے سیا۔ لنڈی نائی۔ پیومی لا۔ لگ سیائی۔ اور اگسٹی فولیا۔ اگرچہ اس کے درخت دیگر ممالک سے لائے جاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں اگر ان کی کاشت درختوں کے زیر سایہ پلانٹ ہاؤس

نوٹ نمبر ۱۳۳۔ یہ درخت دھوپ میں خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے فرن گھر میں لگاتے ہیں۔ سایہ پسند ہے پرورش کے واسطے سیاہ مٹی ریت مفید ہے۔

میں کی جائے تو خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے مصنوعی پہاڑوں میں اس کے درخت لگے ہوئے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

## "ماکروزامیا"[۱۳۴]

یہ جنس آخر الذکر سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ قریباً چھ یا کچھ زائد اقسام اسکی بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ اس کا اصلی وطن ملک آسٹریلیا ہے سمندر کے قریب دلدلی مقامات میں خودرو ہوتی ہے۔ اقسام ذیل بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ کورل۔ لائی ہیز۔ اس کا تنہ جھلسا ہوا ہوتا ہے۔ مےکن زیائی۔ پلوموسا۔ اسپائی رلیس۔ سیلین ڈری کا۔ کے درخت بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ڈے نی سونیائی اور می کیل لی۔ کے درخت عموماً پائے جاتے ہیں۔

چونکہ مرطوب مقامات میں یہ جنس ہوتی ہے۔ اس لئے نرسری میں حوض کے اوپر اس کے درخت کو لگانا مناسب ہوتا ہے۔ اس کے درختوں میں ہندوستان میں نہ بیج آتے ہیں اور نہ اُن سے جڑوے نکلتے ہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ ممالک غیر کے تاجروں کے یہاں سے اسکے درخت طلب کرکے لگائے جائیں۔

نوٹ نمبر ۱۳۴۔ یہ درخت بھی چوبی ٹبوں۔ بڑی ناندوں۔ مصنوعی پہاڑیوں اور سایہ دار مقام میں بغرض آرائش لگایا جاتا ہے۔ موسم گرما کی دھوپ اس کے لئے مضر ہے۔ خشک اور بدرنگ کرتی ہے۔ موسم بارش میں یہ درخت اچھا رہتا ہے پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ گھوڑے کی لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔

## "ان ہی فلارُس"

اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ صورت و شباہت میں مثل آخر الذکر کے ہوتا ہے۔ جنوبی افریقہ کے معتدل مقامات سے اس کے درخت لائے گئے ہیں۔ بمقابلہ ہندوستان کے وہاں اسکے درخت طویل القامت ہوتے ہیں۔ بخوبی کاشت ہونے کے لئے طاقتور مٹی جس میں بالو ملی ہو بہت مفید ہوتی ہے اقسام ذیل ہندوستان کے باغات میں عموماً پائی جاتی ہیں اور بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔

ہاریڈس۔ کافرا۔ لمائی۔ اور پلیو موسس بحیثیت مجموعی سائی کڈس کو فرن اور پام سے بہت مشابہت ہوتی ہے۔ لیکن یہ دونوں ایک جنس سے نہیں ہیں۔

## "پی نس" [۱۳۵]

لانگی فولیا۔ کوہی علاقوں کا ایک طویل القامت درخت ہے۔

نوٹ نمبر ۱۳۵۔ یہ درخت بہت بلند ہوتا ہے اور اس کا تنہ بھی موٹا ہوتا ہے جس سے چوب چیڑ برآمد ہوتی ہے۔ اس کے درخت یہاں اول لگائے گئے تھے۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ یہاں ہو سکتا ہے۔ پہاڑی زمین اس کے لئے زیادہ مفید ہے۔ یہاں کے میدانی مقام میں بھی ہو سکتا ہے پرورش کے واسطے ریتلی مٹی کھاد مفید ہے۔ اس کے چھوٹے پودھوں کو موسم گرما میں بقدر ضرورت پانی دے تاکہ خشک و خراب نہ ہوں

شمالی ہندوستان کے میدانی علاقوں میں خوب بالیدہ ہوتا ہے وہاں بعض اوقات
اس کے بہت بڑے بڑے درخت دکھائی دیتے ہیں چھوٹے باغات کے لئے یہ موزوں
نہیں ہیں بہت وسیع جگہ اس کے لئے درکار ہوتی ہے۔ بڑے بڑے پبلک
باغات میں اس کے درخت ان کے گرد بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

کوہی علاقوں میں اس کی دوسری اقسام پائی جاتی ہیں۔ لیکن جنوبی
ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اس کے درخت خوب بالیدہ نہیں ہوتے۔
تخم کے ذریعہ سے اس کے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## "اے رُوکے ریا" [۱۳۶]

نہایت خوبصورت جنس ایک قسم کے درختوں کی ہے لان پر لگے ہوئے
اس کے درخت بدرجہ غایت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل درختان
وقتاً فوقتاً شیشہ کے بوکسوں میں رکھ کر کلکتہ میں لائے گئے ہیں اور خوب بالیدہ ہوئے

نوٹ نمبر ۱۳۶۔ یہ درخت بھی پچاس ساٹھ فیٹ تک بلند ہوتا ہے۔ یہاں باغیچۂ احمدآباد میں
اس کی دو قسمیں موجود ہیں یہ درخت آرائشی ہے۔ جب چھوٹا ہوتا ہے تو گملوں اور گلاس ہاؤس میں
بغرض آرائش رکھتے ہیں بڑے ہو جانے پر باغ میں مناسب موقع پر لگاتے ہیں۔ یہ درخت
دور سے دیکھنے میں مثل سرو کے درخت کے معلوم ہوتا ہے جو اقسام یہاں موجود ہیں اُن میں
سے ایک کا نام اے روکیریا کوکی۔ دوسری کا نام اے روکیریا بڈوی لائی ہے۔
خصوصیت اس کے پتے گوکہ آب کرتی ہے۔ سایہ میں سرسبز رہتا ہے اس کے درخت بیش باغ
میں لگائے گئے تھے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی موتی ریت (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ہیں ممکن ہے کہ بعد چندے ان میں تخم پیدا ہوں اور اس کے درخت بآسانی بڑھائے جاسکیں۔ ورنہ دیگر ممالک سے منگانی کی ضرورت ہمیشہ رہا کرے گی۔ چونکہ اس کے بیج دور دراز ملک سے آتے ہیں اس لئے یہاں پہونچنے تک اُن میں نقص آجاتا ہے۔ اور اگرچہ دیگر ممالک میں قلم لگانے میں کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہوا ہے ہندوستان میں ہمیشہ ناکامی ہوئی ہے۔ کلکتہ کے بڑے بڑے تاجر اشجار۔ اسٹریلیا سے اس کے نوخیز پودھے منگاتے رہتے ہیں اور ہندوستان میں ہمیشہ بآسانی مل سکتے ہیں۔ تخم بو کر درخت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن پانچ فی صدی سے زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ آسٹریلیا سے درخت منگائے جائیں اور باغات میں لگائے جائیں۔ قلم کرنے کا جو طریقہ مسٹر کورٹنس نے تحریر فرمایا ہے اُس کو درج ذیل کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

بعض اقسام بہت جلد جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ اس کی ایک قسم کنگھے میانی ہے۔ سب اقسام سے زیادہ جلد اس کی قلمیں لگ جاتی ہیں۔ نیم پختہ شاخوں سے قلمیں تین تین انچہ لانبی کاٹی جائیں یعنی شاخوں کے بالائی سرے قلم کرنے کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ اُن کو کاٹ کر کسی قدر خشک ہونے کے لئے رکھ دیا جائے تاکہ اُن کے اندر کا رس کسی قدر خارج ہوجائے۔ جب وہ قلمیں چند انچہ بالیدہ ہوجائیں تو اُس کے پودھے کو زمین کی طرف جُھکا دیا جائے اور چھوٹی چھوٹی کھونٹی کے ذریعہ سے اُسی حالت میں اُس کو باندھ دیا جائے۔ جس کا انجام

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۴ معمولی کھاد مفید ہے۔ اس کے درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہیں۔

یہ ہوگا کہ اُن میں جڑیں پھوٹ آئیں گی۔ اُس سے جو نئی شاخیں نکلیں اور چند انچہ بالیدہ ہوجائیں اور کسی قدر مضبوط بھی ہوجائیں تو شاخ جھکی ہوئی کو کاٹ دینا چاہئے۔ یہی طریقہ دیگر اقسام اے روکے ریا سے بھی متعلق ہے۔ قلموں کے جڑ پکڑ نے یا دابہ کے ذریعہ سے جڑ پیدا ہونے میں زیادہ دشواری نہیں ہوتی۔ لیکن ایسا درخت جس کی شاخیں بطریق مذکورہ جھکائی جاسکیں دستیاب ہونا قریب قریب ناممکنات سے ہے۔ اے روکے ریا۔ کوکیائی۔ کے درخت بنگلور میں موجود ہیں اور بیج لاتے ہیں۔ لیکن اُن کے بیج اکثر خراب ہوتے ہیں۔ صرف معدودے چند درخت تخم بو کر تیار کئے گئے ہیں۔

مٹی جس میں برابر مقدار میں باغچہ کی سیاہ مٹی۔ پتوں کی کھاد بالو ملا ہوا اور کوئلہ کا سفوف کثیر مقدار میں ملا ہو اس کے لئے بہت مفید ہے۔

اِکسَل سا۔ انگریزی نام نا فوک۔ آئی لنڈ پائن ہے۔ اپنے وطن میں اس کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے۔ غالباً نباتاتی دنیا میں بلحاظ خوبصورتی کوئی دوسرا درخت اِس پر سبقت نہیں لے جاسکتا۔ کلکتہ بوٹانی کل اور اگیری ہارٹی کلچرل سوسائٹی۔ کے باغات میں خوب بلند قامت اس کے درخت موجود ہیں۔

کوکیائی۔ اصلی وطن نیو کلیڈونیا ہے۔ ہندوستان میں خوب بالیدہ ہوتا ہے دیکھنے میں مثل آخر الذکر کے ہوتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ خوشنمائی میں اسی کو ترجیح ہے دیکھنے میں بہت بڑے نوشی جھاڑ کے ہوتا ہے۔ جس ملک میں یہ ہوتا ہے۔ وہاں اس کے درخت کو ایک وسیع فکٹری کی چمنی سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ ہندوستان میں ایک خاص صفت اسکی بالیدگی کی یہ ہے کہ جانب مشرق

یا مشرق و جنوب جھکا ہوا ہوتا ہے۔

ٹڑ و لی آئی۔ اس کا اصلی وطن موٹن بے ہے۔ مذکورۂ بالا دونوں اقسام سے یہ ایک جدا قسم ہے۔ کانٹے بہت ہوتے ہیں۔ پتوں کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔ کلکتہ بوٹانی کل اور ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی کے باغات میں اس کے چند درخت موجود ہیں۔

ام بری کے ٹا۔ انگریزی نام۔ وی منکینز پنل۔ اصلی وطن ملک چھیلی ہے ظاہری صورت اور پتوں کی ساخت کے لحاظ سے آخر الذکر کے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ ہندوستان کی آب و ہوا مفید نہیں ہوتی۔ چنانچہ جس قدر درخت اس ملک میں لائے گئے وہ سب ضائع ہو گئے۔

کنگھے میائی۔ اصلی وطن مورٹن بے ہے۔ اس کے پتے بمقابلہ مسبوق الذکر اقسام کے زیادہ ملایم ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کے درخت خاطر خواہ بالیدہ ہوتے ہیں۔ بارہا اُن میں بیج آئے۔ اور ہر لحاظ سے اُن کے بیج اچھے ثابت ہوئے۔ باستثناء اُن بیجوں کے کہ جو مادہ تھے اور بوئے پر جو نہ اوگے۔

کنگھے میائی گلے یوکا یہ ایک سفید رنگ کی قسم ہے۔ جس کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ کم عمری میں اس کا درخت بہت خوشنما ہوتا ہے لیکن جیسے جیسے بڑا ہوتا جاتا ہے پتوں کا خوشنما سفید رنگ بدلتا جاتا ہے۔

مسٹر کور ٹنس۔ فرماتے ہیں کہ جڑوں کے ذریعے سے اس کے درخت بڑھائے جا سکتے ہیں اور جو پودے جڑوں کو لگا کر پیدا کئے جاتے ہیں وہ اچھے ثابت ہوئے ہیں۔ قلم واسطے پرکی بیا ہو موٹی جڑوں کو چار چار پانچ پانچ انچہ کے ٹکڑے کاٹنا چاہئے

اور قلموں کو تالاب کی سڑی ہوئی مٹی میں یا لو ملا کر اس طریقہ سے نصب کیا جائے کہ قلم کیا ہوا سرا سطح زمین کے برابر ہو۔

ٹُل سے زیبائی۔ اِس کے درخت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ آسٹریلیا سے لائے جاتے ہیں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری قسم خوبصورت اس جنس میں نہیں ہوتی۔ اس کی نوکدار پتیاں نہایت خوبصورتی کیساتھ جُھکی ہوئی ہوتی ہیں اور پتوں کا رنگ سرخی مائل شوخ بادامی ہوتا ہے۔ اسکی خاص صفت یہ ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا کا مضر اثر اس پر نہیں ہوتا۔

رُولیائی۔ یہ قسم بھی حال ہی میں زیر کاشت لائی گئی ہے۔ اس کا وطن نیوکلیڈونیا ہے۔ یہ درخت کچھ کم شاندار نہیں ہوتا اس کے پتے ایک ہی جگہ پر بہت سے نکلتے ہیں اور خوبصورتی کے ساتھ خم دار ہوتے ہیں۔ اور اُن کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے اس ملک میں یہ قسم خوب بالیدہ ہوتی ہے۔

غالباً یہ بتلا دینا بے سود نہ ہوگا کہ شمالی ہندوستان کے علاقوں میں ایروکے ریا کے کاشت گرین ہاؤس میں کی جائے تو خوب کامیابی کے ساتھ بالیدہ ہوسکتا ہے چونکہ معتدل ممالک کا یہ درخت ہے۔ اس لئے یہاں کی آب و ہوا کو بخوبی برداشت نہیں کرسکتا۔

## ”ڈم مارہ“

انگریزی نام۔ ڈمرا ٹن ہے۔ مخروطی شکل کا خوشنما طویل القامت ہمیشہ ہرے رہنے والے درخت کی جنس ہے۔ نکل سن صاحب فرماتے ہیں کہ اس

جنس کا نام اِگے تھس - اب رکھا گیا ہے - بنگلور اور ہندوستان کے دیگر حصص میں اقسام ذیل زیر کاشت ہیں -

آس ٹرے لِس - اس کو کوری پائن بھی کہتے ہیں اسکا درخت ڈیڑھ سو فیٹ تک بلند ہوتا ہے - لال باغ بنگلور میں اس کا ایک درخت ہے جسکی اونچائی نوّے فٹ ہے - تقریباً سالانہ جن درختوں کی اونچائی اس سے کم ہوتی ہے وہ ایک بار مخروطی شکل کے ہو جاتے ہیں - معدودے چند درخت بنگلور میں تخم بو کر تیار کئے گئے ہیں

اُوری ین ٹلِس - انگریزی میں اس کا نام - اَمْبوائے نا پائن ہے - اس کا اصلی وطن جزیرہ مُلکاز ہے - ایک قسم کا شفاف گوند نکلتا ہے جس کا نام ڈمر ہے - اگرچہ اِس کا درخت متذکرہ اقسام کے درختوں سے چھوٹا ہوتا ہے - لیکن خوبصورت ضرور ہوتا ہے - اِس کی ایک قسم روبس ٹا ہے - جسے انگریزی میں کوئنس لینڈ کوڑی پائن کہتے ہیں - قسم آس ٹرے لس سے بہت مشابہ ہوتی ہے -

## ۱۳۷ جونی پرس

انگریزی نام جونی پر ہے - ایک قسم کا پستہ قامت جھاڑ تین سے چار فٹ تک

نوٹ نمبر ۱۳۶ - یہ درخت احمد آباد میں موجود ہے - درخت زمین کی جانب جھکا ہوا رہتا ہے پتے اور درخت مثل سرو کے درخت کے ہوتے ہیں اِسکا درخت ڈبّہ کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے - یہ درخت اگر لان کے اوپر لگایا جائے تو موزوں اور مناسب ہے - میں نے لاہور کے باغ

اونچا زمین میں پھیلا ہوا بہت خوشنما نہیں ہوتا۔ اگرچہ اس کی چھوٹی چھوٹی پتیاں سفید رنگ کی خوبصورت ہوتی ہیں۔ اور باغات میں جہاں اور مختلف قسم کے جھاڑ ہوتے ہیں۔ اس کو بھی لگایا جا سکتا ہے یہ جھاڑ بہت دیر میں بڑھتا ہے۔ موسم برشگال میں قلم لگا کر درخت بڑھاتے ہیں۔ لیکن عموماً داب کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ ایگری ہارٹی کلچرل کے باغات میں اقسام ذیل تقسیم کے لئے کاشت کئے جاتے ہیں۔ گرگوا۔ جائی نن سس۔ کمولس۔ ڈائی مارفا۔ اور یوریا۔ معمولی باغیچہ کی مٹی میں بالیدہ ہو جاتے ہیں۔

## تھیوجا[۱۳۸]

انگریزی نام۔ آربروی ٹا۔ ایک قسم کا متوسط قامت چار سے آٹھ فٹ بلند جھاڑ ہے۔ پتوں کی خوشنمائی کی وجہ سے زینت باغ کے لئے باغات میں اس کو لگاتے ہیں۔ ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی کے باغات میں

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۷۔ میں دیکھا ہے کہ اس درخت کو لان کے اوپر زیادہ لگاتے ہیں۔ جو فی الحقیقت سبزہ زار میں خوبصورت معلوم ہوتا ہے پہاڑی اور میدانی مقام اسکی کاشت کے لئے موزوں اور مفید ہے۔ پرورش کے واسطے یہاں کی سیاہ یا سرخ مٹی۔ معمولی کھاد۔ ریت۔ یا ریتلی مٹی مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۱۳۸۔ تھیوجا شنشاد کو کہتے ہیں۔ جس کو یہاں پر ہر خاص و عام (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

مسٹر فارچون نے چین سے منگا کر اس کے متعدد اقسام کو کاشت کیا ہے۔ اُن کے نام کچھ نہیں رکھے گئے۔ بیج بو کر یا قلمیں لگا کر بہ آسانی اس کے درخت بڑھائے جا سکتے ہیں لیکن امور ذیل کا لحاظ اُن کی کاشت میں کیا جانا ضروری ہے

اس کی قلمیں ہر جگہ سے نہ لینی چاہیئے۔ بلکہ بغلی شاخوں سے قلمیں حاصل کی جائیں اور سیدھی زمین میں نصب کی جائیں۔

اُوری ین ٹلس۔ یہ قسم بہت خوبصورت ہوتی ہے اور ہندوستان کے اکثر حصص کے باغات میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اوری ینس ٹلس۔ یوریا۔ کا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے نئے پتے کا سنہرہ رنگ نہایت خوشنما ہوتا ہے یہ قسم حال ہی میں زیر کاشت لائی گئی ہے۔

اس جنس کی ایک دو قسمیں اور ہوتی ہیں۔ لیکن وہ سب اُوری ین ٹلس کے اس قدر مشابہ ہوتی ہیں کہ تمیز کرنا دشوار ہوتا ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۸۔ مور پنکھی کہتے ہیں۔ اس کا درخت ڈبہ اور تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ درخت لان کے اوپر لگا ہوا بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے اور دھوپ کو بھی برداشت کرتا ہے۔ علاوہ اسکے باغات میں اس کو مناسب موقع پر لگاتے ہیں۔ یہاں کی پہاڑی اور میدانی مقام اس کی کاشت کے لیئے موزوں ہیں صرف فرق اتنا ہی کہ میدانی مقام کے درخت گہرے سبز رہتے ہیں اور پہاڑی مقام کے قدرے زردی مائل ہوتے ہیں پرورش کے واسطے یہاں کی سرخ یا سیاہ مٹی۔ ریت یا ریتلی مٹی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

# کرپٹو می ریا

سپے پونی کا - انگریزی نام جاپان سی ڈر - اس کا اصلی وطن شمالی چین ہی خوب بالیدہ ہونے پر اس کا درخت بہت طویل القامت ہوتا ہے - چند سال گزرے کہ ایگری ہارٹیکل چرل سوسائٹی کے باغات میں اس کے چند درخت ابتدا زیر کاشت لائے گئے تھے اور اب ہندوستان میں اس کے درخت اکثر پائے جاتے ہیں - طریقہ کاشت و پرورش مثل سائی پرس کے ہونا چاہیے اقسام نانی گری کنس - اور ویرن گے ٹا - کو مثل دارجلینگ کے سرد مقامات میں آزمایش کرنا چاہیے - اس کی دوسری قسم - ایسے لی گنس - ہے اس کی کیفیت بھی لشرح مذکورہ ہے -

## ۱۳۹ کپ ریس سس

انگریزی نام - سائی پرس - ہے - یہ ایک جنس خوبصورت درختوں کی ہے جو اپنی خوشنمائی اور جمال کے باعث مشہور عام ہے - ان میں بیج بکثرت آتے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۸ - معمولی کھاد مفید ہے موسم گرما میں بخوبی آبپاشی کرنا چاہیے -

نوٹ نمبر ۱۳۹ - کپ ریس سس - سرو کے درخت کو کہتے ہیں جس سے ہر خاص و عام بخوبی واقف ہیں - یہ درخت باغات میں مختلف جگہ پر لگایا جاتا ہو (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے جس قدر چاہو بڑھا سکتے ہو۔ فروری اور مارچ میں بیج بوئے جاتے ہیں۔ لیکن اُن میں انکھوے بدیر پھوٹتے ہیں۔ اس لئے جن گملوں میں تخم ریزی کی جائے اُن کو چھیڑا نہ جائے۔ ہر قسم کی زمین میں اس کا درخت ہو جاتا ہے۔

جنوبی ہندوستان میں تین ہزار فٹ اور اس سے بلند مقامات میں اسکے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ پانچ ہزار فٹ سے سات ہزار فٹ تک جو مقامات بلند ہیں وہاں اس کا درخت خاطرخواہ بالیدہ ہوتا ہے۔ تخم بوکر جو درخت تیار کئے جاتے ہیں وہ زیادہ تناور اور خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ گُٹی اور دابہ کے ذریعہ سے بھی درخت بڑھائے جاتے ہیں لیکن بہت کم۔

ٹوریولوسا۔ اصلی وطن بھوٹان ہے ہندوستان میں اس کے درخت کمیاب نہیں ہیں۔ سم پَروری رَس۔ یہ قسم ہندوستان کے باغات میں اکثر پائی جاتی ہے۔ اس کا اصلی وطن اٹلی ہے۔ یہ وہ قسم ہے کہ جس کے درخت بالکل

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۹۔ قطار کی صورت میں لگایا جاوے تو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اکثر چمنوں کی گوشوں پر لگاتے ہیں لان کے اوپر گروپ کی شکل میں لگاتے ہیں اور اس کو زیادہ بلند نہیں ہونے دیتے ہیں۔ تراش خراش کرتے رہتے ہیں جس سے درخت خوبصورت اور پستہ قامت رہتا ہے۔ میں نے باغیچہ میوزیم میں اسکے درخت لگا کر پستہ قامت تراش خراش کے ذریعہ سے کرا دئے تھے جو بھلے معلوم ہوتے تھے۔ اس درخت میں یہاں تخم بہت کم آتا ہے۔

سیدھے ہوتے ہیں اور قبرستان میں اکثر لگائے جاتے ہیں۔

فیوبٹ رس۔ انگریزی نام۔ وی ننگ سائی پریس۔ ہے اس کے بہت سے پودھے مسٹر فارچون نے چند سال ہوئے انگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی کے باغات میں بھیجے تھے۔ جہاں خوب بالیدہ ہوئے۔ اور اب اُن کے درخت ہندوستان کے بڑے بڑے باغات میں پائے جاتے ہیں مسٹر موصوف نے جو کیفیت ان کی چین میں دیکھی تھی اُس کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اس کا درخت قریباً ساٹھ فٹ بلند ہوتا ہے۔ اس کا تنا شل نار فوک آئی لینڈ پائن کے سیدھا ہوتا ہے۔ اور جزیرہ سینٹ ہلینا کے وِلّو کی شاخوں کی طرح لٹکی ہوئی ہوتی ہیں اور ہوا چلنے پر ان میں رونے کی سی آواز آتی ہے اس کے درخت کو دیکھ کر مجھے وہ بڑے بڑے نرشی جھاڑ جو تھیٹروں اور یورپ کے بڑے بڑے محلات میں رکھے ہوتے ہیں۔ یاد آگئے۔

مترجمے کپتان صاحب کا قول ہے کہ غالباً مخروطی شکل کے درختوں میں سب سے زیادہ دلفریب اسی کا درخت ہوتا ہے اور تھوڑے دنوں کے بعد وی ننگ وِلّو کے مقابلہ میں اس کی قدر بہت بڑھ جاویگی۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۹۔ پہاڑی اور میدانی مقام یہاں کے اس کی پرورش اور کاشت کے لئے موزوں ہیں۔ اس کے درخت ڈہب کے ذریعہ سے بزمانہ بارش بکثرت تیار کئے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے یہاں کی معمولی مٹی معمولی کھاد یا تیلی مٹی (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

تخم بو کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اور تخم اِس کے درختوں میں بکثرت آتے ہیں۔ قلموں کے ذریعے سے ہی بڑھائے جاتے ہیں۔ ان کی پرورش بہت آسان ہے۔ ہر قسم کی زمین ان کے لئے موافق ہوتی ہے۔ دیگر اقسام جو بوٹانی کل گارڈنس میں پائے جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

کے لی فورنی کا۔ ٹوسی ٹے نی کا۔ اور ٹیورچگل سائی پرس۔ جسے گوڈ کاسی ڈر کہتے ہیں۔ اسے لی گنس۔ یہ قسم ہکِ زکو سے لائی گئی ہے۔ درخت طویل اور چاروں طرف پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ ایک قسم میکرو کارپا ہے۔ جسے انگریزی میں مان ٹرے سائی پرس کہتے ہیں۔ اِس کے درخت بھی بوٹانی کل گارڈنس میں پائے جاتے ہیں۔

## اِےبِی آس

یہ جنس شمالی ہندوستان کے لئے موزوں ہے یا دیگر ممالک کے بلند ترین مقامات میں کاشت کی جا سکتی ہے۔ اس کی قسم اِک سَل سا ہے۔ جسے انگریزی میں مار وے اِسپرِوس کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم ڈگ لے سائی۔ جو شمالی امریکہ سے لائی گئی ہے۔ یہ دونوں اقسام کاشت کے قابل ہیں اس کی ایک قسم۔ دیب بیانا ہے۔ اِس کے درخت خوبصورت ہوتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۳۹۔ مفید ہے۔ موسم گرما میں آبپاشی کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔

اور کوہ ہمالیہ میں پائے جاتے ہیں۔

## "سالسبریوریا"[۱۴۰]

انگریزی نام - میڈن ہیر ٹری۔

اسے ڈی ین ٹی فولیا - اصلی وطن ملک چین ہے۔ وہاں اس کا درخت خوب طویل القامت اور چاروں طرف پھیلا ہوا ہوتا ہے کئی سال گذرے کہ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے پودے لگائے گئے تھے۔ لیکن جس حالت میں آئے تھے قریب قریب ویسی ہی حالت میں رہ گئے۔ دو یا تین فٹ سے زیادہ بلند نہ ہوئے۔

ڈاکٹر کنگ صاحب مجھ سے کہتے تھے کہ اب اس کے درخت موجود نہیں ہیں۔ اس کے پتے انسان کے ہاتھ کے برابر ہوتے ہیں اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ میڈن ہیر فرن سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ اس کے

---

نوٹ نمبر ۱۴۰ - سالسبریوریا - کا صرف ایک درخت میں نے کلکتہ بارٹی کل چرل گارڈن سے منگوا کر باغیچہ میوزیم میں لگایا ہے۔ وہ بہت اچھی طرح بالیدہ ہوا ہے۔ اس وقت چھ فیٹ سے زیادہ بلند ہو گیا ہے۔ اس کے پتے نہایت خوبصورت ہیں۔ یہ درخت ضرور اس قابل ہے کہ لان پر لگایا جاوے۔ یہاں کی آب و ہوا - اس درخت کے لئے مفید ہے - پرورش کے واسطے ریتلی مٹی - گھوڑے کی لید کا سڑا ہوا کھاد استعمال کرنا چاہئے

پھول مثل بربیری کے پھول کے ہوتے ہیں۔

غالباً کوہی علاقوں میں اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہوں گے

لیکن مجھے کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

## "فری نی لا"

فری نی لا۔ کے نام سے چند خوبصورت درخت۔ سائی پرس۔ کی شکل وصورت کے آسٹریلیا سے لاکر کاشت کئے گئے ہیں لیکن اب فری نی لا۔ کے نام سے مشہور نہیں ہیں۔ بلکہ کالی ٹرس کے نام سے مشہور ہیں اقسام گونی آئی اور کولیومی لارس کے درخت لان کے کناروں پر لگے ہوئے ہیں جو بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اقسام سائی پرس سے زیادہ سرسبز و شاداب ہیں۔

## "ٹکس اس"

انگریزی نام۔یوٹری۔ جاپان سس۔ میرا خیال ہے کہ ہندوستان میں اس کی صرف ایک قسم پائی جاتی ہے۔

## پوڈوکارپس

سدا بہار پستہ قامت درخت یا جھاڑ کی ایک خوبصورت جنس ہے اس کے

پتے سخت اور لکیر دار ہوتے ہیں۔ اس کا درخت عرصہ دراز کے بعد تیار
ہوتا ہے۔ موسم برشگال میں قلموں یا داب کے ذریعے درخت بڑھائے جاتے
ہیں۔ ہندوستان کے باغات میں جاپان سے آئے ہیں اور یہاں عام لگے ہیں۔ اور
سیلونی نرسریوں کے درخت پائے جاتے ہیں۔ اول الذکر دو اقسام زیادہ
خوبصورت ہوتی ہیں۔ الان بہت بڑھتے ہوتے۔ اس کے درخت بہت خوشنما
معلوم ہوتے ہیں۔

## ڈکری ڈیام

ڈک سوآیڈیز۔ اصلی وطن ملک نیوزی لینڈ ہے۔ وہاں اس کے درخت
دو سو فٹ بلند ہوتے ہیں۔ اس مشہور درخت کی کاشت جب بطور جھاڑ کے کی
جاتی ہے تو اس کے خوبصورت پتے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ موسم برشگال
میں قلم کے ذریعے سے اس کے درخت آسانی بڑھائے جاتے ہیں۔

ای سے قم۔ یہ جھاڑ بھی بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اسکی
کاشت گملوں میں کی جاتی ہے۔ لیکن بہت کمیاب ہے۔ قلموں کے ذریعے
درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

پہاڑی علاقوں میں ان کی کاشت شیشے کے مکانوں میں کرنی چاہیے۔

# سی کویا

جاتی ہیں لیا۔ اسم عظیم الشان درخت کو بنگلور کے باغات میں لگاکر امتحان کیا گیا تھا۔ لیکن آب وہوا کی حرارت اور خشکی سے بالیدہ نہ ہوسکا۔ ملک کیلی فورنیا میں اس کے بڑے بڑے تناور اورعظیم الشان درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ شمالی یا جنوبی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں اس کی کاشت اگر کی گئی تو کیا انجام ہوا۔

# کے می سائی پرس [۱۴۱]

اس مشکل تلفظ والے نام کے اصلی معنے ارضی یا پستہ قامت سائی پرس ہے لیکن بلحاظ موجودہ تقسیم نباتات کے چند خوشنما اقسام اس جنس میں وہ شامل ہو گئی ہیں جو سابق میں کیپ ری سس اور رے ٹی ناس پورا کے نام سے موسوم

نوٹ نمبر ۱۴۱۔ کے می سائی پرس کے چند درخت کرنل وارڈ صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال نے باہر سے منگاکر باغیچہ لال کوٹھی میں لگائے تھے درخت کی صورت مثل سرو کے ہوتی ہے لیکن اس کا درخت زمین کی جانب جھکا ہوا ہوتا ہے اس درخت نے کچھ عرصہ تک یہاں کی سرزمین پر بالیدگی حاصل کی بعدہ ضایع ہوگئے اگر اس کے درخت میدانی زمین پر لگائے جاویں تو اچھی ترقی کریں گے۔ پرورش کے واسطے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

تھیں۔ ان تینوں کی دو اقسام حیوالان یا پھول رنگوں پر لگانے سے

بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ دو قسمیں ہیں ... کی ... ہیں۔

لاسوبیانا۔ اگرچہ اس کا ... درخت ... بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے

اور اس کا درخت خودرو ... کا ... ہوتا ہے۔ لیکن ماہرین علم

نباتات نے اپنے کمالات سے اس کی اقسام اور خوشنمائی میں اور زیادہ ترقی

دی ہے ایجاد شدہ اقسام میں۔ ال بوسے ری ... انجن ڈی او یسے

ری گےٹا۔ یوریو وسے ری گےٹا۔ ارات ناو سے ری ڈس۔ اورکرسے بی

لس پن ڈولا سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں۔

جملہ اقسام متذکرہ بالا پہاڑی علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہوتی

ہیں۔ ایک قسم آب ٹوسا اور لائی لو یوڈی او آئی ڈیز۔ ہوتی ہے۔ ان کے درخت

بھی خوشنما ہوتے ہیں اور ان سے مختلف اقسام پیوند وغیرہ کے ذریعے سے حاصل

کئے گئے ہیں۔

## "سالکس"[142]

سیبے بی لونی کا۔ انگریزی نام۔ وی پنگ وِلو۔ ہندوستان کے تمام حصص

نوٹ نمبر ۱۴۲۔ سالکس کے درخت یہاں کے باغات میں نہیں ہیں۔ البتہ اس کی دو قسم باغیچہ احمد آباد میں لگائی گئی ہیں۔ ایک قسم کا نام سالکس ٹٹراسپرما ہے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس کے
درخت اکثر دیرپا نہیں ہوتے اور کسی لا معلوم وجہ سے دفعتہً ضائع ہوجاتے ہیں۔
موسم برشکال میں قلمیں لگاکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اس کی متعدد اقسام
ہندوستان میں ہوتی ہیں۔ لیکن باغات میں لگانے کے قابل اس لئے نہیں ہوتے
کہ ان کے درخت کچھ خوشنما نہیں ہیں۔ معمولی قسم کے سالکس کے درخت پہاڑی
علاقوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جنوبی ہندوستان میں ایک قسم جس کا نام
ٹٹراس پرما۔ ہے زیادہ پائی جاتی ہے۔

## "اوک"

بلوط۔ کے درخت مخصوص شمالی کرۂ عرض پر پائے جاتے ہیں ہندوستانی
بلوط کے اقسام کسی قدر کثرت کے ساتھ کوہ ہمالیہ میں ہوتے ہیں لیکن میدانی
علاقوں میں نہیں ہوتے۔ ہندوستان کے پہاڑی حصص میں چند ہندوستانی
اور جاپانی اقسام لگائی گئی ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۴۲۔ اس کے پھول ہلکے گلابی ہوتے ہیں۔ درخت اچھی طرح سے بالیدہ
ہوتا ہے۔ اس کی دوسری قسم جسکو بید مشک کہتے ہیں وہ بھی باغیچہ مذکور میں موجود ہے
لیکن اس قسم نے ابھی تک اچھی ترقی نہیں کی ہے۔ ہر دو قسم کی پرورش کے واسطے سیاہ
مٹی معمولی کھاد مفید ہے۔ درخت قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

## کیژواریٹا[۱۴۳]

اس کیوزی ٹی فولیا۔ انگریزی نام ٹی فی بیت یا شی۔ یا بیت وڈ ژی۔ اس کا
درخت طویل القامت اور بہت بڑھنے والا ہندوستان کے اکثر حصص میں
پایا جاتا ہے شمالی آسٹریلیا و جزائر سے اس کے درخت لائے گئے
ہیں سبز شمار پتلی پتلی اور چھوٹی شاخیں خواہ دانہ ہوا سخت تبدیل رتی اور بہت سا
پیدا کرتی ہیں نہیں سستہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کسی سمندر کی لہریں آپس سال

بقیہ نوٹ نمبر ۱۴۲۔ موسم گرما میں پانی اچھی طرح سے دیا جاوے۔

نوٹ نمبر ۱۴۳۔ دس سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے کہ کیژوارتیا کے درخت
بھوپال میں لائے گئے ہیں اور اس کے درخت احمدآباد کے باغیچہ میں موجود ہیں یہاں
کی آب وہوا۔ ان کے بالیدہ ہونے کے لئے مفید ہے۔ اس کا درخت جلد ترقی کرتا ہے۔
قلموں کے ذریعہ سے بڑھایا جاتا ہے۔ اس کے درخت باغ کی وسیع سڑکوں کے
ہر دو جانب مناسب فاصلہ پر لگائے جائیں تو نہایت بھلے معلوم ہوں گے۔ مگر سایہ
ان سے خفیف حاصل ہوتا ہے۔ اس کے پتے گھوڑے کی دم کے بالوں کی طرح ہوتے ہیں
اس صورت میں سایہ کم حاصل ہوتا ہے لیکن جب ہوا چلتی ہے تو ان درختوں کی پتیوں سے ایک عجیب آواز
پیدا ہوتی ہے جو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اس درخت کی باگرہ کچھ خوبصورت نہیں ہوتی پرورش کے واسطے
یہاں کی سرخ۔ ریتلی سیاہ مٹی اور معمولی کھاد جو دستیاب ہو سکے مفید ہوتا ہے۔

ٹکرا رہی ہیں۔ اسی آواز کے لئے یہ درخت مشہور ہے باغات میں سوائے باگڑ لگانے کے اور کسی دوسری غرض کے لئے موزوں نہیں ہوتا۔ کاٹ چھانٹ کر اسکی اونچائی چار سے چھ فٹ تک رکھی جاتی ہے اور وقتاً فوقتاً تراشنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس کی باگڑ بہت گنجان اور خوبصورت ہوتی ہے۔ سمندر کے کنارے بالودار مٹی میں خوب بالیدہ ہوتا ہے باغوں کے سایہ دار راستوں پر لگانے کے قابل اس لئے نہیں ہوتا کہ مثل سوئی کے نوکدار پتیاں ہمیشہ گرا کرتی ہیں۔ آسٹریلیا سے جو چند اقسام ہندوستان میں لائی گئی ہیں۔ اُن میں سے صرف ایک قسم زیادہ پائی جاتی ہے۔

## "پلے ٹینس"

اُوری ین ٹلس۔ انگریزی نام۔ اوری ین ٹل پلین ہے۔ اس شاندار درخت کا اصلی وطن کشمیر اور شمالی ہندوستان کے دیگر حصص ہیں۔ بنگلور میں کاشت کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ناکامی ہوئی۔ اوٹاکمانڈ اور کودیاکنال میں اس کے پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

## "ارٹی کا"

اس کی قسم پُل شلا۔ پستہ قامت جھاڑ خوبصورت پتوں کا ہوتا ہے۔

درخت کے بالائی حصہ پر بہت سی گنجان پتیاں تین سے چار انچ لانبی نشتر نما جن کا بالائی حصہ گہرا سبز اور خوبصورت جالدار رگیں نمایاں ہوتی ہیں نیچے کے حصہ کا رنگ سفید مثل چاندی کے ہوتا ہے۔

ہیلی کی فولیا۔ بھاڑ اپسٹ قامت پتے بالائی جانب گہرے سبز نیچے کی جانب سفید۔ اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ دونوں اقسام کی افزائش قلم اور ٹونٹوں کے ذریعہ سے کی جاتی ہے بیج کو کبھی درخت پیدا کئے جاتے ہیں۔ لیکن بیجوں کا ملنا کسی قدر دشوار ہوتا ہے۔

## "لاپورٹیا"

شام برگ کی آئی وری کلر۔ اس درخت کے پتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور اپنے پتوں کی خوبصورتی کی وجہ سے مشہور ہے۔ خس پوش پودہ خانوں میں اس کی کاشت کرنی چاہئے مٹی جس میں زیادہ حصہ پتوں کی کھاد کا ہوتا ہے اس میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ زمانہ بارش میں قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

لانگی فولیا۔ یہ قسم حال ہی میں زیر کاشت لائی گئی ہے۔ درخت کے بالائی حصہ پر نشتر نما گہرے سبز رنگ کی چتی دار پتیاں ہوتی ہیں۔ درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کی افزائش اور پرورش مثل متذکرہ صدر کے کرنی چاہئے۔ لاپورٹیا کے درخت ڈنک دار کہلاتے ہیں اس سے ہاتھ لگا نہیں

ہوشیار رہنا چاہیئے۔

۱۴۴

# "بیلی اُونیا"

یہ جنس بہت حال ہی میں زیر کاشت لائی گئی۔ درخت بیلدار اور پتے خوبصورتی کے ساتھ چتی دار ہوتے ہیں۔ اصلی وطن معتدل مُلک ایشیا ہے۔ اور ہندوستان میں خوب بالیدہ ہوتی ہے۔ ہمارے خس پوش پودہ خانوں میں جن اقسام کی کاشت کی جاتی ہے وہ سب بیلدار ہوتے ہیں۔ اور اُن کے پتے بھورے رنگ کے کم و بیش سبز چتی دار ہوتے ہیں۔ اس کے درخت مصنوعی پہاڑوں اور معلق ٹوکریوں میں لگانے کے لیئے خاص طور پر موزوں ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۴۴۔ یہ بیلدار درخت ہے۔ اس کے پتے چکنے دھبے دار اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ یہ بیل عیش باغ میں ایسے مقام پر لگائی گئی تھی جہاں اس پر نصف دن دھوپ رہتی تھی۔ بیل اسکی ہلکی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو فرن گھر پر یا نازک چوبی محراب پر چڑھاتے ہیں۔ اس کی شاخیں زیادہ وزن دار نہیں ہوتیں ہیں۔ بدیں وجہ فرن گھر اور محرابوں پر چڑھاتے ہیں۔ اگر فرن گھر وسیع ہو تو اس کی کیاریوں میں چوبی کھمبے زمین میں نصب کرکے اُن پر اس بیل کو چڑھایا جاوے۔ تو نہایت خوشنما معلوم ہوگی۔ درخت جڑ دے کے ذریعہ سے بزمانہ بارش چڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت گھوڑے کی لید کا کھاد یا پتی کا کھاد مفید ہے۔

اور ان میں لگے ہوئے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ مرطوب آب و ہوا ان کے
واسطے درکار ہوتی ہے اور درخت کا حصہ زمین سے مل جاتا ہے۔ اسی میں
جڑیں پھوٹ آتی ہیں۔ باغات میں اقسام ذیل پائے جاتے ہیں۔

ٹی ویاسٹا - ارجن ٹیا سفید پتوں والی ڈریپل پیا سرخ پتوں والی۔
ورائی ڈیش چمکدار سبز سفید پتی دار۔

## ۱۴۵ بوہمیریا

نائی ویا - انگریزی نام - چائنا گراس سبز پتے دار بہت خوشنما ہوتا ہے۔
باغات میں اس کو ضرور لگانا چاہیے۔ ہوا چلنے پر اس کے پتے کا زیرین حصہ نظر
کے سامنے آجاتا ہے جڑوں اور قلموں کے ذریعے سے۔ اس کے درخت
بڑھائے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۴۵ - اس کے درخت سایہ پسند ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کو فرن گھر میں
لگانا چاہیے۔ اس کے پتے خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ پتوں کی سطح پر گہری سبزی ہوتی ہے
پتوں کی پشت پر قدرے سفیدی مائل رنگ ہوتا ہے۔ موسم گرما میں آبپاشی دن کے
وقت دو مرتبہ کرنی چاہیے۔ جڑوں کے ذریعے سے درخت باسانی تیار ہوتے ہیں۔
پرورش کے واسطے سیاہ مٹی پتی کا کھاد معمولی ریت استعمال کی گئی ہے جو مفید ثابت ہوئی اس کے درخت
عیش باغ میں موجود تھے - اب میں اس درخت کو یہاں کسی باغ میں نہیں پاتا ہوں۔

## ڈب ری جی اسے نیا

پی لبوٹی تا- اس کے پتے اُدونی رہا کے پتے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ لیکن درخت اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کے پھل بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ نارنجی رنگ کے پھل خوشہ دار کثرت ڈالیوں پر آویزاں بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں اس کا درخت نمو پالیدہ نہیں ہوتا۔

## روئی لیا،،

گارڈنیری- اس کا نام انگریزی میں اٹلیری- یا کے تن پلانٹ ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ خفیف آواز کے ساتھ اس کا پھل پکنے پر پھوٹتا ہے۔ ایک قسم خوبصورت۔ پست قامت بیلدار جھاڑ ہے۔ اس کی جڑیں دور تک زمین میں جاتی ہیں جو اور بڑے بڑے گملوں کی سطح پر چھا جاتا ہے۔ اس درخت کو اکثر قبروں پر لگاتے ہیں اور وہ تھوڑے دنوں کے بعد ساری قبر کو ڈھانپ لیتا ہے۔ ممکن ہے کہ مارکروفیلا کی ایک قسم یہ بھی ہو۔ اس کی دوسری اقسام بھی زیر کاشت ہیں۔ درخت بڑے ہوتے ہیں اور پتے چکنے۔ لیکن ان اقسام کا کوئی جداگانہ نام نہیں ہے۔

# ڈارُس ٹی نیا

ملک امریکہ کا ایک درخت ہے۔ اس کی جنس میں متعدد اقسام شامل ہیں ان کے پھول عجیب شکل کے چوڑی سو ہنگیڑیوں کے ہوتے ہیں۔ مرطوب پودہ خانوں میں دیگر ممالک سے لائے ہوئے اقسام کی کاشت کی جاتی ہے۔ رطوبت پسند یہ جنس ہے تشبیہی بنگال اور میسور میں اس کی کاشت کھلے ہوئے میدانوں میں کی جاتی ہے شاخوں اور قلموں کے ذریعہ سے موسم برشگال میں درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اس جنس کی نایاب اقسام جواب تک زیر کاشت نہیں لائی گئی ہیں۔ حسب ذیل ہیں۔

ارجین ٹے ٹا۔ برے زی لی ان سس۔ سے نی آئی۔ مے کوٹے ٹا۔ اور ٹیو بی کی نا۔

# "فی کس" ۱۴۳۶

ہی ٹرو فائی لا۔ انگریزی نام۔ انڈین آئی وی۔ اصلی وطن ملک آسام ہے خوبصورت بیلدار درخت مثل انسان کے دل کے شکل کی پتیاں ہوتی ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۴۳۶۔ فی کس کی بہت اقسام ہیں۔ جن میں بیل۔ بڑ بھی شامل ہیں بعض اقسام اس کی آرائشی ہوتی ہیں منجملہ ان کے ایک قسم ہے جس کو ربی ٹپ دیکھو نوٹ بر صفحہ آئندہ

اکثر نیچے دیواروں پر جس پر کسی چیز کا سایہ ہو۔ یا کسی درخت کے تنہ پر چڑھی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ دیکھنے میں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک گہرے سبز رنگ کا لبادہ پہنا دیا گیا ہے۔ اس کے پھل انجیر کے برابر ہوتے ہیں۔

کلکتہ میں بہت سی عمارات ہیں جو اس بیل سے بلا مبالغہ قطعی طور پر ڈھکی رہتی ہیں۔ چونہ کی کھاد اس کی بالیدگی کے لیئے بہت مفید ہے۔ دیواروں پر چڑھنے والے بیلدار پودھوں کے نام یہ ہیں۔ اس ٹی پوٹے ملاس کن ڈنس۔ اور می نی ما۔ یہی اقسام زیر کاشت ہیں۔

ای برنیا۔ اشجار فروش اس کے پتوں کی خوشنمائی کی وجہ سے اس کو کاشت کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اور گول پتوں کی درمیانی رگیں مثل ہاتھی دانت کے ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں اس کے پتے جلد ایک رنگ کے سبز ہو جاتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۴۶۔ کہتے ہیں۔ یہ نہایت اچھا درخت ہے اور مثل بیل کے پھیلتا ہے زمین یا دیواریں اس کی جڑیں چپک جاتی ہیں۔ اس لئے اس کو اکثر بدنما جگہ پر لگاتے ہیں زیادہ تر مصنوعی پہاڑیوں اور ڈھلواں مقام پر بھی لگاتے ہیں تاکہ انکے پتے اور بیلیں پھیل کر اس جگہ کو چھپا دیں اور اپنی سرسبزی سے خوشنمائی پیدا کریں۔ تیز دھوپ اس کو نقصان پہونچاتی ہے۔ سایہ پسند درخت ہے۔ اس لئے قرن گھر اور سایہ دار مقام میں اس کو لگانا چاہیے۔ یہ درخت اول کبھی بھوپال میں نہیں آیا تھا (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

جن نمایدا۔ انگریزی نام بیانا ڈونگ ہے۔ باغ انڈونیشیا کی شہرت زیادہ اس کے
بہت سارے درخت راستوں کے کناروں پر پائے جاتے ہیں ان طریقہ پر لگائے جاتے ہیں
کوئی درخت ان کے مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے درخت بہت تیزی کے ساتھ
بالیدہ ہوتے ہیں۔ ان کے پتیاں ارلیا (قامت ہوتا ہے) ہیں شاخیں تنگی ہوتی اور
پتے چھوٹے بیضاوی چپٹے اور چکدار ہوتے ہیں۔ اس کے پھل زیادہ نہیں ہوتے
بلکہ فرق طور پر شاخیں دو دو ایک ایک ساتھ میں ہوتے ہیں۔ اس کی ایک ہی
ڈنڈی میں دو لگتی ہیں۔ داب کے ذریعے اس کے درخت بڑھائے جاتے ہیں
ٹراکس برگائی بڑے بڑے باغوں کا دلچسپ ہے۔ اس خوبصورت اور
مشہور درخت کو ضرور لگانا چاہئے۔ اس کے پھل اور پتے بڑے بڑے بہت
خوشنما معلوم ہوتے ہیں پتے کسی قدر گول ہوتے ہیں۔ اُن کا قطر قریباً ایک
فٹ ہوتا ہے۔ اور نئے پتوں پر نہایت خوبصورت چتیاں ہوتی ہیں۔

اگرچہ ارلیا کاسیا کی جنس میں زیادہ اقسام شامل نہیں ہیں اور علم نباتات
کے لحاظ سے یہ جنس زیادہ وقعت نہیں رکھتی ہے۔ لیکن اس کے درخت کی
قسمیں اس قدر زیادہ ہیں کہ اُن کی تعداد معقول ہو جاتی ہے۔ ذیل میں چیدہ اور
منتخب اقسام درختاں کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۴۶۔ البتہ اب باغیچہ احمد کے گلاس ہاؤس میں موجود ہے۔ درخت
جڑ وسے کے ذریعے سے بڑھتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی پتی کا کھاد بہت مفید ہے

ماکروفائی لا - انگریزی نام - مورٹن بے فگ -

| | | |
|---|---|---|
| ای نس ٹی کا - | " | انڈیا ربر ٹری |
| کنگھے مہیائی | " | کوئینس لینڈ فگ - |
| رے لی جی اوسا - | " | پیپل ٹری |
| بنگالین سس | " | بے نی ین - |
| ان ٹیا رس ٹاکسی کے ریا - | " | دی سیک ٹری - |
| آرٹوکارپس - ان ٹگری فولیا - | " | دی جیک - |
| " سہرسٹوٹا - | " | وائیلڈ جیک - |
| " ان کی سا - | " | بریڈ فروٹ ٹری - |
| " مائی سورنسس | " | دی گوئی - |

آرٹوکارپس - کن تونی حال میں زیر کاشت لایا گیا ہے - اس کے پتے تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں - اور اس کے درخت کو دیکھ کر ولایت کے تیچ کا - درخت یاد آتا ہے -

## "پیپے ڈی لان تھس" [۱۴۷]

ٹی تھائی سے تو آئی ڈیز - انگریزی نام - اڈجونٹ ہج - یا جیو سلی پر ہے

نوٹ نمبر ۱۴۷ - یہ تھور کی قسم میں سے ہے - اس کے درخت یہاں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

سڑکوں کے کناروں پر یہ خود رو گھاس ہوتی ہے۔ تنے گول اور ریشہ دار اور پتیاں گہرے سبز رنگ کی دبیز ہوتی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے بد شکل اور بے مرغوب پھول ہوتے ہیں جنہیں اوقات تختوں اور کیاریوں کے حاشیوں پر لگاتے ہیں۔ ہمیشہ تراشنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مختلف رنگ والی قسم خوبصورت ہوتی ہے۔

## "یوفاربیا"[147]

یوجے رانی۔ ایک قسم کا جھاڑ ہے ہمیشہ ہوتا ہے علی الخصوص موسم گرما میں زیادہ پھول آتے ہیں۔ اس کا تنہ خاردار ہوتا ہے۔ پھول کا رنگ شوخ سرخ ہوتا ہے۔ دھوپ میں اس کا درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ قریب قریب ہر قسم کی زمین میں بالیدہ ہوتا ہے۔ لیکن پورانہ چونہ پتوں کی بوسیدہ

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۴۶۔ باغات میں ہیں۔ اس کا درخت چار فیٹ تک یہاں بلند ہوتا ہے پتے اور شاخیں سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔ یہ درخت یہاں باغات میں ٹٹی بنانے کے کام میں لایا گیا ہے۔ موسم بارش اور سرما میں اچھا رہتا ہے۔ موسم گرما میں اگر پانی بخوبی نہ ملے تو خراب ہو جاتا ہے۔ درخت قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہیں۔ ریتلی مٹی اور معمولی کھاد اس کی پرورش کے لئے مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۱۴۷۔ یوفاربیا۔ کئی قسم کا یہاں باغات میں موجود ہے۔ اس کی کاشت کونڈیوں ناندوں میں کی جاتی ہے۔ اکثر اس کو پہاڑیوں اور چمن کی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

کھاد اور کوئلہ کا جز و بدرجہ غایت مفید ہوتا ہے۔ اس کی قلمیں لگا کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

اس پلین ڈِلنس۔ اس میں اور آخر الذکر میں کوئی نمایاں فرق علاوہ اس کے نہیں ہے۔ کہ اس جنس کے تنے زیادہ نازک اور گرہ دار ہوتے ہیں۔

جے کوئی نی فلورا۔ یہ چھوٹی قسم کا جھاڑ ہے۔ پھول آنے پر نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ بہترین اقسام پھولدار درختوں کی جو گملوں میں لگائے جاتے ہیں۔ اس درخت کے پھولنے کی حالت میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ وسط موسم سرما میں چھوٹے چھوٹے نہایت شوخ سُرخ رنگ کے پھول اس کے پتلے پتلے اور نازک تنوں کے سروں اور نیز شاخوں میں لگے ہوئے بکثرت ہوتے ہیں۔ اگر پھولنے کے قبل اس کی شاخوں کو جھکا کر گملوں میں گاڑ دیا جائے تو جڑیں پھوٹ آتی ہیں۔ اور ان شاخوں میں پھول آتے ہیں۔ جس سے درخت کی خوشنمائی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھول آنے کے بعد تنوں کو کاٹ دینا چاہیے اور اُن کی قلمیں بنا کر خشک کر لی جاویں اور اُن کو علٰحدہ علٰحدہ گملوں میں یا تو بھر کر نصب کر کے کسی سایہ دار جگہ میں آئندہ فصل کے لئے رکھ دینا چاہیے۔

تھوڑے دنوں کے بعد اُن قلموں سے جڑیں پھوٹ آئیں گی۔ بعضوں کا خیال ہے کہ قبل پھول آنے کے اگر موسم سرما میں قلمیں کاٹ کر لگا دی جاویں تو بہت

بقیہ نوٹ نمبر ۱۴۸۔ کیاریوں میں بھی لگاتے ہیں۔ یہ درخت قلم کے ذریعے سے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

جلد جڑیں پھوٹ آتی ہیں۔ موسم برشکال میں نمی کی زیادتی کی وجہ سے درخت بہت جلد ضایع ہوجاتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ بارش کے پانی سے ضرور انکو بچایا جائے۔

مسٹر ار ایکاٹ۔ مہتمم بوٹانی کل گارڈنس کلکتہ نے۔ اس کی ایک سدا بہار اور پتہ دار قسم پیدا کی ہے۔ جو بہ نسبت دیگر قاقی اقسام کے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اس ایجاد شدہ قسم کے متعلق مضمون ذیل اخبار ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی میں اعلان شایع ہوا تھا۔ دو سال ہوئے کہ بور فاریا۔ سبے کوئی فلورا کا ایک درخت ایگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی میں میں نے دیکھا تھا۔ اس کی شاخیں قریباً سات فٹ بلند تھیں اور بیان کیا جاتا تھا کہ وہ درخت اسی سال کا تھا۔ اس کے دیگر درخت جو اُسی کے ساتھ نمائش میں رکھے گئے تھے وہ قریباً دس ماہ کے لگے ہوئے تھے اور قلموں سے تیار کئے گئے تھے۔ اُنکی ظاہری صورت شاہد تھی کہ اُن کی پرورش و نگہداشت میں اس قدر کم توجہی کی تھی کہ اگر اس سے کچھ اور کم کی جاتی تو شاید اُن کا زندہ رہنا محال تھا۔ وہ اپنے ضرور بڑھنے کے لئے چھوڑ دئے گئے تھے نہ اُنکی تراش خراش کی گئی تھی۔ اور نہ اُن کی شاخیں جھکائی گئی تھیں۔

مے لوفار میس۔ اس کے درخت صرف بوٹانی کل گارڈنس میں پلے جاتے ہیں۔ پتوں کی رگیں زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ پھول سبزی مائل ہوتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۴۸۔ بڑھائے جاتے ہیں۔ موسم گرما میں آبپاشی حسب خواہ کرنا چاہئے۔

اور گملوں اور مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لئے موزوں ہوتے ہیں۔
ٹریوکیلی۔ انگریزی نام۔ یک رج۔ ہندوستان میں اس کے درخت عموماً ہر جگہ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ درخت بلند نہیں ہوتا۔ اکثر بطور ٹٹی کے لگائے جاتے ہیں۔
ٹی ری آئی فولیا۔ ٹی ویٹولیا۔ ان ٹی کورم۔ ٹٹ راگونا۔ کھیتوں اور سرحدات پر یہ اقسام بطور باگڑ کے ہندوستان کے اکثر حصص میں لگائے جاتے ہیں۔ اور ٹک ٹیں کے غلط نام سے مشہور ہیں۔

## ۱۴۹ "پوان سیٹیا" (یوفاربیا)

ٹیل چری ما۔ اس کا درخت بہت پھیلا ہوا اور پیڑ آٹھ سے دس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کا اصلی وطن ملک مکسیکو ہے۔ تمام موسم سرما میں چھوٹی چھوٹی

نوٹ نمبر ۱۴۹۔ پوان سیٹیا۔ یوفاربیا کی قسم میں سے ہے۔ اس کی دو قسمیں یہاں باغات میں موجود ہیں ایک کا پتہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ دوسرے کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ موسم سرما میں اس کی بہاریہاں ہوتی ہے۔ اس کے درخت قلم کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔ اس کی قلم تراشی موسم بارش میں کرتے ہیں۔ پرورش کے واسطے ریتلی مٹی اور معمولی کھاد مفید ہے۔ خیال رکھا جاوے کہ موسم بارش میں اس کے جڑوں کے پاس پانی نہ ٹھیرنے پاوے۔ ورنہ درخت جلد گل جاتے ہیں۔

زرد رنگ کے مٹر کی برابر ادنیٰ درجہ کے پھول آتے ہیں پھولوں کے چاروں طرف بڑے بڑے گہرے سرخ رنگ کی پتیاں ہوتی ہیں۔ پھولنے پر اس کا درخت بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے صرف ایک سالہ شاخ میں پھول آتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہو کہ ایک یا دو آنکھ چھوڑ کر سالانہ کاٹ ڈالنا چاہیے۔ اس کی قلموں سے زیادہ جلد کوئی دوسری قلمیں جڑ نہیں پکڑتیں۔ اس کی ایک قسم۔ ال بی ڈار ہے جس کے پتے سبزی مائل سفید ہوتے ہیں لیکن کچھ خوبصورت نہیں ہوتے۔ اس کی قسم جن کا نام پلے نیس سی نا ہے۔ اس کے پھول دوہرے ہوتے ہیں۔

## "ڈل شم بیا"

رُوزلیانا رُوزیا۔ حال کی ایجاد۔ اورے ڈاگاس۔ کرن سیس۔ کے درخت پتلے اور بیلدار ہوتے ہیں۔ ادنیٰ قسم کے سبزی مائل پھول پتوں سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں سبز رگیں نمایاں ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں قلمیں لگا کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## "فی لاان تھس"

اس جنس کے پھول عجیب قسم کے ہوتے ہیں لیکن کچھ خوبصورت نہیں ہوتے

جن اقسام کا تذکرہ اس موقع پر کیا جاتا ہے۔ اُن کے صرف پتے خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس کے درخت جھاڑ دار پستہ قامت ہوتے ہیں اور اسکی ٹٹیاں بہت خوبصورت ہوتی ہیں۔ اگر کھاد زیادہ ہو جائے تو بجائے مختلف اقسام کے پتوں کے سب قسم کے پتوں کا ایک رنگ سبز ہو جاتا ہے قلم بآسانی لگ جاتی ہے۔

اٹرو پرپوریئس۔ اس جھاڑ کے پتے سالانہ گر جاتے ہیں۔ اُن کے پتوں کا رنگ ابتدا گہرا سبز ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں گہرا سُرخ ہو جاتا ہے۔ ہلکی یا لو دار مٹی میں اس کے درخت لگائے جاتے ہیں۔

نی وُ وِسس۔ اس کے پتے بھی سالانہ گر جاتے ہیں۔ پتوں کا رنگ قریب قریب سفید یا خفیف دھاریدار سبز ہوتا ہے۔ گملوں اور کیاریوں میں لگے ہوئے اس کے درخت بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

رُوزیا پکٹا۔ پتوں کا رنگ گلابی سُرخ ہوتا ہے۔ دیکھنے میں بہت خوشنما ہوتے ہیں غالباً مذکورہ بالا کی ایک قسم ہے۔ دیگر نفیس اقسام یہ ہیں۔ مثلاً سِی مَن نیاِنس۔ کنٹری اے رِی اور راس پی سی اُوسس۔ ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۰۔ باغات میں موجود تھا۔ اب صرف ایک قسم باغیچہ احمد آباد میں موجود ہے۔ جس کے پتوں کا رنگ سبز اور گہرا نکا نگریزی ہوتا ہے۔ اس کو ترن گھر میں لگاتے ہیں۔ یہ درخت کونڈیوں میں بھی لگایا جاتا ہے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

## "اِک سِی کیریا" [۱۵۱]

بالی کلر متوسط قامت کا جھاڑ ہوتا ہے اور اپنے پتوں کی خوش جمالی کی وجہ سے بہت خوبصورت درختوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ پتے چار سے پانچ انچ تک لاتے ہیں۔ نشتر نما۔ بالائی سطح شوخ سبز اور زیریں سطح شوخ سرخ ہوتی ہے۔ موسم سرما میں چھوٹے چھوٹے ادنیٰ درجہ کے پھول آتے ہیں۔ گلدستوں میں اس کی ایک یا دو شاخیں رکھی ہوئی بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ موسم برسات میں قلموں کے ذریعے سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ دیکھو بیان۔ کونین سائی نن سس۔

## "برنے نیا"

رہم نوائی ڈیرز۔ انگریزی نام۔ انڈین اس نو بیری۔ ایک قسم کا جنگلی خود رو

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۰۔ اس کے درخت قلم اور ڈبہ کے ذریعہ سے تیار کئے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ ریتلی مٹی اور بید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۱۵۱۔ یہ درخت بکثرت عیش باغ میں تھا۔ بعض لوگ اس کو بغرض آرائش کونڈیوں میں لگاتے ہیں۔ پتے خوبصورت ہوتے ہیں۔ آرائش کے کام میں لاتے ہیں۔ جبکہ درخت بڑا ہو جاتا ہے۔ تو کونڈی سے نکال کر سایہ دار جگہ پر لگاتے ہیں۔ پھول کسی کام کا نہیں ہوتا درخت قلم کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

جھاڑ ہے جس میں چھوٹی چھوٹی سفید رنگ کی بوندیاں آتی ہیں۔ اس کی ٹٹی بہت اچھی ہوتی ہے۔ قلم اور بیج دونوں طریقوں سے درخت پیدا کئے جاتے ہیں۔

## "سے نی ہاٹ"

گلیے ری اڈوی آئی۔ انگریزی نام۔ کیاربرٹری ہے۔ اس کا بیان اسکے پتوں کی خوبصورتی کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ نئی پتیاں نکلتی ہیں تو بہت خوشنما ہوتا ہے یہ درخت طاقتور ہوتا ہے۔ موسم سرما میں پتے بالکل گرجاتے ہیں۔ اور جب دوسرے درخت شدت گرما کی وجہ سے خشک ہوجاتے ہیں تو یہ قایم رہتا ہے۔

## "سی ناڈی نی اُم"

گرانٹی آئی۔ انگریزی نام۔ افریکن ملک بش۔ یہ جھاڑ بہت تیزی کیساتھ بڑھتا ہے اور بہت خوشنما ہوتا ہے۔ دیوار یا گودام وغیرہ کی بدنمائی چھپانے کے لئے یہ جھاڑ بہت کارآمد ہوتا ہے مثل جھاڑ میسور کے صرف موسم گرما میں پتے گرادیتا ہے۔ قلمیں باسانی لگ جاتی ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۱۔ سیاہ مٹی ریت لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے

# "گی لو تی یم"

لن سی اُوے ٹم۔ ایک قسم کا سدا بہار درخت خوبصورت ہے۔ خاص کر نر درخت مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ لان کے چاروں طرف اور راستوں پر لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔

# "جُون سے سِی آ"

پمرن سپس۔ یہ خوبصورت درخت والی قسم ملک بریزل سے ہندوستان میں لائی گئی ہے۔ اور سرکاری باغات میں مثل ہندوستان کے دیسی درختوں کے بالیدہ ہوتی ہے۔ اس کے بڑے بڑے اور راکھ کے رنگ کے پھول دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیتی ہے پھل کسی قدر دیکھنے میں مثل ناریل کے ہوتا ہے لیکن اس سے کسی قدر چھوٹا اور چوکھونشا ہوتا ہے راستوں میں اگانے کے لئے بہت موزوں ہے صرف چند دنوں تک پتوں سے برہنہ رہتا ہے بیج بو کر درخت تیار کئے جاتے ہیں

# "اِک لیفا"[۱۵۲]

ڈِن سی فلورا۔ یہ جھاڑ عال کی ایجاد ہے۔ قریباً دو فٹ بلند ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۵۲۔ اِک لیفا کی چند اقسام بھوپال کے باغات میں موجود ہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

اِس کے پتّے بیضاوی ہوتے ہیں۔ تمام سال دس انچہ سے ایک فٹ تک لانبے گچھے زرد گہرے سُرخ چوڑے چھوٹے پھولوں کے دیکھنے میں نُولائز بلی ڈھنگ کے ہوتے ہیں۔ موسم برشکال میں ٹوٹوں کے ذریعہ سے باسانی درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اقسام ٹرائی کلر۔ گلب راٹا۔ اور مارجینے ٹا۔ اپنے پتوں کی خوش جمالی کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ٹرائی کلر۔ کا درخت چھ سے دس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتوں پر چھتیاں اور داغ ہوتے ہیں اور طاؤسی رنگ کی سطح پر سُرخ جھلک بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔

اقسام ذیل حال ہی میں زیر کاشت لائی گئی ہے اور پتوں کی خوبصورتی کی وجہ سے کاشت کی جاتی ہیں۔ نام یہ ہیں۔ ای لس ٹرسے ٹا۔ سے کافی آنا۔ میکرُوفائی لا۔ موسائی کا۔ اور اُدلوونے ٹا۔ آخر الذکر سدابہار اور گنجان

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۲۔ یہ درخت آرایشی ہے اسکو کنڈیوں تا ندوں میں قطار کی صورت اور گرد وپیش کی صورت میں لگاتے ہیں۔ اِس درخت کو یہاں کی آب وہوا موافق ہے۔ البتہ موسم سرما میں پالے کے اثر سے اِس کے پتے گر جاتے ہیں۔ بدیں وجہ خوشنمائی سے فرق آجاتا ہے آخر موسم سرما میں اِس کو قلم کرتے ہیں۔ اور جو شاخیں قلم کرنے سے برآمد ہوتی ہیں۔ اُن کی قلمیں تراش کر سایہ دار درخت کے نیچے لگاتے ہیں جن سے صدہا جدید درخت تیار ہو جاتے ہیں۔ اِس کی ایک قسم ہے جس کو اِک لیقاڈِ من سی فلورا کہتے ہیں۔ اِس کے پتے بالکل سبز ہوتے اور پتے کی بنیاد کے پاس سے چھ انچ لانبی سُرخ ریشم کے رنگ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

بالیدہ ہونے والا جھاڑ ہے۔ کلکتہ میں بغرض آرائش بہت استعمال ہوتا ہے۔

سبز رل ٹونیانا۔ ہس پائی ڈا۔ اور گاڈ سے فیانا۔ کے درخت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اور حال ہی میں زیر کاشت لائے گئے ہیں۔

## "جٹ رُوفا"[۱۵۳]

مل ٹی فی ڈا۔ انگریزی نام۔ کورل پلانٹ۔ ایک قسم کا بڑا اور ہر جگہ عموماً پایا جانے والا جھاڑ ہے۔ اگر متوسط قامت کا درخت رکھا جائے اور زیادہ پھیلنے نہ دیا جائے۔ تو کسی قدر خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں کسی قدر خوبصورت ہوتی ہیں۔ بڑی بڑی اور ہلکی آسمانی سبز رنگ کی پتیاں ہوتی ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۲۔ کی لڑیاں نکل کر نیچے کی جانب لٹکتی ہیں جو نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ یہ لڑیاں دراصل درخت مذکور کے پھول ہیں یہ پھول آغاز موسم گرما میں پیدا ہوتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت اور سڑا ہوا کھاد گوبر کا مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۱۵۳۔ جٹ روفا کئی قسم کا ہوتا ہے۔ بھوپال میں صرف ایک قسم کا جٹ روفا باغیچہ احمد آباد میں موجود ہے۔ جس کو عام طور پر انگریزی ارنڈ گرادی کے نام سے پکارتے ہیں اس کا درخت بارہ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پھول مونگے کے رنگ کا ہوتا ہے اور چھوٹے چھوٹے پھل آتے ہیں جن کی شکل قریب قریب ارنڈ گرادی کے مشابہ ہوتی ہے۔ ان سے تخم برآمد ہوتا ہے جو تخم ریزی کے کام میں آتا ہے۔ اس کے درخت قلم کے ذریعہ سے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

چھوٹے چھوٹے پھولوں کے گچھے پتیوں کے اوپر ہوتے ہیں۔ اور دیکھنے میں شل
مونگے کے ہوتے ہیں۔ گرد دار جڑوں کو بوکر اس کے درخت با سانی تیار کئے
جاتے ہیں۔ اس کی جڑ دوا مسہل دوا میں استعمال کی جاتی ہے۔ ہندوستان
میں عموماً اس کی ٹٹیاں باغات میں بنائی جاتی ہیں پیٹیڈیوری نوریا متوسط قامت کا جھاڑ
ہے پھول خوبصورت ہوتے ہیں پتے چمکدار سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے قریباً ہر باغ
میں اسکے درخت پائے جاتے ہیں۔ موسم برشگال اور گرما میں متوسط درجہ کے شوخ سرخ
رنگ کے پھول آتے ہیں۔ موسم سرما میں زیادہ تراش دینا چاہئے۔ تاکہ پھیل کر
جھاڑ نہ ہو جائے۔ موسم سرما میں جب شاخیں پختہ ہو جاتی ہیں۔ تو تخم یا قلم کے
ذریعہ سے باسانی درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ گلابی پھول والی کمیاب نہیں
ہے۔ اکثر کلیاں بدیر آتی ہیں

ان ٹنگ ری نا۔ یہ قسم کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں موجود ہے۔ ہر لحاظ سے
آخر الذکر کے مشابہ ہوتی ہے۔ البتہ پتیوں کی ساخت میں کسی قدر فرق ہوتا ہے

پوڈی گری کا۔ اس جھاڑ کے تنے گرہ دار ہوتے ہیں اور خوبصورت
نارنجی رنگ کے پھول لانبی ڈالیوں میں آتے ہیں۔ بلا پھول کے اس کا
درخت بد صورت ہوتا ہے مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لئے موزوں ہے
جڑوں کے ذریعے افزائش کی جاتی ہے۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۳۔ بڑا تیار شدہ تیار کئے جاتے ہیں یہ پرورش کے واسطے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

# "ریسی نس" [۱۵۴]

کموٹیس۔ انگریزی نام۔ پال ماکرسٹی۔ یا کیسٹر آئل پلانٹ۔ یعنے (ریڈی) ایک قسم کا پتوں دار بڑا اجھاڑ ہے۔ ہندوستان کے تمام حصص میں بکثرت پایا جاتا ہے باغات کی گوشوں یا دوسرے مقامات میں جہاں کوئی زیادہ خوبصورت درخت نہیں ہوتے وہاں اس کے شوخ سبز رنگ کے بڑے بڑے ہاتھ کے پنجوں کے موافق پتے ہوتے ہیں اور سروں پر سُرخ رنگ کے پھول اور پھولوں کی بوٹیاں گچھوں میں آویزاں مجموعی طور پر بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم گب سونیائی ہے۔ اس کے پتے بڑے اور سرخ برنجی رنگ کے ہوتے ہیں۔ درخت خوبصورت معلوم ہوتا ہے بیج بوکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۳ سیاہ مٹی۔ ریت اور لید کا کھاد مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۱۵۴۔ ریسی نس ارنڈی کو کہتے ہیں۔ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ ہے جو عام طور پر خود رو پائی جاتی ہے اور اُس کے تخم سے روغن ارنڈی نکلتا ہے۔ اس کی دوسری قسم وہ ہے جس کے پتے سُرخی مائل ہوتے ہیں اور پھلوں کے پوست کا رنگ بھی سرخی مائل ہوتا ہے۔ اس کو اکثر باغات میں جگہ دیتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ موسم گرما میں اگر معقول آبپاشی نہ ہو تو خشک ہو جاتا ہے۔ درخت تخم کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی و کھاد مفید ہے۔ اکثر یہ درخت نرم زمین (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

# "کروٹن"[۱۵۵]

خوشنما اور خوبصورت پتوں والے درختوں کی ایک بڑی جنس ہے۔ اس کا وطن خاصکر جزائر ملکا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اس کا درخت پوری کامیابی کے ساتھ قریب قریب مثل اپنے وطن کے بالیدہ ہوتا ہے۔ اس جنس کا اصلی نام کوڈی یَم ہے۔ گذشتہ چند سال کے اندر بوجہ خوشنمائی بغرض آرائش ہر دلعزیز ہونے میں بہت ترقی کی ہے۔ اور اس میں کوئی کلام نہیں کہ پتوں کے مختلف رنگ ہوتے اور اس سے زیادہ خوبصورت ہونے میں کوئی درخت برابری نہیں کرسکتا۔ ایک ہی درخت اپنے زمانہ بالیدگی کے مختلف زمانوں میں مختلف رنگ پتوں کے بدلتا رہتا ہے۔ جس سے ماہرین اور تجربہ کار باغبانان

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۴۔ اور گھورے پر بخوبی بالیدہ ہوتا ہے۔ اس سے خاص وعام واقف ہیں

نوٹ نمبر ۱۵۵۔ یہ درخت سالہا سال سے ہر دلعزیز ہو رہا ہے۔ اس کی سیکڑوں قسمیں بھوپال میں منگا کر سرکاری باغات میں لگائی گئی ہیں۔ ہر ایک کا رنگ و روپ جُدا جُدا ہے تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی اقسام تین سو سے زاید ہیں یہاں کی آب وہوا اسکی پرورش کے واسطے کم مفید ہے چالیس سال پیشتر کروٹن کی دو قسمیں میرے والد میر سید احمد صاحب مرحوم سابق مہتمم باغات ریاست الہ آباد سے لائے تھے۔ یہاں کے ہر خاص و عام کو ان درختوں سے کچھ دلچسپی نہیں تھی۔ صاحبان یورپین البتہ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

اُس کی قسم کے تمام کرنے میں دھوکا کھاجاتے ہیں۔ کیونکہ تین سو سے زائد اقسام زیر کاشت ہیں اور اُن کو کوئی تمام ابتک نہیں رکھا گیا۔ متوسط وسعت کے باغات میں پچاس یا بہترین اقسام کے کروٹن لگانے کے لئے کافی ہوتے ہیں اور ان اقسام کے انتخاب کرنے میں لحاظ رہنا چاہئے کہ قد و قامت اور ساخت رنگ کے کروٹن ہوں۔ یہ ضرور ہے کہ پچاس قسم کا انتخاب کرنا آسان نہیں ہے کیونکہ کروٹن کی قسم ایسی ہیں اتنی مشابہت رکھتی ہیں کہ دل میں آتا ہے کہ اس کو بھی انتخاب میں نہ چھوڑا جائے۔ اور بالآخر پچاس سے کہیں زیادہ اقسام ہوجاتی ہیں۔

کروٹن کی پرورش اور کاشت بہت آسان ہے اور غالباً آرائشی پودھوں میں سب سے زیادہ عمدہ تو بھی کو برداشت کرسکتا ہے ہر قسم کی زمین میں قریباً بخوبی بالیدہ ہوتے اور خوب بڑھتے ہیں اور ناموافق اسباب خواہ کس ہی قدر زائد کیوں نہ ہوں

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۵- ان درختوں کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے چنانچہ کرنل کنکیڈ صاحب بہادر سابق پولیٹکل ایجنٹ بھوپال کی تحریک پر کروٹن کی عمدہ اور رنگین اقسام باہر سے منگوائیں اور باغ نشاط افزا میں ایک خاص جگہ ان کے واسطے بنائی گئی۔ ان کے خوبصورت اقسام کو یہاں کے لوگ دیکھکر اس درجہ خوش ہوئے کہ جوق جوق اس کے دیکھنے کو آتے تھے اور دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ موسم گرما اور موسم بارش میں یہ درخت بہت اچھی حالت میں رہتا ہے۔ موسم بارش اس کے بہار کا زمانہ ہے۔ موسم سرما اس کے لئے مضر ہے۔ درخت ضائع ہوجاتے ہیں پتے گرجاتے ہیں۔ ہزارہا درخت ہر موسم سرما میں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اُن کے نمو پر بہت کم اثر پڑتا ہے۔ پوری کامیابی کے ساتھ بالیدہ ہونے اور
ان کے پتوں کے رنگوں کی شوخی اور خوش جمالی کامل طور پر ہونے کے لئے
کافی سایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے خس پوش پودہ خانوں میں پورا
سامان ان کے بالیدہ ہونے کے لئے موجود ہوتا ہے۔ پودہ خانوں ہی میں
اپنی پوری خوبصورتی کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ گملوں میں لگے ہوئے بہت
بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن جو درخت زمین میں لگائے جاتے ہیں ظاہر ہے کہ
خوب شاداب و سرسبز ہوتے ہیں۔ وہاں اس کی جڑوں کو پھیلنے کا خوب موقع
ملتا ہے۔ اگر گملوں میں پانی کے نکاس کا معقول انتظام نہیں ہے تو کامیابی
کے ساتھ کروٹن کی کاشت کی امید کرنا بے سود ہے۔ اگر اس اصول کو مدنظر رکھا جائے
کہ مثل حیوانات کے نباتات کو بھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے جس کو وہ بذریعہ

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۵- یہاں خراب ہو کر ضایع ہو جاتے ہیں۔ کروٹن کے جو درخت کونڈیوں
میں لگے ہوتے ہیں انکو سردی بیحد نقصان پھونچاتی ہے اور جو درخت زمین میں لگے ہوتے ہیں اونکو بھی سردی نقصان
پھونچاتی ہے پتے گرجاتے ہیں لیکن درخت ضایع نہیں ہوتا۔ اسلئے سالہا سال کے تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے
کہ کروٹن کی کاشت بھوپال میں بلا گلاس ہاؤس کے کامل طور پر نہیں ہو سکتی۔ حضور سرکار عالیہ
دام اقبالہا نے ایک گلاس ہاؤس باغیچہ احمد آباد میں تیار کرا دیا ہے۔ درختان کروٹن کے
رکھنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ موسم سرما میں۔ اس درخت کو گلاس ہاؤس سے بیحد نفع پھونچتا
ہے۔ اسکی پرورش کے واسطے سیاہ مٹی اور سرخ ریتلی مٹی، گوبر کا کھاد (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

اپنی جڑوں کے زمین سے بطور رس کے جذب کر کے حاصل کرتے اور بالیدہ ہوتے ہیں اور اُس غذا کی ذرا بھی زیادتی باعث نقصان ہو جاتی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے نباتات کی کاشت میں پانی کی نکاس کا معقول اگر انتظام نہ کیا جائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مٹی میں پانی رُک کر اس کو سڑا دیتا ہے اور اُس میں تُرشی پیدا ہو جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ درخت بقدر ضرورت نمی کو جذب کرتا ہے اور بقیہ نمی مٹی کو خراب کر دیتی ہے۔ کروٹن کے حق میں پانی کا رُکاؤ بہت مُضر ہوتا ہے۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں درخت ضائع ہو جاتے ہیں۔

ہر قسم کی سیاہ مٹی میں کروٹن کا درخت بالیدہ ہو جاتا ہے لیکن ذیل کی مرکب مٹی اس کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ ایک حصہ خوب بوسیدہ گوبر کی کھاد۔ ایک حصہ پتوں کی کھاد۔ ایک حصہ سیاہ مٹی۔ نصف حصہ دریا کا بالو اور نصف حصہ پورانا چونہ یا کنکر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ ملا کر درخت میں دینا چاہیئے۔ اس مرکب مٹی میں درخت پورے طور پر بالیدہ ہوتے ہیں۔ سمندر سے دور مقامات میں پانی میں نمک ملا کر کبھی کبھی دینا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

بہترین طریقہ اس کی افزائش کا یہ ہے کہ موسم برشگال میں اس کی قلمیں کاٹ کر خالص بالو میں نصب کی جائیں۔ خالص بالو میں جڑیں جلد

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۵۔ کوئلے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پتی کی کھاد۔ یہ مرکب مفید ہے۔

درخت قلم اور ڈبہ کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہیں۔

پھوٹ آتی ہیں) ایک یا ڈیڑھ ماہ کے اندر اُن میں جڑیں خوب پھوٹ آئیں گی
اِس کے بعد دو دو تین تین انچہ کے گملوں میں ایک ایک قلم لگا دی جاوے۔
اِن گملوں میں اُس وقت تک اُن کو رکھا جائے جب تک کہ جڑوں سے بھر نہ جائیں
اُس کے بعد اُن کو دوسرے کسی قدر بڑے گملوں میں بھر کر آخر فروری تک
رہنے دیا جائے۔

آخر فروری یا شروع مارچ سے بڑھنا شروع ہوجاتے ہیں۔ اِس زمانہ
میں یعنی تینوں کا شروع ہونے کے قبل بالکل تازی مٹی گملوں میں بھر کر اُن کو
نصب کر دینا چاہئے۔ اس زمانہ میں پانی خوب دینا چاہیئے اور خاص کر موسم گرما
میں پانی کی کوتاہی ہرگز نہ ہونے پائے۔ کبھی کبھی سیال کھاد مثلاً ہفتہ میں ایک بار
دیا جانا بہت مفید ہوتا ہے۔ اِس طریقہ کاشت میں یہ فائدہ ہے کہ اِس درخت
کے پتے اوراق دار اور گچھے ہوئے ہوتے ہیں اور مثل اُن کروٹنوں کے جو اپنے
طور پر بالیدہ ہونے کے لیئے چھوڑ دئے جاتے ہیں سب پتوں کے نہیں رہتے
کم از کم دو بار جڑوں کے اردگرد کی مٹی گوڑ دینی چاہئے۔ اگر صبح دن میں گوڑائی کیجائے
توشام تک پانی نہ دیا جائے۔ کروٹن کی کاشت میں اِس اصول کا لحاظ
بہت ضروری ہے۔

پہاڑی علاقوں میں ان کی کاشت شیشہ کے مکانوں یا جو کھٹوں میں
کی جاتی ہے پرورش کا جو طریقہ میدانی علاقوں کے لیئے بتلایا گیا ہے۔

وہی پہاڑی علاقوں کے لئے بھی مفید ہے۔

جس قدر اقسام زیر کاشت ہیں اُن سب کو تذکرہ کرانا دشوار ہے اور علاوہ دشواری کے بے سود بھی ہے۔ اس لئے کتاب ہذا میں صرف چیدہ اور منتخب پچاس اقسام کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ بلحاظ آرایش یا بلحاظ خوبصورتی یہ اقسام سب سے بہتر ہیں۔

مسٹر ایس. پی. چٹرجی۔ کلکتہ کے مشہور پودہ فروش کے یہاں غالباً سب سے بہتر اور سب سے بڑا ذخیرہ کروٹن کا موجود ہے۔ جو از ہندستان نئے نئے اقسام کے منگا کر زیر کاشت لائے ہیں اور پیوندکے ذریعہ سے چند جدید اقسام کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اُن کے وسیع کارخانہ میں اقسام ذیل کے کروٹن نہایت خوشنما پائے جاتے ہیں۔

الگزینڈرا۔ اسے کیوبی فولی ئیں۔ جائی گن ٹی ئیں۔

| | |
|---|---|
| اسے کیوبی فولی ئیں سوپربس۔ | بریے گیانس۔ |
| یوریو ماورے ٹس۔ | نیچے لین جنر۔ |
| " ۔ اس پاٹی رلس۔ | کرالس ٹے ڈیانی۔ |
| بے کیانی۔ | کرائی سو پوکائی لس۔ |
| برگ سے نیانی۔ | ڈے اس پرنگ۔ |
| بیوٹی۔ | ڈچیز آف اڈنبرگ۔ |

ڈیوک آف آل تبِی۔
فِن زیائی۔
فی جی آن سس۔
گلوری اوسس۔
گورڈونیائی۔
گرآن ڈی۔
اِمپریٹر۔
اِمپریٹر الیس یوجی نیائی۔
انڈین پرنس۔
کنگ یانس۔
لنڈے نیائی۔
لِل جیسم۔
لُو ویائی۔
مے کا قیانس۔
مے کا رتھوری۔
مگ نی فائی کم۔
مہاراجہ آف دربھنگہ

مے بری سی آئی۔
مُوریانس۔
مُورٹی یائی۔
مُٹابلِس۔
پنک پرل
پرنس آف آرنج۔
پرنس آف ویلس۔
ری ڈیائی۔
رُوب رو مار جینٹا۔
روب رووٹ ٹےلٹس۔
شام برگ کیانا۔
سرآلش سے اِی ڈن۔
سر رچرڈ گارتھ۔
سر ڈیلو میک آرتھر۔
سَسن سِٹھ۔
دی زار۔
ٹام سونیائی۔

| وبے رنیا بلس۔ | وارسے نیائی۔ |
|---|---|

وس ٹی آئی

# ”زی اُوفلا“[156]

ای لانگ گے ٹا۔ اس جنس کو اب ٹی لی آن تھس کہا جاتا ہے ایک قسم کا پستہ قامت اور عجیب صورت تھباڑ ہے اس کے پتے چھوٹے اور نشتر نما ہوتے ہیں۔ شاخوں کی سروں پر زردی مائل سبز رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ پھولوں کی ڈنڈیاں مثل بال کے باریک ہوتی ہیں۔ تقریباً ہمیشہ پھول آتے رہتے ہیں اور علی الخصوص اکتوبر و نومبر میں سفید کلیوں سے اس کا درخت لدا ہوا ہوتا ہے۔ اور کچھ دور تک اس کی خوشبو مثل کھلی کی بو کے پھیلی ہوئی ہوتی ہے موسم برشکال میں قلمیں لگا کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

انگشتی فُولیا۔ ہر لحاظ سے مثل آخر الذکر کے یہ قسم بھی ہوتی ہے۔ البتہ اس کا درخت کسی قدر چھوٹا ہوتا ہے۔ نومبر میں اس کے بیج پختہ ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۵۶ - یہ درخت سدا بہار ہے۔ کونڈیوں میں لگا کر برآمدوں کی آرائش کے کام میں لاتے ہیں سایہ دار کیاریوں اور فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں سرسبز و شاداب رہتے ہیں۔ اس کے درخت جڑ دے اور قلم کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے

## "ای ری اُو گاک کس"

گلا کس سینس چھوٹا جھاڑ کسی قدر خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے پھول مثل مذکورۂ بالا جنس کے ڈالیوں کے سروں پر بال برابر باریک ڈنڈی دار ہوتے ہیں۔

اس پی۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے درخت موجود ہیں۔ جو آخر الذکر کے بہت مشابہ ہوتے ہیں لیکن اس کا درخت اس قدر خوبصورت نہیں ہوتا۔

## "بکس اس"

سم پروری رنس۔ انگلستان کے باغات کا اسے جنگ باکس۔ اس کو شمار کرنا چاہیئے۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے دو تین درخت گملوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن نہ بالیدہ ہوتے ہیں اور نہ ضائع ہوتے ہیں۔ اوٹا کمانڈ اور کوڈیا کنال میں اس کی نفیس جھاڑیاں اکثر پائی جاتی ہیں۔ کوئی شبہہ نہیں کہ شمالی مقامات مثلاً دارجلنگ منصوری اور شملہ میں اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔

جائی من سیس قسم ماسبق کے بہت مشابہ ہے۔ غالباً ہندوستان میں

خوب بالیدہ ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ کاٹ چھانٹ ہوتی رہے تو کیاریوں کے حاشیہ پر لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتی ہے۔

## "سان ٹے لم"[۱۵۷]

ال بم۔ انگریزی نام سنڈل ووڈ۔ ایک قسم کا چھوٹا اور دیسی درخت ہے جو میسور میں اور احاطہ بمبئی کے بعض بعض حصص میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ گورنمنٹ اسکی تجارت خود کرتی ہے۔ اس لئے خانگی باغات میں اس کے درخت کم پائے جاتے ہیں اور درخت بھی کچھ خوبصورت نہیں ہوتا۔ اس کی لکڑی اپنی خوشبو کی وجہ سے نہایت مشہور ہے۔ تخم بوکر یا ساتی درخت تیار ہوتے ہیں۔

## "لورن تھس" (یا ڈانی کی)

سدا بہار جھاڑ کی ایک بڑی جنس ہے۔ اس کے درخت بلا کسی دوسرے

نوٹ نمبر ۱۵۷ سان ٹے لم۔ صندل کو کہتے ہیں۔ صندل کے درخت بھوپال کے اکثر باغات میں موجود ہیں۔ ان کی حالت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان کی کاشت باقاعدہ کی جاوے تو کامیابی ہوگی۔ جو درخت کہ باغات میں دیکھے گئے ہیں وہ خودرو ہیں کسی نے اُن کو کاشت نہیں کیا ہے۔ اس لئے ان کی غور و پرداخت نہیں ہوتی ہے اور نہ اُن کی آبپاشی موسم گرما میں مناسب طریقہ پر کی جاتی ہے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

درخت کے سہارے کے نہیں قایم رہتے۔ درختوں اور جھاڑیوں پر لگے ہوئے
پائے جاتے ہیں۔ بعض اقسام کے پھول نارنجی زرد۔ سرخی مائل اور سبزی مائل
ہوتے ہیں۔ جو دیکھنے میں بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ سب اقسام
دوسرے درختوں کے لئے بدرجہ غایت نقصان رساں ہوتے ہیں۔ باغبانوں
کو لازم ہے کہ ان کو بطور وبا کے تصور کریں اور جب کسی درخت پر اوگی ہوئی نظر
آویں تو فوراً نوچ ڈالنا چاہیے۔ اقسام ذیل بدرجہ غایت نقصان رساں ہوتی
ہیں۔ والی شیائنس۔ اَب ٹیوسیٹس کارڈی فولی ییَس۔ ٹومن ٹوسس۔
کونی اے ٹس۔ لانگی فلورس۔ اور لونی سی رُو آئیڈ یز۔

## "وِس کم"

اِلُ بم۔ انگریزی نام مس ٹلی ٹو۔ اِس کا درخت بلا دوسرے درخت کے
سہارے کے نہیں ہوتا ہمالیہ پہاڑ میں تین ہزار سے سات ہزار فٹ تک بلند مقامات میں پایا جاتا ہے

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۷۔ صندل کے درخت عیش باغ میں بہت تھے جن کو پانی ملتا رہا وہ بہت
اچھی طرح پربالیدہ ہوئے اور جن کی آبپاشی نہیں ہوئی وہ کچھ عرصہ بعد ضائع ہو گئے۔ بھوپال کے
اکثر جنگلات میں درختان صندل ہیں۔ چنانچہ ان کا صندل نہایت اچھا اور خوشبودار ہوتا ہے
اس کا درخت اور اس کے پتے خوبصورت ہوتے ہیں بیج سیاہ گول گول ہوتے ہیں۔ بزمانہ
بارش تخم ریزی کرنا چاہیے۔ تاکہ جدید درخت تیار ہوسکیں اس کی (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

# ایلی اگ نس

انگریزی نام ایلی آس ٹرنڈل سس۔ پست قامت اور سیدھا اُگنے والا جھاڑ ہے درخت خوبصورت ہوتا ہے چھوٹے چھوٹے بنیادی پتوں کے نیچے کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

ہارٹن سس۔ الکسٹی فونیا۔ درخت چھوٹا اور خوبصورت ہوتا ہے پھول میں خوشبو ہوتی ہے تخم بو کر اور قلمیں لگا کر دونوں طریقوں سے درخت تیار کیا جاتا ہے گلب را۔ اور ین جنس۔ ان اقسام کی متعدد قسمیں ہیں۔ جو کئی رنگ کی ہوتی ہیں اور اکثر کی اکثر اقسام ہندوستانی باغات میں پائی جاتی ہیں۔ اس جنس کے بیل لانیکا تذکرہ کتاب ہذا میں آیندہ موقع پر کیا جائے گا۔

# "ڈفنی"

فارچونیانا۔ ایک قسم کا خوبصورت چھوٹا جھاڑ ہے۔ اصلی وطن ملک چین ہے اس کے پتے نہایت خوبصورت ہوتے ہیں آغاز اور اختتام موسم سرما میں سفید رنگ کے پھول ایک ایک انچ سے زائد لانبے بکثرت آتے ہیں۔ اس کا

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۷۔ کاشت کے واسطے یہاں کے میدانی مقامات مفید ہیں۔ پرورش کے واسطے لید کا سڑا ہوا کھاد سیاہ مٹی۔ ریت مفید ہے۔

ایک درخت انگریزی ہارٹیکلچرل سوسائٹی میں چند سال گذرے کہ لگا ہوا تھا۔ ابتدا اسٹنٹ فارچون اس کے درخت کو چین سے لائے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نگ چین میں اس میں پتوں کے گرنے کے بعد پھول آتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ درخت پتے نہیں گراتا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کی آب وہوا کو بخوبی برداشت کرسکتا ہے۔ اگرچہ زیادہ بڑھتا نہیں ہے

وائی ری ڈی فلورا۔ ایک قسم کا پستہ قامت جھاڑ ہے۔ پتے چھوٹے ہوتے ہیں۔ کوئی خاص تعریف کے قابل نہیں ہے۔ موسم سرما کے آغاز اور اختتام پر سبزی مائل زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے کم وقعت پھول آتے ہیں۔ اور جنوری میں مٹر کے برابر زرد رنگ کے پھل۔

# نی ڈیا

ای ری اوسی فیلا۔ ایک قسم کا چھوٹا اور خوشنما جھاڑ ہے۔ ملک سیلون کے پیراڈے نیا باغات سے ہندوستان میں لایا گیا ہے۔ اصلی وطن ملک کیپ آف گڈ ہوپ ہے۔ اسکی پتیاں قریباً دو انچ لانبی نشتر نما پتلی ہوتی ہیں۔ فروری میں چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے پھول بکثرت آتے ہیں۔ پھول آنے پر درخت بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ نومبر میں قلمیں لگا کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

# پٹروٹیا

اسمیں بنک سیا - پٹروٹیا - پاکیا - اور زورائی ان ڈرا - کی خوبصورت اقسام شامل ہیں - اس جنس کا اصلی وطن کیپ اور نیو ہالینڈ ہے - شاذ و نادر کوئی درخت ہندوستان کے میدانی علاقوں میں زندہ رہ سکتا ہے - اس جنس کی بعض اقسام شمالی ہندوستان کے زیادہ سرد حصص میں کامیابی کے ساتھ کاشت کی گئی ہیں - زینت بڑھی درختوں اور جھاڑیوں کی ہے -

# "گرے ویلیا"[۱۵۸]

انگریزی نام - دی سلور اوک - روبس نا طویل القامت درخت ہے - نیو ہالینڈ کے جیکسن پورٹ کے قرب و جوار میں مرطوب جنگل واقع ہیں - وہاں

---

نوٹ نمبر ۱۵۸ - بھوپال میں سب سے پہلے گرے ویلیا کے درخت کرنل واڈ صاحب سابق وزیر ریاست بھوپال نے منگا کر باغیچہ لال کوٹھی میں لان کے بجانب مغرب لگائے تھے - درخت جلد بالیدہ ہو کے موسم گرما میں پھولوں کا زرد گچھا نکلتا ہے اس درخت کے پتے پھول سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں گلدانوں کے کام میں لائے جاتے ہیں - یہ درخت یہاں کے پہاڑی اور میدانی دونوں جگہ پر بخوبی بالیدہ ہوتا ہے - یہ درخت نہایت شاندار رہتا ہے - ابتدا میں پرورش کے واسطے سیاہ مٹی معمولی کھاد مفید ہوتی ہے - (بقیہ نوٹ برصفحہ آیندہ)

اس کا اصلی وطن ہے۔ اس ملک میں اس کا درخت سو سے ایک سو بیس فٹ بلند ہوتا ہے۔ بہت شاندار ہے۔ اور اپنے بالیدگی کے ہر زمانہ میں بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ مثل فرن کے اس کے پتے کٹاؤ دار شوخ گہرے سبز رنگ کے جن کا زیرین حصہ نقرئی ہوتا ہے۔ مارچ میں اوسط درجہ کے سبزی مائل زرد اور نارنجی رنگ کے پھول آتے ہیں یہی ایک قسم ہے کہ جو ہمارے ہندوستان کے باغات میں بخوبی بالیدہ ہوتی ہے اور یہاں کی آب وہوا موافق ہوتی ہے۔ البتہ بمقابلہ نیو ہالنڈ کے یہاں اُس کے درخت زیادہ بلند نہیں ہوتے۔ بیج بوکر درخت تیار کئے جاتے ہیں۔ جنوبی ہندوستان میں قہوہ کے درختوں پر سایہ پہونچانے کے لئے اس کے درخت بکثرت لگائے جاتے ہیں۔

بکسی فولیا۔ ملک سڈنے سے یہ ایک قسم لائی گئی ہے۔ اس کے پتے چھوٹے اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس کے درخت کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں پائے جاتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۵۸۔ موسم گرما میں آبپاشی خاطرخواہ کرنی چاہئے درخت تخم کے ذریعے بڑھائے جاتے ہیں موسم بارش میں تخم ریزی کرنی چاہئے۔ اس کے درخت تخم کے ذریعہ سے باغیچہ لال کوٹھی میں وقتاً فوقتاً تیار کئے گئے ہیں۔

## "سن ۱۵۹ نے موم"

ترسے سے نی کم۔ انگریزی نام۔ سن سے نے من ٹری۔ اس کا درخت متوسط قامت کا ہوتا ہے۔ پتے تشتر نما بڑے بڑے ہوتے ہیں جن پر تین رگیں اُٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ جنوری اور فروری میں چھوٹے چھوٹے بکثرت پھول آتے ہیں۔ اُن کی بو ناگوار ہوتی ہے اور جس بو کے لئے پتے اور چھال مشہور ہیں وہ نام کو بھی پھولوں میں پائی نہیں جاتی تخم بو کر اس کے درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

کرم فورا۔ انگریزی نام سکم فرٹری۔ علاوہ خوشبودار اور بیش قیمت شے ہونیکے

---

نوٹ نمبر ۱۵۹۔ بیس سال پیشتر سن نے موم کے چند درخت میں نے باغ فرحت افزا میں دیکھے تھے۔ ملازمان باغ اس بات سے واقف نہ تھے کہ یہ دال چینی کے درخت ہیں۔ دریافت کرنے پر صرف یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ درخت جناب نواب سکندر جہاں بیگم صاحبہ کے عہد زندگی میں باہر سے منگوا کر لگائے گئے تھے۔ درختوں کا قد دس فٹ بلند تھا یہ درخت عرصہ دراز کے لگے ہوئے تھے درختان مذکور خوب سرسبز تھے جس سے یہ ظاہر تھا کہ یہاں کی آب وہوا دال چینی کے درختوں کی بالیدگی کے واسطے مفید معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس کے درخت یہاں میدانی باغات میں لگائے جائیں تو اُمید ہے کہ اچھی طرح بالیدہ ہوں گے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت گوبر کا کھاد۔ سرخ مٹی مفید ہے۔ اس کی ایک دوسری قسم ہے جس کو کم فورا کہتے ہیں یہاں کی آب وہوا اس کی بالیدگی کے لئے مفید ہے۔ اس کے درخت باغیچہ احمد آباد میں موجود ہیں۔

اِس کا درخت سدابہار ہوتا ہے اور ہندوستان کے معتدل حصص میں خوب بالیدہ
ہوتا ہے تخم بوکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## "لارس"

نوبے لس۔ انگریزی نام سویٹ بے۔ ہندوستان کی آب وہوا اُسکو موافق نہیں
ہوتی۔ گملوں میں اِس کے درخت لگے ہوئے بوٹانی کل گارڈنس کلکتہ میں موجود
ہیں۔ لیکن نہ گھٹتے ہیں نہ بڑھتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں البتہ بالیدہ ہوتے ہیں۔

## "کے لی کان تھس"

فلاری ڈس۔ انگریزی نام سکے رُولی ناآل اِس پالس۔ ایک قسم کا بڑا
جھاڑ ہوتا ہے۔ اِس کے پتے بڑے اور دبیز اور کھُردرے اور نشتر نما ہوتے
ہیں۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ سرد ممالک میں اس کے پتے خوشنما ہو جاتے ہیں۔
اور گرنے کے زمانے میں ان کا رنگ گہرا زرد ہو جاتا ہے۔ اِس کی جڑ اور لکڑی
میں مثل کافور کے خوشبو آتی ہے۔ پھولوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اُن کا
رنگ گہرا سُرخ نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔ ہندوستان میں دیگر حصص کی آب و
ہوا تو اس کو موافق ہے۔ لیکن کلکتہ کے قرب وجوار میں یہ درخت بخوبی بالیدہ
نہیں ہوتا۔

# "کی مونتھس"

فرگ رنس انگریزی نام۔ جاپان آل اس پائس مثل آخرالذکر کے اس کا درخت بھی بدنما ہوتا ہے۔ ڈالیں ادھر اُدھر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ پھول کا رنگ باہر سے زردی مائل اور اندر سرخ شفتالو کے پھول کے برابر قد میں ہوتا ہے۔ خوشبو نہایت تیز اور خوشگوار ہوتی ہے۔ انگلستان میں عموماً دیوار سے ملا کر اس کا درخت لگایا جاتا ہے اور وسط موسم سرما میں پھول آتے ہیں۔ چند سال گذرے کہ مسٹر فارچون اس کے درخت ابتداً چین سے لائے تھے اور ایگری ہارٹیکلچرل باغات کلکتہ میں رواج دیا درخت بالیدہ خوب ہوتا ہے لیکن کلیاں نہیں لاتا۔ اور اگر کوئی کلی اتفاقیہ آئی بھی تو قبل شگفتہ ہونے کے گرجاتی ہے۔ اس کی جڑ میں خوشگوار بو ہوتی ہے۔ داب کے ذریعہ سے اس کے درخت بآسانی بڑھائے جاتے ہیں۔ اس کی ایک قسم فرگ رنس گرانڈی فلورس ہے جس کے پھول بڑے ہوتے ہیں۔

# "می ریس ٹیکا"

فرگ رنس۔ انگریزی نام۔ منٹ مگ ٹری۔ اس کا اصلی وطن مشرقی ملکا ہے۔ جنوبی ہندوستان کے بعض بعض سرد حصص میں اس کی کاشت کی جاتی ہے

پھول چھوٹے اور زرد ہوتے ہیں۔ اسکا پھول بیضاوی قریباً دو انچہ لانبا ہوتا ہے تخم بوکر درخت تیار کیے جاتے ہیں۔

میگ نی فائی کا۔ ہندوستان کے مغربی ساحل میں خودرو اس کا درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں سب سے زیادہ اونچا اور شاندار اسی کا درخت تصور کیا جاتا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں کاشت کے قابل ہوتا ہے

## "پی پی راسی"

ہندوستان کے بیلدار درختوں کی ایک بہت بڑی جنس ہے جس میں پان جسے اصطلاح انگریزی میں پی پر بی ٹل کہتے ہیں۔ اس قسم میں شامل ہے۔ لانبی سیاہ اور سفید مرچیں اس جنس کے مشہور پھل ہیں۔ اقسام ڈی کورنس ہک سل سٹم ڈیورم کیٹم۔ اور یورقائی روفائی لم خوبصورت ہوتے ہیں۔ قلم اور تخم بوکر درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

## "پی پی رومیا"[نوٹ ۱۶۰]

خوبصورت جھاڑ کی ایک جنس ہے۔ جن کے پتوں پر خوش نما چتیاں ہوتی ہیں۔ اکثر پتے اس قدر گنجان نکلتے ہیں کہ درخت کا تنہ بالکل پتوں سے چھپ

نوٹ نمبر ۱۶۰۔ پی پی رومیا کا درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ یہ درخت (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

جاتا ہے اور پتے دبیز اور پرگوشت ہوتے ہیں۔ سایہ دار مقام میں ہلکی زمین جس میں پتوں کی بوسیدہ کھاد۔ ریت۔ سیاہ مٹی اور قدرے پرانا چونا توڑ ملا کر دیا گیا ہو اور پانی کے نکاس کا معقول بندوبست بھی کیا گیا ہو تو یہ بیل خوب بالیدہ ہوتی ہے بعض دیسی اقسام بمقابلتاً ولایتی قسم بعض اقسام سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ اگر ان کو کسی لکڑی کے تختے میں کافی بھر کر نصب کیا جائے تو درخت خوب بڑھتے ہیں۔

اقسام ذیل زیر کاشت ہیں۔ اسے۔ بی نولیا۔ پتے سبز اور بھورے رنگ کے ہوتے ہیں شکل ان کی بیضاوی ہوتی ہے۔ ارگائی ریا اس کا دوسرا نام سانڈرسی۔ پتے کسی قدر بیضاوی دبیز اور بڑے ہوتے ہیں۔ چمکدار سبز سطح پر نقرئی دھاریاں خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ پراس ٹرے ٹا۔ دوسرا نام بریوی پیز ہے۔ اس کے پتلے بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی لکڑیاں بہت

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۶۔ فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں میں اگایا جاتا ہے۔ کونڈیوں میں بھی لگاتے ہیں۔ سایہ اور رطوبت پسند درخت ہے۔ اس کی دو قسمیں عیش باغ فرن گھر میں لگائی گئی تھیں اس کو ٹکٹی میں لگا کر آویزاں کرتے ہیں۔ درخت جڑ وے کے ذریعے سے بڑھاتے ہیں۔ انکے پختہ پتوں کو خالص ریت میں لگا کر گلاس ہاؤس میں رکھتے ہیں۔ جن میں جڑیں جلد آتی ہیں۔ پرورش کے واسطے۔ ریت پتی کا کھاد۔ کوئلہ کا برادہ۔ گوبر کا کھاد۔ سیاہ مٹی۔ مفید ہے۔ موسم سرما کی سردی سے اس کو بچانا چاہیے۔

ہتی ہیں - کرنیا - اس کے پتے سفید رنگ کے گنجان اور خوبصورت ہوتے ہیں -
نار موڑ تیا پتے سبز اور سفید ہوتے ہیں - ان پر خوبصورت چتیاں ہوتی ہیں -
نم موے ری ال فولیا - اس کے پودے کی ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں - یہ جملہ اقسام
بغلی جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھائے جاتے ہیں - یہ سب اقسام چھوٹے
چھوٹے گملوں معلق ٹوکریوں اور مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں
ہوتے ہیں - ان سب کے درخت چھوٹے چھوٹے اور گنجان ہوتے ہیں -

## "اِسے رِس[۱۶۱] ٹولوکیا"

انگریزی نام برتھ ورٹ یا پلی کن فلاور - اس جنس میں اکثر درختوں کے پھول
ایسے عجیب شکل و صورت کے ہوتے ہیں کہ ان کا بیان کرنا مشکل ہے - جو اقسام
زیادہ خوبصورت ہیں ان کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے -
لے بی اٹو سا بڑے پتوں کا ایک بیل دار بہت بڑھنے والا اور عموماً پایا جانے

نوٹ نمبر ۱۶۱ - اس کے درخت بیلدار ہوتے ہیں - اس کو یہاں عام طور پر گل چڑیا کہتے ہیں - اسکی
بہت سی قسمیں لکھنؤ اور سہارنپور کے باغات سے منگوا کر عیش باغ میں لگائی تھیں - اس کو محراب پر اور
اکثر زن گھر کی جالی پر چڑھاتے ہیں - پھول موسم سرما میں آتا ہے - اس درخت کو یہاں کی آب ہوا
موافق ہے درخت داب کے ذریعہ سے بزمانہ بارش تیار کئے جاتے ہیں - پرورش کے واسطے سیاہ مٹی
ریت گوبر کا کھاد - استعمال کیا جاتا ہے - جو مفید ہوتا ہے -

والا درخت ہے۔ مضبوط ٹہنیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ موسم گرما میں بڑے بڑے پھول آتے ہیں۔ جو کسی قدر ہوا بھرے ہوئے نیچے سے مثل تھیلی کے معلوم ہوتے ہیں اور اوپر کی جانب مثل ٹوپی کے ہوتے ہیں۔ زردی مائل سفید سُرخ اور بھورا چتی دار رنگ ہوتا ہے اور مثل سڑے ہوئے گوشت کے پھول بُو کرتا ہے۔

برسے زی لی ان سس۔ یہ بھی بیل دار اور بہت پھیلنے والا درخت ہے۔ اس کے پتے کسی قدر بڑے اور شکل میں انسان کے دل کے مثل ہوتے ہیں۔ زرد رنگ کے پھول آتے ہیں۔

اکیوسے نے ٹا۔ اصلی وطن ملک بنگال ہے۔ موسم گرما اور برشکال میں بڑے بڑے سبزی مائل گہرے سُرخ رنگ کے جھکے ہوئے پھول آتے ہیں۔

کودے ٹا۔ ایک قسم کا چھوٹا بیلدار درخت تقریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ اس کا تنہ نازک اور پتے سہ کونے ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں تیجی کے رنگ کا عجیب شکل کا پھول ہوتا ہے۔ تقریباً دو فٹ کے لانبے ایک دم مثل تاگے کے لٹکی ہوئی ہوتی ہے عموماً گملوں میں لگایا جاتا ہے اور پھول کے عجیب الشکل ہونے کے باعث برآمدوں میں لوگ اس کے گملوں کو رکھتے ہیں۔

جائی گس۔ اس کے پھول میں بدبو ہونے کے باعث اسے باغات کے کونوں اور گوشوں میں جگہ دی جاتی ہے۔ اور اس درخت کا پھول بہ نسبت دیگر اقسام کے پھولوں کے بہت بڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ انہیں وجوہ سے اس کا درخت مشہور ہے۔

اِس کے پھول بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور قریباً تین فٹ لانبی دُم ہوتی ہے
چتیاں سُرخ ہوتی ہیں۔ عاماً ارغوانی اور بھورا رنگ پھولوں کا ہوتا ہے۔ داب کے ذریعہ
سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اقسام ذیل کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے اور
یہ اقسام خوبصورت بھی ہوتی ہیں۔ سائی نو۔ گولڈائی نا۔ دو کارٹ ریائی۔ آر فی تھوسی فیلا۔
اسے لی گنس۔ اور رسے ڈی کیولا۔

## "نی پن تھز" [۱۶۲]

انگریزی نام پچر پلانٹ۔ اس درخت کے اکثر اقسام کا وطن جزایر ہند ہے اور
اگرچہ وقتاً فوقتاً باغات کلکتہ میں اُن کو لاکر لگایا گیا ہے لیکن وہاں کی آب وہوا
شاذونادر اُن کے موافق ہوتی ہے۔ اِن کے پھول چھوٹے اور غیر مرغوب ہوتے
ہیں۔ اِن کی خوش نمائی صرف پتوں کی ہے۔ وہ عجیب شکل کے ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۶۲۔ اِس وقت تک نی پن تھز کی کاشت یہاں نہیں کی گئی تھی۔ البتہ میں نے اِس کی
دو قسمیں اوٹاکمانڈ سے منگواکر باغ حیات افزا میں لگائی تھیں۔ لیکن درخت موسم گرما میں آئے تھے سفر ریل
میں ان کو بہت نقصان پہونچا۔ میرے پاس خراب حالت میں پہونچے۔ بہت کچھ غور کی گئی مگر نہ بچے ضائع
ہوگئے۔ یہاں کی آب وہوا کے لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر اس کے درخت لگائے جاویں تو
ضرور ہوں گے۔ گلاس ہاؤس اس کے لئے مفید ہوگا۔ پرورش کے واسطے۔ ریت پتی کا کھاد
اسپاہنی مفید ہے۔

بعض پتے دُم دار ہوتے ہیں۔ اور اُس دم کے سرے پر اکثر ریزہ یا ایک پتہ ہوتا ہے۔ اور بعض درختوں کے پتوں کا رنگ نہایت شوخ اور خوش نما ہوتا ہے۔ اس کے درخت مرطوب آب و ہوا میں جہاں کا ٹمپریچر شہرسے پچاس ۵۰ درجہ تک موسم سرما میں ہو جاتا ہے۔ خوب بالیدہ ہوتے ہیں اگر مساوی الوزن پتوں کی کھاد۔ تالاب کی سڑی ہوئی مٹی اور کائی ملا کر معلق ٹوکریوں میں لگایا جاوے۔ تو بخوبی بالیدہ ہو کر بہت خوش نما ہوتا ہے قلم۔ داب اور تخم کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

ڈس ٹل سے تے ریا۔ اصلی وطن ملک سنگاپور ہے۔ اس کے پتے کے سرے جو آب خوردہ ہوتا ہے وہ شکل ڈھول کے گول ہوتا ہے اور رنگ اس کا شکل تیزی کے ہوتا ہے۔ کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کا ایک درخت تھا جو جعفریوں پر چڑھا دیا گیا تھا۔ اور ایک بڑے درخت کے سایہ میں زمین پر لگا ہوا تھا۔ کچھ دنوں تک تو خوب بڑھتا رہا۔ لیکن دفعتاً خشک ہو کر ضائع ہو گیا۔ اقسام ذیل یعنے۔ گراسلس۔ بے نس۔ میڈاگاس۔ کے ریانا۔ رت فے سیانا۔ ان سگ نس۔ اور سپی ڈسے نیائی۔ کے درخت خس پوش پودہ خانوں میں پائے جاتے ہیں اور بخوبی بالیدہ ہوتے ہیں یورپ میں پیوند کر کے اقسام ذیل حاصل کی گئی ہیں۔ جو خوبصورت ہوتی ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ تار تھیانہ۔ ٹروب رومیکوسے ٹا۔ ماسٹر سیانا۔ ہیں۔ علاوہ ان کے دیگر اقسام میں پیوند کر کے نفیس اقسام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے پہاڑی علاقوں میں شیشہ دار مکانوں میں ان کی کاشت کرنی چاہیے۔

سدابہار اور بیلدار قسم ہندوستان میں صرف ایک ہے جس کا نام حسن یانہ ہے
تقریباً تیس اقسام اس کی ہیں اور سب جزائر میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

## "پولی گونم"

پالی گونم۔ طویل القامت درخت ہے۔ اس میں پتے بہت ہوتے ہیں۔ اصلی وطن ملک میسور کی پہاڑی علاقہ ہیں۔ موسم سرما میں گنجان گچھوں میں چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے بکثرت پھول ہوتے ہیں۔ اس کا درخت بدرجہ غایت خوبصورت اور خوشگوار ہوتا ہے علی الخصوص موسم گرما آتے آتے پتوں کا رنگ خزاں والی سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ کیاریوں اور تختوں کے حاشیوں پر اس کے درخت اس لئے نہیں لگاتے کہ بہت دور تک پھیل جاتا ہے۔ اور تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں تالابوں اور چشموں کے کنارے ذیل کی خوبصورت اقسام لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ کس پی ڈے ٹم۔ نی لی فارمی۔ ویری گے ٹم۔ اور شش لی نس۔ ہیں۔ قلم اور جڑوں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

# کاک کو لوبا[۱۶۳]

انگریزی نام سی سانڈگرپ۔ میکروفائی لا۔ مسٹر کرٹس بیان کرتے ہیں کہ اس کے درخت میں صرف ایک تنہ ہوتا ہے۔ درخت شاندار اور سیدھا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے بڑے۔ لمبائی میں ایک فٹ سے زائد ہوتے ہیں۔ اوپر کی جانب درخت گاؤ دم ہوتا ہے۔ اور تمام تنہ پتوں سے بھرا رہتا ہے اور چوٹی پر ایک شاخ پھولوں کی ہوتی ہے۔ جن کی پنکھڑیاں ڈنڈیاں اور اندرونی حصہ شوخ سرخ رنگ کے نہایت خوشنما ہوتے ہیں۔

کلکتہ بوٹانی کل گارڈنس میں اس کے چند درخت پائے جاتے ہیں۔

سپلے ٹی کلے ڈا خوب بالیدہ ہونے پر اس کا بہار نہایت خوش نما ہوتا ہے۔ اس کا درخت پتوں کے عمدہ ہونے کی وجہ سے مشہور ہے اور مثل چھوٹے انگور کے اس میں پھل آتے ہیں۔

ٹوڈینی نے را۔ اس نفیس قسم کو جزائر ہند سے لاکر رواج دیا گیا ہے۔

---

نوٹ نمبر ۱۶۳۔ کاک کولوبا۔ کا درخت میں نے کلکتہ سے منگوا کر باغیچہ میوزم میں لگایا ہے۔ اس درخت کے پتے گول چکنے موٹے ہوتے ہیں۔ ابھی درخت چھ فٹ بلند ہوا ہے۔ آئندہ اس کی پوری کیفیت معلوم ہوگی۔ یہ درخت یہاں کے میدانی مقام میں اچھی ترقی کرے گا۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ گوبر یا لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔

# "این ٹی گونن"[۱۶۴]

لیپ ٹوپس۔ جزیرہ سینٹ ونچنٹ کا ایک بیلدار درخت ہے۔ حال میں اس کو رواج دیا گیا ہے۔ خوبصورت ہلکے گلابی پھولوں کے گچھے موسم برشگال و سرما میں بکثرت ہمیشہ آیا کرتے ہیں۔ اس کی ایک سفید پھول کی ایک قسم زیر کاشت ہندوستان میں ہے۔ موسم برشگال میں تخم بو کر قلمیں لگا کر اور دابہ کرکے درخت تیار کئے جاتے ہیں۔ ان سگنی۔ زمانہ حال کی ایجاد ہے۔ ہر لحاظ سے مثل آخر الذکر کے اس کے درخت ہوتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اس کے پھول کا رنگ بہت ہلکا ہوتا ہے اور درخت زیادہ بڑا نہیں ہوتا۔

# لی ڈن برجیا

روزیو اسے نیا۔ وسط امریکہ کا ایک بیلدار جھاڑ ہے۔ جس کو حال ہی میں رواج

---

نوٹ نمبر ۱۶۴۔ یہ درخت بیلدار سدا بہار ہے۔ پھول گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ تخم پیدا ہوتا ہے۔ بارش میں تخم ریزی کرنے سے درخت تیار ہوتے ہیں۔ جڑ وے کے ذریعے سے بھی درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ موسم سرما میں پوری بہار ہوتی ہے۔ گرمی کے زمانہ میں آبپاشی اچھی طرح پر کرنا چاہئے یہ بیل اس قابل ہے کہ اس کو فرن گھر پر چڑھائیے۔ بیلیں ہلکی ہوتی ہیں۔ فرن گھر کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ یہ بیل یہاں زمانہ قدیم سے ہے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا کھاد مفید ہے۔

دیا گیا ہے۔ پتے نسبتاً بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اُن کا بالائی رنگ زمردی اور نیچے کا رنگ خوش گلابی مخملی ہوتا ہے۔ پُرانی بوسیدہ گوبر کی کھاد اور پتوں کی مجتمع کھاد اور باغیچہ کی سیاہ مٹی تھوڑی ملاکر اس کو لگایا جاوے تو درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے معتول پاس پانی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ موسم برشگال میں قلمیں لگاکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

۱۶۵ نوٹ

# "ری وی نا"

ریوینا۔ ایک قسم کا جھاڑ ہے جو پیٹانی کل کا ہو لس میں اکثر خودرو پیدا ہوتا ہے اکثر اوقات چھوٹے چھوٹے پھلوں سے لدا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی ایک قسم ہیوملس ہے۔ یورپ میں بلڈ بیری کے نام سے مشہور ہے۔

---

نوٹ نمبر ۱۶۵۔ یہ درخت چار فیٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے درخت کو کونڈیوں میں لگاکر آرائش کے کام میں لاتے ہیں۔ اس کا درخت بحال زمین میں زوددار ہوتا ہے۔ درخت تخم کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ اس درخت میں سرخ پھلوں کا گچھا نکلتا ہے جو نہایت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ پھل کی شکل مثل پختہ مکوہ کے پھل کے ہوتی ہے۔ اوّل یہاں اس درخت کی کچھ قدر کی جاتی تھی جب کثرت ہوگئی تو پھر باغ میں لگانا چھوڑ دیا گیا۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔

# "اٹری پلکس"

نموبے ریا۔ یہ اور دیگر چند اقسام کی کاشت پتوں کے اعتری اور دانہ دار ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ ملک آسٹریلیا کے شور جھیلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پتے خوش نما ہوتے ہیں۔ تخم بوکر اور قلمیں لگاکر درخت بڑھاتے جاتے ہیں۔

# [۱۶۶] "گم فری نا"

گلوبوسا۔ انگریزی نام۔ گلوب امرانتہ۔ یعنے گل مخمل۔ ہمارے ہندوستانی باغات کے بہت زیادہ قابل توجہ اور بلا نگہداشت کے بھی قایم رہنے والے درختوں میں سے ہے سرخ نارنجی اور سفید پھولوں سے تمام موسم برشکال لدا رہتا ہے۔ جون کے مہینہ میں اس کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ مختلف رنگ کے تخم یک جا

نوٹ نمبر ۱۶۶۔ گم فری نا ایک موسمی پھلوار ہے اس کی دو قسمیں یہاں باغات میں موجود ہیں۔ ایک کے پھول کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ دوسرے کے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے آغاز موسم بارش میں تخم ریزی کرتے ہیں۔ موسم سرما میں بہار رہتی ہے۔ گرمی کے موسم میں درخت ضایع ہوجاتا ہے۔ تخم پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کو جمع کرتے ہیں جو آیندہ تخم ریزی کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ اس کے پھول زیادہ تر یہاں ہار بنانے کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ ہاروں میں اسکے پھول کی لڑ لگاتی ہیں اسکے درخت کو گرد پٹی کل میں یا قطار کی صورت میں لگائے تو زیادہ مناسب ہے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

مخلوط اگر بوئے جائیں تو بہت عمدہ معلوم ہوتے ہیں۔

# "اسٹے ماران تھس"[۱۶۷]

ٹرائی کالر۔ یہ ایک موسمی جھاڑ ہے۔ جو اپنے پتوں کے پتی دار ہونے کی وجہ سے مشہور ہے بعض کی چتیاں سرخ اور بعض کی سفید ہوتی ہیں۔ میدانی علاقوں میں برسات اور پہاڑی میں جون تخم ریزی کا زمانہ ہوتا ہے۔ ایک دو تختے جن میں دو۔ دو۔ چار چار سے زیادہ درخت نہ ہوں۔ بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اگر تختوں و کیاریوں میں زیادہ درخت لگائے جاویں تو بدنما معلوم ہوتے ہیں۔

کاڈے کس۔ انگریزی نام۔ ٹولائیز بلیڈنگ۔ انگریزی باغات کا مشہور عام درخت ہے۔ اس کے پھول کی ڈالیاں لانبی ہوتی ہیں اور پھول لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ سرخ یا زرد رنگ کے پھول آتے ہیں۔ آغاز بارش میں تخم بوکر درخت

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۶۶۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی یہ کا سڑا ہوا کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۶۷۔ یہ بھی موسمی درخت ہے۔ انکی تخم ریزی آخر موسم گرما میں کی جاتی ہے۔ اسکی کئی قسمیں یہاں باغات میں موجود ہیں پتوں سے خوش نمائی حاصل ہوتی ہے۔ موسم بارش اسکے بہار کا زمانہ ہے موسم سرما میں اس کے پتوں پر خزاں آجاتی ہے۔ پتے رفتہ رفتہ بدنما ہو جاتے ہیں۔ بعدہٗ درخت ضائع ہو جاتے ہیں۔ تخم نکال کر حفاظت سے رکھتے ہیں۔ جو آئندہ تخم ریزی کے کام آتے ہیں۔ پرورش کے واسطے۔ سیاہ مٹی۔ ریت۔ گوبر کا کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔

تیار جاتا ہے۔

ہائی پوکان ڈری یا کس۔ انگریزی نام پرنسس فیدر۔ اس خوش نما موسمی درخت کا تنہ شوخ سُرخ رنگ کا ہوتا ہے اور چوٹی پر مثل کلغی کے پھول آتے ہیں۔ اُن کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ پتے بھی ہم رنگ تنے کے ہوتے ہیں۔ شروع بارش میں تخم بوکر درخت تیار کیے جاتے ہیں۔

سے لی سی نولی ئیس۔ یہ خوبصورت قسم ہے اس کا درخت تین فٹ یا کچھ زائد بلند ہوتا ہے۔ مثل کلغی کے اس کی لانبی اور پتلی پتیاں لٹکی ہوئی ہوتی ہیں چمکدار نارنجی سرخ رنگ ہوتا ہے۔ دیگر خوبصورت اقسام یہ ہیں۔ مے لن کولی کس ریوبر۔ اِٹ رو بیر پورُی یم تے نس۔ اِس پی سی او سس یورُی لیس۔ اور ہنڈ رائی ہیں۔

## ”سی لوسیا“[۱۶۸]

کرس ٹے ٹا۔ انگریزی نام۔ کاکس کومبہ۔ یعنے گل کیس۔ اِس خوبصورت موسمی

نوٹ نمبر ۱۶۸۔ اس درخت کو یہاں مرغ کیسر کہتے ہیں۔ شروع موسم بارش میں تخم ریزی کرتے ہیں موسم سرما میں بہار ہوتی ہے۔ یہ موسمی پھلوار ہے۔ اس کا درخت موسم گرما میں ضایع ہو جاتا ہے۔ تخم جمع کرلیے جاتے ہیں جو آیندہ تخم ریزی کے کام آتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی لید یا گوبر کا کھاد قدرے ریت استعمال کرنا چاہیے۔ اس درخت کی کئی قسمیں یہاں باغیچہ احمد آباد و باغیچہ میوزیم میں موجود ہیں۔ اس کو گروپ یا قطار کی صورت میں لگا دے تو خوش نما معلوم ہوتا ہے۔

بلسن کے متعدد اقسام ہندوستان میں پائے جاتے ہیں ملک دکن اور میسور کی آب وہوا
اور سرزمین ان کے پورے طور پر بالیدہ ہونے کے لئے بہت موافق ہوتی ہے۔
بڑے بڑے پھول مختلف رنگ کے مثلاً نارنجی زرد۔ اور سرخ پھولوں کی نمائش
میں اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ گملوں میں اگانے کے لئے ابتدا زیادہ کھاد دے کر تخم
بو دیا جائے۔ اور جب پودے ایک ایک بالشت کے ہو جائیں تو اوکھاڑ کر بالو دار مٹی میں
نصب کر دیا جائے۔ تو درخت خوب بالیدہ ہو کر حسب خواہ پھول لاتا ہے۔ جون سے نومبر
تک ایک ایک ماہ کا وقفہ دے کر تخم بونا چاہیے۔

## ”آئی ری سینی“[۱۶۹]

خوبصورت پتوں والی گھاس ہے اور کیاریوں میں اگانے کے لئے بہت موزوں
ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی بہت ملایم ہوتی ہے اور قلمیں آسانی سے لگ جاتی ہیں۔
اس کے درخت میں مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ گہرا کہربائی اور شوخ سرخ اور چمکدار
نارنجی ہوتا ہے اس کے پھول کچھ خوبصورت نہیں ہوتے۔ اس لئے توڑ ڈالے جاتے

نوٹ نمبر ۱۶۹۔ یہ موسم سرما کی پھلواری ہے یہ کئی رنگ کی ہوتی ہے۔ خاص کر اس کی وہ قسم
جو سفید پھول دیتی ہے نہایت خوش نما ہوتی ہے۔ اس کی بہار آخر موسم سرما میں ختم ہو جاتی ہے۔
اس کو لان کے اوپر کیاریوں میں بھر کر لگاتے ہیں تو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ تخم بھی پیدا ہوتے ہیں۔
پرورش کے واسطے سیاہ مٹی گوبر کا کھاد استعمال کرنا چاہیے۔

ہیں۔ درخت بلا کسی نگہداشت کے بھی بالیدہ ہوتا ہے۔

ایسے کیومی نے ٹا۔ رنگ اور اوصاف میں مثل آخر الذکر کے ہوتا ہے۔ پتے بڑے اور کسی قدر نوکدار ہوتے ہیں۔

لینڈے نیانی۔ درخت بہت سیدھا بالیدہ ہوتا ہے۔ پتیاں پتلی اور نشتر نما ہوتی ہیں۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ پھول کے ٹین میں اس کی پتیاں بہت خوش معلوم ہوتی ہیں۔

یوریوری ٹی کیوبے ٹا۔ درخت چھوٹا اور خوبصورت ہوتا ہے۔ پتیوں کی رگیں سُرخ ہوتی ہیں۔ اور سطح پر سُنہرا اجال ہوجاتا ہے۔ ایک قسم ہربس ٹی آئی بھی ہے۔ یہ بھی مختلف اللون ہوتی ہے تمام اقسام خوش نما ہوتی ہیں۔

# "آل ٹرنانٹ ھیرا"

ملک بریزل کی ایک جنس ہے۔ اس کے درخت چھوٹے ہوتے ہیں پتوں کی

نوٹ نمبر ۱۷۰۔ اس کے درخت یہاں چھ انچ تک بلند ہوتے ہیں۔ یہ کئی رنگ کا ہوتا ہے۔ یہاں پر زرد اور سُرخ رنگ والی قسمیں موجود ہیں۔ اس کی بہار پختہ ہوتی ہے۔ روشوں اور کیاریوں کے کناروں پر بغرض خوش نمائی لگاتے ہیں۔ یہاں اس کو عام طور پر سُرخ بھاجی کہتے ہیں۔ اس کی یہاں پر بھاجی پکا کر کھاتے ہیں۔ موسم گرما میں ہر روز آبپاشی کرنا چاہیئے۔ ورنہ درخت ضایع ہوجاتے ہیں۔ اس کے درخت قلم کے ذریعہ ست ہر موسم میں بڑھائے جاسکتے ہیں۔ (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

خوش نمائی اور خوش رنگ ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔ مختلف رنگوں کی پتیاں ہوتی ہیں
بعض سرخ گلابی اور زرد۔ اور ہندوستان کے باغات میں تختوں اور کیاریوں کے حاشیوں
لگائے جاتے ہیں اور اس کے واسطے بہت موزوں ہے۔ قالین نما تختوں اور کیاریوں کے حاشیے
میں بعض اوقات سے ہوتی ہے۔ تخفیف کاشت ابھی نہ ہو پائی۔ بونے کے لئے کافی
ہوتی ہے۔ اوائل بارش میں ایک قسم کی نیز بہت ملتی ہے۔ رہتا ہے پیڑوں کے ذریعے
باسانی بڑھائی جاسکتی ہے۔ اقسام ... باقی ... اس ... ٹما اور
ٹرانی کلر۔ ہندوستان کے باغات میں پائی جاتی ہیں۔

## "اِی رُوَا"

ہندوستان کی ایک بہت پستہ قامت گھاس ہے۔ باغات کے لئے زیادہ
موزوں نہیں ہوتی۔ اس کی ایک قسم جاپانی کا اور علاوہ اس کے دو ایک اور قسمیں
مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتی ہیں۔ گلابی رنگ کے
پھول والے درختوں کے محاذ میں خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔

## "اے کی ران تھز"

ایلوپی کیوڑو آئیڈے ڈیز غالباً جنس اس پیڑ کی ایک قسم ہے۔ درخت چھوٹا

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۔ پرورش کے واسطے ریتلی مٹی۔ قدرے کھاد استعمال کرنا چاہیے۔

ہوتا ہے اور مثل لومڑی کی دُم کے ان کی ڈالیوں میں پھول بکثرت ہوتے ہیں۔
گلدستوں میں بہت خوش نما معلوم ہوتی ہے۔ تخم کو کراس کے درخت تیار کئے جاتے ہیں

## "ڈی رن جیا"

ہن لوسی اوآئی ڈیز۔ ایک قسم کا پستہ قامت جھاڑ ہے۔ جو سرخ رنگ کے چھوٹے
چھوٹے پھلوں کی وجہ سے باغات میں بعض لوگ لگاتے ہیں اس کا جھاڑ بنایا جاتا ہے

## "بوگین ویلیا"

جنوبی امریکہ کی ایک مشہور جنس ہے جس کے درخت بیلدار ہوتے ہیں۔ قریب
قریب اس کی تمام اقسام ہندوستان کے باغات میں بخوبی بالیدہ ہوتی ہیں۔
اس پک ٹے بلس۔ اس کا درخت بڑا اور خاردار ہوتا ہے۔ اگر درخت بڑا نہیں

---

نوٹ نمبر ۱۷۱۔ یہ درخت بیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کی تراش خراش ہوتی رہے تو مثل درخت کے
معلوم ہوتا ہے۔ اس کا درخت بہت جگہ گھیرتا ہے۔ اگر لان پر لگایا جاوے تو خوبصورت گروپ تیار ہوتا ہے
عام طور پر یہ درخت مثل بیل کے دیواروں پر بڑے درختوں پر منڈوں پر چڑھایا جاتا ہے۔ اس کی
دو قسمیں یہاں بھوپال میں موجود ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا اس کے بالیدہ ہونے کے لئے مفید ہے۔
اس کے پھولوں سے زرد رنگ کا زیرہ برآمد ہوتا ہے۔ اس کو جمع کرتے ہیں۔ اور جوش دے کر کپڑا
رنگتے ہیں جو بادامی رنگ کا ہو جاتا ہے۔ اس کے درخت یہاں باغات میں موجود ہیں۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ ۴۱۶)

ہوتا ہے تو مضبوط جعفری کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اس کی ہاویان کو
کسی دوسرے درخت پر چڑھا دیا جائے تو اس کا درخت اپنے طور پر خوب پھیلتا ہے۔ اگر اس کو
نصب کر کے اسکی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور کوئی نگہداشت وغیرہ نہ کی جائے تو تھوڑے
دنوں کے بعد بہت پھیل جاتا ہے۔ اس کا درخت اُسی زمانہ میں خوبصورت معلوم ہوتا ہے
جب اوس میں بکثرت چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے پھول فروری سے مارچ تک کھلتے ہیں۔
تخم بو کر اور دابہ کر کے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام جوزے فاگس ٹا ہے۔

لاٹی ریٹا۔ عموماً پائی جانے والی قسم میں سرخ رنگ کی کلیاں بکثرت آتی ہیں۔
سابقہ قسم میں سال میں صرف ایک بار پھول آتا ہے اور قسم ہذا سال میں تین بار پھولتی
ہے۔ تخم بو کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

گلبیرا۔ اس کی پتیاں چکنی ہوتی ہیں۔ سال میں تین مرتبہ زائد پھول آتے ہیں۔
دابہ اور تخم کے ذریعہ سے درخت با سانی بڑھا سکتے ہیں۔ اس پی سی اُونسا۔ فل گنس۔ اور
اس ہاین ڈرتس کی کاشت ہندوستان کے باغات میں عموماً کی جاتی ہے۔ تمام
اقسام دابہ کے ذریعہ سے اور معدودے چند تخم بو کر بڑھائے جاتے ہیں۔ اگر طریق معقول
ان کی کاشت کی جائے تو بہت کارآمد باگڑ یا ٹٹی تیار ہو جاتی ہے پتوں کے گنجان اور
خاردار ہونے کی وجہ سے کوئی چیز اُن کو پھاڑ کر داخل نہیں ہو سکتی۔ سفید پھول والی قسم

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۔ ا۔ درخت دابہ کے ذریعہ سے برسات میں تیار کئے جاتے ہیں پرورش کے
واسطے ریتلی مٹی۔ گوبر یا لید کا کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔

باغات میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتی ہے۔

## "پی سونیا"

آل بیا۔ انگریزی۔ سے ٹوس ٹری۔ ایک قسم کا جھاڑ ہے جو جزائر انڈمن میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ وہاں خودرو اور جنگلی ہوتا ہے۔ سمندر کی ہوا بخوبی بالیدہ ہونے کے لئے بہت ضروری ہو ہندوستان کے مشرقی اور مغربی ساحل پر بکثرت ہوتا ہی۔ ان مقامات میں اس کے گنجان درخت جو ہم رنگ درختان کاہو کے ہوتے ہیں۔ بہت خوش گوار معلوم ہوتے ہیں۔ علاقہ مدراس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہی کہ کلکتہ کی آب وہوا بادہ سرد ہونے کی وجہ سے اس کے پتوں میں گہری سبزی جیسی ہونی چاہئے نہیں ہوتی۔ علاقہ بمبئی میں اکثر اس کی کاشت بڑے بڑے ٹب میں کی جاتی ہے اور موسم سرما میں اُن کو اوٹھا کر برآمدوں کے سایہ میں رکھدیا جاتا ہے۔ تخم اور قلمیں لگاکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## "می رابلس"[۱۷۲]

جلاپا۔ انگریزی نام مارول آف پیرو یا فورا و کلاک پلانٹ۔ ایک قسم کا درخت ہے

---

نوٹ نمبر ۱۷۲۔ میرابلس کو یہاں عام طور پر گل عباس کہتے ہیں۔ یہ درخت گھوروں پر بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے اس کی افزائش کے لئے نرم ریتلی مٹی مفید ہوتی ہے یہ درخت گانٹھ دار ہوتا ہے۔ بارش میں اس کی گانٹھیں پھوٹتی ہیں۔ درخت پانچ فیٹ سے زیادہ بلند ہوجاتا ہو (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

جسکی جڑیں کانٹے دار ہوتی ہیں درخت بڑا ہوتا ہے۔ اور تقریباً تمام ہندوستان کے باغات میں
عموماً بالیدہ ہو سکتا ہے۔ ہمیشہ چھوٹے سفید نارنجی عنابی اور سرخ رنگ کے پھول آتے رہتے ہیں۔
بعض کے دھاریدار اور بعض کے چتی دار ہوتے ہیں۔ اسکے درخت میں بیج بکثرت آتے ہیں اور
اسکے درخت خود رو ہوتے ہیں مثل ڈہلیا کے اسکی گانٹھیں موسم سرما میں کھاڑکر بو میں گاڑ بھی جاتی ہیں

لانگی فلورا۔ اس کے پھول سفید ہوتے ہیں جن کی ڈنڈیاں چار سے پانچ انچہ تک
لانبی ہوتی ہیں۔ اور نارنگی اور اہل یوروپ کے پھولوں کی ملی ہوئی خوشبو کی ایسی تیز
خوشبو آتی ہے۔ ڈاکٹر رو برٹ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ چند سال پہلے۔ کلکتہ بوٹانی کل
گارڈنس میں۔ اس کا درخت تھا۔ لیکن پھول کبھی نہیں لایا۔

نل ٹی فلورا۔ اس خوش نما قسم میں بکثرت شوخ سرخ رنگ کے پھول آتے
ہیں یہ قسم پہاڑی علاقوں کے لئے بہت موزوں ہوتی ہے۔ اس کے درخت
بیند ضائع نہیں ہوتے اور زمین سے چار فٹ تک بلند ہوتے ہیں۔ حاشیوں پر اس کے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲ سے ا۔ اس درخت میں شام کے وقت پھول کھلتے ہیں یہ کئی رنگ کا ہوتا ہے۔
وہ قسم جس میں سرخ پھول آتا ہے۔ اوس میں خوشبو ہوتی ہے زمانہ بارش شام کے وقت جبکہ ابر محیط
ہوتا ہے اس درخت کے پھول کھلے ہوئے نہایت خوش نما معلوم ہوتے ہیں یہاں کی آب ہوا
اس کے بالیدہ ہونے کے واسطے مفید ہے۔ درخت گانٹھوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔
اگر اس کے درختوں کو لان کے اوپر کیا۔ یوں میں بھر کر لگایا جاوے تو زیادہ مناسب ہوگا موسم گرما
کی دھوپ اس کو نقصان پہنچاتی ہے۔ روزمرہ آبپاشی کرنا چاہیے تاکہ درخت (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

درخت لگے ہوئے بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔

## اب رُونیا۔

اُم بل لیٹا۔ انگریزی نام سینٹ ورنیا۔ ایک قسم کا بہت خوبصورت گملے کا درخت ہے گُول اور خوشبودار پھول مثل ورنیا کے پھول کے آتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر میں تخم بویا جاتا ہے۔ اور پہاڑی علاقوں میں مارچ میں اور فروری و جون تک خوب آجاتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں موسم گرما کے شروع ہوتے ہوتے درخت ضائع ہوجاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے پودھوں کو رس دار ہونے کی وجہ چڑیوں سے بچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہلکی اور بالوملی ہوئی مٹی چوڑے ظرف آٹھ انچ گہرے میں بھر کر اس کو نصب کیا جائے تو خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ قسم اسے ری سنے رنیا۔ کے پھول زرد رنگ کے ہوتے ہیں اور مثل شہد کے اُن میں بُو ہوتی ہے۔ اور قسم ٹرگ رنس کے پھول سفید اور پُل شلا کے گلابی ہوتے ہیں۔

## پلاَنْ ٹے گُو

پرنسے نزی لی آن سیس۔ ایک قسم کا پستہ قامت جھاڑ ہے۔ شاذ و نادر کلکتہ

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۲۔ سبز و شاداب رہیں۔ پرورش کے واسطے نرم زمین ہونی چاہئے۔ سیاہ مٹی۔ قدرے ریت گوبر کا بالیدہ سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔

یونانی گل کا ڈلس میں اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ کچھ خوبصورت نہیں ہوتا۔
اور نہ کوئی نباتاتی خاص صفت اس میں پائی جاتی ہے۔ اس کی ایک قسم کا نام
ٹ یر پلان ٹے ٹوٹ ہے۔ تمام ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے۔ اور دوا استعمال کی جاتی ہے

## ''اوسی مم''[173]

ہندوستانی نام تلسی۔ ایک قسم کا کثیرالاوراق پستہ قامت پودا ہے علاوہ پھولوں
میں ایک خاص خوشبو ہونے کے اور کوئی وجہ نہیں کہ باغات میں اس کو جگہ دی جائے اس
میں بیج بکثرت آتے ہیں اور انہیں کو بو کر درخت بآسانی بڑھائے جا سکتے ہیں۔
بنگ ٹم ہاس کا درخت چھوٹا پتیوں اور تنہ کا رنگ مائل ہوتا ہے پھول بھی چھوٹے چھوٹے
سرخ رنگ کے ہوتے ہیں تمام ہندوستان میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اور اہل ہنود اس کو نباتات
میں مقدس سمجھتے ہیں۔ دو ایک فصل کے بعد یہ بہت تکلیف دہ ہو جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ اس کے
بیج زمین میں گرتے ہیں اور ہوا سے اڑ کر دور تک پھیل جاتے ہیں۔ اور دوسری فصل میں
تو دو دو صد ہا درخت ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ باغات میں اس کو لوگ نہیں لگاتے اور مالی لوگ

---

نوٹ نمبر ۱۷۳۔ اوسی مم تلسی کے درخت کو کہتے ہیں۔ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ تلسی کے
درخت کو ہنود متبرک جانتے ہیں اور پوجا کی جگہ کے قریب لگاتے ہیں۔ اس کو باغات میں نہیں لگاتے۔
یہ درخت چنداں خوبصورت نہیں ہوتا ہے۔ اس کے درخت قلم اور تخم کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے
ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ تھوڑے ریت گوبر کا کھاد مفید ہے۔

بوجہ اِس تقدس کے اوس کے درختون کو اُکھاڑ پھینکنے سے اجتناب کرتے ہیں۔

بی سی لی کم۔ انگریزی نام۔ بے سِل ہندوستانی نام گلال تلسی۔ اس کے پتے کسی قدر بڑے لانبے نوک دار مثل برچھی کے ہوتے ہیں۔ اور پتوں کا رنگ چمکدار سبز ہوتا ہے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔

دِی ری ڈی۔ مغربی افریقہ سے یہ قسم حال میں لائی گئی ہے۔ وہاں اسکا نام مس کیٹو پلانٹ ہے۔

## ”مے لِس سا“

آقی سی نلِس۔ انگریزی نام۔ بام ہے۔ یہ خوش نما گملوں میں لگائے جانے والا جھاڑ ہندوستان کے سرد حصص میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔

## ”آرتھو سی فن“

اِن کر دِس۔ کثیر الاوراق۔ پستہ قامت جھاڑ ہے۔ موسم گرما میں پھول آنے پر نہایت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ پھول گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور لانبی ڈالیوں میں آویزاں بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ تخم بوکر اور قلمیں لگا کر یہ جنس بڑھائی جاتی ہے۔

اس ٹامی فی اس۔ ایک قسم کا بہت دلفریب اور پستہ قامت جھاڑ ہے جو جون میں

کلیاں لاتا ہے پھولوں کا رنگ کہ بانی ہوتا ہے۔ اور ان کی اپنی اپنی پنکھڑیاں لٹکی ہوئی عجیب شکل کی ہوتی ہیں تخم بوکر تیار کئے جاتے ہیں۔

## پیلک ٹرمن تھس

انڑوسٹ ڈی اس۔ انگریزی نام ٹیرو ایئنڈ تھ ایٹ۔ ایک قسم کا چھوٹا اور زیادہ پھیلنے والا بوٹا ہے۔ ادنیٰ قسم کے گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں۔ پتے دبیز ہونے کی وجہ سے کسی قدر دلفریب پودا ہوتا ہے ان میں ایک قسم کی تیز خوشبو ہوتی ہے۔ ہر ٹکڑا گاڑ دینے سے لگ جاتا ہے۔

## پیلی رلا

نت کی نن سس۔ اس کے پھول ادنیٰ قسم کے ہوتے ہیں پتوں کے برنجی سُرخ رنگ ہونے کے سبب سے قالین نما کیاریوں میں لگاتے ہیں۔ پتے انیچے ہوئے اور کنگار دار ہوتے ہیں۔ تخم بوکر یہ موسمی پھیاڑ سالانہ تیار کیا جاتا ہے اور دیگر شروع اور

نوٹ نمبر ۱۷۴۔ یہ موسمی پھیلوار ہے موسم سرما میں پھول آتے ہیں میں نے اس درخت کو ابتدا پھولا ہوا۔ پٹنا اسپرس گارڈن میں دیکھا تھا۔ اس کو کیاریوں میں ضرور لگانا چاہئے۔ خاص کر اس کی وہ قسم جس کا پھول سفید ہوتا ہے وہ کسی قدر خوبصورت ہے۔ اس کے درخت تخم ریزی کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ گوبر کا کھاد۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

نمایاں رنگ والے۔ درختوں کے ساتھ لگا ہوا بہت خوش معلوم ہوتا ہے۔

## "کولی اس"[175]

یہ ایک مشہور جنس پودھوں کی ہے۔ جو بدرجہ غایت اپنے پتوں کی خوش نمائی کے لئے مشہور ہے بغرض زینت باغ (اور علی الخصوص بڑے بڑے تختوں میں اس کے بہت سے درخت ایک خوش نما منظر بناتے ہیں) یہ قسم بے نظیر ہوتی ہے۔ اسکے پتے دندانے دار ہوتے ہیں اور مختلف رنگوں کا اجتماع پتوں میں بیان سے باہر خوش نما اور دلفریب معلوم ہوتا ہے۔ سو قسم سے زائد زیر کاشت ہیں اور جملہ اقسام پیوند کے ذریعہ سے حاصل کی گئی ہیں۔ اگر منتخب اور جدیدہ اقسام کا عمدہ ذخیرہ تیار کرنا ہو تو اس کے بیج کسی معتبر انگریزی تخم فروش سے منگانا چاہیئے۔ ایک مرتبہ بیج بوکر درخت تیار کرنے کے بعد مزید درخت موسم برشکال

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۴۔ یالید کا سڑا کھاد مفید ہے۔ اور اس کی دیگر اقسام بمقابلہ سفید کے چنداں خوبصورت نہیں ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۷۵۔ یہ درخت آرائشی ہے۔ سایہ کو پسند کرتا ہے۔ خاص کر اس کو روشن فرن گھر میں اور گلاس ہاؤس میں لگاتے ہیں اور اس کی بہت قسمیں ہیں۔ چنانچہ یہاں بھوپال میں اس کی تقریباً پندرہ بیس قسمیں موجود ہیں۔ یہ درخت قلم کے ذریعے سے۔ بآسانی بڑھایا جاتا ہے۔ موسم گرما اور بارش میں بہار پر ہوتا ہے۔ موسم سرما میں اس کو بہت نقصان پہونچتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس کے درختوں کو کونڈیوں میں لگا کر باغیچہ احمد آباد میں گلاس ہاؤس کے اندر رکھا (بقیہ نوٹ بر صفحۂ آئندہ)

میں نہایت احتیاط کے ساتھ بالوں میں قلمیں لگا کر بڑھائے جا سکتے ہیں۔ ہلکی اور خوب کھاد ملی ہوئی طاقتور مٹی بہت مفید ہوتی ہے۔ اگر نفیس جھاڑ بنانا مد نظر ہے تو شاخوں کو کم عمری میں تراش دینا چاہئے۔ بالائی ہندوستان میں موسم سرما کی سخت سردی سے حفاظت ضروری ہے اور اس موسم میں اگر تراش کر دی جائے تو مفید ہوتا ہے۔

پہاڑی علاقوں میں گلاس ہاؤس یا کسی دوسری چیز کے سایہ میں خوب بالیدہ ہوتے ہیں موسم سرما میں البتہ گرم مکانوں میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے مئی سے ستمبر تک بالوں میں نصب کرکے گرم کیاریوں میں لگائے جاتے ہیں۔

## "اے نی سو کی لس"

کارنوسس گملوں میں لگانے کے قابل کسی قدر خوبصورت جھاڑ ہوتا ہے۔ ستمبر میں کہربائی رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول آتے ہیں۔ موسم برشکال میں قلمیں لگا کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۵۷۱ ۔ تو ان کو گلاس ہاؤس کی آب وہوا نے بہت کچھ فائدہ پہونچایا۔ جس سے ثابت ہے کہ گلاس ہاؤس اس کے لئے مفید ہے۔ پرورش کے واسطے ریتلی مٹی گوبر کا سڑا ہوا کھاد۔ پتی کا کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

## لون ڈیولا[۱۷۶]

اس پودے کا انگریزی نام لونڈر ہے خوبصورت قسم تخم بوکر اکتوبر میں باسانی بڑھائی جاتی ہے اور عرصہ تک اس کا درخت قایم رہتا ہے اور بالیدہ ہوکر بہت بڑا ہوجاتا ہے نیل گری کے پہاڑی علاقوں میں چھوٹے چھوٹے بے شمار پھول اس میں آتے ہیں

## ''پوگس ٹی من''[۱۷۷]

پچولی- ایک قسم کا چھوٹا پتوں دار درخت ہے خوبصورت نہ ہونے کی وجہ سے باغات میں لگانے کے قابل نہیں ہوتا- مگر اس کے پتوں میں ایک قسم کی تیز خوشبو ہوتی ہے اور بعض اوقات کپڑوں کو خوشبودار کرنے کے لئے اس کے پتوں کو صندوق میں ڈالتے ہیں قلمیں لگاکر درخت باسانی بڑھائے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۷۶- لون ڈیولا کے پتوں کا رنگ بھورا ہوتا ہے- اس کے درخت باغیچہ احمد آباد میں بکثرت منگاکر لگائے گئے ہیں- درخت ابھی پورے طور پر بالیدہ نہیں ہوئے اور نہ ابھی ان میں پھول آیا ہے- البتہ ان کی حالت موجودہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کی آب وہوا اس کی کاشت کے لئے مضر نہیں اگر اس کے درخت یہاں میدانی مقام میں لگائے جائیں تو بمقابلہ پہاڑی مقام کے جلد ترقی کریں گے- پرورش کیواسطے سیاہ مٹی- ریت لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے- درخت قلم کے ذریعہ سے زمانہ بارش بڑھائے جاسکتے ہیں

نوٹ نمبر ۱۷۷- پوگس ٹی من کے درخت اول باغات میں موجود تھے۔ (بقیہ نوٹ برصفحہ آیندہ)

## کوّل بُرِوکیا

ایک قسم کا بڑا غیر مطبوع بیجا ہے۔ پتے کھردرے ہوتے ہیں۔ مارچ کے مہینہ میں ادنٰی درجہ کے پھول آتے ہیں۔ اس کا درخت اس قابل نہیں ہوتا کہ باغات میں لگایا جائے اس کی دو قسمیں ہیں ایک کا نام ایوزی نی قولیا جس کے پھول خفیف زرد اور دوسری قسم ٹرنی۔ قولیا کے پھول زردی مائل سبز ہوتے ہیں۔

## "مَن تھا"

اِرے کوسے ریا۔ ایک قسم کا چھوٹا کثیر الاوراق درخت ہے۔ نومبر میں پھول آتے ہیں اوسوقت بہت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ اس کے پھول چھوٹے مثل لونڈر کے ہوتے ہیں اور گنجان گچھوں میں پھول بکثرت آتے ہیں پھولوں کے گچھوں کی ڈنڈی کی موٹائی انسان کی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہوتی ہے اور لمبائی تین سے چار انچہ تک۔ قلمیں لگا کر درخت تیار کیا جاتا ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۶ - اس کے درختوں کو کونڈیوں میں لگاتے ہیں۔ اس کے پتوں میں خوشبو ہوتی ہے۔ اس کی باریک شاخوں کو گلدستوں میں لگاتے ہیں۔ اس کے پتے قدرے بھورے رنگ کے ہوتے ہیں یہ درخت بہت مدت تک قایم رہتا ہے موسم بارش کی ابتدا میں اس درخت کی کھاد مٹی تبدیل کرنی چاہیے۔ اس کے درخت قلم کے ذریعہ سے بڑھاتے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

# "سال ویا"[۱۷۸]

اِس جنس میں متعدد خوبصورت اقسام ہیں صرف معدودے چند میدانی علاقوں کی آب و ہوا کو برداشت کر سکتے ہیں۔

اِس پلین ڈولس۔ درخت پتوں دار اور بڑا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے پھول منہ کھلے ہوتے ہیں اور نہایت چمکدار عنابی رنگ ہوتا ہے کسی قدر اِن کی پرورش اور نگہداشت میں توجہ کی ضرورت ہے۔ ورنہ باوجودیکہ پھول خوبصورت ہوتے ہیں مگر درخت بدنما ہو جاتا ہے بہت جلد اِس کا درخت پورانا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ سالانہ قلموں کے ذریعے سے جدید درخت بڑھائے جایا کریں۔ نومبر میں قلمیں لگائی جاتی ہیں۔ سایہ اِس کے لئے ضروری ہے۔ دُھوپ کی تیزی سے درخت ضایع ہو جاتا ہے۔

اگسس ٹی فولی یا۔ ایک قسم کا پتوں دار درخت ہے۔ اِس کا تنہ باریک اور زمین

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۷۔ موسم سرما تیار کئے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی لید کا کھاد۔ ریت۔ اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا مرکب استعمال کرنا چاہئے۔

نوٹ نمبر ۱۷۸۔ سال ویا کے درخت بیس سال پیشتر سے بھوپال کے باغات میں موجود ہیں۔ یہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اس کی بہار نخبہ ہوتی ہے۔ اس کا درخت عرصہ تک زندہ رہتا ہے۔ اس کی دو قسم جس کو اس پلین ڈینس کہتے ہیں نہایت خوبصورت ہوتی ہیں۔ پھول گہرے سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ پھولوں پر ایک قسم کی چمک ہوتی ہے۔ اِس کے پھولوں سے اچھی بہار (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

پر پھیلا ہوا ہوتا ہے موسم سرما میں چھوٹے چھوٹے خوشنما چمکدار گلابی رنگ کے پھول
آتے ہیں اگر وقتاً فوقتاً نقل مکانی نہ کی جائے تو اس کا درخت بخوبی بالیدہ نہیں ہوتا۔
اکتوبر کا مہینہ نقل مکانی کے لئے بہت مناسب ہوتا ہے۔ نومبر میں قلمیں لگا کر درخت
بڑھائے جاتے ہیں۔

کے کالائی ٹولیا پتوں والا جھاڑ ہے جس کی ٹہنیاں [illegible] ہوتی ہیں بہت بڑے
بڑے بدرجہ غایت خوبصورت پھول نیلے رنگ کے آتے ہیں اوٹاکامنڈ میں اس کے
درخت خوب بالیدہ ہوتے اور بکثرت پائے جاتے ہیں میدانی علاقوں کی آب وہوا
ناموافق ہونے کی وجہ سے شاذ ونادر اس کے درخت ہوتے ہیں۔ نومبر میں قلمیں لگا کر
درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

کاک سی نیا۔ پست قامت اور زیادہ پتوں والا درخت ہے تقریباً ہمیشہ پھول لایا
کرتا ہے چھوٹے چھوٹے عنابی رنگ کے پھول لانبی ڈالیوں میں آتے ہیں۔ اگرچہ پھول خوبصورت
ہوتے ہیں لیکن ظاہری شکل میں کوئی خاص دلفریبی نہیں ہوتی اکتوبر میں تخم بو کر یا شاخیں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۸۔ جیسی ہوتی ہے اس وقت اس کے درخت باغ حیات نگر اور باغ چپا احمدآباد
میں موجود ہیں اس کے درخت قلم اور تخم ریزی کے ذریعے سے بآسانی تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ درخت
اس لائق ہے کہ کونڈیوں اور چمن کی کیاریوں میں لگایا جائے اگر لان کے اندر کیاریوں میں [illegible] دیا
کے درخت گروپ کی شکل میں بھر کر لگائے جائیں تو نہایت خوشنما معلوم ہوں گے۔ پرورش کے واسطے
باغ مٹی۔ ریت۔ گوبر کا کھاد اور پتی کا استعمال کرنا چاہئے اور موسم گرما میں خاطر خواہ آبپاشی کرنا چاہئے۔

لگا کر آبسانی درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

فیری سے سیبا۔ ایک قسم کا سدا بہار پتوں دار درخت ہے۔ اس کے پھول میں سفید بنفشی و زردی مائل نیلگوں شامل ہوتے ہیں پھول بہت دیرپا ہوتے ہیں۔

پیٹنس۔ گہرے نیلے رنگ کے پھول بہت آتے ہیں۔ سال میں دو بار پھولنے والا یہ درخت ہے۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر اور کوہستانی میں مارچ یا اپریل میں بویا جاتا ہے۔

روبس کنس۔ موسمی درخت ہے۔ اس کے پھول گہرے اور ارغوانی رنگ کے گچھے دار ہوتے ہیں پنکھڑیوں کا رنگ نیچے کی جانب سفید ہوتا ہے۔

ارجنٹیا۔ اس کے پھول پیازی رنگ کے ہوتے ہیں۔ پہاڑی باغات میں اکثر اس کے درخت دکھائی دیتے ہیں۔ سال میں دو بار پھول لاتا ہے۔

قل گینس۔ چمک دار سرخ رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔ اور اس کا درخت ہمیشہ قایم رہتا ہے۔

یہ جنس اگر مختلف اقسام کی ایک ہی گملہ میں یا چھوٹے چھوٹے تختوں میں لگائی جائے تو بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔

## "ڈرے کو سٹی فےلم"[۱۷۹]

یہ ایک پتے دار جنس ہے۔ اس کے پتوں میں ایک قسم کی تیز خوشبو ہوتی ہے

نوٹ نمبر ۱۷۹۔ اس کا درخت بوٹیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

جس کی وجہ سے یہ مشہور ہے۔

کناری الیس۔ یعنے بام آف جی لیڈ۔ او بے پونی لم۔ ان اقسام کا شمار بطور موسمی پھولوں کے اس لئے ان کا شمار کیا جاتا ہے کہ موسم گرما اور برشکال میں اگر معمول سے زاید پرورش ونگہداشت اس کی توجہ نہ کی جائے تو ضایع ہوجاتے ہیں۔ دیگر اقسام کے موسمی پھلوار کے بیجوں کے ساتھ ان کی بھی کاشت اکتوبر میں کی جاتی ہے۔ غالباً اس کا دوسرا نام سی دوروسنے لاٹرائی فلا ہے۔

مول ڈاوی کا۔ درخت زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا سفید اور نیلے رنگ کے پھول چھوٹے چھوٹے آتے ہیں۔ اگر خوبصورت نظارہ حاصل کرنا ہے تو اس کو بہت گنجان تختوں میں بونا چاہئے۔ پہاڑی علاقوں میں۔ اکتوبر اور میدانی میں مارچ کاشت کے لئے موزوں ہے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۹۔ پتوں میں خوشبو ہوتی ہے۔ اس کو کونڈیوں میں لگاکر روشن سایہ دار مقام میں لگاکر روشن سایہ دار مقام پر رکھتے ہیں۔ اول اس کے چند درخت باغ نشاط اندر ایس تھے۔ اس کے پتے گلدستوں میں بغرض خوشبو لگائے جاتے ہیں۔ اس کے درخت کو یہاں عام لوگ خوشبودار مصالحہ کا درخت کہتے آتے ہیں اب میں عرصہ سے اس کے درخت کو یہاں کسی باغ میں نہیں دیکھتا۔ اس کے درخت تخم کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں اور تخم انگریزی پھولوں کے تخم کے کارخانوں سے حاصل ہوسکتے ہیں۔ تخم ریزی موسم بارش کے ختم ہونے پر کرنا چاہئے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ پتی اور گوبر کا کھاد مفید ہے۔ ایک کونڈی میں ایک درخت نصب کرو اور اگر زمین میں لگانا ہو تو ایک درخت کو دوسرے درخت سے دو فٹ کے فاصلہ پر (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

## "فلومس"

لی اُو نیورس - اس کو جنرل رولے لم بیج بھی کہتے ہیں - ایک قسم کا جھاڑ دار پنما درخت ہوتا ہے - تقریباً تین فٹ لانبا ہوتا ہے - موسم سرما میں جو کہ اس کے بہار کا زمانہ ہے - متواتر بڑے بڑے چمکدار نارنجی رنگ کے پھول اس کے تنے میں آتے ہیں - نومبر میں قلمیں لگاکر بہ آسانی بڑھایا جاتا ہے -

## "گم فاس ٹی ما"

ملے سی فولی یم - اس کا درخت بیتون دار اور پستہ قامت ہوتا ہے - تمبر میں کسی قدر بڑے نارنجی رنگ کے پھول بہت آتے ہیں - درخت جب اپنی بہار پر آتا ہے تو بہت خوش نما نہیں معلوم ہوتا ہے - دیکھنے میں ڈیڈ نے ٹل کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے

## اس ٹے کس

بے سے ٹا - ایک قسم کے سفید رنگ کا روئیں دار درخت ہے - ہندوستان کے سرد ممالک کے لئے موزوں ہے - عموماً درختوں کے تھالوں پر یا قالین نما تختوں کے

بقیہ نوٹ نمبر ۱۷۹ - لگا دے - آبپاشی دن میں ایک مرتبہ کرنی لازمی ہے -

بناتے ہیں اس کو بویا جاتا ہے تو نئے لگا کر بڑھائے جاتے ہیں۔

## "اے لائی سیا"[۱۸۰]

سٹ ری اُوڈورا۔ اس کا دوسرا نام۔ سے سن بن نڈر ہتا۔ ہے پتوں کی نفیس خوشبو کے لئے مشہور ہے۔ کلکتہ کے باغات میں اس کے درخت عموماً پائے جاتے ہیں۔ موسم سرما کے آغاز و اختتام پر لانبی لانبی خوبصورت اور نازک ڈالیوں میں بہت چھوٹے چھوٹے دودھیا سفید رنگ کے خوشبودار پھول آتے ہیں۔ اوٹاکمانڈ میں اس کا درخت چھ فٹ سے آٹھ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے تنے انسان کی بازو کی برابر موٹے ہوتے اور ہمیشہ پھولوں سے لدا ہوا ہوتا ہے۔ میدانی علاقوں میں اس کے درخت بہت جلد کمزور ہو کر اوکٹ جاتے ہیں اور دو فٹ سے زائد بلند نہیں ہوتے کہ اُن کی عمر تمام ہو جاتی ہے چنانچہ بہترین طریقہ اُن کی کاشت کا یہ ہے کہ موسم سرما میں ان کی قلمیں یا جڑوے لگا دئے جائیں۔ گملوں میں خالص بالو بھر کر قلمیں لگائی جائیں۔ اور تا وقتیکہ جڑیں پھوٹ

نوٹ نمبر ۱۸۰۔ اے لائی سیا۔ کا درخت یہاں کے باغات میں ۲۔ فیٹ تک بلند ہو جاتا ہے۔ اس کے پتے سبز گھر گہرے ہوتے ہیں۔ پتوں کی شکل وربے نا کے پتوں سے مشابہ ہوتی ہے۔ پتوں میں تیز خوشبو ہوتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے سفید پھول نکلتے ہیں۔ اس کے درخت یہاں بھوپال کے عیش باغ اور با نیچہ لال کوٹھی میں موجود تھے (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

آئیں اونکو سایہ دار مقام پر رکھا جائے ایسی حالت میں جڑیں جلد پھوٹ آتی ہیں۔
تو چیز پودھوں کو علیحدہ علیحدہ گملوں میں نصب کر دینا چاہئیے۔ تاکہ موسم برشکال
تک بڑی بڑی اور خوبصورت درخت ہوجائیں۔

## ۱۸۱
## ”ورببینا،،

اس جنس کی بہت سی اقسام خواہ وہ مجنس ہوں یا اصلی۔ اکثر کلکتہ کے
باغات میں پائی جاتی ہیں لیکن اس سے یہ قیاس نہ کرنا چاہئیے۔ کہ وہ سدا بہار
ہیں اور اس کے درخت ہمیشہ قایم رہنے والے ہیں بلکہ اصلیت یہ ہے کہ کتنی
ہی زیادہ پرورشں و نگہداشت اُن کی کیوں نہ کی جائے۔ پھر بھی موسم
برشکال کے ختم کے ہوتے ہوتے ضایع ہوجاتے ہیں۔ اس نقصان کی تلافی اس طرح

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۸۰۔ صاحبان یورپین اسکی خوشبو کو پسند کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ اس کے پتوں کو
گلدشتوں میں بھی بغرض خوشبو لگاتے ہیں۔ اس کا درخت قلم اور دابہ کے ذریعہ سے بزمانہ بارش
تیار کیا جاتا ہے۔ پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ گوبر کا کھاد۔ ریت مفید ہے۔ پرانے درختوں میں بزمانہ
آغاز موسم بارش ہڈی کا باریک بُرادہ جڑوں کے پاس ۴ تولہ وزن فی درخت دینا چاہئیے میں نے
میں نے خود اس کو پرانے درختوں میں دیا اور مفید پایا۔ اسکے درخت کو موسم گرما کی دھوپ سے ضرور بچانا
چاہئیے اور دن میں دو مرتبہ پانی دینا چاہئیے۔ اس کا درخت بہت جلد خراب ہوجاتا ہے اسکی زیادہ نگرانی رکھنا چاہئیے
نوٹ نمبر ۱۸۱۔ وربینا موسمی پھلوار ہے۔ اس کی بہار یہاں موسم سرما کے آخر میں

کی جاتی ہے۔ کہ متواتر اون کی کاشت کرتے رہنا چاہئے۔ اگر منتخب او چیدہ پکیٹ بیجوں کا انگلستان سے منگالیا جائے۔ تو ما بیج میں عمدہ اور خوبصورت اقسام کے درخت تیار ہوسکتے ہیں اور آیندہ موسم سرما تک درختوں کے قایم رکھنے میں نہ دان دشواری بھی نہیں ہوتی اور بہت خوبصورت پھولوں کی بہار حاصل ہوتی ہے۔ اس جنس کی دو تین معمولی اقسام کے بڑھانے کا وہ طریقہ نہیں ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ آسان طریقہ یہ ہے کہ موسم گرما اور برشکال میں داب کے ذریعہ سے درخت حاصل کریں چونکہ وربینیا پھیلنے والا درخت ہے۔ اس لئے حاشیوں اور روشوں پر پھیلا ہوا بہت بھلا نہیں معلوم ہوتا مناسب یہ ہو کہ گول یا بیضاوی تختوں میں مختلف اقسام کے درخت لگائے جائیں تو عرصہ تک رنگ برنگ کے پھول نہایت خوشنما منظر پیدا کرتے ہیں۔ سرخ رنگ والی قسم جس کا نام اسکارلٹ وربینیا ہے۔ اُس کے پھول نہایت شوخ رنگ کے ہوتے ہیں اور ہندوستان میں اس کا درخت ہمیشہ قایم رہتا ہے وربینیا کی جنس کو ایسی زمین جس میں سبز کھاد اور ترکاریوں کا سڑا ہوا کچرا پڑا ہو

بقیہ نوٹ نمبر ۱۸۱ ہوتی ہو اگر آبپاشی صحیح طرح کیجاتی ہو تو موسم گرما میں بھی پھل دیتا ہو موسم بارش میں اسکی جڑ درخت کے پاس پانی ٹھہرا نہ رہے ورنہ درخت گل جاتے ہیں اگر اس درخت کی حفاظت کی جائے تو کئی سال تک قایم رہتا ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں باغیچہ روبکاری احمدآباد میں موجود ہے۔ یہ درخت تخم ریزی اور جڑ و بیخ کے ذریعہ سے آغاز موسم سرما میں ترقی دیا جاتا ہے۔ پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ قدرے ریت۔ گوبر کا کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

بہت مفید ہے لیکن رطوبت کی زیادتی مضر ہوتی ہے۔ جن تختوں اور کیاریوں میں اس کی کاشت کی جائے انکو سطح زمین سے کسی قدر بلند ہونا چاہیے۔ چونکہ ان درختوں کا یہ خاصہ ہے کہ ان میں جڑ و سے بہت نکلتے ہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً مٹی بدلتے رہنا چاہیے۔ میری تحقیقات میں یہ ثابت نہیں ہوا۔ کہ عمدہ اقسام میں کبھی بیج آیا ہو۔

اگرچہ اس کا درخت ہمیشہ سر سبز رہنے والا ہے لیکن اس ملک کی آب وہوا کے لحاظ سے مناسب ہے کہ اس کی پرورش و پرداخت مثل موسمی پھلوار کے کی جائے۔ معدودے چند نہایت سرد مقامات میں اس کا درخت ہمیشہ قایم رہتا ہے۔ اور آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رہ جاتا ہے۔ اس طریقہ سے اگر اس کی پرورش کی جائے تو موسم سرما میں نہ صرف بکثرت پھول لاتا ہے۔ بلکہ اپنے قدرتی دشمنوں کے حملوں مثلاً مکھی رطوبت اور گیروا۔ وغیرہ سے کسی قدر محفوظ رہجاتا ہے جلد پھول حاصل کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ قبل کامل درخت ہونے کے دو تین مرتبہ درختوں کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ منتقل کر دینا چاہیے اور طاقتور کھاد دینا چاہیے۔ جبکہ درخت قریباً نصف فٹ یا کچھ زاید بلند ہو جائیں تو دایمی طور پر ایسے تختوں اور کیاریوں میں نصب کرنا چاہیئے کہ جن میں پانی کے نکاس کا معقول انتظام کر دیا گیا ہو۔ رطوبت زیادتی کا اثر ان پر بہت جلد ہو جاتا ہے۔ اس لئے شاخوں پر سے پانی دینے میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ جن باغات میں اس کے درخت

لگنے نہ ہوں صرف چند پتے ہی پتے ہوں اور شاخیں وتنے قریب قریب پتوں
سے خالی ہوں تو سمجھنا چاہئیے کہ مالیوں کی عام سب عادت غفلت کا نتیجہ ہے۔
پیوند کے ذریعہ سے نہایت نفیس اقسام اس جنس کی حاصل کی گئی ہیں۔
یورپ سے منتخب اور چیدہ اقسام کی ترویج ہوئی ہیں ان میں اکثر کے نام بھی نہایت
دلفریب رکھے گئے ہیں۔ منجملہ ان کے نام کے یہ ہیں۔ کرم زن لنگ۔ لولی ڈی
نے گی۔ لس ٹرنس۔ نے مے سس۔ آری کیو لی فلورا۔ تیوم تھم۔ اور۔
کارنیشن اس ٹرا پیڈ ہیں۔

وی نوسا۔ تیر نما پتوں اور لونڈر نما پھولوں کی وجہ سے جلد امتیاز کیا جاتا ہے۔
پائدار قسم ہے۔ لیکن دلفریب نہیں۔

نونا ری ان سس۔ دیکھنے میں دبیز اور بدنما درخت ہے۔ قریباً تین فٹ
بلند ہوتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بکثرت مثل لونڈر کے پھول سے پھول لگتے ہیں۔
پھول خوبصورت نہیں ہوتے۔

## ”اس ٹے کی ٹرفی ٹا“

ذیل کی اقسام تخم بو کر تیار کی جاتی ہیں۔

مونٹا نیلس۔ درخت جھاڑ دار زیادہ پتوں والا کسی قدر گھردرا ہوتا ہے۔ پتے روئیں دار موٹے
ہوتے ہیں اور پھول دو سے تین فٹ تک بلند شاخوں میں آتے ہیں۔ قریباً تمام سال کلیاں آتی رہتی ہیں

جمبٹے کن بس - پتوں دار درخت ہے۔ پتے چکنے اور زردی مائل سبز ہوتے ہیں۔ لانبی شاخوں میں چھوٹے چھوٹے نیلے پھول آتے ہیں۔ یہ قسم عام ہے اور زیادہ وقیع نہیں۔ ایک قسم کا خودرو اور بآسانی ہوجانے والا درخت ہے اُوروبی کا پتوں دار درخت ہے۔ آخری مذکورۂ بالا قسم سے صرف یہ فرق ہے کہ اِس کے پتے نس دار ہوتے ہیں۔ اور پتوں میں ایک قسم کی اینٹھ ہوتی ہے۔ پھولوں کا رنگ نیلگوں ہوتا ہے۔

## ۱۸۲
## "میلی نا"

ہس ٹرکس - ایک قسم کا بیلدار درخت ہے جو جزیرہ فلی پائن سے لایا گیا ہے نارنجی زرد رنگ کے پھول کھلے ہوئے بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں - پھولوں کی شاخین عجیب طرح سے نالی دار ہوتی ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۸۲ - میلی نا - کا درخت بیلدار ہوتا ہے اگر تراش خراش کی جائے تو مثل جھاڑی دار درخت کے تیار ہوسکتا ہے۔ مجھکو بخوبی معلوم ہے کہ اِس کا صرف ایک درخت باغیچہ احمد آباد میں ہے۔ اِس کے پھول نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ پھول زرد اور پھول کے نیچے کا حصہ سرخی مائل ہوتا ہے۔ اسکے درخت جڑ وں اور ڈبہ کے ذریعہ سے اور داب کے ذریعہ سے بزمانہ موسم بارش تیار ہوسکتے ہیں۔ پرورش کے واسطے ریتلی مٹی - لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔ موسم گرما میں آبپاشی اچھی طرح کرنا چاہئے۔

اِنے شیاٹکا- دیسی درخت ہے۔ کسی قدر بیلدار ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ کمزور زمین میں باڑ بنانے کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے

## ''لین ٹے نا''[۱۸۳]

بہت خوبصورت پھول لانے والا درخت ہے۔ پتوں میں ایسی کے خوشبو ہوتی ہے جس کی وجہ سے یہ درخت مشہور ہے۔ موسم گرما میں ہمیشہ پھولا کرتا ہے ہمیشہ جلد جلد یہ درخت بڑھا کرتا ہے۔ اِس لئے بار بار تراش خراش کی ضرورت ہوتی ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو اختیار سے باہر پھیل کر بدنما ہو جاتا ہے۔ تخم بو کر یا قلمیں لگا کر بآسانی بڑھایا جاتا ہے۔ اور دونوں طرح سے خوب پھل پھول لاتا ہے۔

---

نوٹ نمبر ۱۸۳- لین ٹے نا کی قسم کا زمانہ قدیم سے بھوپال کے باغات میں چلا آتا ہے۔ اسکی بہار موسم سرما میں ہوتی ہے۔ شام کے وقت پھول نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں اس کے پتے کھُر کھُرے ہوتے ہیں۔ درخت بہت پھیلتا ہے پانچ فیٹ تک بلند ہوتا ہے۔ یہاں کی سیدانی زمین اس کی کاشت کے لئے مفید ہے۔ بارش کا پانی اگر اس درخت کی جڑ کے پاس ٹھہرتا ہے تو درخت ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے پتوں میں بو ہوتی ہے۔ اس کا درخت بہار بہ قلم اور جڑ وے کے ذریعہ سے بڑھایا جاتا ہے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی ریت۔ لید کا کھاد استعمال کرنا چاہیئے۔

ٹرائی ٹولیا۔ ایک قسم کا پستہ قامت عامتاً پایا جانے والا کسی قدر کھردرا لیکن قدرے خوشنما ہوتا ہے۔ اس کے پھول ہمرنگ لیونڈر ہوتے ہیں اور بیج بھی ہمرنگ پھول چمکدار مثل تمام چینی کے برتن کے ہوتے ہیں دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

سے نووی آنا۔ ایک قسم کا چھوٹا بیلدار درخت ہے ظاہری صورت اور خصائل میں وربینا۔ سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس کے بیج چھوٹے چھوٹے چمکدار نیلگون ہوتے ہیں اور اس کے پتوں میں ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے۔ پھول کا رنگ زردی مائل ارغوانی ہوتا ہے۔

کمارا۔ دوسرا نام۔ وائلڈ سیج ایک قسم کا بڑا جھاڑدار درخت ہے۔ چھ سے دس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ بہت تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے۔ پتّے بیضاوی اور گہرے سبز ہوتے ہیں جن میں ایک قسم کی تیز خوشبو ہوتی ہے۔ اس کے درخت عامتاً پائے جاتے ہیں۔ اکثر خودرو ہوتا ہے۔ پھر بھی جب اس کے بہار کا زمانہ ہوتا ہے تو دیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ قریب قریب ہمیشہ چھوٹے چھوٹے بکثرت گول گول گھٹے ہوئے گچھوں میں نارنجی اور زرد رنگ کے پھول آتے ہیں۔ جن میں کچھ عرصہ کے بعد ارغوانی سیاہ رنگ کے پھل آتے ہیں۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں جن کے نام پھولوں کے رنگ کے لحاظ سے رکھے گئے ہیں۔ لی بان جارڈنیر صاحب نے اٹھارہ قسم کے بتلائے ہیں۔ منجملہ اُن کے قریباً نصف درجن ایسے ہیں جن کی کاشت

ہندوستان میں کی جاتی ہے۔ ہاڑوں کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔

تی وپا تھسائل اور پتوں کی صورت کے لحاظ سے مذکورہ بالا سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ اس کے پھول سفید رنگ کے پتی وار شکل لونڈے اور بیچ میں زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھول بہت نہایت نفیس اور خوبصورت ہوتے ہیں تو اس کے پیوند کئے ہوئے مختلف اقسام کی کاشت ہندوستان میں کیجاتی ہے اور سالانہ بیج کے ذریعہ درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

## "سی تھے رکیس ای لم"

سب سے بہتر انگریزی نام۔ فیڈل ووڈ۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ جس میں لانبی لانبی لٹکی ہوئی شاخوں میں چھوٹے چھوٹے بکثرت دودھیا سفید رنگ کے نہایت خوشبودار موسم برشکال میں پھول آتے ہیں۔ ایسے موسم میں قلمیں لگاکر درخت تیار کیا جاتا ہے۔

## کلی روڈن ڈرن[۱۸۴]

اس جنس میں چند ایسی اقسام شامل ہیں کہ جو اپنے پھولوں کی دلفریبی اور خوبصورتی کی وجہ سے ہمارے باغات کی زینت کو دوبالا کرتی ہیں غالباً دلفریبی

نوٹ نمبر ۱۸۴۔ کلی روڈن ڈرن۔ یہ درخت بہت قسم کا ہوتا ہے۔ (بقیہ نوٹ صفحہ آیندہ)

کے لحاظ سے کسی دوسرے قسم کے پھول اس پر فوقیت نہیں لے جاسکتے اور خاصکر چھ اقسام جن کے نام ذیل میں درج کئے جائیں گے۔ وہ بلحاظ خوبصورت بے نظیر ہیں اس جنس کی اور بھی چند اقسام ہیں جن کے حالات غالباً منضبط نہیں کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر لنڈلے صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص سرخ جتی دار کلی روڈن ڈرن کی خوبصورت اقسام میں فرق کی تحقیقات کرے گا۔ اُس کو حسب خواہش اچھا ثمرہ اپنی تحقیقات کا ملے گا۔

بعض اقسام میں کبھی کبھی بیج آجاتے ہیں اور تمام اقسام کی ازدیاد اکثر موسم برشگال میں قلموں کو لگا کر بلا کسی دشواری کے کی جاسکتی ہے۔ یا جن اقسام کے درخت بکثرت ٹوٹنے اور جڑوے نکالتے ہیں۔ اون کے جڑوے اور ٹونٹوں کو موسم برشکال میں نصب کرکے درخت لگائے جاسکتے ہیں۔ سر جے بکسٹن صاحب کا قول ہے کہ سال رواں کے درخت میں پھول آتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے

بقیہ نوٹ نمبر ۱۸۴۔ بھوپال کی باغات میں صرف تین چار قسم کا کلی روڈن ڈرن دیکھنے میں آتا ہے اسکی ایک قسم جو عرصہ دراز سے یہاں باغات میں موجود ہے اوسکو بٹ موگرا کہتے ہیں۔ اوس کے پتوں میں ناگوار بو ہوتی ہے پھول نہایت خوبصورت سفید رنگ کے اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اسکی ایک قسم باغیچہ میوزیم کے فرن گھر میں موجود ہے اوسکے پتے سفید رنگ کے ہوتے ہیں دو قسمیں اسکی باغیچہ احمد آباد کے باغ میں ہیں۔ یہ درخت کسی قدر سایہ پسند ہے پھول موسم سرما اور بارش میں آتے ہیں اسکے درخت قلم کے ذریعہ سے باسانی بڑھائے جاسکتے ہیں اس درخت کو کونڈیوں ناندوں اور مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں۔ پرورش کیواسطے۔ ریت۔ سیاہ مٹی۔ پرانا چونہ گوبر اور پتی کا کھاد استعمال کرنا چاہیے

کہ سال گذشتہ کے جو درخت ہوں اُن کی دو تین آنکھوں کو چھوڑ کر شاخوں کو کاٹ دینا چاہئے۔

کیپ سفرنی۔ اس کا درخت قریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ سیاہ رنگ کے خوبصورت پتوں کے اوپر بڑے بڑے گٹھے ہوئے گچھوں میں مرجان کے رنگ کے پھول اپریل کے مہینہ میں آتے ہیں۔ سربے کیپٹن صاحب کا قول ہے کہ اسی قسم کا نام فُلگنز ہے۔ اور یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ یہ قسم اور نیز پائی رسے مُڈل قسم کی تو نیز شاخوں کو قلم کر کے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اور بہت بلند خوبصورت درخت ہو جاتے ہیں۔

ارنٹی سی فولیم۔ مذکورہ بالا قسم سے اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن ان دونوں کے پھوٹنے کا طریقہ بالکل یکساں ہے۔ اس کے گہرے سبز رنگ کے پتوں کے مقابلہ میں شوخ سرخ رنگ کے پھول جو ستمبر میں آتے ہیں وہ بہت خوبصورت اور قابل تعریف ہوتے ہیں۔ پائی رسے می ڈیل۔ ایک قسم کا پست قامت زمین سے چار فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ موسم برسات میں کثرت سے گچھے ہوئے مخروطی شکل کے نہایت شاندار پھول آتے ہیں۔ اگرچہ اس کے پھول کا رنگ بمقابلہ دیگر ہم قسم پھولوں کے ادنیٰ ہوتا ہے جس کا رنگ ہلکا سرخ ہوتا ہے۔ اور مذکورہ اقسام کے پھولوں کے مقابلہ میں اُسقدر چمک دمک نہیں ہوتی لیکن پھر بھی خوبصورت ہوتے ہیں۔

ہنس سے ٹم۔ اس کا درخت لانبا ہوتا ہے۔ اصلی وطن سلہٹ ہے۔ پتوں

کی صورت تیر کے پھل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کے پھول پانچ انچہ لانبے سبزی مائل سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھول کے اندر سرخ رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں۔ اپریل و مئی اس کے بہار کا زمانہ ہے۔

اس پلن ڈنس۔ ایک قسم کا چھوٹا اور چڑھنے والا جھاڑ ہے۔ سی رالون اصلی وطن ہے۔ سرخ شوخ رنگ کے پھول گتھے ہوئے گچھوں میں آتے ہیں۔ صحیح نگہداشت کی جائے تو اس کے پھول بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اور انگلستان میں گرم مکانوں کے اندر ایسے خوبصورت پھول والے درخت اکثر اوقات دیکھے جاتے ہیں۔ کلکتہ کے قرب وجوار میں بمشکل اس کے درخت زندہ رہتے ہیں۔ اور جنوری کے مہینہ میں ادنیٰ قسم کے پھول آتے ہیں۔

اس کوامے ٹم۔ اس کے درخت زمین سے تین فٹ تک شاخوں اور پتوں سے خالی رہتے ہیں۔ اور اس قدر بلندی کے بعد اُن میں خوبصورت گہرے سبز رنگ کے انسان کے دل کی صورت کے پتے بکثرت آتے ہیں۔ ان پتوں کے اوپر کلیاں آتی ہیں۔ جن کا رنگ چمکدار سرخ مثل مرجان کے ہوتا ہے۔ اپریل اور مئی ان کے بہار کا زمانہ ہے۔ اور کوئی دوسرا درخت خوبصورتی میں اس پر سبقت نہیں لے جاسکتا۔

اس پی۔ یہ قسم جزائر ماریشس سے لائی گئی ہے اگری ہارٹیکل چرل سوسائٹی کے باغات میں۔ اس کے درخت میں کسی قدر آخرالذکر قسم سے مشابہ ہوتا ہے

اکتوبر میں پھول آتے ہیں۔ اور بعد ازاں بڑے بڑے چمکدار گہرے نیلے رنگ کے بیج پڑتے ہیں۔

فلکس۔ اس کا درخت تقریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ مارچ میں زردی مائل بنفشی رنگ کے پھول کسی قدر گول بڑے بڑے گچھوں میں نازک ٹہنیوں پر آتے ہیں۔

فرے گرنس۔ پستہ قامت طاقتور بڑے پتوں والا درخت ہے۔ دوہرے پھول مثل چھوٹے گلاب کے سفیدی مائل گلابی رنگ کے نہایت نفیس خوشبودار ہوتے ہیں اور موسم گرما اور موسم برشگال بھر بڑے بڑے گچھوں میں پھول آتے رہتے ہیں پتیوں میں نہایت ناگوار بو آتی ہے حاشیوں پر لگانے کے لئے یہ قسم موزوں نہیں ہے۔ کہ بہت دور تک اس کے جڑوں سے جڑوے نکلا کرتے ہیں۔

ان قابچوتے ٹم۔ یہ ایک قسم کی عام پائے جانے والی سڑکوں کی پٹریوں پر گھاس ہے۔ فروری اور مارچ میں پیازی رنگ کے پھول آتے ہیں۔

نیونٹس۔ اس کا درخت بلند قریباً آٹھ فٹ تک ہوتا ہے۔ نومبر میں بکثرت بڑے بڑے سفید رنگ کے نالی دار لٹکے ہوئے پھول آتے ہیں دیکھنے میں بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ سائی فوتن تھس۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے ہندوستان اسکا اصلی وطن ہے۔ مئی کے مہینہ میں سفید رنگ کے بکثرت پھول تین سے چار انچہ تک لانبے نالی دار آتے ہیں۔ ایسے پھولوں کی ساتھ لانبی چپٹی پتیاں دیکھنے میں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔

اوڈورے ٹم- اس کے درخت بہت بڑے اور زمین پر پھیلنے والے ہوتے ہیں۔ ان کو اختیار میں رکھنے کے لئے تراش خراش کرتے رہنا چاہئے۔ فروری اور مارچ میں بکثرت زردی مائل نیلے رنگ کے خوشبودار پھول آتے ہیں۔ اس کی ایک اور قسم ہے جس کے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

فلو مائی ٹوڈیز۔ اس کا درخت پستہ قامت نہیں ہوتا۔ چھوٹے چھوٹے بکثرت بالائی کے رنگ کے سفید پھول نہایت خوشبودار آتے ہیں۔ رات میں علی الخصوص ان کی خوشبو بہت پھیلتی ہے۔ یہ ایک معمولی خودرو جنگلی درخت ہے۔ باغات میں لگانے کے قابل نہیں ہوتا۔

سر رے ٹم۔ اس کے پتے بڑے اور کھردرے اور بدنما ہوتے ہیں۔ قریب قریب ہمیشہ پھولا کرتا ہے۔ پھول کا رنگ ہلکا نیلا ہوتا ہے۔ قد میں نہ بڑا ہوتا ہے اور نہ صورت کے لحاظ سے خوشنما۔

ٹام سونی۔ یہ ایک قسم کا بہت خوبصورت چڑھنے والا درخت ہے۔ حال میں اس ملک میں اس کی کاشت کو رواج دیا گیا ہے۔ موسم برشکال میں بکثرت بڑے بڑے گچھوں میں سفید رنگ کے پھول آتے ہیں۔ پھولوں کے اندرونی نالی کا رنگ ارغوانی اور اوپر کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ مٹر کے برابر ارغوانی رنگ کے پھل سفید چتی دار بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ موسم برشکال میں ریت۔ دیگر قلمیں بآسانی لگائی جاتی ہیں۔

[illegible] درخت [illegible] میں رواج

[illegible] ہے۔

[illegible] اصلی وطن [illegible] پایا جاتا ہے کناری

[illegible] باغات میں اس کو [illegible] لگاتے ہیں۔ ٹٹیاں بنانے کے لئے بہت

موزوں ہوتا ہے۔

## ۱۸۵

# ڈیورنٹا

پلومائی ری۔ اس کا درخت کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ لکڑی زیادہ ہوتی ہے
اگرچہ خاردار ہوتا ہے۔ لیکن ایک خوبصورت پتے والا درخت ہے جس کی
بلندی پانچ فٹ یا کچھ زائد ہوتی ہے۔ اسکا اصلی وطن ویسٹ انڈیز ہے۔ پتے چمکدار سبز رنگ
کے ہوتے ہیں ہمیشہ کثرت سے لگے ہوتے ہیں۔ نیلگوں پھولوں کے پائے جاتے
ہیں پھولوں کی بہار ختم ہونے پر نارنجی رنگ کے پھل [illegible] برابر برابر آتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۸۵ بھوپال کے باغات میں دو قسم کا ڈیورنٹا موجود ہے۔ ایک کا پھول سفید رنگ
کا ہوتا ہے۔ دوسرے کا رنگ آسمانی ہوتا ہے۔ یہ درخت ہر موسم میں سرسبز رہتا ہے۔
اس درخت کے گروپ اگر لان پر بنائے جائیں۔ تو بھلے معلوم ہوں گے۔ یہاں پر اس درخت
کو ٹٹی یا باڑ بنانے کے کام میں لاتے ہیں۔ اس درخت میں پھل آتے ہیں جو ابتدا میں چھوٹے
چھوٹے سبز رنگ کے ہوتے ہیں بعدہٗ پختہ ہو کر سرخ ہو جاتے ہیں۔ چڑیاں [illegible] کھا جاتی [illegible] نوٹ جعفر [illegible]

ہندوستان کے باغات میں عموماً اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ پتوں کے چکنے
ہونے اور درخت کے خاردار ہونے کی وجہ سے باغات میں باڑ کیلئے بہت موزوں ہوتا
موسم برشکال میں تخم بوکر یا قلمیں لگاکر بآسانی بڑھایا جاتا ہے۔

پلومائی ریری الباء۔ آخرالذکر قسم سے کوئی قابل امتیاز فرق اس میں علاوہ پھولوں
کے سفید اور پتیوں کے کسی قدر چھوٹے ہونے کے نہیں ہوتا موسم برشکال میں تخم بوکر
یا قلمیں لگاکر اس کے درخت بآسانی بڑھائے جاتے ہیں۔ اور باگر باڑ کا کام خوب
دیتا ہے۔

## ۱۸۶
## "پٹریا"

ودلیوبلس۔ یہ ایک قسم کا لپٹنے والا جھاڑ ہے۔ اصلی وطن جنوبی امریکہ ہے۔
اور بانس کی ایک مضبوط جعفری۔ اس کے سہارے لئے ضروری ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۸۵۔ سرخ اور سبز رنگ کا دیکھنے میں نہایت بھلا معلوم ہوتا ہے اور پختہ
پھلوں سے تخم برآمد ہوتا ہے کہ جو تخم ریزی کے کام آتا ہے۔ یہ درخت قلم اور تخم کے ذریعہ سے
بزمانہ آغاز موسم سرما بڑھایا جاتا ہے موسم گرما میں اسکی آبپاشی خاطر خواہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ شاداب رہے
یہاں کے پہاڑی اور میدانی دونوں مقام اس کی کاشت کے لئے موزوں ہیں۔ پرورش
کیواسطے ریتلی مٹی معمولی کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

نوٹ نمبر ۱۸۶۔ یہ درخت بیلدار ہوتا ہے پتے کھردرے سبز رنگ کے ہوتے ہیں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

چمکدار زردی مائل نیلے رنگ کے بڑے بڑے ستارے کی صورت کے پھول خوبصورت ہار کی طرح سے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اکتوبر اور خاص طور پر فروری کا مہینہ اسکے بہار کا زمانہ ہوتا ہے اور اس زمانہ میں اس سے زیادہ خوبصورت قابلِ دید منظر شاید ہی کوئی ہوتا ہو۔ اسکی کاشت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی مضبوط لکڑی پر چڑھا کر ایک جانب کو جھنڈے کے طور پر چڑھاتے ہیں۔ داب یا جڑدار ٹوٹوں کے ذریعہ سے بڑھایا جاتا ہے۔

اِرکٹا۔ مذکورہ بالا قسم اور قسم ہذا میں صرف یہ فرق ہے کہ اس کا درخت بالکل سیدھا ہوتا ہے۔ ورنہ علاوہ اس خصوصیت کے آخر الذکر اور قسم ہذا میں کوئی دوسرا قابلِ امتیاز فرق نہیں ہوتا۔ پھولوں کی ٹونڈیاں کسی قدر چھوٹی اور پتے بھی کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں۔ پھولوں کی پنکھڑیاں بھی زیادہ خوبصورت نہیں ہوتیں مثل مذکور الصدر قسم کی یہ قسم بھی بڑھائی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ اول قسم کی ایک ذیلی قسم یہ ہو۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۸۶۔ آخر موسم سرما میں آسمانی رنگ کے پھول بکثرت نکلتے ہیں۔ پتے بالکل گر جاتے ہیں شاخیں اور پھول باقی رہ جاتے ہیں جو عرصہ تک بہار دکھلاتے ہیں موسم گرما کی دھوپ سے پھولوں کا آسمانی رنگ اڑ جاتا ہے اور پھول بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں جو اس حالت میں بھی بھلے معلوم ہوتی ہیں اسکے پھول اکثر گلدان بھرنے کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ اسکا درخت داب کے ذریعہ سے بآسانی تیار ہوتا ہے یہاں کی پہاڑی اور میدانی زمین اسکی کاشت کیواسطے موزوں ہے پرورش کیواسطے ریتلی مٹی معمولی کھاد مفید ہوتا ہے

# "کیلی کارپا" [۱۸۷]

اِس کا درخت کچھ زیا خوبصورت نہیں ہوتا چھوٹے چھوٹے بدہیئت پھولوں کے بڑے بڑے گچھے ہوتے ہیں۔ اور اکتوبر میں بکثرت چھوٹے چھوٹے مثل چھرّہ کے بیج آتے ہیں موسم سرما میں قلمیں لگا کر یا تخم بو کر بڑھائے جاتے ہیں۔

کانا۔ اِس کے پتے بڑے بڑے کھردرے روئیں دار ہوتے ہیں بیج کا رنگ دودھیا سفید ہوتا ہے۔ اِس کی ایک قسم لین سی اوے ریا ہے جس کے پتے بڑے بڑے اور کسی قدر کھردرے ہوتے ہیں پھولونکا رنگ زردی مائل مثل نیلوفر کے ہوتا ہے۔ اِس کی ایک قسم پرپوریا بھی ہے۔ اُس کے پتے چھوٹے اور چکنے ہوتے ہیں اور بکثرت چھوٹے چھوٹے تخم مثل لونڈرو کے ہوتے ہیں۔

ریٹےنا۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ اور ہندوستان کے مغربی ساحل سے لایا گیا ہے کبھی یہاں کے باغات میں اِس کے درخت پائے جاتے ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۱۸۷۔ کیلے کارپا۔ کا درخت میں نے باغیچہ احمد آباد میں دیکھا تھا حسب تحریر مصنف یہ درخت کچھ خوبصورت نہیں ہوتا۔ پتے کھر کھرے ہوتے ہیں۔ اگر اسکے درخت قطار کی صورت میں لگائے جائیں یا ٹٹی یا باگڑ بنانے کے کام میں لائے جائیں تو مناسب ہے۔ درخت تخم اور قلم کے ذریعے سے بزمانہ بارش تیار کئے جاتے ہیں۔ یہاں کی پہاڑی اور میدانی دونوں مقام اسکی بالیدگی کے لئے مناسب ہیں۔ پرورش کیواسطے ریتلی مٹی معمولی کھاد استعمال کرنا چاہئے

اس کے پھولوں کی قدر اِس کے شوخ سُرخ رنگ کے ہونے سے کی جاتی ہے۔

## "کان جیا"

اسے زیوریا۔ اصلی وطن جزیرہ مرتبان ہے۔ یہ درخت بہت چڑھنے والا بیلدار ہوتا ہے۔ اکثر بڑے بڑے درختوں کی چوٹیوں کو بالکل ڈھانک لیتا ہے۔ جنوری کے مہینے میں اسمیں پھول آتے ہیں اور دوسرے دیکھنے میں بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ درخت کا بالائی حصہ سُرخ پھولوں سے لدا ہوا نہایت دلفریب معلوم ہوتا ہے اس کے پھولوں کی شکل مثل پٹریا کے پھولوں کے ہوتی ہے۔ نومبر میں قلمیں لگا کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

علاوہ مذکورہ بالا درختوں کے چند بڑے قدو قامت اور شاندار درخت مثلاً۔ ٹک ٹوناگرانڈس۔ یعنی ساگوان۔ پریم ناٹومن ٹوساسی لی ناآرلوریا۔ اور دی ٹکس آل ٹس سی ما۔ ہوتے ہیں۔

## "اے کن تھے سیا"

اِس جنس کے پودھوں سے ہمارے باغات بھرے پڑے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اِن کی کاشت بہت آسان ہے۔ اور موسم برسات میں ان کی قلمیں بآسانی لگ جاتی ہیں۔ اِس جنس کے تمام اقسام کا طریقہ کاشت و نگہداشت قریب قریب

بالکل یکساں ہے۔ اِن کی پرورش کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی جلد جلد بدلی جائے۔
اور سالانہ ایک مقام سے دوسرے مقام میں عمدہ کھاد دے کر منتقل کی جائیں۔
اور پھولوں کی بہار ختم ہونے پر خوب اچھی طرح سے چھانٹ دینا چاہیئے۔ ورنہ
کچھ دنوں کے بعد اس کے درخت بدہیئت ہو جاتے ہیں۔ ایگری ہارٹیکلچرل
سوسائٹی کے جرنل جلد اول میں اس جنس کی مکمل فہرست درج ہے اور ڈاکٹر
ٹی انڈرس صاحب نے رسالہ مذکور میں تمامی اقسام جنس ہذا کے درختوں کے
مفصل حالات درج کئے ہیں۔ چنانچہ حسب ذیل اقتباس نقل کر کے ناظرین کتاب
ہذا کے لئے درج کرتا ہوں۔

ایے کن تھے سیا۔ کی کاشت کا عامتاً یہ طریقہ رہا ہے کہ اس کے
درخت کھُلے ہوئی زمین میں لگاتے تھے۔ عموماً پھولوں کے تختوں میں اس کو
جگہ دی جایا کرتی تھی اور ایسا اس لئے کیا جاتا تھا کہ تختے عموماً کھُلی ہوئی زمین میں
بنائے جاتے ہیں اس طریقہ پرورش و کاشت سے یہ فائدہ تھا کہ بعض اقسام کی
بالیدگی تیزی کے ساتھ ہوتی تھی اور پھول کی بہار آنے پر نہایت خوش نما منظر
ہوتا تھا لیکن اور بھی بہت ساری خوبصورت قسمیں ہوتی ہیں علی الخصوص وہ اقسام
جو کوہ ہمالیہ کے سرد جنگلوں و علاقہ جات پہاڑ کھیسیا و سیلون اور جاوا میں
پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ نازک و نفیس اقسام جو امریکہ کی جنس سے ہیں
اور جن کا پرورش کرنا کسی قدر دشوار ہے خوبصورت ہوتے ہیں۔ موسم گرما کی بیدا

اور مارچ - اپریل - مئی - کی تپش بہت مضر ہوتی ہے اور اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ان کی جڑوں کے نزدیک رطوبت کی زیادتی اور پانی کا ٹھیراؤ بدرجہ غایت مضر ہوتا ہے - اِس جنس کی وہ اقسام جو سایہ پسند ہیں اُن کو ایسے ٹھنڈے مقامات میں جہاں آرکڈ - اور فرن وغیرہ کو رکھا جاتا ہے - منتقل کیا جانا ماہرین فن مناسب خیال کرتے ہیں - ایسے سایہ دار اور ٹھنڈے مقامات میں نازک اقسام - اےِ رکن تھے سیا - کی بالیدگی تعجب خیز ہوئی اور ایسے سر سبز اور شاداب درخت تیار ہوئے گویا کہ وہ اپنے اصلی وطن میں پرورش پا رہے ہیں -

اس جنس کی اکثر اقسام مثلاً ریُولیا - اس ٹرو بلن تھی - بعض اقسام - ڈی ڈاے کن تھی - اور الیفی لن ڈیریا - کرٹن تھیرا - بی لوُپرُون - امیری کن - جس ٹی سیا - اور تھِر سا کین تھس - کی پانچ اقسام کی بالیدگی سایہ میں خوب ہوتی ہے - اگر انکو کھُلے ہوئے میدان میں جگہ دی جائے تو بمشکل زندہ رہ سکتے ہیں - اور شاذو نادر پھول لاتے ہیں -

## ”تھن بِرجیا“ [۱۸۸]

ٹرے گرِنس - یہ ایک قسم کا پتوں دار چڑھنے والا درخت ہے اس کی شاخین

نوٹ نمبر ۱۸۸ - یہ درخت بیلدار ہوتا ہے - اس کی دو قسمیں یہاں باغات میں موجود ہیں - ایک کا رنگ ہلکا اودا ہوتا ہے دوسرے کا رنگ نیلا ہوتا ہے - یہ بیل نہایت مضبوط ہوتی ہے -

(بقیہ نوٹ نمبر ۱۸۸ صفحہ آئندہ)

پتلی اور پتے چھوٹے کھردرے۔ لشکل انسان کے دل کے ہوتے ہیں۔
قریباً تمام سال روپیہ کے برابر سفید مثل برف کے خوبصورت پھول آتے رہتے
ہیں۔ گملوں میں پھولا ہوا درخت بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ بیج بکثرت آتے
ہیں اور ان کو بوکر درخت تیار کئے جاتے ہیں۔ نام کے خلاف اس میں کچھ بھی
خوشبو نہیں ہوتی۔

گران ڈی فلورا۔ اس کا درخت بہت چڑھنے والا اور بڑا ہوتا ہے۔ پتوں کی
صورت مثل انسان کے دل کے ہوتی ہے۔ اونچے سے اونچے درخت پر اس کی
بیلیں چڑھ جاتی اور تمام درخت کو ڈھانپ لیتی ہیں۔ دور سے دیکھنے میں
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے درخت پر ایک سفید چادر۔ آئی وی۔ کی درخت پر
ڈال دی ہے۔ اگر پرورش و پرداخت میں لحاظ رکھا جائے اور وقتاً فوقتاً اُس کی
شاخوں کی تراش خراش ہوتی رہے تو درخت اختیار میں رہتا ہے اور خوبصورتی
کے ساتھ پھلتا پھولتا ہے۔ ہمیشہ بڑے بڑے زردی مائل نیلگوں پھیلے ہوئے
پھول آتے رہتے ہیں۔ لیکن خاص طور پر موسم سرما اس کے بہار کا زمانہ ہے۔
قلموں اور داب کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

لاری فولیا۔ اس کا درخت بڑا اور چڑھنے والا ہوتا ہے۔ اس کا اصلی وطن

بقیہ نوٹ نمبر ۱۸۹۔ ہمیشہ پھولتی رہتی ہے۔ اس کے درخت قلم کے ذریعے سے موسم سرما میں
بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا کھاد۔ استعمال کرنا چاہیے۔

برما ہے۔ پھول کو دیکھ کر مذکورہ بالا اور اس میں کوئی قابل امتیاز فرق نہیں پایا جاتا ہے البتہ پتے بالکل مختلف صورت کے ہوتے ہیں۔ تقریباً نو انچہ لانبے نشتر نما گاؤ دم ہوتے ہیں۔ دیوار یا جعفری پر چڑھا دیا جاتا ہے تو بڑے بڑے بکثرت ڈھائی ڈھائی انچہ کے چوڑے پھول زرد رنگ کے موسم سرما میں کھلے ہوئے نہایت خوش نما معلوم ہوتے ہیں بیج بکثرت پڑتے ہیں۔

اے لیٹا۔ یہ ایک قسم کا موسمی لپٹنے والا درخت ہے۔ جس کے ڈنٹھل اور پتے بہت ملایم ہوتے ہیں۔ اکثر باغات میں خودرو اور مختلف اقسام کے پائے جاتے ہیں متوسط قامت کے گول اور چپٹے پھول مختلف رنگ کے مثلاً سفید۔ زرد۔ عباسی۔ اور نارنجی ہوتے ہیں۔ بعض میں گہرے سرخ رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں۔ اور بعض بلا چتیوں کے قسم البا۔ کے پھول سفید اور آرن ٹیاکا۔ کے پھول گہرے زرد رنگ کے ہوتے ہیں یہ دونوں اقسام سب سے عمدہ تصور کیجاتی ہیں۔ تخم کے بونے کا کوئی ایک زمانہ نہیں ہے بلکہ ہر موسم میں بوئے جاسکتے ہیں۔ اگر وقت پر ان کے بیج نہ جمع کرلئے جائیں تو بوٹڈی پھٹ کر تخم ضایع ہو جاتے ہیں مصنوعی پہاڑوں اور چھوٹی چھوٹی جعفریوں پر لگانے کے لئے یہ درخت بہت موزوں ہوتا ہے۔

گران ڈی فلورا البا۔ پھول بالکل سفید ہوتے ہیں اور انکی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔

# "مکس اس ان ٹرس (تھن برجیا)"[189]

کاک سی نیا - بہت پھیلنے والا درخت ہے - اگر تراش خراش ہوتی رہے اور حد اختیار میں رکھا جائے تو درخت خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکے پتے تقریباً چار انچہ لانبے انسان کے دل کی صورت کے ہوتے ہیں۔ اُن پر برابر تپلی تپلی رگیں نمایاں ہوتی ہیں۔ عجیب قسم کے متوسط قامت پھول موسم سرما میں ہلکے نارنجی رنگ کے آتے ہیں۔ موسم سرما میں قلم اور دابہ کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں

مائی سورن سس - یہ بھی ایک قسم کا چڑھنے والا بیلدار درخت ہے۔ بہت خوبصورت پھولوں کے لٹکے ہوئے گچھے آتے ہیں جن میں نارنجی زرد۔ سُرخ۔ مختلف رنگ شامل ہوتے ہیں۔ دور سے دیکھنے میں اس کا درخت مثل ایک نادر الوجود۔ آرکڈ۔ کے معلوم ہوتا ہے۔ عموماً بیج بہت کم آتا ہے۔ اور زیادہ تر دابہ کے ذریعہ سے اس کے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ میسور میں منظر آباد

---

نوٹ نمبر ۱۸۹ - یہ درخت بیلدار ہوتا ہے۔ اس کے پھول نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ میں نے اس بیل کو باغیچہ کوٹھی شملہ پر فرن گھر پر چڑھا ہوا دیکھا ہے۔ پھول بیل مذکور میں کھل رہے تھے۔ رنگ زرد ہوتا ہے۔ یہ بیل باغ میں لگانے کے قابل ہے اس کو محراب پر چڑھانا چاہیئے اس کے درخت دابہ کے ذریعہ سے تیار کئے جاتے ہیں۔ قلم سے بھی درخت تیار ہوتے ہیں پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا سڑا ہوا کھاد استعمال کرنا چاہیئے۔

بیلدار کے نام سے یہ درخت مشہور ہے اور جس ضلع میں یہ بکثرت ہوتا ہے۔
وہ ضلع اسی کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

۱۹۰

## "می ای نیا"

ہاٹے نیا نا۔ ایک قسم کا بیلدار پستہ قامت درخت ہے جس کا تنہ مثل سوت کے پتلا اور نازک ہوتا ہے۔ لیکن پتیاں تقریباً ڈیڑھ انچہ لانبی بہت مضبوط انسان کے دل کی صورت کی ہوتی ہیں۔ ہر موسم میں بڑے بڑے نیلے رنگ کے پھول سفید نالی دار آیا کرتے ہیں۔ اس کا اصلی وطن پہاڑ نیل گری ہے۔ میدانی علاقوں میں اس کا درخت زوردار نہیں ہوتا۔ بلکہ جلد ضائع ہو جاتا ہے۔ بہ نسبت گملے کے کھلی ہوئی زمین خوب بڑھتا ہے اور کسی درخت یا کسی دوسری چیز کا سایہ بہت مفید ہوتا ہے۔ موسم سرما میں بیج بکثرت آتے ہیں۔ اور انہیں کو بو کر درخت تیار کیئے جاتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام تھن برجیا ہاٹے نیا نا ہے۔

نوٹ نمبر ۱۹۰۔ یہ درخت جھاڑی نما ہوتا ہے اور اوپر کی جانب کو سیدھا بڑھتا ہے۔ اس کے درخت قدیم زمانہ سے باغات بھوپال میں ہیں۔ درخت ۵ فیٹ تک بلند ہوتا ہے۔ میں نے اس کے درخت عیش باغ میں دیکھے تھے جو بہت پرانے تھے اور عرصہ دراز کے لگے ہوئے تھے۔ اس کے پھول ہلکے اودے رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھول میں خوشبو نہیں ہوتی ہے۔ اگر درخت کو تراشتا رہے تو درخت خوبصورت وضع کا رہتا ہے درخت قلم کے ذریعہ سے بزمانہ بارش بڑھائے جاتے ہیں (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

اس کی ایک قسم سفید پھول والی بھی ہے۔

ایرک ٹما۔ اس کا درخت دو سے تین فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتے کم اور شاخیں زیادہ ہوتی ہیں۔ پتے بیضاوی اور چکنے ہوتے ہیں۔ تنہ اور نوخیز شاخوں کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ خاص کر موسم سرما میں بڑے بڑے خوبصورت نیلگوں رنگ کے پھول مثل گلاک سی نیا کے پھول آتے ہیں۔ پھول کی نالی کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ یہ خوشنما درخت ۱۸۵۹ء میں ملک کیو سے لایا گیا ہے اور ہندوستان میں خوب بالیدہ ہوتا ہے چنانچہ کلکتہ کے باغات میں عامتاً پایا جاتا ہے۔ بنگلور کے لال باغ میں۔ اس کے چند درخت ہیں اور اس کی ایک ٹٹی بھی وہاں ہے۔ جس کے لئے یہ بہت موزوں ہے۔ ایک قسم سفید پھولوں کی بھی ہے لیکن نیلگوں پھول والی قسم اس سے زیادہ خوشنما ہوتی ہے۔ موسم برشکال میں قلموں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں اور موسم سرما میں بیج بکثرت آتے ہیں۔

## ہن فری یا

اس کن ڈنس۔ اس کا درخت متوسط قامت ہوتا ہے۔ وطن سیریالون ہے اس کے پتے چکنے اور نشترنما تقریباً پانچ انچ لانبے ہوتے ہیں۔ مارچ کے مہینہ میں بڑے بڑے سفید رنگ کے پھول آتے ہیں۔ موسم برشکال میں اس کی قلمیں لگائی

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت معمولی کھاد جو دستیاب ہو استعمال کرنا چاہیئے

جاتی ہیں اس کا دوسرا نام۔ اے سس ٹے سیا اس کن ڈنس ہے۔

## "ڈیپٹراکن تھس"

کلی اے ٹس۔ ایک قسم کا بہت خوش نما پستہ قامت زمین پر پھیلنے والا درخت اس کے پتے بیضاوی نوک دار قریباً دو انچہ لانبے بھورے رنگ کے ہوتے ہیں ستمبر میں خوبصورت بڑے بڑے نیلگوں پھول سفید نالی دار آتے ہیں موسم برشکال میں قلمیں لگائی جاتی ہیں۔ اس کا دوسرا نام۔ رُوا اے لپا کلی اے ٹی فلورا۔ ہے۔

## "پیٹالی ڈی ام"

بارلی ری اوڈیز۔ اس کا درخت پستہ قامت بہت خوبصورت ہوتا ہے پتے گول اور چکنے ہوتے ہیں۔ فروری اور مارچ میں بڑے بڑے سفید پھولوں کے بکثرت گچھے آتے ہیں موسم برشکال میں قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

۱۹۱

## "جاکوبی نیا"

گیس بریگ شیانا۔ ایک قسم کا چھوٹا قابل آرائش سرخ پھول لانے والا درخت ہے۔ خفیف سایہ اسکی نشوونما کے لئے بہت ضروری ہے چنانچہ سایہ دار جگہوں

نوٹ نمبر ۱۹۱- جاکوبی نیا کے چند درخت کونڈوں میں نصب کئے ہوئے باغیچہ (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

میں خوب پھول آتے رہتے ہیں - کاکسی نیا اور لسٹڑے نائی
کے پھول سرخ اور نارنجی رنگ کے علی الترتیب ہوتے ہیں اور ہندوستان میں
اپنے پرانے نام جنس ٹے سیا کے نام سے موسوم ہیں ان کی پرورش و پرداخت
مثل جنس آخر الذکر کے کی جاتی ہے۔

## "اس ٹی فانوفی سم" (رواے لیا)

ری ہنس چھوٹا اور کثیر الاوراق درخت ہے۔ قریب قریب ہر موسم میں شوخ
سُرخ رنگ کے پھول ڈیڑھ ڈیڑھ انچہ لانبے مثل قیف کے آتے رہتے ہیں۔
پھولوں کا منہ پھیلا ہوا چمکدار اور خوبصورت ہوتا ہے۔

بے کیائی - اس کا درخت قریباً دو فٹ بلند اور خوبصورتی کے لئے مشہور ہے۔
پتے نوکدار مستطیل ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں بکثرت بڑے بڑے گول گہرے
سُرخ رنگ کے قریباً دو انچہ لانبے پھول آتے ہیں۔ اس درخت میں کلیاں بہت
آتی ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۱ - احمد آباد کے فرن گھر میں - میں نے دیکھے تھے۔ اس درخت کے پتے گہرے سبز
رنگ کے ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں سرخ رنگ کے پھول آتے ہیں۔ اس درخت سایہ دار روشن مقام
میں لگانا چاہئے۔ تیز دھوپ اس کو نقصان پہونچاتی ہے۔ درخت قلم کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں
اس درخت کو فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں میں لگائے تو بہتر ہے پرورش کیواسطے (بقیہ نوٹ برصفحہ آیندہ)

لانگی تولیم۔ اس درخت کی کاشت کو ہندوستان میں حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔ موسم برشگال میں قلمیں لگا کر درخت کی افزائش کی جاتی ہے۔ اب اس کا شمار جنس روئیدہ لیا میں کیا جاتا ہے۔

۱۹۲

## "اس ٹروبی لن تھز"

ڈیریانس۔ اس کے پتے بدرجہ غایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ یہ درخت حال ہی میں ہندوستان لایا گیا ہے۔ جوں جوں درخت بڑھتا جاتا ہے۔ اس کے پتوں میں سفید اور سرخ رنگ مخلوط نمایاں ہوتا جاتا ہے۔ پھول کا رنگ زردی مائل سرخ

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۱۔ سیاہ مٹی سرخ ریت۔ لید کا کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

نوٹ نمبر ۱۹۲۔ اس ٹروبی لن تھز۔ ڈیریانس کے درخت عیش باغ میں بکثرت تھے۔ اسکو کونڈیوں میں بغرض آرائش لگاتے ہیں۔ مصنوعی پہاڑیوں میں بھی لگاتے ہیں۔ یہ درخت یہاں موسم سرما میں جلد بدرنگ اور خراب ہو جاتا ہے اور زیادہ پانی دینے سے موسم مذکور میں جلد گل جاتا ہے۔ اس لئے موسم سرما میں پانی کم دے۔ اس درخت کو سرد موسم میں گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے حفاظت کے واسطے گلاس ہاؤس مفید ہے۔ اس درخت میں نئے پتے زمانہ موسم گرما نکلتے ہیں۔ موسم بارش میں یہ درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ درخت قلم کے ذریعہ سے بڑھاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے۔ سرخ ریتلی مٹی۔ گوبر اور پتی کا کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

ہوتا ہے۔ بہت خوبصورت درخت ہے۔ داب اور قلم کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ گلانڈیولوسس بھی جنس ہذا کی ایک قسم ہے جس کی کاشت کو زمانہ حال ہیں رواج دیا گیا ہے۔

اس کے بر۔ اس کا درخت چھوٹا اور نہایت خوبصورت ہوتا ہے۔ مارچ کے مہینہ میں گندھکی رنگ کے پھول بکثرت گچھوں میں آتے ہیں۔ یہ قسم اور دیگر قسم ذیل کی قلمیں موسم برشکال میں لگائی جاتی ہیں۔

آر بی کیوے ٹا۔ اس کا درخت پستہ قامت اور کسی قدر کھردرا دیکھنے میں ہوتا ہے لیکن موسم سرما میں زرد رنگ کے پھول مثل نیلوفر کے کھلے ہوئے بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

سے بی نیاٹا۔ پستہ قامت دوفٹ بلند درخت ہے۔ اپنے بڑے بڑے گہرے سبز نوکدار بیضاوی کناروں پر دندانے دار دو سے چار انچہ تک لانبے پتوں کی وجہ سے مشہور ہیں۔ پھولوں کا حصۂ زیریں سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ موسم سرما میں بڑے بڑے پھول مثل نیلوفر کے آتے ہیں۔

مے کوُ ے ٹا۔ ایک قسم کا کثیر الاوراق درخت ہے۔ اپنے بہار کے زمانہ میں اپنے بڑے بڑے چکنے چمکدار گہرے سبز نشتر نما تین سے چار انچہ لانبے پتوں کی وجہ سے اسلئے مشہور ہے کہ پتوں پر نقرئی رنگ کی دوہری دھاریاں ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر انڈرسن صاحب فرماتے ہیں کہ نقرئی چیتیاں جو اونکے اصلی وطن جنگلات میں پتوں پر نمودار

ہوتی ہیں۔ وہ کلکتہ کے باغات میں شاذونادر پائی جاتی ہیں۔

ٹومن ٹوسا۔ اس کا درخت چھوٹا اور زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا پتے اور شاخیں زیادہ روئیں دار ہوتی ہیں۔

سس سی لیس۔ اصلی وطن بمبئی ہے۔ کرٹس میں بیان کیا گیا ہے کہ اسکے پھول بڑے بڑے نیلے کنارہ والے خوبصورت مثل نیلوفر کے نالی دار ہوتے ہیں

## "کے می رن تھی مم"

برے کی آئی ویری گے ٹم۔ ملک برے زیل۔ سے یہ جنس لائی گئی ہے۔ درخت چھوٹا لیکن پتے۔ آران تھی مم کی شکل کے مختلف اللون بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ زوردار ہلکی مٹی جو پتوں کی کھاد خفیف ریت اور کچھ املا کر مرکب کی گئی ہو بہت مفید ہوتی ہے۔ موسم برشکال میں قلمیں لگائی جاتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں گلاس ہاؤس کی ضرورت ہوتی ہے۔

## "گولڈ فس سیا"

کونورے ٹا۔ اس کا درخت خوبصورت اور چھوٹا۔ قریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ پتے گہرے سبز بیضاوی گاؤدم نوکدار اور کناروں پر دندانے دار ہوتے ہیں۔ دسمبر سے مارچ تک اس کے بہار کا زمانہ ہوتا ہے۔ چنانچہ خوبصورت سرخ رنگ کے پھول

مذکورۂ بالا رنگ کی شاخوں میں بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

آئی سوفائی لا۔ بہت خوبصورت اور خوشنما جھاڑ دار درخت ہے۔ قریباً دو سو فٹ بلند ہوتا ہے۔ پتوں کا رنگ گہرا سبز مثل دلو کے پتوں کے ہوتا ہے۔ موسم سرما میں سایہ دار جگہوں میں پھول لاتا ہے اور بکثرت زردی مائل نیلے رنگ کے پھول مثل ہیر بل کمپانولا۔ کے آتے ہیں۔

اے فی سوفائی لا۔ مذکورہ بالا قسم اور قسم ہذا میں کوئی قابل امتیاز فرق علاوہ اسکے نہیں ہے کہ اس کے پتے برابر نہیں ہوتے اور پھول کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔

گلومیریٹا۔ درخت چھوٹا اور کسی قدر زمین پر پھیلا ہوا ہوتا ہے پتوں کا رنگ بھورا سبز ہوتا ہے۔ اور پھول بڑے بڑے گہرے نیلے رنگ کے خوبصورت ہوتے ہیں۔ پھولوں کی نالی کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ موسم سرما بہار کا زمانہ ہوتا ہے۔

لے می نولیا۔ اس کا درخت چھوٹا اور بہت خوبصورت و نازک بیلدار ہوتا ہے۔ موسم سرما میں بکثرت چھوٹے چھوٹے مثل نیلوفر کے زردی مائل انگشتانہ کی صورت کے پھول آتے ہیں۔

ڈے واری کے ٹا۔ ڈاکٹر انڈرسن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ کثیر الاوراق اور بڑے درختوں کی صورت جنس ہے جو معتدل جنگلات نیپال سے لائی گئی

ہے۔ اس کے پھول بڑے بڑے سفید شفاف رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور پھولوں کے نالی کے اندر گہرے بھورے رنگ کی چتیاں ہوتی ہیں۔ بیج آنے کے بعد اسکے درخت ضائع ہوجاتے ہیں۔

رُوبس کنیں ڈاکٹر انڈرسن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ملک سکم کے معتدل جنگلات اس کا اصلی وطن ہے۔ یہ قسم اپنی عمر میں صرف ایک بار پھولتی ہے۔ پھول بڑے بڑے اور نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا اقسام کی کاشت اکتوبر میں تخم بوکر یا نومبر میں ریت دے کر قلمیں نصب کی جاتی ہیں۔

## ۱۹۳ ڈی ڈالے کان تھس "

اس پلین ڈونس۔ ڈاکٹر انڈرسن صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بہت خوبصورت قسم ہے پھولوں کے اندرونی حصہ کا رنگ کھلنے پر گہرا سرخ ہوجاتا ہے۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر و نومبر میں تخم بوکر یا قلمیں لگاکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱۹۳۔ یہ درخت باغیچہ میوزیم اور باغیچہ احمد آباد میں سہارنپور سے منگواکر لگایا گیا ہے۔ یہ درخت چار فیٹ تک یہاں بلند ہوتا ہے۔ گہرے نیلے رنگ کے پھول آتے ہیں۔ اسکو کونڈیوں میں اور قطار کی صورت میں یا گول حلقہ میں لگائے تو عمدہ بہار حاصل ہوسکتی ہے۔ گرم موسم میں آبپاشی اچھی طرح ہوکر تا رہے درخت جڑوں کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں پرورش کیواسطے دبقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

# "اے سس ٹے سیا" [۱۹۴]

فارموسا۔ بلاشک ایک خوبصورت پستہ قامت کثیرالاوراق درخت ہے بڑے بڑے خوبصورت چمکدار سرخ رنگ کی نالیدار کلیاں قریب قریب ہر موسم میں تمام سال متواتر آتی رہتی ہیں۔کسی قدر یہ درخت نازک ہوتا ہے۔گملوں میں بھر کر کسی قدر سایہ میں رکھا جانا چاہئے۔

کورومن ڈی لیانا۔ ایک قسم کا بیلدار جھاڑ ہے اور جلد بڑھ کر بدنما ہو جاتا ہے سایہ میں لگایا جاتا ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں بہت جگہ گھیر لیتا ہے۔ انگشتانہ کی صورت کے بکثرت خوبصورت زردی مائل پھول آتے ہیں۔جن کی نالی کا رنگ ہلکا زردی مائل مثل پیال کے ہوتا ہے۔

افری کے نا۔ اِس کے پھول تمام سال آیا کرتے ہیں۔اِن کا رنگ بالکل سفید ہوتا ہے۔مذکورہ بالا اقسام کی کاشت اکتوبر میں تخم بو کر میدانی علاقوں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۳ ۔سیاہ مٹی۔ریت۔لید کا سڑا ہوا کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

نوٹ نمبر ۱۹۴۔ اِے سِس ٹے سیا۔ افری کینیا۔ کے چند درخت عیش باغ میں لگائے گئے تھے۔ درخت پستہ قامت جھاڑی نما ہوتا ہے۔درمیان موسم سرما سفید رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ اور اکثر دیگر موسم میں بھی کم و بیش پھول کھلتے رہتے ہیں۔موسم گرما کی تیز دھوپ اس درخت کو مضمحل کرتی ہے۔ اِس لئے آبپاشی اچھی طرح پر کرنی چاہئے۔درخت قلم کے ذریعہ سے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

بیں کی جاتی ہے۔

## "لی بونیا"

فلوری بنڈا۔ اس کا درخت خوبصورت اور بکثرت پھول لانے والا ہوتا ہے تین سے پانچ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اور پہاڑی مقامات میں اس کی یہ خاصیت ہے کہ قریب قریب ہمیشہ پھول لایا کرتا ہے۔ اس میں پھول بکثرت آتے اور لٹکے ہوئے سرخ رنگ کے زرد چتی دار ہوتے ہیں۔ داب اور قلموں کے ذریعہ سے بآسانی بڑھایا جاتا ہے۔

ین رہوسی ین سس۔ مذکورہ بالا قسم لی بونیا۔ اور جاکوبی نیاگیس برگ شیانا کو باہم پیوند کرکے یہ قسم حاصل کی گئی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ علاوہ کارآمد ہونیکے بدرجہ غایت آرائش کے قابل ہوتا ہے۔ صرف پہاڑی علاقوں میں اس کی کاشت کرنی چاہئے۔

## "بارلی ریا"

بکسی فولیا۔ یہ ایک قسم کا پستہ قامت خاردار کم پتوں والا درخت ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۴۔ آغاز موسم سرما میں تیار کئے جاتے ہیں یہاں اسکی پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ ریت معمولی کھاد استعمال کیا گیا ہے۔

موسم سرما میں چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے گھنٹی کی صورت کے پھول آتے ہیں جو زیادہ خوبصورت نہیں ہوتے۔

سیلی ایٹا۔ اس کا درخت قریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ اور بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ موسم سرما میں بکثرت کسی قدر بڑے چمکدار زردی مائل نیلے رنگ کے پھول آتے ہیں۔

کرس ٹے ٹا۔ ایک قسم کا خوبصورت کثیرالاوراق تین فٹ بلند درخت ہے ستمبر اور اکتوبر میں گہرے نیلے رنگ کے پھول بکثرت آتے ہیں۔

ڈائی کوٹوما۔ مذکورہ بالا کے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ستمبر میں اس کے پھول کھلتے ہیں جن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

گیب سوفی۔ ایک قسم کا کثیرالاوراق قریباً تین فٹ بلند درخت ہے جس کے پتے چکنے نوکدار نشتر نما چار انچہ لانبے۔ اپنی جنس کے پھولوں سے بہت زیادہ خوش نما ہوتا ہے۔ موسم سرما میں چمکدار نیلے رنگ کے پھول متواتر آتے رہتے ہیں جن کی بہار بہت دلفریب ہوتی ہے۔ اس کے پھول بمقابلہ دیگر ہم جنس پھولوں کے سہ گنا یا چہار گنا بڑے ہوتے ہیں۔

لیوسیولی نا۔ اس کا درخت چھوٹا اور خاردار ہوتا ہے۔ پتے لانبے پتلے اور چمکدار ہوتے ہیں۔ جن کے وسط میں ایک خوبصورت سُرخ رگ نمایاں ہوتی ہے۔ پیاں کے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول گیہوں کے بال کے مطابق بالی ہیں

پھول آتے ہیں۔ دیکھنے میں عجیب ضرور ہوتے ہیں لیکن کچھ خوش نما نہیں۔

رُوزیا۔ درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ موسم سرما میں بکثرت گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں جو خوبصورت ہوتے ہیں۔

اس پی۔ یہ درخت جزیرہ ماری شس سے لایا گیا ہے۔ کسی قدر مذکورہ بالا کے مشابہ ہوتا ہے۔ البتہ قد میں درخت بڑا ہوتا ہے۔ نومبر اور دسمبر جو اسکی بہار کا پورا زمانہ ہے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ گویا گلابی رنگ کے پھولوں کی ایک چادر ہے۔

پری اُونائی ٹس۔ درخت چھوٹا اور خاردار قریباً درخت بلند ہوتا ہے۔ ہندوستان میں عموماً پایا جاتا ہے۔ زرد رنگ کے پھول آتے ہیں اور گہرے سبز رنگ کی ڈالیاں اور پتوں میں زرد۔ زرد پھول آویزاں بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

کی رئیولیا۔ ایک قسم کا پستہ قامت درخت ہے لیکن زیادہ خوبصورت نہیں ہوتا۔ نیلے رنگ کے پھول آتے ہیں جو کسی قدر خوش نما ہوتے ہیں لیکن پھولوں کی بالیاں بڑی ہوتی ہیں جو دیکھنے میں کچھ خوبصورت نہیں معلوم ہوتیں۔

ہر سیوٹا۔ کھلنے پر اس کا درخت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ پھول چمکدار نیلے ہوتے ہیں۔

مان سے ٹا۔ اس کا درخت خوبصورت ہوتا ہے۔ پتوں کا رنگ گہرا سبز۔

سُرخ چتی دار اور پھولوں کا رنگ زردی مائل گلابی ہوتا ہے۔
مذکورہ بالا تمام اقسام کی کاشت اکتوبر و نومبر میں قلمیں لگاکر میدانی علاقوں میں کی جاتی ہے۔

## "گیس نُومی ریا"

آرن ٹیاکا۔ اس کا درخت بہت خوبصورت تین فٹ بلند جس کے پتّے بڑے بڑے اور دبیز و چکنے ہوتے ہیں۔ فروری و مارچ میں چمکدار سُرخ رنگ کے نالیدار پھول ایک ایک انچ لانبے آتے ہیں اس کو سایہ دار جگہ میں رکھنے کی اس لئے ضرورت ہوتی ہے۔ کہ اگر کھلی ہوئی جگہ میں رکھا گیا تو پتوں کی نفیس سبزی میں فرق آجاتا ہے۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر و نومبر میں قلمیں نصب کرکے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔
کاک سی نیا۔ اور لانگی فلوراکی اقسام کو حال میں زیر کاشت لایا گیا ہے۔
آخر الذکر قسم خاص طور پر بہت عمدہ ہے۔ تمام سال تھوڑے تھوڑے وقفہ سے پھول لاتی رہتی ہے۔

## "فٹ ٹونیا" [195]

جائی گن ٹیا۔ ورشا فل ٹیائی۔ ارگائی رونیُورا۔ پیرسی آئی۔ پستہ قامت

نوٹ نمبر ۱۹۵۔ فٹ ٹونیا۔ کی دو قسم کے درخت یہاں پرچیش باغ میں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

درختوں کی یہ اقسام ہیں جنکی پتیاں مختلف اللون ہوتی ہیں۔ ملک پیرو۔ کے گنجان جنگلوں میں کثیر الوجود ہیں۔

فٹونیا۔ کے ذیل میں متعدد اقسام ہیں جن کے درخت علاوہ پست قامت ہونے کے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان کے پتوں میں گلابی یا سفید رگیں بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں مصنوعی پہاڑوں اور معلق ٹوکریوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ شاخیں نصب کرکے بآسانی درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ پُورانا چونہ اور کنکریٹ بہت موزوں کھاد ہے چنانچہ اس سے خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ موسم برشکال ان کے بہار کا زمانہ ہے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۵۔ بکثرت موجود تھے ایک کا پتہ سبز سفید جال کا ہوتا ہے۔ دوسرے کا پتہ بھی سبز ہوتا ہے مگر اوس پہ گہرا گلابی جال ہوتا ہے۔ یہ درخت زمین پر پھیلتا ہے اس کو گرین ہاؤس کی مصنوعی پہاڑیوں میں اور کونڈیوں میں لگاتے ہیں۔ موسم سرما میں سردی نقصان کرتی ہے۔ درخت کی جڑیں گل جاتی ہیں۔ اسلئے اس کو بزمانہ موسم سرما پانی کم دینا چاہئے۔ اور اگر ممکن ہو تو گلاس ہاؤس میں رکھے موسم گرما و برسات میں اگر یہ درخت گرین ہاؤس میں رہے تو اچھا رہتا ہے۔ موسم بارش میں اس درخت کے پتوں پر زیادہ شادابی اور خوشنمائی ہوتی ہے۔ یہ درخت جڑوں کے ذریعے سے بڑھایا جاتا ہے۔ پرورش کے واسطے ندی کی موٹی ریت پتی کا کھاد۔ کوئلہ کا بُرادہ۔ سیاہ مٹی۔ قدرے لید کا بالکل سڑا ہوا کھاد۔ ان چیزوں کا مرکب استعمال کرنا چاہئے۔

# "اے کین تھس"

ای لی سی فولیس۔ ہرکت۔ اِس کا درخت قریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ اِس کے خار دار پتے درخت۔ ہالی کے پتوں سے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔ اپریل اور مئی میں آسمانی رنگ کے پھول مثل نیلے ایرس۔ کے پھول کے آتے ہیں ہاوڑا۔ کے قُرب و جوار کے مرطوب مقامات میں خودرو پائے جاتے ہیں۔ اگر گملوں میں اِس کے درخت لگائے جائیں تو لازم ہے کہ گملوں کو پانی میں ڈوبا ہوا رکھا جائے ٹُونٹوں کو لگا کر اور تخم بوکر درخت تیار کیے جاتے ہیں۔

# "کراس سنڈرا"

اِن فن ڈی بولی فارمیں۔ دو سے تین فٹ تک بلند پستہ قامت درخت ہے جس کے پتے نشتر نما۔ گاؤ دم تین سے چار انچ تک لانبے ہوتے ہیں۔ مارچ سے نومبر تک مُسلسل کسی قدر بڑے نارنجی زرد رنگ کے گیہوں کی بالوں کے مانند خوشوں میں پھول آتے رہتے ہیں۔

اس جنس کی ایک اور قسم ہے جس کے پھول نارنجی سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ موسم برشگال میں تخم بوکر یا قلمیں لگا کر درخت تیار کیے جاتے ہیں۔

## "اسے فی لینڈرا"

کرس ٹےٹا۔ اس کا درخت دیکھنے میں بہت شاندار تین فٹ بلند ہوتا ہے پتے نشتر نما کاؤدم سات یا آٹھ انچ لمبے ہوتے ہیں شاخوں کے اوپر مارچ میں بکثرت چکور خوشوں میں چمکدار پھول آتے ہیں۔

فلگنس ظاہری صورت میں آخرالذکر کے مشابہ ہوتا ہے۔ پتیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں کلیاں آتی ہیں اور پھول کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔

ٹیٹراگونا۔ کلیاں آنے پر اس کا درخت بدرجہ غایت خوش نما ہوتا ہے گنجان گچھے ہوئے سرخ رنگ کے پھول سرکونی بالوں کے کناروں پر کھلے ہوئے آویزاں ہوتے ہیں۔ اس کا درخت بڑا نہیں ہوتا۔ پتے گاؤدم نشتر نما خوش نما سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔

برشکال میں تمام اقسام کی کاشت قلمیں لگا کر کی جاتی ہے۔

## "فلوگاکن تھس"

تھرسی فلورس۔ اس کا درخت بڑا چھ سے دس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتوں کا رنگ گہرا سبز دیکھنے میں مثل۔ لارل کے پتوں کے خوبصورت ہوتے ہیں جنوری میں اور فروری میں بکثرت لانبی لانبی خوشوں میں ٹیڑھی بھورے رنگ کے پھول آتے ہیں

ڈاکٹر راکس برگ صاحب اِن کی خوبصورتی کے معترف ہیں۔ موسم برشکال میں قلمیں لگاکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## ''گراپٹو فی لم'' [۱۹۶]

ہارٹنس اِس کو کیری کے چیر پلانٹ بھی کہتے ہیں۔ اِس کا درخت تین سے پانچ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتے کسی قدر اپنی پشت کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ مختلف رنگ کی چتیاں سبز اور سفید نمایاں ہوتی ہیں۔ سابق میں اِس کا نام جسٹی سیا پکٹا تھا۔ اپنے پتوں کی خوبصورت چتیوں کے باعث مشہور ہے اس کے پھول سُرخ ہوتے ہیں۔ لیکن اُن میں کوئی خوش نمائی نہیں ہوتی۔ اِسکی ایک قسم اور ہے جس کے پتوں کے رنگ میں کسی قدر سرخی لئے ہوئے سبزی ہوتی ہے اور سُرخ رگیں نمایاں ہوتی ہیں۔ ہر دو اقسام گلدستوں کے لئے بہت کارآمد

---

نوٹ نمبر ۱۹۶۔ اِس کے درخت یہاں منگاکر عیش باغ میں لگائے گئے تھے۔ اِس درخت کے پتے خوش نما ہوتے ہیں۔ سفید دھبے سبز پتوں پر ہوتے ہیں۔ یہ درخت آرائشی ہے۔ اِس کو کونڈیوں میں لگاکر آرائش کے کام میں لاتے ہیں۔ فرن گھر کی مصنوعی پہاڑیوں میں بھی اِسے جگہ دیتے ہیں موسم سرما میں اِس کو سردی نقصان پھونچاتی ہے۔ اِس لئے موسم مذکور میں پانی کم دینا چاہئے۔ اِس کے درخت قلم کے ذریعہ سے بزمانہ بارش گلاس ہاؤس میں اور کانچ کے فریم میں آسانی تیار کئے جاسکتے ہیں۔ پرورش کیواسطے ریت سیاہ مٹی۔ لید کا کھاد مفید ہے۔

ہیں قلمیں لگا کر باسانی درخت تیار کئے جاتے ہیں اور درخت پائدار ہوتے ہیں۔

## "کرٹن تھیرا"

یُوہ لیانا پستہ قامت درخت ہے۔ اِس کے پتے بیضاوی نوکدار تین انچہ لانبے ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں متعدد خوشوں میں گلابی رنگ کے لانبے نالی دار پھول آتے ہیں جو کسی قدر خوبصورت ہوتے ہیں۔

آرن ٹیاکا۔ اِس کے پھول بڑے بڑے اور خوبصورت نارنجی رنگ کے مثل اے فی لینڈرا۔ کے پھول کے ہوتے ہیں موسم برشکال میں قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

## "اڈہا لوڈا"

سائی ڈونی فولیا۔ نہایت خوبصورت درخت ہے۔ اصلی وطن ملک بریزیل ہے۔ پتوں کی ڈنڈی میں بڑے بڑے پھول سُرخ چتی دار اور نیچے سے سفید آتے ہیں اور بیچ میں نیچے تک ایک زرد لکیر ہوتی ہے۔ اِس کی ایک اونیا ہے جو حال میں زیر کاشت لائی گئی ہے۔ موسم برشکال میں قلمیں لگا کر درخت باسانی بڑھائے جاتے ہیں۔

---

## "میے کیا"

بیلا۔ بدرجہ غایت قابل پسند خوبصورت ہے۔ اصلی وطن جنوبی افریقہ ہے وہاں کے میدانی مناظر کی زینت اور دلفریبی کو دوبالا کرتا ہے۔ پھول چار سے چھ انچہ تک لانبے ہوتے ہیں۔ اور لٹکی ہوئی ڈنڈیوں میں بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ زرد مثل نیلوفر کے ہوتا ہے۔ جب کلیاں آتی ہیں تو درخت بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے خس پوش پودہ خانوں میں اگر پتوں کی سڑی ہوئی کھاد اور بالو مرم دار مٹی کا بخت لگائی جائیں تو خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ موسم برشکال میں قلموں اور دابوں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## "بی لوپی رون"

آب لانگ گے ٹا۔ ایک قسم کا خوبصورت پستہ قامت درخت ہے قریباً تمام سال ہر موسم میں پھولتا رہتا ہے۔ پھول کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔

نرڈوسا۔ بمقابلہ مسبوق الذکر کے اس کا درخت زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ پتے بھی بڑے ہوتے ہیں اور پھول کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔

ڈیروکوسا۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے گلابی رنگ کے پھول مثل ڈینڈیئل کے پھول کے ہوتے ہیں۔ سب اقسام کی افزائش موسم برشکال میں

قلموں کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔

کرائی سوفلیا۔ ایک قسم کا خوبصورت درخت ہے۔ جس کے پتے سنہرے رنگ کے ہوتے ہیں۔ شمالی ہندوستان میں موسم گرما اور برشکال میں سرخ رنگ کے پھول اور جنوبی مقامات میں تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد تمام سال پھول آتے رہتے ہیں۔ خس پوش پودہ خانوں میں جہاں پانی خوب ملتا ہو اور اوسی کے ساتھ پانی کے نکاس کا معقول انتظام ہو تو خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ داب اور قلم کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

دی اوے سیا۔ اس کے درخت کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں پھول کا رنگ بنفشئی ہوتا ہے۔ قسم جس ٹی سیا سے بہت مشابہ ہے اور دونوں کا طریقہ کاشت بھی یکساں ہے۔

## ۱۹۷
## "ایران تھی مم"

بائی کلر۔ اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے لیکن اپنے بہار کے شباب کے زمانہ میں بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بہار کا زمانہ قریب قریب باستثناء موسم

---

نوٹ نمبر ۱۹۷۔ یہ درخت بہت قسم کا ہوتا ہے قریب قریب اسکی سب قسمیں بھوپال کے باغات میں موجود ہیں۔ اس ملک کی آب وہوا اس کی پرورش کیواسطے مفید ہے یہ درخت آرائشی ہوتا ہے۔ اسکی تمام قسموں کو کونڈیوں میں لگا کر آرائش کے کام میں لاتے ہیں۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

سرما کے تمام سال رہتا ہے۔ اس کے پھول کسی قدر چھوٹے سفید چتی دار ہوتے ہیں۔ نیچے کی پنکھڑیوں پر سیاہ چیتیاں ہوتی ہیں۔

کری ٹیوے ٹم پستہ قامت درخت ہے۔ موسم سرما میں سفید رنگ کے پھول بن پر ہلکے سیاہ رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں کھلتے ہیں۔

اِی رک ٹم۔ اس کا درخت تقریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے پتیاں چھوٹی اور پتلی ہوتی ہیں موسم سرما میں بدرجہ غایت نیلگوں رنگ کے سیاہ چتی دار خوبصورت پھول آتے ہیں۔

نمر دوسم۔ دوسرا نام۔ ڈی ڈوائے کن تھس۔ ہے۔ اس کا درخت بڑا ہوتا ہے۔ پتے بڑے اور سیاہی مائل سبز ہوتے ہیں۔ فروری جو اس کے بہار کا زمانہ ہے۔ اُس میں غیر معمولی طور پر خوش نمائی آجاتی ہے۔ گہرے نیلے رنگ کے پھول بڑی بڑی خوبصورت بالوں میں بکثرت آتے ہیں۔ اسکی ایک قسم پل شلم ہے جو مارچ میں پھولتی ہے۔ اور بالوں میں آخر الذکر کے بہت مشابہ ہے۔ صرف پھول زردی مائل نیلگوں ہوتا ہے۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۷۔ درخت کی اقسام کو فرن گھر میں اور گلاس ہاؤس میں رکھتے اور لگاتے ہیں۔ یہ درخت سایہ پسند ہے۔ موسم سرما کی سردی اسکے لئے مضر ہے۔ پتے گر جاتے ہیں۔ اکثر درخت بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو سردی سے بچانا ضروری ہے اسکے درخت بزمانہ بارشس قلم کے ذریعہ سے فریم میں بآسانی تیار ہو سکتے ہیں۔ اسکی پرورش (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

اِس ٹرِک ٹم۔ اِس کے پھول۔ ایرک ٹم۔ کے پھول سے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن پتیاں کسی قدر بڑی اور پھولوں کی پتیوں کا رنگ کسی قدر ہلکا ہوتا ہے۔

گرانڈی فولیم۔ اس کا درخت بہت پھیلنے والا اور حد اختیار سے جلد بار ہو جانے والا ہوتا ہے پھول۔ زردی مائل نیلگوں ہوتے ہیں۔

رے سی موسم۔ یہ بھی ایک قسم کا چھوٹا دوسرے درختوں کے سایہ میں اوگنے والا درخت ہے۔ اس کا اصلی وطن جزیرہ ملاکا ہے۔ پتے مستطیل ہوتے ہیں نومبر میں بڑے بڑے خوبصورت پھول زرد گلابی۔ یا سفید سُرخی مائل ہوتے ہیں۔

بلومیائی۔ اورسن بیے رہی ٹم۔ ملک ٹے نا سِرم کے جنگلات سے یہ اقسام لائی گئی ہے۔ بڑے بڑے نمایاں پھول آتے ہیں۔

اِگ تیٹم اس کو حال ہیں زیر کاشت لایا گیا ہے۔

اقسام ذیل کی کاشت کو رواج تھوڑے عرصہ سے دیا گیا ہے اور اپنے پتوں کی خوبصورتی اور پھولوں کے خوش نمائی کے باعث مشہور ہیں۔

اَل بُومارجی نے ٹا۔ اس کے پتوں کے کنارے سفید رنگ کے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۷۔ کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید یا گوبر کا کھاد مفید ثابت ہوا ہے۔ جو استعمال کیا جاتا ہے۔

ہوتے ہیں۔

ا۔ جن ٹی یم کی پتیاں سفید ہوتی ہیں۔ کوپے رائی۔ ال ڈِوراؤد ماک روفائی لا۔ کے پتے مختلف الاون بہت خوش نما ہوتے ہیں۔ موریائی۔ نگرس کینس۔ نوبلیس۔ روزنیم۔ سے لی سی فولیم۔ کی پتیاں لٹکی ہوئی مثل ولو۔ کی پتیوں کے ہوتی ہیں۔ مذکورہ بالا اقسام کی قلمیں موسم برشکال میں بالودے کر بآسانی لگائی جاتی اور اکثر جڑوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔

## ۱۹۸
## "جس ٹی سیا"

اس جنس کو جنس ای ران تھی مم سے بہت مشابہت ہے۔ چنانچہ دونوں میں امتیاز کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔

بی ٹونی کما۔ اس کا درخت پستہ قامت اور کثیر الاوراق ہوتا ہے۔ پھولوں کے خوشوں پر جو ہلکے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اون کے لئے یہ قسم مشہور ہے۔

---

نوٹ نمبر ۱۹۸۔ جس ٹی سیا۔ اس درخت کی کئی قسمیں عیش باغ کے نرن گھر میں موجود تھیں۔ لیکن اب عرصہ سے میں اس درخت کو باغات میں نہیں دیکھتا ہوں۔ یہ درخت آرائشی ہے۔ یہاں بے تکلف بالیدہ ہوتا ہے۔ البتہ موسم سرما اس کو کسی قدر نقصان (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

کیئے لی کوتری کا۔ اس کا نام تھر ساکین تھس۔ بھی ہے۔ اس کا درخت چھوٹا اور نازک ہوتا ہے۔ موسم سرما میں پھول کھلا ہوا بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ لیموں کے رنگ کے زرد پھول بکثرت آتے ہیں۔

کارنیا۔ نہایت نفیس اور خوبصورت درخت ہے۔ دو سے تین فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑے اور خوبصورت بیضاوی شکل کے ہوتے ہیں جن کی لمبائی قریباً دس انچ ہوتی ہے۔ اور اُن کا رنگ چمکدار سبز ہوتا ہے۔ شوخ سرخ رنگ کے نالیدار پھول دو انچ کے لانبے بہت خوبصورت آتے ہیں۔ اگر زمین بہت زوردار ہوئی تو جڑ و سے بکثرت آتے ہیں جو جلد جلد نکلنے کی وجہ سے تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔

جن ڈارزوسا متوسط قامت کے ملاگیری رنگ کے پھول ہوتے ہیں جو دیکھنے میں زیادہ خوبصورت نہیں ہوتے۔ درختوں کے تھانوں کے کناروں پر لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔

گران ڈی فولیا۔ یہ قسم ملک ٹیناسرم کے جنگلات سے لائی گئی ہے۔ اس کے پتے خوبصورت اور پھول نازک ہوتے ہیں۔

ریوٹی لنس۔ دوسرا نام۔ تھر ساکن تھس۔ اس کے پھول سرخ رنگ

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۸۔ پھوٹتا ہے۔ درخت قلم کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔ اس کی پرورش کے واسطے ریتلی مٹی لید یا گوبر کا کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

کے ہوتے ہیں۔

ارجنٹیا۔ بے نورے ٹا۔ اور زر نیا۔ کی اقسام کو حال ہی میں زیر کاشت لایا گیا ہے۔

## "پی رس ٹروفی"

ٹنک ٹوریا۔ اس کا درخت خوبصورت دو فٹ بلند ہوتا ہے۔ موسم سرما میں معمولی صورت کے پھول آتے ہیں۔

اس پی سی اوسا۔ مذکورہ بالا سے بہت مشابہ یہ قسم ہے۔ صرف پھول کسی قدر بڑے ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا اصلی وطن ملک بنگال ہے۔ موسم سرما میں پھولتا ہے۔ اور اس کا شمار اُن درختوں میں سے ہے جو جنگلوں کے منظر کو بڑھاتے ہیں۔

آگسٹی نولیا۔ اور آر بورو سے ری گے ٹا۔ اس جنس کی بہترین اقسام میں شمار کیا جاتا ہے۔ تمام اقسام کی افزائش موسم برشکال میں قلمیں لگا کر کی جاتی ہے۔

## "سن کی زیا"[199]

نو بلیس۔ ہمیشہ سرسبز رہنے والا درخت ہے جو ملک ایکوا ڈر سے

نوٹ نمبر ۱۹۹۔ سن کیزیا کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ دونوں قسمیں (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

ہندوستان میں لایا گیا ہے باغات کے سایہ دار مقامات میں اس کو لگایا
جاتا ہے۔ اس کے مستطیل سبز پتے قریباً ڈیڑھ فٹ لانبے ہوتے ہیں۔
پھول زرد رنگ کے گھٹے ہوئے گچھوں میں آتے ہیں۔ دیکھنے میں پھول
نازک ہوتے اور عرصہ تک قایم رہتے ہیں۔ پھولوں کے اوپر سرخ غلاف
پتوں کا ہوتا ہے۔

کلاکوٹائی للاؤس کی پتوں کی درمیانی اور کناروں کی رگیں زرد اور سفید
رنگ کی ہوتی ہیں جو دیکھنے میں خوش نما معلوم ہوتی ہیں۔ موسم برشکال میں قلمیں
لگا کر درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

## ”مارٹی نیا“

ڈائی انڈرا۔ دوسرا نام۔ ڈے ولیس کلا ہے۔ اس کا اصلی وطن اگرچہ

بقیہ نوٹ نمبر ۱۹۹۔ یہاں بھوپال کے باغات میں موجود ہیں۔ یہ درخت چھ فٹ تک
بلند ہوتا ہے اور جگہ زیادہ گھیرتا ہے۔ اسکے پتے نماشی ہوتے ہیں۔ ہرے پتوں پر سفید زرد دھاریاں
دھاریاں بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اس درخت کو زمین میں قطار یا ٹٹی کی صورت میں لگاوے تو بھلا
معلوم ہوگا۔ اسکو درخت قلم کی ذریعے سے بآسانی موسم بارش میں تیار ہوتے ہیں پرورش کیواسطے ریتلی مٹی لید کا سڑا ہوا کھاد
مفید ہے۔

نوٹ نمبر ۲۰۰۔ مارٹی نیا۔ یہ درخت کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اسکے درخت (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

ملک مکزیکو ہے۔ لیکن ہندوستان میں خوب بالیدہ ہونے لگا ہے۔ بہت بڑے بڑے خوبصورت کھُلے ہوئے مُنھ کے گلابی پھول بکثرت آتے ہیں۔ اور اُن میں ایک قسم کی تیز ناگوار بو ہوتی ہے۔ اِس کے درخت تین سے چار فٹ تک اونچے ہوتے ہیں اور دیکھنے میں اس کا درخت مثل ایک جھاڑی کے معلوم ہوتا ہے۔ اسِکے پتے بڑے اور کھُردرے ہوتے ہیں۔ یہ درخت اِس قدر عسرت کے ساتھ پھیلنے والا ہوتا ہے کہ چھوٹے باغات میں لگانے کے لئے کسی طرح موزوں نہیں ہوتا۔ میدانی علاقوں میں جنوری میں اور پہاڑی علاقوں میں مئی میں بیج بوکر درخت کئے جاتے ہیں جو آیندہ موسم برسکال میں پھول دینے لگتے ہیں۔ بیج کی بوٹڈیاں بہت عجیب شکل کی ہوتی ہیں قد میں قریباً بادام کے ہوتے ہیں رنگ سیاہ اور دو لاتبی نوکیں دونوں طرف نکلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور خاردار ہونی کی وجہ سے بمشکل بوٹڈیوں سے بیج نکالا جاتا ہے۔ اِس لئے مناسب ہے کہ مع بوٹڈیوں کے بیج کو بو دیا جائے اور جب انکھوے پھوٹ

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۔ بلند ہوتے ہیں۔ میں نے اِس کو امپریس گارڈن پونا میں دیکھا تھا یہ درخت اس لائق ہے کہ اس کو باغ میں مناسب موقع پر جگہ دی جائے۔ یہ درخت ابھی تک بھوپال میں نہیں آیا ہے۔ لیکن میں اِس درخت کی پرورش سے پورے طور پر واقف ہوں اسلئے بیان کرسکتا ہوں کہ اِس ملک کی آب وہوا اس کے واسطے مفید ہوگی درخت قلم اور تخم کے ذریعے سے بڑھائے جاسکتے ہیں۔ یہ پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ ریت معمولی کھاد مفید ہے

آویں تو بآسانی خاردار غلاف کو جدا کر دیں۔

فرگرانس۔ اسکے مثل مسبوق الذکر کے ہوتے ہیں ظاہری صورت میں بھی کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ایک قسم کی ناگوار بو بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ اس کے درخت کسی قدر چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور پتے بھی اُتنے بڑے نہیں ہوتے۔ سرجے کیپٹن صاحب اس موسمی درخت کی کاشت کے لیئے چند ضروری ہدایات انگلستان کے واسطے بتلاتے ہیں لیکن ہندوستان میں کاشت کے لئے زیادہ تردد کی ضرورت نہیں ہوتی میدانی علاقوں میں خوب زور دار کھاد دے کر اکتوبر میں تخم بودئے جاتے ہیں اور پہاڑی علاقوں میں اپریل میں اور قریباً سات ہفتہ کے بعد پھول آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور کلیاں آتی اور پھول کھلتے رہتے ہیں۔ اور درخت دو فٹ بلند ہو جاتا ہے۔ لیوٹیا۔ اس کے درخت ہو بہو مثل آخر الذکر کے ہوتے ہیں صرف پھول کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

اس موقع پر بیان کر دینا مناسب ہے کہ پہاڑی علاقوں میں بلا گلاس ہاؤس کے اس کی کاشت بے سود ہوتی ہے۔

۲۰۱

## "سی سامم"

انڈی کم - یعنے تل - ہندوستان کا دیسی درخت ہے - یہاں بکثرت تخم کے لئے کاشت کیا جاتا ہے - جن سے تیل نکالا جاتا ہے - اس کا درخت موسمی اور خوبصورت ہوتا ہے بڑے بڑے تالیدار سفید اور گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں - یہ درخت اس قابل ہوتا ہے کہ باغات میں جگہ دی جائے جولائی میں تخم بویا جاتا ہے - پہاڑی علاقوں کے باغات چونکہ محدود وسعت کے ہوتے ہیں - اس لئے اون میں لگانے کے لائق اس کا درخت نہیں ہوتا - بگ نونیاسی - "

۲۰۲

## "کری سن ٹیا"

کیوجی ٹی - اس کا دوسرا نام گلا پاشن ٹری ہے - اسکے پھول شکل

---

نوٹ نمبر ۲۰۱ - سی سامم - انڈی کم - تل کو کہتے ہیں - اس کے پھول ہلکے گلابی ہوتے ہیں اکثر بزمانہ بارش کیاریوں میں بھر کر لگاتے ہیں جس سے بہار حاصل ہوتی ہے - بعدہٗ وقت خزان درختوں کو کاٹ لیتے ہیں اور سکھا کر تل نکالتے ہیں - کاشت اور پرورش کیواسطے یہاں کی سیاہ مٹی - قدرے معمولی کھاد مفید ہے -

نوٹ نمبر ۲۰۲ - کری سن ٹیا - (کیوجی ٹی) کا ایک درخت میں نے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

گھنٹی بڑے بڑے سبزی مائل سفید رنگ کے سرخ دھاری دار ہوتے
ہیں مشہور اس لئے ہے کہ مثل کدو کے اس کا پھل مغز دار ہوتا ہے مسٹر
گوسے فرماتے ہیں کہ ملک جمیکا میں خانگی استعمال کے لئے اس کے ظروف
بنائے جاتے ہیں۔ موسم برشکال میں تخم بوکر درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

اِسے کیو ہینی ٹا عجیب قسم کا ہمیشہ سبز رہنے والا درخت ہے اپنی شاخوں
کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس کے تنے میں بازو ہوتے ہیں جو دیکھنے میں مثل پتوں
کے جوڑے دکھائی دیتے ہیں۔ موسم برشکال میں تخم بوکر اور قلمیں اگاکر درخت بڑھائے
جاتے ہیں دیگر اقسام جو زیر کاشت ہیں وہ او بووے ٹا۔ اور کیوکر پی ٹی نا ہیں

## ۲۰۳ ”کی جی لیا“

پن بے ٹا۔ درخت طویل القامت دیکھنے میں بھدا ہوتا اور باغات میں لگانیکے

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۲۔ ہارٹیکل چرل سوسائٹی گارڈن کلکتہ سے منگوا کر باغیچہ ایڈورڈ میوزیم میں لگایا گیا
درخت مذکور دو سال سے باغیچہ مذکور میں لگا ہوا ہے۔ بہت کم ترقی کی ہے باغیچہ مذکور کی زمین چونکہ
پتھاری ہے۔ اسلئے درخت کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ درخت میدانی مقام میں لگایا جائے
تو یقینی ترقی کریگا۔ پرورش کیواسطے سیاہ مٹی معمولی کھاد۔ قدرے ریت استعمال کرنا چاہئے۔ درخت
تخم کے ذریعے تیار ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲۰۳۔ دو سال گذرے کہ میں نے کی جی لیا۔ کا ایک درخت (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

قابل نہیں ہوتا۔ مشہور اسواسطے ہے کہ عجیب طرح سے عنابی رنگ کے پھول اینٹھی ہوئی ڈالیوں میں جگہ جگہ لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھول آنے کے بعد مثل کھیرے کے اُن میں بونڈیاں دو سے تین تک ایک ایک گچھے میں آتی ہیں۔ موسم برشکال میں تخم کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## ”بِگ نونیا“ [۲۰۴]

اِس کا اصلی وطن ہندوستان ہے۔ اِس کے درخت بڑے ہوتے ہیں۔ اور بڑے بڑے ہلکے سرخ اور زرد رنگ کے بدبودار پھول آتے ہیں۔ اس کی عمدہ اقسام جو باغات میں لگانے کے قابل ہیں۔ اونکی کاشت کو ہندوستان میں رواج دیا گیا ہے۔ بہار کے زمانہ میں یہ سب اقسام نہایت خوبصورت

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۳۔ ہارٹیکلچرل سوسائٹی گارڈن کلکتہ سے منگاکر باغیچہ اینڈورڈ میوزیم میں لگایا ہے۔ اس درخت میں ابھی تک پھول نہیں آئے۔ یہاں کی آب وہوا اس کی بالیدگی کے لئے مفید ہے۔ پرورش کیواسطے ریتلی مٹی معمولی کھاد۔ استعمال کرنا چاہئے۔

نوٹ نمبر ۲۰۴۔ بِگ نونیا کی بہت سی قسمیں باغیچہ احمدآباد اور باغیچہ میوزیم میں موجود ہیں۔ یہ درخت بیلدار اور جھاڑی ہوتا ہے قریب قریب اسکی تمام قسموں کے پھول خوبصورت ہوتے ہیں اسکی ایک قسم بہت زمانہ پیشتر سے یہاں کے پرانے باغات میں چلی آتی ہے اور وہ بیلدار ہے۔ اوس کو یہاں پر ہر خاص وعام سہرہ کی بیل کہتے ہیں پھول نارنجی رنگ کے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

ہوتی ہیں پھول لانے کے بعد تک تراش کردی جائے تو زیتون کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ ڈالیوں اور قلموں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں اور نصب کرنے کے بعد ہی بآسانی بہت جلد جڑیں پھوٹ آتی ہیں۔

چمبرے نیائی۔ اس کا دوسرا نام اِی کیوناک ٹیالس۔ اس کا درخت بہت دور تک پھیلنے والا ہوتا ہے اور جعفری یا دیوار وں پر تھوڑے عرصہ میں پھیل جاتا ہے اگر جلد جلد تراش خراش نہ کی جائے تو قابو سے باہر ہو جاتا ہے۔ لانبی لانبی سبز رنگ کی پتلی بیلیں نکلا کرتی ہیں اوران بیلوں پر نوکدار۔ دو دو پتیاں ہوتی ہیں ہر پتی میں دو۔ دو بیضاوی نوکدار چکنے چمکدار سبز رنگ کے گوشہ ہوتے ہیں۔ پتیاں دو۔ دو انچہ لانبی ہوتی ہیں۔ پتوں کی ڈنڈیوں میں گلابی رنگ کے انگشتانہ کی صورت کے پھول ہوتے ہیں۔ پھولوں کی ڈنڈی نالیدار دو انچہ لانبی ہوتی ہے۔ اور ہر موسم میں پھول بکثرت آتے رہتے ہیں۔ گہرے سبز رنگ کی خوش نما پتیوں کے ساتھ پھول اور بھی زیادہ خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

کروسی سے ریا۔ اس کا درخت چڑھنے اور ظاہری صورت و خواص میں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۴۲۰۔ ہیں جو بڑے بڑے گچھوں میں نکلتے ہیں۔ بہار موسم سرما میں ہوتی ہے بگ نونیا کے درخت قلم۔ تخم۔ ڈبہ۔ داب کے ذریعہ سے بزمانہ بارش تیار کئے جاتے ہیں۔ پرورش کیواسطے ریتلی مٹی۔ گوبر یا لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔

آخر الذکر کے بہت مشابہ ہوتا ہے موسم گرما میں اوسی قدو قامت کے ہلکے سبز رنگ کے پھول آتے ہیں یہ درخت عموماً پایا جاتا ہے اور نہ خوبصورت ہوتا ہے۔

گرے سی لس اس کا درخت بھی بہت زیادہ چڑھنے والا ہوتا ہے اس کے پتے چمکدار سبز رنگ کے دو گوشہ والے چوڑے بیضاوی نوکدار قریباً دو انچ لانبے ہوتے ہیں۔ موسم گرما میں بکثرت اورصورت و رنگ میں ہم شکل آدے منڈا سکے پھول کے آتے ہیں۔ پھولوں کی نالیاں دو انچ لانبی ہوتی ہیں۔ اور پھول کا بالائی حصہ چوڑا۔ پانچ گوشہ والا ہوتا ہے۔ پھول کا دائرہ تین انچ ہوتا ہے اور بہار کے زمانہ میں اس کا درخت غیر معمولی طور پر خوبصورت ہوتا ہے سال میں دو تین بار پھول لاتا ہے۔

ان کا رسے ٹا۔ اس کا درخت بیلدار ہوتا ہے اور اسکے پتے چکنے نشتر نما تین سے چار انچ تک لانبے ہوتے ہیں۔ پھول ہم شکل آخر الذکر کے پھول کے ہوتا ہے موسم گرما میں بکثرت پھول آتے ہیں۔ اور کھلا ہوا بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

وسے نسٹا۔ یعنی کائی رسے ری۔ بیلدار درخت ہے جس جگہ پایا جاتا ہے توساری جگہ پر تھوڑے عرصہ میں پھیل جاتا ہے۔ اس کی پتیاں نوکدار سلاخوں کے ہر طرف نکلی ہوئی انسان کے دل کی شکل کی گہری سبز تین انچ لانبی

ہوتی ہیں پتوں کی ڈنڈیوں میں بکثرت نالی دار سرخ رنگ کے پھول لٹکے ہوئے ہوتے ہیں جنوری اور فروری میں اس کثرت کے ساتھ پھول آتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک چادر پھولوں کی درخت پر بچھادی گئی ہے اپنے بہار کے زمانہ میں اس سے زیادہ دنیا میں شاید ہی کوئی دوسرا درخت ایسا خوبصورت منظر پیدا کرتا ہو۔

اِن ڈورے ٹا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس درخت کی شاخیں مثل دی نیگ ولو کی شاخوں کے لٹکی ہوئی ہوتی ہیں اور مارچ کے مہینہ میں نارنجی کے رنگ کے سیدھے پھول بڑے بڑے۔ چھوٹی ڈنڈی والے ہوتے ہیں۔ ان میں کسی قسم کی بو نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب فرماتے ہیں کہ میری نظر سے چھوٹے درختوں میں اس سے زیادہ خوبصورت درخت نہیں گذرا۔

کواڈری لوکیولے ریں۔ درخت طویل القامت ہوتا ہے۔ آغاز موسم گرما میں بڑے بڑے اور سیدھے گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں۔ پھولوں میں خوشگوار بو ہوتی ہے۔

اِے مونا درخت۔ پستہ قامت اور خوبصورت ہے گہرے سبز رنگ کے نشتر نما پتلے پتلے پتے دو۔ دو انچہ لانبے ہوتے ہیں۔ موسم گرما میں بکثرت قیف کی صورت کے زرد رنگ کے پھول آتے ہیں۔ پھولوں کا بالائی حصہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور جن میں پانچ گوشہ ہوتے ہیں۔

بک ٹا۔ اور روز لیانا۔ کی کاشت کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔

مگ نی فی کا۔ اصلی وطن ریاست ہائے ملک کولمبیا۔ ہے ہندوستان میں تھوڑے عرصہ سے اس کی کاشت کو رواج دیا گیا ہے۔ اس کے خوبصورت پتوں پر مثل۔ سی سس۔ کے پتوں کے چتیاں ہوتی ہیں۔ اس کے پھول ہلکے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں جو کچھ عرصہ کے بعد شوخ سرخ ہو جاتے ہیں۔ پھولوں کا درمیانی حصہ گلابی ہوتا ہے۔ غالباً جو اقسام کہ زیر کاشت ہیں۔ ان سب میں زیادہ خوبصورت یہی قسم ہے۔ اور اس میں پھول بھی بکثرت آتے ہیں۔

گرانڈی فلورا۔ اور۔ ریڈی کنش۔ کے پھول ہلکے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور ظاہری صورت میں مثل آخر الذکر کے پھول کے ہوتے ہیں۔

ارن ٹی اے کا۔ اس کے پھول نارنجی سرخ بڑے بڑے ہوتے ہیں اس کی بیلیں بہت پھیلتی ہیں۔

اِک سل سا۔ آرنٹے نا۔ وایوبے سیا کی اقسام کو حال ہی میں رواج دیا گیا ہے ان کے پھول بنفشئی رنگ کے ہوتے ہیں۔

مے گاپوٹامی کا۔ اس کا دوسرا نام۔ رائیو گرانڈی ٹرم پٹ فلاور ہے یہ ملک برزل سے حال ہی میں لایا گیا ہے۔ یہ درجہ غایت خوبصورت ہمیشہ سرسبز رہنے والا درخت ہے۔ اس کی شاخیں خوبصورتی کے ساتھ زمین تک لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ پتے چمکدار سبز اور پھول ہلکے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ لان۔ اور روشوں کے

کناروں پر لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔ تخم بوکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

## "فریڈری کا"

گی ٹو مائی۔ ایک قسم کا بیلدار درخت ہے جس کی کاشت کو ہندوستان میں حال ہی میں رواج دیا گیا ہے۔

## "ملنگ ٹونیا" [نوٹ ۲۰۵]

(ہندوستانی کاگ کا درخت)

ہارٹن سس۔ درخت طویل القامت پتے گہرے سبز رنگ کے بہت خوبصورت ہوتے ہیں موسم سرما میں پھول آتے ہیں چنانچہ اس موسم میں بڑے بڑے سفید رنگ کے خوشبودار پھول کھلے ہوئے بہت خوش نما

---

نوٹ نمبر ۲۰۵ ۔ یہ درخت طویل القامت ہوتا ہے۔ موسم سرما میں ڈیڑھ انچ لانبے سفید پھولوں کا گچھا بکثرت اس درخت میں نکلتا ہے۔ اس کے پھولوں میں نہایت نفیس تیز خوشبو ہوتی ہے ہوا سے خوشبو ہر چہار طرف باغ میں پھیلتی ہے۔ درخت سایہ دار ہوتا ہے۔ یہ درخت اس لائق ہے کہ اس کو سڑکوں کے ہر دو جانب لگا وے تو سایہ حاصل ہوتا ہے اور پھولوں کی خوشبو سے سڑک مہکی رہتی ہے اور راہ گیر اس خوشبو سے خوش ہوتے ہیں۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

معلوم ہوتے ہیں جنگلوں میں عامتاً اس کے درخت پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر رائس برگ صاحب کا یہ قول کہ روشوں اور باغات میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہے۔ درست ہے۔ فروری میں تخم بوکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ انکھوے بکثرت نکلتے ہیں۔

## "اِم فیلو فیئم"

میوٹی سائی۔ ایک قسم کا بیلدار بہت پھیلنے والا درخت ہے۔ اونچے سے اونچے درخت کی چوٹی پر چڑھ جاتا ہے۔ اس کے درخت میں کوئی خوش نمائی علاوہ اس کے نہیں ہوتی کہ کبھی کبھی اکتوبر کے مہینہ میں نفیس سُرخ رنگ کے پھول آتے ہیں اور لٹکے ہوئے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ دور سے دیکھنے میں معلوم ہوتا ہے کہ انگور کے خوشے لگے ہوئے ہیں۔

## "اِس پاتھوڈیا" [۲۰۶]

اُن کی نے ٹا۔ اس کا درخت بیلدار اور بہت پھیلنے والا ہوتا ہے۔ بیلیں پتلی اور

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۵۔ درخت جڑ سے اور تخم کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔ اسکے چند درخت باغچہ لال کوٹھی میں موجود ہیں اور وہ خوب پھولتے ہیں پرورش کیواسطے ریتلی مٹی۔ معمولی کھاد مفید ہوتا ہے

نوٹ نمبر ۲۰۶۔ اس پاتھوڈیا۔ کم پانیولیٹا۔ کا ایک درخت میں نے (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

پتے نہایت گنجان نوکدار ہوتے ہیں۔ پتوں کے گوشے قریباً ایک انچہ لانبے اور انسان کے دل کی صورت کے اور پتلے ہوتے ہیں۔ موسم گرما میں سُرخ رنگ کے زردی مائل پھول آتے ہیں جو نہ بہت بڑے اور نہ خوبصورت ہوتے ہیں۔ موسم برشکال میں اس کی قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

سرُ ریوےٹا۔ اِس کا درخت بہت بلند ہوتا ہے۔ مئی میں بکثرت بالائی رنگ کے پھول سات سات انچہ لانبے آتے ہیں۔ موسم برشکال میں اسکی قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

کم یا نوسے ٹا۔ ملک افریقہ کے گرم ممالک سے درخت ہندوستان میں لایا گیا ہے۔ اس کا درخت شاندار ہوتا ہے۔ مناظر کی خوش نمائی کے لئے اِس سے بہتر ہندوستان میں کوئی درخت نہیں ہے۔ موسم گرما میں ہندوستان کے زیادہ گرم حصص میں کچھ دنوں کے لئے پتے بالکل گرجاتے ہیں۔ موسم خزاں کے بعد نئی پتیاں نکلتی ہیں۔ اور عرصہ دراز ستمبر سے اکتوبر کے لئے پتے سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے اور اگر موسم موافق ہوا تو بڑے بڑے خوبصورت نارنجی سُرخ پھول عرصہ تک کھلتے رہتے ہیں۔ لڑکے اس کی کلیوں میں پانی بھر کر بھوکنے کا کھیل کھیلتے

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۶ - ایگری ہارٹیکل چرل سوسائٹی گارڈن کلکتہ سے منگا کر باغیچہ میوزیم میں جانب مغرب لگایا ہے۔ اس درخت کو یہاں کی آب وہوا موافق ہے۔ درخت بلند ہو گیا ہے اور گہرے سرخ رنگ کے پھول بھی آغاز موسم گرما میں کھلتے ہیں اسکے (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

ہیں تخم بو کر اور جڑ وؤں کی قلمیں لگا کر درخت تیار کیئے جاتے ہیں۔

## "ڈی کوما"

گرانڈی فلورا۔ درخت بیلدار خوبصورت ہوتا ہے۔ پتے دو کونے نہایت خوش نما ہوتے ہیں اور قریباً تین چوتھائی انچہ لانبے گولائی لیئے دندانے دار ہوتے ہیں۔ کسی سیدھی لکڑی پر دو چھوٹی لکڑیوں کی قینچی باندھ دی جائے اور اُس پر اس کا درخت چڑھا دیا جائے تو موسم گرما میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ بڑے بڑے نارنجی رنگ کے پھولوں کے گچھے لٹکے ہوئے بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں اس کے پتے گر جاتے ہیں اور بکثرت ٹوٹنے ہر چہار طرف

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۶۔ پھول خوش نما معلوم ہوتے ہیں گلدانوں میں بھی کام آسکتے ہیں۔ درخت تخم کے ذریعے سے تیار ہوتے ہیں پرورش کیواسطے ریتلی مٹی معمولی کھاد مفید ہے۔ موسم گرما میں نئے اور چھوٹے درختوں کی دو مرتبہ خاطر خواہ آبپاشی کرنی چاہیئے۔

نوٹ نمبر ۲۰۷۔ یہ درخت بیلدار اور جھاڑی نما ہوتا ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں یہاں باغیچہ میوزیم اور باغیچہ احمد آباد میں منگا کر لگائی گئی ہیں جو قسمیں کہ بیلدار ہیں اونکو محرابوں اور بنگلوں پر چڑھاتے ہیں اور جو قسمیں جھاڑی نما ہوتی ہیں اونکو جھاڑی دار درخت کی طرح لگاتے ہیں۔ اس کی اقسام موسم سرما میں پھول دیتی ہیں۔ موسم گرما اور بارش میں کبھی کبھی تھوڑے پھول آجاتے ہیں۔ اس کی ہر دو اقسام کے (بقیہ نوٹ صفحہ آیندہ)

نکل آتے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ میں خوب تراش خراش کر دینی چاہیے۔ اور انھیں ٹونٹوں سے جدید درخت بہم پہونچائے جاتے ہیں۔ نومبر میں بیج بکثرت لاتا ہے۔

ریڈی کنس۔ درخت پستہ قامت تین سے چار فٹ تک بلند خوبصورت پتّوں دار آخر الذکر کے مشابہ ہے۔ صرف قد چھوٹا اور اُس سے زیادہ گنجان اور سرسبز ہوتا ہے۔ یہ قسم بہت پھیلنے والی ہوتی ہے۔ زمین سے شاخیں چھو جاتی ہیں تو جلد جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ ہمیشہ بکثرت لٹکے ہوئے نارنجی سرخ رنگ کے سوا سوا انچ لانبے نالیدار پھول آتے رہتے ہیں۔ نومبر میں قلموں کے ذریعے سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

جیس مین آلو ڈیز۔ اس درخت کے پتے چمکدار گہرے سبز رنگ کے نوکدار ہوتے ہیں۔ پتّوں میں پانچ سے سات تک گوشہ بیضاوی نوکدار ہوتے ہیں اس میں کوئی کلام نہیں کہ بہت زیادہ جو درخت خوبصورت ہوتے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔ ہمیشہ گلابی سفید رنگ کے بڑے بڑے خوب پھیلے ہوئے پھول آتے ہیں جن کا درمیانی حصہ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ موسم برشکال میں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۷۔ درخت تخم۔ ڈابہ اور دبہ کے ذریعے سے بزمانہ بارش تیار کئے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ قدرے ریت۔ لید کا سڑا ہوا کھاد مفید ہے۔ یہ درخت پہاڑی اور میدانی مقام پر اچھی طرح بالیدہ ہوتا ہے۔

اس کی قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

اسٹنس۔ یہ درخت چھوٹا آٹھ سے بارہ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے پتے خوبصورت ہوتے ہیں۔ پتوں میں سات سے گیارہ تک گوشے تین تین چار چار انچ لانبے کٹاؤ دار دندانے نما ہوتے ہیں۔ پھول اکثر آتے رہتے ہیں اور اس زمانہ میں درخت نہایت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ پھول کسی قدر بڑے قیف کی صورت کے سنہرے زرد رنگ کے گچھوں میں آتے رہتے ہیں بالائی صوبجات میں زیادتی سردی سے اس کا درخت زندہ نہیں رہتا لیکن ان مقامات میں اگر مارچ میں تخم ریزی کردی جائے۔ تو اکتوبر تک درخت تیار ہو جاتا ہے اور پھول دینے لگتا ہے۔

اسے پیو فلولیا۔ مذکورہ بالا کی ایک قسم ہے۔ اس کے پتے مثل پارسلی کے پتوں کی ہوتے ہیں۔ اس کے درخت کلکتہ کے بوٹانی کل باغات میں موجود ہیں۔

آسٹرےلس۔ اس کا درخت بڑا ہوتا ہے اور زرد رنگ کے کم و بیش سرخ جھتی دار تیز بو کے پھولوں سے لدا ہوا ہوتا ہے۔ اسی کے مشابہ و صورت سیرت میں ایک درخت ہے جس کا نام لاڑو بی جس کے پھول کسی قدر چھوٹے اور رنگ میں کسی قدر زائد زردی مائل ہوتے ہیں۔ ملک آسٹریلیا سے ہندوستان میں اس کو درخت لائے گئے ہیں۔ قلموں اور بیجوں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

وسے لوٹی نا۔ اور انڈو سے ٹا۔ وہ اقسام ہیں جو پیوند وغیرہ کے ذریعہ
سے حاصل کی گئی ہیں۔ اِن میں پتے بکثرت اور پھول چمکدار سنہرے زرد رنگ
کے ہوتے ہیں۔
کے پن سس۔ کیپ سے یہ درخت لایا گیا ہے۔ پودہ خانوں میں لگانے کی
لئے اس کی بیلیں بہت مشہور ہیں۔ پھول کا رنگ نارنجی سرخ ہوتا ہے۔
ڈن ڈسے ٹا۔ یہ ایک نئی قسم ہے جو ملک آسٹریلیا سے ہندوستان میں
لائی گئی ہے۔

# اک ری مو کار پس

اِسکے بر۔ ایک قسم کا خوبصورت اور نازک بیلدار درخت ہے۔ متوسط
قامت کے نالی وار زردی مائل سرخ رنگ کے پھول آتے ہیں۔ اوٹاکمانڈ،
کے پہاڑی مقامات میں خودرو پایا جاتا ہے۔ میدانی علاقوں میں خودرد
میری نظر سے نہیں گزرا میں نے کئی بار اِس کے بیج بوئے۔ لیکن کبھی بھی
نہیں جمے "اِلان گی فلورس" اس کی ایک قسم ہے جس کے پھول
زرد اور سبز ہوتے ہیں۔ اور غالباً پہاڑی علاقوں میں یہ قسم بھی ہوتی ہے۔

# پارسن ٹی را

کسری فی را۔ اِس کا دوسرا نام کنڈل ٹری۔ اِس کا درخت خلیج نیاما سے لایا گیا ہے پھول خوبصورت سفید یا محض خفیف گلابی ہوتے ہیں۔ عجیب صورت کے پھلوں کی وجہ سے احاطوں میں لگانے کے قابل ہوتا ہے بیج بو کر درخت بآسانی تیار کئے جاتے ہیں۔

اِس جنس کے دیگر پسندیدہ اقسام جو باغات میں جگہ پانے کے مستحق ہیں وہ۔ اِس ٹری۔ اُس پر مم کیلونوائی ڈیز بھی ہے پھولوں کی خوشگوار خوشبو کی وجہ سے ہندو لوگ بہت قدر کرتے ہیں۔ اور دوسری قسم اک سائی لوکاریم ہے جس کے پھول خوبصورت اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور اس کے بڑے بڑے پھل ہوتے ہیں جو لفلو ہارن کے نام سے مشہور ہیں۔ اِس کی تیسری قسم۔ ارک سائی لم انڈیکم ہے یہ قسم اپنے پتوں کے بڑے ہونے اور پھولوں کے سیاہ ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔

# کپ سی ڈی یم

کی لنس۔ درخت خوبصورت اور بیلدار ہوتا ہے پتے گہرے سبز اور پھول نالیدار نارنجی ہوتے ہیں۔ دیگر اقسام مثلاً نی لی سی فولی یم جس کے

پتے ہم شکل فرن کے پتوں کے ہوتے ہیں۔ کلکتہ میں خوب بالیدہ ہوتا ہے۔
وہاں خس پوش پودہ خانوں میں ہلکی ملا قتور باغیچہ کی مٹی دیکر درخت لگایا جاتا
ہے موسم برشکال میں دابہ سے درخت تیار کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کے
درخت کمیاب ہیں۔

# قلّتھارن

کومورتس۔ اس کا درخت متوسط قامت کا ہوتا ہے۔ اصلی وطن جزیرہ
ریشس ہے۔ پتے تیلے ایک سے دو انچ تک لانبے ہوتے ہیں۔ شاخوں کے
سرے پر گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں۔ انسان کی چھوٹی انگلی کی شکل
وقامت کے عجیب طرح کے سفید پھل آتے ہیں۔ جزیرہ ماریشس میں
س کے پھلوں کا مربہ بنایا جاتا ہے۔ آرایش کے لئے۔ اس کے درخت
لگائے جاتے ہیں۔ کھلی ہوئی جگھوں میں۔ اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے
ہیں۔ اس کی ایک قسم بوجی ریانا ہے۔ جو یورپ میں زیر کاشت ہے۔
اسمیں لگاکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

# "گس نیرا"[۲۰۸]

خوبصورت چھوٹے چھوٹے کثیر الاوراق کی بہت بڑی جنس ہے اگر معقول طریقہ سے کاشت کی جائے تو بدرجہ نہایت خوبصورت ہوتی ہے۔ اکثر اقسام کو بادی النظر میں میدانی علاقوں کی آب و ہوا موافق نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی کلکتہ کے باغات میں کافی طور پر یہ جنس بالیدہ ہوتی ہے۔ اس جنس کی بہت سی اقسام کی جڑیں پوٹی دار ہوتی ہیں چنانچہ جڑوں کے ذریعہ سے بآسانی درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ بعض اقسام جن کی پتیاں زیادہ دراز ہوتی ہیں ان کی پتیوں کو اگر خالص ریت میں دبا دیا جائے تو جڑیں موسم برشکال میں پھوٹ آتی ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۲۰۸۔ گیس نیرا۔ گانٹھ دار موسمی درخت ہوتا ہے۔ اس کی گانٹھیں سیاہ رنگ کی تیلی تیلی ہوتی ہیں۔ اس درخت کے پتے مخمل کے مثل نرم اور چمکدار کاہی رنگ کے ہوتے ہیں۔ پتوں کی شکل قدرے گول اور پھول گلابی ہوتی ہے۔ آخر موسم گرما میں اس کی گانٹھوں کو کونڈیوں میں لگا کر گلاس ہاؤس یا فریم میں رکھتے ہیں۔ یہ درخت زیادہ تری سے جلد گل جاتا ہے۔ اس لئے اس کے واسطے گرم مکان مفید ہوتا ہے موسم سرما میں یہ درخت ضایع ہو جاتا ہے۔ اس کی جڑ و تخم کو نکال کر بعد ختم بہار ریت میں رکھتے ہیں۔ اس کے پھول گہرے نارنجی رنگ کے (بقیہ نوٹ بصفحہ آئندہ)

ڈگ بے سیائی - یہ قسم بہت خوبصورت ہوتی ہے - قریباً دس انچہ لانبا سیدھا درخت ہوتا ہے - اور اوپر جاکر چند پتیاں اور شاخیں نکلتی ہیں - پتیاں نشتر نما چار انچہ لانبی ملایم - خوش آیند - زردی مائل سبز ہوتی ہیں - جنوری اور اپریل کے درمیان کسی قدر بڑے اور نالیدار نارنجی سرخ رنگ کے پھول آتے ہیں - ہر موسم میں - برآمدہ یا خس پوش پودہ خانوں کے سایہ کی ضرورت ہوتی ہے - اس کے لئے ایسی مٹی کی ضرورت ہوتی ہے کہ جو نہ بہت چکنے والی ہوا ور نہ ایسی ہو کہ پانی بہت زیادہ جذب کرتی ہو - اگر گملوں میں لگانا منظور ہو تو چند بڑے بڑے ٹکڑے اینٹ کے اول رکھے جائیں - اور اُن پر ایک تہ ناریل کے جٹوں کی بچھا دی جائے اور اوسکے بعد نصف دور تک ہلکی مٹی جس میں پتوں کی بوسیدہ کھاد اور دریا کا بالو ملا ہو - بھر دی جائے اور کسی قدر ناریل کے جٹے بھی ملا دئے جائیں تاکہ جو پانی ڈالا جائے وہ مٹی کو تر کرتا ہوا ناریل کے جٹوں کے ذریعہ سے گملوں سے باہر نکل جائے - اس کے درخت ٹونٹوں کے ذریعے سے آسانی بڑھائے جاتے ہیں -

ٹیھوبی تلورا - اس کا اصلی وطن ملک بونس ایرس ہے - اور کلاکتہ کے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۴-۲- یہ درخت عیش باغ میں کثرت سے تھا - پرورش کے واسطے سیاہ بوئی رت سیاہ مٹی - اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پتی کا کھاد - گوبر کا کھاد - ان کا مرکب مفید ہے درخت گانٹھوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں -

قرب وجوار کے باغات میں عموماً پایا جاتا ہے۔ اِس درخت کی بیلیں زمین پر
پڑی رہتی ہیں اور شاخوں کے سروں پر ملائم نشتر نما پتے پانچ پانچ انچ لانبے
ہوتے ہیں۔ اپریل میں ہلکے گلابی اور نالی دار بلا ناگوار بُو کے پھول
ہوتے ہیں اور جب اِن کا منہ کھل جاتا ہے تو دیکھنے میں مثل ٹٹونیا کے معلوم
ہوتا ہے۔ اُن کی جڑیں پوٹی دار ہوتی ہیں۔ اور ظاہرا مثل آلو کے معلوم ہوتے
ہیں۔ گملوں میں اس کے درخت لگائے جاتے ہیں۔ لیکن ہر موسم کی سختی و نرمی
کو برداشت کر سکتے ہیں۔ موسم سرما میں پوٹیوں کو جدا کر کے اُن کے درخت
تیار کیے جاتے ہیں۔ لیکن میرا تجربہ یہ ہے کہ اگر جڑوں کو صدمہ پہونچ جائے
تو کچھ عرصے کے بعد پھول دیتے ہیں۔

ڈاکٹر لینڈ لے صاحب اس درخت کو بجائے۔ گیس نیرا کے گلاکسی نیا
تصور فرماتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو بوٹانی کل رجسٹر ۱۸۴۵ء صفحہ ۲۔)

لیک ٹل نا۔ بہت خوبصورت درخت پتے بڑے انسان کے دل کی
صورت کے گہرے سبز ہوتے ہیں۔ پتوں پر ایک قسم کا سرخ رُوان ہوتا ہے
جس کی وجہ سے اُن میں ملائمت آجاتی ہے۔ پتوں کے نیچے کا حِصّہ گہرا
سرخ ہوتا ہے۔ سیرت میں بیگونیا سے بہت مشابہ ہے درخت قریباً دو فٹ
بلند ہوتا ہے اور خوبصورت زردی مائل سرخ رنگ کے پھول متواتر آتے
رہتے ہیں۔ اے کی منیتر۔ کے پوٹیوں کے اس کی پوٹیاں ولایت سے

منگائی گئی تھیں جن کو میں نے اپنے بنگلہ واقع گوہاٹی ،، کے برآمدہ میں لگایا تھا جو خوب بالیدہ ہوئیں اور پھول لائیں۔

اِس پلینڈنس - اس کی پوٹی بڑے آلو کے برابر ہوتی ہے۔

میگلنی فائی کا - پرپوریا - یہ آخر الذکر دونوں اقسام کے درخت انگلستان سے میں نے طلب کئے تھے۔ درخت تو ضرور بالیدہ ہوئے لیکن پھول نہیں آئے۔ ایک قسم ری قل گنس ہے۔ جس کے پتے گہرے سبز اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

علاوہ مذکورہ بالا اقسام کے بہت سی دیگر اقسام ہیں جو ہندوستان کے خس پوش پودہ خانوں میں کامیابی کے ساتھ کاشت کی جاتی ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اس جنس کی وہ اقسام جو پوٹی دار ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ مگر پوٹیاں باقی رہتی ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس موسم میں پانی کا دینا قطعی بند کر دینا چاہئے۔ مارچ میں پھر انہیں پوٹیوں کو جدید مرکب مٹی وغیرہ دیگر گملوں میں لگا دینا چاہئے۔

## ۲۰۹
## "اسے کی مینز"

کثیر الاوراق پوٹی دار درختوں کی ایک جنس ہے۔ موسم برشکال

نوٹ نمبر ۲۰۹ - یہ درخت گانٹھ دار موسمی بہار کا ہے۔ اس کی (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

میں لگاتار. بڑے بڑے نہایت خوبصورت پھول کسی قدر پٹنیا کے مشابہ آتے رہتے ہیں - اِس کے پھول کسی قدر زاید چوڑے ہوتے ہیں - یہ جنس بہت بڑی ہے اور اس کی اقسام بہت ہیں - قریب قریب سب اقسام انگلستان کے تخم فروش تاجروں کے یہاں ملتی ہیں - دھوپ اور بارش سے بچائی جائیں تو درخت کو فائدہ ہوتا ہے - اگرچہ میں نے دیکھا ہے کہ کُھلی ہوئی جگہ میں گملے رکھے گئے ہیں اور بارش کا موسم اون پر گذرا ہے - لیکن اُن کی بالیدگی وغیرہ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا - البتہ کسی قدر پھولوں کو نقصان پہونچا ہے اسکی جڑیں دور تک زمین میں نہیں جاتی ہیں اس لئے چوڑے گملے یا پھیلے ہوئے ظروف میں لگانا چاہئے

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۹ - گانٹھیں کو نڈیوں لگنوں میں بزمانہ آغاز موسم بارش لگاتے ہیں - اس کی بہار بارش میں ہوتی ہے اس کے پھول سفید - نیلے - اُودے - رنگ کے ہوتے ہیں - پھول نہایت خوش رنگ ہوتے ہیں - اس امر کا خیال رکھنا چاہئے - کہ اس کے جڑوں کے پاس کونڈیوں میں پانی بھرا نہ رہے - ورنہ درخت گل جائیں گے - اگر یہ درخت گلاس ہاؤس میں بزمانہ بارش رکھا جائے تو نہایت اچھی حالت میں رہیگا موسم سرما اس کی خزاں کا زمانہ ہے - جب بہار ختم ہو جائے تو آبپاشی رفتہ رفتہ کم کرنا چاہئے - بعدہٗ اسکی جڑوں کو نکال کر ریت میں رکھے پرورش کیواسطے موٹی ریت - اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے - پتی کا کھاد - سیاہ مٹی مفید ہے (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

اگر گملوں میں لگاتا ہے تو نصف دور تک گملوں کو اینٹ کے بڑے بڑے ٹکڑوں سے بھر دیا جائے۔ بعد ازاں ناریل کے جٹوں کی ایک تہ بچھا دی جائے اور پتیوں کی خوب بوسیدہ کھاد میں قدرے ناریل کے چھٹے صاف بالو ملا کر بھر دیا جائے۔ اگر چوڑے منھ کے ظروف میں درخت لگاتا ہے تو اول ایک تہ ناریل کے جٹوں کی بچھا دی جائے۔ اوس کے بعد وہی مرکب مٹی جو گملوں کے لئے بنائی گئی ہے بھر دی جائے۔ اُسکے بعد ظرف کو گملے میں اس طرح سے رکھا جائے کہ ظرف کا کنارہ گملے کے کنارے پر رہے۔ جیسا کہ قبل ازیں تصویر نمبر ۱۹۔ میں بتایا گیا ہے۔ اس طریقہ سے لگانے میں یہ فائدہ ہے کہ باہر سے دیکھنے میں درخت اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اور ظرف کے سوراخوں میں ہو کر کیڑے مکوڑے گھس آتے ہیں۔ اون کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔ جب مارچ کے مہینہ میں پوٹیوں سے انکھوے پھوٹتے ہوئے دکھائی دیں تو ایک انچہ مٹی میں اونکو دبا دیا جائے اور ایک ظرف میں تین پوٹیوں سے زاید نہ رکھے جائیں انکھوے زمین کے اوپر ہو جائیں تو برابر آبپاشی کی جائے ورنہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ جون سے اکتوبر تک کم و بیش پھولوں کی بہار دیتے رہتے ہیں۔ نومبر میں پانی بالکل موقوف کر دینا چاہیے اور درختوں کو خشک ہونے کے لئے چھوڑ دینا چاہیے۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۰۹۔ یہ درخت یہاں باغچہ احمد آباد میں کئی قسم کا موجود ہے۔

درختوں کو اوسی حالت میں گملوں میں رکھے رہنے دیا جائے۔ اور جب مارچ کا مہینہ پھر آوے تو جدید گملوں میں پوٹیوں کو مذکورۂ بالا طریقہ پر لگایا جائے یا پوٹیوں کو گملوں سے نکال لیا جائے۔ لیکن ایسا کرنے میں بہت ہوشیاری کی ضرورت ہو گی۔ اور چند گھنٹہ پیشتر پانی دیکر جہاں تک ہوسکے مٹی کو نرم کرلیا جائے۔ ورنہ احتمال ہے کہ خشکی کے باعث اون کو صدمہ پہونچ جائے بعد ازاں مختلف اقسام کو علیحدہ علیحدہ قسم وار بالو دیکر بڑے منہ کی بوتلوں یا دیگر ظروف میں آیندہ بونے کے موسم تک محفوظ طور پر رکھ دیا جائے۔

اسے کی منیز کی کاشت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر ایک پوٹی کو ایک مٹھی پتوں کی بوسیدہ کھاد میں رکھکر تالاب کی چوٹی میں لپیٹ کر رسی سے باندھ دیا جائے۔ بعدہٗ ان پوٹیوں کو کسی ایسے مٹی کے ظرف میں رکھ دیا جائے کہ جس میں پانی کے نکاس کے لئے سوراخ ہوں۔ اور پھر اس ظرف کو برآمدہ میں لٹکا دیا جائے۔ اور چوٹی کو ہمیشہ تر رکھا جائے۔ اس طریقہ سے اگر کاشت کی جائے تو اس کے انکھوے کھاد اور چوٹی کو توڑ کر باہر نکل آتے ہیں۔ اور درخت تیار ہوکر خوب بالیدہ ہوتا ہے اور پھول دیتا ہے اور نہایت خوشنما اور دلفریب معلوم ہوتا ہے۔ لانگی فلورا۔ اور الیا۔ کے اقسام کی کاشت میں نے اسی طرح پر کی تھی۔

مسٹر گروٹ کے باغ واقع علی پور میں ایک گول چھوٹی کیاری ایک

درخت کے سایہ میں اسی کی تھی اور صاحب موصوف نے مجھ سے فرمایا تھا کہ درخت خوب بالیدہ ہو کر پھولوں کی اچھی فصل لائے تھے۔ یہ کیاری کھلی ہوئی زمین میں تھی۔

کیاری میں کنکر کی تہ اس لئے بچھا دی گئی تھی کہ پانی زمین میں زیادہ نہ ٹھہرے اور کنکریوں کی وجہ سے زمین میں جذب ہوتا ہے۔ اور مسٹر الیس تجویز فرماتے ہیں کہ کھلے ہوئے حاشیوں پر لگانے کے لئے موسم برشکال میں۔

اے کی میتیز کی برابری کوئی دوسرا درخت نہیں کر سکتا۔

یہ درخت بظاہر اسباب شاخوں کی قطع برید برداشت نہیں کر سکتا اور اگر تیز ہوا یا کسی دوسری وجہ سے زیادہ صدمہ پہونچ جاتا ہے تو ان کی بالیدگی میں فرق آجاتا ہے اور درخت کمزور ہو جاتے ہیں۔ کونپلیں بالو میں دبا دی جائیں اور معقول آبپاشی ہوتی رہے تو بہت جلد زوردار تو خیز پودے ہو جاتے ہیں۔ میں نے کوشش کی تھی کہ علاوہ بالائی حصہ کے دوسرے حصہ دار درخت تیار کروں لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ البتہ کامیابی ہوئی تو صرف ایسی قلم میں جس میں ایک شاخ تھی۔ ایسی قلم اس طرح کاٹی جاتی ہے کہ شاخ دار حصہ ایک انچہ زمین کے اوپر رہے۔ اور وہ حصہ جو زمین کے اندر گڑا ہوا ہوتا ہے وہ بمنزلہ ایک کھونٹی کے ہوتا ہے جو بالائی شاخدار حصہ کو جنبش ہونے نہیں دیتا۔ اور قلم اس طرح زمین میں گاڑی جاتی ہے کہ اس کی آنکھیں اور پتیاں نصف دبی ہوئی

رہتی ہیں۔ اس طرح سے قلم لگائی جائے تو بہت جلد جڑ دار درخت تیار ہو جاتا ہے
شیشی میں پانی بھر کر اگر شاخ رکھ دی جائے تو اس میں جلد جڑیں نکل آتی ہیں
اس طریقہ پر عمل اُس حالت میں کرنا چاہیئے جب کسی اتفاقی صدمہ کی وجہ سے
کوئی چیدہ اور کمیاب درخت کے ضایع ہونیکا احتمال ہو۔ ورنہ قلموں کے ذریعہ
ان درختوں کی افزائش خالی از خطرہ نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے کہ یہ درخت
خود پوتیاں بہت پیدا کرتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے بآسانی درخت بمقابلہ قلموں
کے حاصل کئے جاتے ہیں۔

اقسام ذیل کی کاشت نہایت قابل اطمینان طریقہ پر اپنے برآمدہ میں
میں نے کی تھی ان میں وہ اقسام۔ جو ٹی ڈیا۔ کے نام سے مشہور ہیں شامل
نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں سے اکثر کے کاشت کی کوشش میں نے کی لیکن کچھ
کامیابی نہ ہوئی۔ وجہ یہ تھی کہ اقسام ٹی ڈیا میں چھلکے دار پوتیاں نہیں ہوتیں
بلکہ بجائے پوتیوں کے اُن کی جڑ لانبی زمین کے اندر تک ہوتی ہے۔ اور مثل
اے کی منیز۔ کے خشکی کو برداشت نہیں کرتی۔

لانگی فلورا ایجر۔ پھول بڑا صاف زردی مائل نیلگون ہوتا ہے۔ فی الحقیقت
یہ قسم بمقابلہ دوسری اقسام کے سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اور اس کے
درخت بہت زیادہ مضبوط اور عموماً پانچ فٹ اونچا ہونے والے ہوتے ہیں۔ قابل امتیاز بات
اس درخت میں یہ ہے کہ اصل درخت کے ہر چہار طرف بہت سے لوٹنے

نکلتے ہیں۔

لانگی فلورا البا۔ مذکورہ بالا کی ایک قسم ہے اور اسی کے برابر خوبصورت ہوتی ہے۔ پھول بالکل سفید ہوتے ہیں۔

ناؤکوئن۔ پھول بڑے گہرے تینگوں زردی مائل نارنجی چتی دار۔ یہ قسم لانگی فلورامیجر کے مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن درخت کی خاصیت میں کسی قدر فرق ہوتا ہے۔ یعنی اس کے درخت نازک اور کم پھول لانے والے ہوتے ہیں۔

امپروسی ورشافلٹ۔ پھول بالکل سفید شفاف ہوتے ہیں۔ ان پر بنفشئی خوبصورت دھاریاں ہوتی ہیں۔ درخت خوبصورت اور بکثرت پھولنے والا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر۔ لیوان ڈاڈ۔ کرل ورتھ۔ اور سابرونی۔ کا شمار معمولی اقسام میں ہے ان کے پھولوں میں خفیف سرخی ہوتی ہے۔ وایوسے سیا۔ سمپلی نا۔ بکثرت پھولنے والا بہت خوبصورت درخت ہے۔ اس کے پھول عجیب شکل اور سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔

گرانڈی فلورا۔ بالکل مختلف شکل اور صورت کا درخت ہے۔ پتے بڑے اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ پھول ہلکے گلابی سفید چتی دار ہوتے ہیں۔ اس کی پوٹیاں یعنی بلب انسان کی چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور قریباً چار انچ لانبی ہوتی ہے۔ رُوزیا۔ ڈیلی گنس۔ کا درخت نازک ہوتا ہے اور پتے بہت چھوٹے پھول

بھی چھوٹے اور گلابی ہوتے ہیں "می ٹیار" اور کارنیٹیا اس پلینڈنس " کے پھول ہیں جگہ بجگہ سرخی مایل رہتی ہے۔ دی وی گنس۔ اور اکِ لی اوس۔ کی اقسام دو نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہے۔ پھول نہایت شوخ سُرخ ہوتے ہیں اور بہت بڑے نہیں ہوتے۔ اِس کارلٹ پرفکشن۔ کے پھول گہرے۔ سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔

جو اقسام کہ بہت خوبصورت بیان کی جاتی ہیں اون میں۔ آرورا۔ ہے۔ یہ قسم بہت نفیس دوانچہ قطروالے پھول گہرے سُرخ رنگ کے ہلکے زرد چتی دار ہوتے ہیں۔ علاوہ اِسکے اِیڈونس۔ اے مالِس۔ اے لی گنس۔ اِس ٹیلا۔ جائی گنٹیا۔ اِگ نیا۔ مگنی فی کا۔ مزے پا۔ روزِلیا۔ کا شمار بھی بہترین اقسام میں ہے۔

علاوہ مذکورہ بالا کے اور بھی کوڑیوں اقسام ہیں۔ جن کی کاشت کی جاتی ہے۔

## "گلاکِس اِی نیا" [۲۱۰]

مثل " اے کی منیر" کے اس کی بھی جنس بہت بڑی ہے اور بوٹی دار کثیر الاوراق درخت ہوتا ہے۔ اِس جنس کی بعض اقسام اپنے بڑے بڑے بیضاوی

نوٹ نمبر ۲۱۰۔ یہ درخت موسمی پھلوار کا ہے۔ اِس کی گانٹھیں چھوٹی چھوٹی سیاہی مائل ہوتی ہیں۔ اور پتے قدرے بیضاوی شکل کے روئیں دار کھر کھرے۔ (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

پتوں کی مخملی چمک کی وجہ سے مشہور ہیں۔ موسم برشکال میں کسی قدر گول گچھی کی صورت کے تعجب خیز چمکدار پھول لاتے ہیں۔ انگلستان سے اس کے درخت بآسانی طلب کئے جا سکتے ہیں۔ اور کبھی کبھی نہایت خوبصورتی کے ساتھ پھولتے ہیں لیکن اس ملک میں ظاہرا زیادہ دن تک قائم نہیں رہتے۔ غالبا اس کی وجہ یہ ہے کہ معقول احتیاط اُن کی پرورش و پرداخت میں نہیں کی جاتی۔ طریقہ کاشت اِن کے لئے وہی موزوں ہے جو اسے کی مینز کے لئے بتلایا گیا ہے۔ سر جی یکسٹن صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے پھولوں میں زیادہ شوخی عموماً اُس وقت آتی ہے جبکہ اس کو درخت ایسی جگہ رکھے جائیں کہ براہ راست آفتاب کی شعاع اُن پر نہ پڑے۔ اور جن پھولوں پر اُسی کے پتوں کا سایہ پڑتا ہے اُن کے رنگ بمقابلہ کھلے ہوئے پھولوں کے زیادہ شوخ ہوتے ہیں۔ اس کے درختوں کو آفتاب کی شعاعوں اور برشکال کی بارش سے حفاظت میں رکھنا چاہئے۔

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۰۔ ہوتے ہیں اس کی بہت قسمیں ہیں۔ چند قسمیں اس کی باغیچہ احمد آباد میں لگائی گئی تھیں۔ اس کا درخت نازک ہوتا ہے۔ پھول مختلف رنگ کے نازک اور اور خوش رنگ ہوتے ہیں۔ اس کی گانٹھوں کو ابتدائے آغاز موسم سرما کونڈیوں میں لگا کر فریم اور گلاس ہاؤس میں رکھتے ہیں۔ اس درخت کو سردی اور زیادہ رطوبت نقصان پہونچاتی ہے۔ گلاس ہاؤس اور فریم کی مصنوعی گرمی اسکی بالیدگی کے لئے مفید ہے۔ درخت گانٹھوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ موٹی ریت (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

خس پوش پودہ خانوں میں اس کے درخت بالیدہ ہوتے ہیں اور بکثرت پھول لاتے ہیں۔ مسٹر کولس ہارٹونگ فرماتے ہیں کہ رنگون میں چھوٹے ہوئے درختوں کا پیوند انہوں نے لگایا تھا اور اُن پیوند شدہ درختوں سے بیج حاصل کرکے جدید درخت پیدا کرنے میں ان کو خوب کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ انہوں نے بیجوں کو چوڑے ظرف میں بویا تھا۔ جس میں پانی کے نکاس کا معقول انتظام تھا۔ بالو اور پتوں کی چھنی ہوئی بوسیدہ کھاد ملاکر بیج بوئے تھے اور ظرف کو ایک شیشہ سے ڈھنک دیا تھا ایک ہفتہ میں بیج پھوٹ آئے اور قریباً ایک ماہ میں نوخیز پودھے ایسے ہوگئے تھے کہ اُن میں سے ایک ایک پودھے کو علیحدہ علیحدہ گملوں میں لگایا تھا۔ بعدہٗ اُن پر "بل گلاس" اسوقت تک رکھا جب تک کہ وہ نوخیز پودھے زوردار اور پوٹی دار درخت نہ ہوگئے میرا خیال ہے کہ مسٹر کولس ہارٹونگ کو تازہ بیجوں کی وجہ سے کامیابی ہوئی تھی۔ میں نے جو بیج انگلستان سے منگائے تھے وہ نئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پُرانے تھے۔

ڈاکٹر بیومانٹ صاحب اندور سے ایگری ہارٹیکل چرل سوسائٹی کو مضمون ذیل تحریر فرماتے ہیں۔

میرا تجربہ ہے کہ "گلاکس امی نیا۔ سال میں دوبار پھول لانے والا تیار کیا جائے تو بہت اچھا ہوتا ہے۔ جنوری میں اس کی پوٹیاں میں نے لگائی تھیں جو اپریل

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۔ پتی کا کھاد اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا مرکب استعمال کرنا چاہیئے

پھولیں اور مئی میں درخت خشک ہو گئے چنانچہ انہیں پتیاں کو [illegible]
دنوں کے بعد اکھوے دکھلائی دئے تو گملوں میں اور [illegible]
برابر جاری رکھی گئی جو اگست اور ستمبر میں دوبارہ پھول لائیں [illegible]
کرنے میں یہ فائدہ ہے کہ بمقابلہ ایک سال پھولنے والی پودوں کے [illegible]
نفیس اور زیادہ دیرپا ہوتی ہیں۔

گلاکس ای مینا۔ کو موسم برشگال میں کھلی ہوئی جگہ میں [illegible]
مضر ہوتا ہے اور سیرابی کرتے وقت [illegible]
نہ پڑے۔ احتیاط کے ساتھ جڑوں پر پانی ڈالا جائے۔ [illegible] پانی کو نکاس
کے معقول انتظام کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے [illegible]
بڑے ٹکڑے اینٹوں کے پانی جھرنے کے لئے رکھ دئے جائیں۔

اس کی خشک پتیوں پر جو سبز اور خوبصورت [illegible]
دوڑتی ہیں۔ اور تھوڑے عرصہ میں کتنا ہی زیادہ مقدار میں ہوں کھا جاتی
ہیں۔

گلاکس ای نیا۔ کی بہت اقسام ہیں۔ بعض کے پھول سیدھے اور
بعض کے جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ بہت سی جدید اقسام پیوند کر کے حاصل کی گئی
ہیں۔ اس کا پیوند۔ اس پی سی اوسا کو ساتھ کیا جاتا ہے خاص طور پر جدید اقسام
کے بیج ولایت سے علٰحدہ علٰحدہ پیکٹوں میں طلب کئے جا سکتے ہیں اور بہتر ہے

... سے جو درخت تیار کئے جائیں۔ یورپ کے تخم ... کی فہرستوں میں اس کی تمامی اقسام کے نام درج ہوتے ہیں ... کلکتہ اور دیگر مقامات میں اس کا درخت بکثرت پایا جاتا ہے۔ نیلمن ... کے پھول اور مذکورہ بالا اقسام کے پھولوں میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اس کا درخت بڑا اور خوب بالیدہ ہوتا ہے۔ اور چمکدار۔ ... کے ... شکل کے پتوں کی وجہ سے درخت مشہور ہے نومبر میں ... مائل نیلگوں پھول آتے ہیں۔ کلیاں کسی قدر توقف سے ساتھ آتی ہیں کچی طاقتور اور خوب بوسیدہ کھاد مٹی میں ملا کر گملوں میں نصب کرنا چاہئے اور زمانہ بالیدگی میں پانی سے کوتاہی نہ کرنی چاہئے اور چھلکے دار پودوں کو کسی دوسرے ظرف میں تا اختتام زمانہ سکون یعنی دسمبر سے مئی تک رکھ دینا چاہئے۔

## "اکس کی نن تھس"

اس ... کے درختوں کا اصلی وطن مرطوب جنگلات ہیں۔ اور اس کی اکثر اقسام ... اسام میں پائی جاتی ہیں۔ پتوں کی شکل وصورت اور طریقہ نمو کے لحاظ سے قسم ہویا کے بہت مشابہ اس کے درخت ہوتے ہیں۔ لیکن دونوں کے پھول ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ اپنے اصلی

وطن میں اس کے درخت دوسرے درختوں کے سہارے سے کھڑے رہتے ہیں۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ یورپ میں چوئی اور قدرے تالاب کی سڑی ہوئی مٹی اور گملوں کے ٹکڑوں میں خوب بالیدہ ہوتے ہیں اور کسی لکڑی میں چوئی لپیٹ کر تار سے باندھ دی جائے اور اوس پر اس کا درخت چڑھا دیا جائے تو خوب پھول لاتا ہے۔

مذکورۂ بالا طریقۂ کاشت سے واضح ہے کہ ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ کاشت کرنے کے لئے سبز گھاس پات کی بوسیدہ کھاد کی مٹی اور کھلی ہوئی جگہ ضروری ہے۔ کلکتہ کے قرب وجوار میں ان کے درخت بہ ہیئت مجموعی بالیدہ ہوتے ہیں لیکن جیسا ہونا چاہئے ویسے نہیں ہوتے۔ چونکہ یہ ایک نفیس اور خوبصورت درخت ہے اس لئے پرورش و پرداخت میں ویسی ہی کوشش و احتیاط ہونی چاہئے۔ جس کا کہ وہ اپنی خوبصورتی کی وجہ سے مستحق ہے۔ پودہ خانوں میں بھی ان کی کاشت کامیابی کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ لیکن پھول زیادہ نہیں لاتا۔ موسم برسات میں قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

گرانڈی فلورس۔ ہندوستان کا دیسی درخت ہے۔ کسی دوسری چیز کے سہارے سے قائم رہتا ہے۔ ستمبر میں خوبصورت چمکدار سرخ رنگ کے سیاہ دھاریدار پھول مثل بگل کے آتے ہیں۔

می تی ایے ٹس۔ پھول کا رنگ شوخ سرخ ہوتا ہے۔ اور دو گلیندار ہوتا ہے

اِس کے پھول بہ نسبت مذکورہ بالا کے چھوٹے ہوتے ہیں۔ دیگر اقسام جو زیر کاشت ہیں اُن کے نام یہ ہیں۔

راکِس برگیائی۔ زبری نس۔ لانگی فلیوُرس۔ فُل گنس۔ اِس پلین ڈی ڈس۔ یُوبیانس۔ اور اِس پی اوسُس۔ تمام اقسام کے درخت جڑوں کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں اور اِن سب کی کاشت مثل اوس آرکڈ کے کرنی چاہیئے جن کو کسی دوسرے درخت کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔

## "کلُوجیا"

نوٹونیانا۔ اصلی وطن ملک سیلون ہے اور نیلگری کے پہاڑوں میں بکثرت پایا جاتا ہے درخت پستہ قامت ہے اور اپنے پتوں کی عجیب شکل جو مثل گوکھے کے اینٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اس کے پھول چمکدار نیلگوں ہوتے ہیں۔ موسم برشکال اور سرما میں کلیاں آتی ہیں اور مرطوب زمین بہت مفید ہوتی ہے میدانی علاقوں میں اس کی تخم ریزی اکتوبر میں اور پہاڑی علاقوں میں ہر موسم میں کی جاتی ہے۔ نوخیز پودے جب اوکھاڑے جائیں تو اونکو گملوں۔ یا دوسرے ظروف میں پانی بھر کر نصب کرنا چاہیئے۔ اُوٹی کے پہاڑی علاقوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

## "ٹی تھریا"

ملک امریکہ کا ایک جھاڑ ہے اور اب اس کا شمار قسم ذیل میں ہوتا ہے۔
اے ڈائیلیٹ۔ ایک قسم کا [illegible] جھاڑ ہے جس کے پتے نیچے سے اوپر تک روئیں دار ہوتے ہیں۔ اس میں [illegible] ایک پھول گلابی رنگ کا لانبی ڈنڈی دار درخت کی بالائی شاخ میں لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے پھول [illegible] کے پھول سے کسی قدر بڑے اور بھدے ہوتے ہیں۔ طریقہ کاشت وہی ہے جو [illegible] کے لئے بتایا گیا ہے۔

## "آئی سیوٹوما"

ملک امریکہ کے جھاڑ دار درختوں کی ایک جنس ہے۔ اور [illegible] سے گس [illegible] اور [illegible] سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ ہندوستان میں اقسام ذیل پائی جاتی ہیں۔
بکسٹم۔ پھول سرخ اور زرد ہوتے ہیں۔ پتے کسی قدر بڑے اور [illegible] کا روئیں دار ہوتے ہیں پتوں کا زیریں حصہ گہرا عنابی ہوتا ہے۔
لنڈی [illegible]۔ یہ ایک قسم ہے جس کے پھول کسی قدر سفید بنفشی اور زرد چتی دار ہوتے ہیں پتوں کا رنگ گہرا سبز سفید دھاری دار ہوتا ہے۔

اس کی ایک قسم سنو وہٹی۔ اور ایک قسم ہاؤ ڈلس ہے۔

## "سٹرس لی نیا"

خوبصورت پتوں والے درختوں کی ایک جنس ہے جو برٹش گائی نا۔ اور جنوبی امریکہ کے دیگر حصص میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اِس کے درخت ایک سے دو فٹ تک بلند ہو سکتے ہیں پھول کانٹے دار ہوتے ہیں۔ عموماً اُن میں کسی قدر سفیدی ہوتی ہے۔ یا کوئی دوسرا ہلکا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔

سایہ دار جگہ گھاس پات کی بوسیدہ کھاد اور پانی کے نکاس کا معقول انتظام کاشت کے لئے ضروری ہے۔ دیگر اقسام جو زیر کاشت ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ برے ٹی سینی کیپا۔ کلیبر اشیا لی کا۔ وِسے ٹو ٹا۔ اور ٹِلا ٹا۔

## "ای پس کیا"

پست قامت کثیر الاوراق درختوں کی ایک جنس ہے جو ملک نیو گرینڈا میں کثیر الوجود ہے کتاب ہذا کی پہلی اشاعت میں اس کو ہر ٹلو ڈسی ٹریا۔ کے ذیل میں درج کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں اقسام ذیل خس پوش پودہ خانوں کے سایہ میں خوب بالیدہ ہوتی ہیں۔ پتوں کی خوب بوسیدہ کھاد یا لوا اور باغیچہ کی مٹی جس میں پرانا چونا یا کنکر ملا دیا گیا ہو بہت مفید ہوتی ہے۔ اس کی جڑیں پتلی اور نازک ہوتی ہیں جب

جب کسی جگہ لگا دیا جاتا ہے تو وہاں سے اوکھاڑنے میں جڑوںکو سخت صدمہ پہونچنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ مصنوعی پہاڑوں اور معلق ٹوکریوں میں اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں ٹونٹوں کے ذریعہ سے جو بکثرت نکلتے ہیں درخت بآسانی تیار کئے جاسکتے ہیں اور دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ موسم برشکال میں بالو دیکر بیتی دبا دی جائے تو جڑیں پھوٹ آتی ہیں۔

کِن ٹالن سِسس۔ پتی انسان کے دل کی صورت کی ہوتی ہے۔ نیچے کے حصہ کا رنگ ارغوانی ہوتا ہے۔ پھول مثل نیلوفر کے ہوتے ہیں۔ بیج کا رنگ زرد اور نالی کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ پھول بڑے اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

فُل گی ڈا۔ پھول کسی قدر لانبے ایک طرف کو جھکے ہوئے دندانے دار ہوتے ہیں۔ پھول کا رنگ چمکدار سُرخ ہوتا ہے۔

مے ٹالی کا۔ اس کے حالات معلوم نہیں۔

وِٹُوسا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ درخت خوبصورت ہوتے ہیں۔ لیکن دیکھا نہیں۔

۲۱۱

# ”سینٹ پاپا“

آیونن تھا۔ بالکل ایک نئی جنس بدرجۂ غایت خوبصورت پھول لانے والی جھاڑ کی ہے جو مشرقی افریقہ کے پہاڑی علاقوں سے لائی گئی ہے۔ اس کے

نوٹ نمبر ۲۱۱۔ یہ درخت پستہ قامت ہوتا ہے۔ اس کے پتے نرم (بقیہ نوٹ برصفحۂ آیندہ)

پتے شکل و سیرت میں چھوٹی پتیوں والے گلاکس ای نیا۔ کے مشابہ ہوتے ہیں
اور پتوں پر بارش یا پانی کا پڑنا برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کے پھول کا رنگ
گہرا بنفشئی نیلگوں ہوتا ہے۔ اور وسط پھول میں زرد رنگ کی ڈنڈی پنکھڑیوں
سے کچھ اُبھری ہوئی ہوتی ہے۔

ال بی کینس۔ یہ ایک جدید قسم ہے جس کے پھول سفید ہوتے ہیں۔
پانی کے نکاس کا معقول انتظام اور بارش و تند ہوا سے حفاظت کا ہونا کاشت
کے لئے ضروری ہے۔ تخم اور جڑوں کے ذریعہ سے درخت باسانی بڑھائے
جا سکتے ہیں۔

بقیہ نوٹ نمبر ۱۱۲۱۔ اور رُوئیں دار ہوتے ہیں۔ اس کے چند درخت باغیچۂ احمد آباد کے گلاس
ہاؤس میں رکھے ہوئے ہیں نیلے رنگ کے پھول آخر موسم سرما میں کھلتے ہیں سردی سے
درخت ضایع ہو جاتے ہیں۔ اور رطوبت سے پتے گل جاتے ہیں۔ بدیں وجہ اس درخت کو
نریم اور گلاس ہاؤس میں لگاتے ہیں۔ اس درخت کو مصنوعی گرمی فائدہ پہونچاتی ہے۔
درخت جڑ و بیکے کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں اور یہ درخت ایک مدت تک قایم
رہتا ہے۔ اس کو چھوٹی چھوٹی کونڈیوں میں لگاتے ہیں۔ آبپاشی احتیاط کے ساتھ کرنی
چاہئے۔ زیادہ پانی نقصان پہونچاتا ہے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ موٹی ریت۔
پتی کا کھاد۔ اینٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا مرکب استعمال کرنا چاہئے۔

# "ڈری مُونیا"

پستہ قامت اور چڑھنے والے درخت کی ایک جنس ہے جو جنوبی امریکہ سے زیادہ تر آتی ہے۔ مرطوب جگہ اِس کو مرغوب ہے اور شل گس نیرا۔ کے بڑے بڑے۔ گھنٹی کی صورت کے پھول آتے ہیں۔ طاقتور ہلکی مٹی بہت موافق ہوتی ہے۔ موسم برشکال میں قلمیں بالو میں جلد جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ متعدد اقسام زیر کاشت ہیں۔ لیکن اِن سب میں۔ مار موُرسے ٹا۔ ٹوریل ہوی۔ اور بائی کلر۔ بہترین اقسام میں سے ہیں۔

# "اِس ٹرپ ٹوکارپس"[۲۱۲]

رِک سی آئی۔ ایک قسم کا دلفریب ہمیشہ رہنے والا جھاڑ ہے۔ جس کے پتے مثل پریم روز کے زمین پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں ایک یا پھول ہلکے نیلے رنگ کے چھوٹی چھوٹی ڈنڈیوں میں آتے ہیں مصنوعی پہاڑیوں میں لگانے کے لئے یہ درخت بہت موزوں ہوتا ہے اور بھی چند دیگر اقسام اس قابل ہیں کہ اِن کی کاشت ہندوستان کے باغات میں کی جائے۔

---

نوٹ نمبر ۲۱۲۔ اِس درخت میں پھول درمیان موسم سرما آتے ہیں درخت مذکور کی شاخیں بیلدار ہوتی ہیں۔ اِس لئے اِس کو مصنوعی پہاڑیوں میں لگاتے ہیں (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

# "پوٹری کیو لے ریا"

ر ے ٹی کیو لیٹا۔ اور فلکس اوسا۔ ایک قسم کی یہ دو نوخو درو گھاس ہیں جو دلدلی مقامات اور وہاں کے کھیتوں میں پائے جاتے ہیں مصنوعی پہاڑیوں کے آبی مقامات میں لگانے کے لئے بہت کارآمد ہیں ان کا بیان اس موقع پر صرف بخیال معلومات باغبانی نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ بخیال رفع الزام کیا گیا ہے کہ یورپ والوں پر بعض اوقات یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے مخصوص دیسی پھولدار درختوں کو زیادہ قابلِ توجہ نہیں سمجھتے۔

# "برووالیا"

ای لیٹا پستہ قامت موسمی سیدھا او گنے والا۔ تخم ریزی سے سات آٹھ

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۲۔ تاکہ پھیل کر پہاڑی کو چھپالے۔ جس وقت اس میں پھول کھلتے ہیں۔ تو پہاڑی نہایت خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ پھولوں کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔ اس کے درخت جڑوں اور تخم کے ذریعے سے باسانی بڑھائے جاسکتے ہیں موسم گرما کی سخت دھوپ اس کے پتوں کو خشک کر کے بدنما کردیتی ہے۔ اگر اس کے درخت کونڈیوں میں لگائے گئے ہوں تو انکو سایہ میں رکھنا چاہیے اور پہاڑیوں کے درختوں کی آبپاشی خاطر خواہ کرے پرورش کیواسطے۔ سیاہ مٹی۔ ریت۔ معمولی کھاد۔ استعمال کرنا چاہیے۔

ہفتہ بعد پھول لانے والا درخت ہے اور بکثرت چھوٹے چھوٹے چمکدار نیلگوں پھول آتے ہیں۔ جو بہت عرصہ تک قایم رہتے ہیں۔ خواہ گملوں میں یا کیاری میں جہاں کہیں لگانا ہو اس کے پودوں کو بہت گنجان لگانا چاہئے۔ میدانی علاقوں میں اس کے بیج اکتوبر میں بوئے جاتے ہیں۔ اور کوہی میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہر موسم میں۔ ای ایٹیا۔ گرانڈی فلورا۔ کے پھول بڑے اور زردی مائل نیلگوں ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم اور ہے۔ جس کے پھول بالکل سفید ہوتے ہیں

## "می میولس"

اس کا درخت چڑھنے والا ہوتا ہے۔ پھول زرد رنگ کے سرخ چتی دار بڑے بڑے خوبصورت کھلے ہوئے منہ کے ہوتے ہیں اور ہر موسم میں قابل تعریف سمجھے جاتے ہیں۔ پیوند وغیرہ کے ذریعہ سے بہت قسمیں حاصل کی گئی ہیں اور پھول علاوہ نیلے رنگ کے سب رنگ کے ہوتے ہیں۔

کارڈی نیلس۔ اس کے پھول سرخ ہوتے ہیں اور درخت پائدار دو سے تین فٹ تک بلند ہوتے ہیں۔

وسے ری گے ٹس۔ ملک چلی۔ سے اور گٹ ٹے ٹس۔ ملک۔ کلی فورنیا سے لائی گئی ہیں اور ان دونوں اقسام سے پیوند وغیرہ کرکے متعدد اقسام کے درخت حاصل کئے گئے ہیں۔ جن کے پھول بدرجۂ غایت خوبصورت

ہوتے ہیں۔ دوسری مشہور اقسام۔ رُوزیس۔ اور ڈبلکس۔ ہیں۔ آخرالذکر کے
پھول دوہرے ہوتے ہیں جبنس ہذا اُن اقسام میں سے ہے جو اپنی خوبصورتی
کی وجہ سے باغات میں جگہ پانے کے قابل ہے۔ اگرچہ اس کا شمار موسمی درختوں
میں نہیں ہے لیکن پرورش و پرداخت مثل موسمی کے کرنا چاہئے۔ اس کے
بیج بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور بہترین طریقہ بونے کا یہ ہے کہ بہت باریک
بالو میں ملا دئے جائیں۔ بعد ازاں کسی چوڑے مُنھ کے ظرف یا صندوق میں چھنا ہوا
بالو بمقدار زائد مٹی میں ملا کر بھرا جائے اور اُس میں بالو ملے ہوئے بیج چھڑک دئے جائیں
پانی تخم ریزی سے پہلے مٹی میں ڈال دیا جائے۔ اوس کے بعد اوپر سے نہ ڈالا جائے
جب مٹی خشک ہو چلے تو کسی دوسرے ظرف میں پانی بھر کر اُس ظرف کو رکھدیا
تاکہ اوس کے سوراخوں کے ذریعہ سے پانی جذب ہو کر مٹی نم ہو جائے جب پودے
کسی قدر بڑے ہو جائیں تو اُن کو اُکھاڑ کر علیحدہ علیحدہ چھوٹے گملوں میں
لگا دیا جائے۔ جلد جلد ایک گملہ سے دوسرے گملہ میں نصب کرنا بہت مُفید ہوتا ہے
طاقت ور کھاد جس میں بالو کا جزو زیادہ ملا ہوا ہو بہت مفید ہوتی ہے۔ یہ آبی جنس
ہے۔ اس لئے اس کے گملوں کو اس طرح رکھا جائے کہ نصف پانی میں ڈوبے
رہیں میدانی علاقوں میں اکتوبر میں اور پہاڑی میں مارچ میں تخم ریزی کرنی چاہئے
مسکاٹس مشک کا یہ درخت ہے جنوبی ہندوستان کے پہاڑی علاقوں میں
ہوتا ہے۔ اوٹاکمانڈ میں اس کا درخت تکلیف دہ ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اس جنس کی خوبصورت اقسام کی کاشت کی امید کرنی فضول ہے۔ موسم سرما میں بآسانی تخم پودے تیار کی جاسکتی ہے لیکن موسم گرما کے آغاز ہی میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ اوٹاکمنڈ کے باغات میں اس کے درخت میں نے دیکھے ہیں لیکن وہاں بھی شاداب اور تنا ور نہ تھے۔

جنرل ارڈی بیکر صاحب فرماتے ہیں کہ سایہ میں خوب ہوتا ہے۔ ہمالیہ کے کوہی علاقوں میں اس کی کاشت بہت کامیابی کے ساتھ کی جاتی ہے۔ پہاڑی مقامات میں مارچ میں اس کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ اور ایک ایک پودے کو ایک ایک گملہ میں لگایا جائے اور تھوڑے دنوں کے بعد گملے تبدیل کردئے جایا کریں۔ بلاشبہہ سایہ بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کے سپتے اقسام۔ گول ڈن جم۔ اس پارکلر۔ وکٹوریہ کلاتھ آف گولڈ۔ بی جیو۔ کے عام پسند ہوتے ہیں۔ پیوند کے ذریعہ سے اس کی جو اقسام حاصل کی گئی ہیں اون کے پتے بلاشبہہ خوبصورت ہوتے ہیں اور جو اقسام پتے کی خوبصورتی کی وجہ سے کاشت کی جاتی ہیں اون میں سے ایک یہ بھی ہے۔

## "سکزانتھس"

یہ ایک موسمی درخت ہے جو دیکھنے میں پھولا ہوا تو بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے

لیکن جس زمانہ میں پھول کی بہار ختم ہو جاتی ہے تو بدنما معلوم ہوتا ہے۔ اور شاخیں پھیلی ہوئی بھی خراب معلوم ہوتی ہیں۔ پھول بکثرت عجیب شکل کے کسی قدر چھوٹے مختلف اللون ہوتے ہیں۔

میدانی علاقوں میں تخم ریزی اکتوبر میں کی جاتی ہے اور پہاڑی علاقوں میں مارچ میں ہلکی زوردار بالو ملی ہوئی مٹی میں تخم ریزی کرنی چاہئے۔ اس کے درخت کی پودھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اکھاڑ کر لگانے سے نقصان پہونچ جاتا ہے۔

## "کلسی اولاریا"[۲۱۳]

وی تس پرس۔ یہ ایک موسمی درخت ہے جس کی کاشت کو انگلستان میں پیوند وغیرہ کے ذریعہ سے درجہ کمال پر پہونچایا گیا ہے۔ انگریز تخم فروش تاجروں سے

---

نوٹ نمبر ۲۱۳۔ یہ فصلی پھلوار ہے۔ اس کے پھول نہایت نازک اور دلکش ہوتے ہیں اس کی بہار موسم سرما میں ہوتی ہے۔ اس کے تخم ہمالیہ سیڈ اسٹور سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس کی پرورش کیواسطے۔ پتی کا کھاد۔ گوبر کا کھاد۔ سیاہ مٹی۔ قدرے ریت کا مرکب مفید ہوتا ہے اس کی بہار موسم سرما کے آخر میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس درخت کو کسی قدر سایہ دار مقام پر رکھنا چاہئے۔ تیز دھوپ اس کو جلد خراب کر دیتی ہے۔

دستیاب ہوسکتا ہے۔ اس کے پھول مثل تھیلی کے ہوتے ہیں۔ اور باقاعدہ کاشت
کی گئی ہو تو نہایت خوبصورت پھول آتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں اس کی تخم ریزی
ہلکی مٹی دیگر اکتوبر میں کی جاتی ہے اور پہاڑی میں آغاز مارچ جب پودھ میں چار
چار پتیاں نکل آئیں تو ان کو علیحدہ علیحدہ گملوں میں مستقل طور پر نصب کردینا
چاہئے ہلکی اور زوردار مٹی جس میں بالو اور پتوں کی بوسیدہ کھاد زاید مقدار میں
ملی ہو مفید ہوتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں اس کی کاشت میں زیادہ دشواری
نہیں ہوتی۔ میدانی علاقوں میں میری نظر سے نہیں گزرا کہ اس کی کاشت قابلِ
اطمینان ہوئی ہو۔ زرد پھول والی قسم جس کا نام یین نے ٹا ہے۔ اور جو عموماً
پائی جاتی ہے اس کے درخت خوب بڑھتے ہیں اور ہندوستان کے میدانی علاقوں
میں کثیر الوجود ہے۔

اس کی وہ اقسام جو شاخوں اور پتوں کے لئے مشہور ہیں ان کی کاشت
صرف پہاڑی علاقوں میں کی جاسکتی ہے۔ ان کے پھول چمکدار مختلف اللون
ہوتے ہیں اور گملوں میں لگے ہوئے نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

## "ورلبس کم" (مولی بن)

اس کے درخت سیدھے بلند قامت گھردرے صورت میں مثل خودرو گھاس
کے ہوتے ہیں۔ بکثرت زرد رنگ کے متوسط قامت کے پھول آتے ہیں اور باغوں

کے لئے کچھ خوش نما نہیں ہیں۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر میں بیج بوئے جاتے ہیں اور پہاڑی میں مارچ۔

تھیسپ سس۔ تنڈی ڈروگ بین بطور دیسی درخت کے ہوتا ہے ہندوستانی اس کو کادو۔ ہوگ سوپو۔ یعنے جنگلی تماکو کہتے ہیں۔

## "ایلن سوا"

ان کی سی فولیا۔ انگریزی نام "ماسک فلاور" درخت چھوٹا اور بدنما ہوتا ہے سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول آتے ہیں۔ بڑے بڑے قطعات میں بویا جاتا ہے میدانی علاقوں میں اکتوبر اور پہاڑی میں مارچ میں تخم ریزی کرنی چاہیے۔ کوہی علاقوں میں اس کے ایک دو اقسام ایسی ہیں کہ جن کے پھول گلابی اور سرخ ہوتے ہیں اور درخت کی بلندی ایک سے دو فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کی ایک قسم آل بی فلورا ہے۔ جس کا سفید اور اندرونی رنگ زرد ہوتا ہے۔

## "نی می سیا"

فلوری بنڈا۔ پستہ قامت موسمی درخت ہے پھول چھوٹے ہوتے ہیں لناریا۔ کے پھول سے کوئی قابل امتیاز فرق نہیں ہوتا۔ میدانی علاقوں میں

اکتوبر اور کوہی میں مارچ تخم ریزی کا زمانہ ہے۔

## "سِل سِیاَ"

کثیر الاوراق کسی قدر پائدار درخت کی جنس ہے۔ وَرلیس کم۔ درخت کے مشابہ ہے ہندوستان کے صرف ٹھنڈے مقامات کے لئے موزوں ہے پھول زرد ہوتے ہیں۔ کارومَن ڈی لی آنا۔ ہندوستان کا دیسی موسمی درخت دو سے چار فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ اُوری اِن ٹلیس۔ اورآرک ٹُورسُ۔ اس قابل ہیں کہ پہاڑی علاقوں میں کاشت کئے جائیں۔

## "لی نا ریا" (ٹوڈ فلکس)

اس کی بہت اقسام ہیں خوبصورت چھوٹے چھوٹے مینڈک کے مُنہ کی صورت کے پھول آتے ہیں۔ مارچ میں پہاڑی اور اکتوبر میں میدانی علاقوں میں تخم ریزی کرنی چاہئیے۔ اگر متعدد درخت ایک جگہ لگائے جائیں تو خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ اس کے درخت بیلدار ہوتے ہیں۔

## "اِن طرِ رہی نم"

مے جس۔ دوسرا نام۔ اس تپ ڈرے گن۔ قدرتی طور پر ہمیشہ رہنے والا

لیکن ہندوستان میں اس کی کاشت بطور موسمی کر کی جاتی ہے میدانی مقامات
اکتوبر اور پہاڑی علاقوں میں مارچ میں تخم ریزی کی جاتی ہے۔ زوردار مٹی میں
اس کے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ اس جنس میں بہت خوبصورت پھول
لانے والی قسمیں بہت سی شامل ہیں اور جس زمانہ میں کہ ان کی تخم ریزی کی جاتی
ہے اسی سال پھول لاتے ہیں۔ لیکن میرا تجربہ یہ ہے کہ اگر اس کے درخت
آیندہ موسم سرما تک قایم رکھے جائیں اور خوب کھاد دے کر نئی مٹی میں اکھاڑ کر
نصب کیے جاویں تو پھول اور زیادہ خوبصورت لاتے ہیں۔ کوہ نور۔ اور
دیگر پہاڑی مقامات میں اس کے درخت خودرو ہوتے ہیں۔

# کولن سیا

بائی کلر۔ اس کا درخت پھیلا ہوا بدنما قریباً ڈیڑھ فٹ لانبا موسمی ہوتا ہے
حاشیوں پر کھلا ہوا کسی قدر خوبصورت معلوم ہوتا ہے شاخوں کے اوپر نیلے اور
سفید رنگ کے پھولوں کے گچھے بکثرت آتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں اکتوبر
میں بیج جاتے ہیں۔ جو آخر جنوری تک پھول دینے لگتے ہیں۔ کوہی علاقوں
میں اس کی تخم ریزی مارچ میں کرنی چاہیے۔ اس کی ایک قسم گرانڈی فلورا ہے
جس کے پھول گلابی اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

# کی نس لوٹما

پالی ان تھم۔ پھول چھوٹے اور گلابی رنگ کے ہوتے ہیں لیکن کچھ خوش نما نہیں ہوتے۔ باغات میں اگانے کے قابل نہیں ہے۔ میدانی اور پہاڑی علاقوں میں اکتوبر و مارچ علی الترتیب تخم ریزی کرنی چاہئے۔

# ہرپس ٹس

مونی را۔ ہندوستان کی ایک خوبصورت ولدل میں اُگنے والی گھاس ہے۔ مصنوعی پہاڑوں کے آبی حصص میں لگانے کے قابل ہے پھول سفید اور نیلے ہوتے ہیں۔ اس کے درخت خود رو ہیں۔

# "ہی جی لی اس"

کے بن سس۔ ایک قسم کا خوبصورت تین سے چار فٹ تک بلند جھاڑ ہے ملک کیپ سے ہندوستان میں لایا گیا ہے۔ خوبصورت اور چمکدار گونبلیوں میں لٹکے ہوئے گول گول سرخ رنگ کے پھیلے ہوئے پنکھڑیوں والے پھول نہایت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے معتدل حصص کی آب و ہوا بہت موزوں ہے۔ بیج بو کر یا ساتی بڑھائے جاتے ہیں۔

## "سُوبیا"

ڈل فی نی نولیا۔ ہندوستان کا دیسی سیدھا اُگنے والا جھاڑ ہے۔ پھول خوبصورت شکل کے گلابی ہوتے ہیں مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لئے اس کا درخت بہت موزوں ہوتا ہے اس کی ایک قسم ہے جس کے پھول بالکل سفید ہوتے ہیں معمولی مٹی میں اس کے بیج جم آتے ہیں۔

## "برنس[۲۱۴] فل سیا"

امریکانا۔ سیدھا اگنے والا چھ فٹ بلند جھاڑ ہے۔ پتے زردی مائل سبز نشتر نما ہوتے ہیں۔ مارچ اور اکتوبر میں پھول کھلا ہوا درخت خوش نما معلوم ہوتا ہے علاوہ اس زمانہ کے درخت میں کوئی خوش نمائی نہیں ہوتی پھول بکثرت بہت بڑے بڑے کسی قدر پٹونیا کے پھول سے مشابہ سفید رنگ کے ہوتے ہیں اور دوسرے دن اُن کے رنگ میں کسی قدر گلابی پن آجاتا

---

نوٹ نمبر ۲۱۴۔ اس کا ایک درخت میں نے ہارٹیکلچرل گارڈن کلکتہ سے منگا کر باغیچہ میوزیم میں لگایا ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ جو قسم میں نے منگائی ہے۔ اس کا نام برنس فل سیا گرانڈی فلورا ہے۔ اس کے پھول کا رنگ اوّل ہلکا گندمی ہوتا ہے بعدہٗ سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ پھول میں اچھی خوشبو ہوتی ہے۔ اس کا درخت (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

موسم سرما میں بیج آتے ہیں جو کسی قدر۔ ہالی۔ کے بیجوں سے مشابہ ہوتے ہیں
تخم بوکر اور دابہ کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔
انڈوے ٹا۔ اس کی بلندی مثل آخرالذکر کے ہوتی ہے۔ درخت بہت پھیلنے
والا ہوتا ہے پھول بھی اوسی کی ہمشکل ہوتے ہیں۔ مارچ میں چھوٹے لیموں
کے برابر بونڈیاں آتی ہیں۔ جن میں سے بیج نکلتا ہے۔
ماں ٹے نا۔ چھوٹا جھاڑ ہے۔ جس کے پتے لانبے پتلے اور نشتر نما ہوتے ہیں۔
کوبن سس۔ جھاڑ ہے۔ جس کے پتے چمکدار نشتر نما ہوتے ہیں۔
ایرکٹا۔ تمام اقسام کی افزائش موسم برشکال میں قلمیں لگاکر کی جاسکتی ہے

## ”فرانسس سیا“[۲۱۵]

بدرجہ غایت پھول لانے والے جھاڑ کی ایک جنس ہے جو دوسرے
درخت کے سایہ میں اوگتا ہے۔ اصلی وطن ملک پیرو اور برزیل ہے۔ جہاں کے

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۴۔ ڈبہ کے ذریعہ سے زمانہ بارش میں تیار کیا جاتا ہے۔ ہمارے یہاں
کے پیڑ میں ابھی تخم نہیں آئے۔ اس کے پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا کھاد
استعمال کرنا چاہئیے۔ موسم گرما میں دو مرتبہ اس درخت کی آبپاشی پورے طور پر کرنا چاہئیے
ورنہ درخت خشک ہو کر ضائع ہو جاویگا۔

نوٹ نمبر ۲۱۵۔ یہ درخت جھاڑی نما ہوتا ہے۔ اس کے اطراف کی (بقیہ نوٹ برصفحہ آیندہ)

گنجان جنگلوں کے سایہ میں اس کے درخت خود رو پائے جاتے ہیں۔ ہلکی بھربھری مٹی جس میں کسی قدر بالو اور زائد مقدار میں پتوں کی بوسیدہ کھاد ملی ہو بہت مفید ہوتی ہے۔ داب کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

لِی ٹی فُولیا۔ درخت پستہ قامت اور کمیاب نہیں ہے۔ ہمارے باغات کے بہت خوبصورت درختوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے پتے ملایم بیضاوی بہت زیادہ سبز۔ آنکھوں کو فرحت دینے والے ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں پتے گر جاتے ہیں۔ لیکن فروری ختم ہوتے ہوتے نئے پتے پھر نکل آتے ہیں

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۵۔ شاخوں کو تراش کر اس کے درخت کو مثل بیل کے تیار کرتے ہیں۔ اور جعفری پر چڑھاتے ہیں۔ اس درخت کی شاخیں زمین کی جانب زیادہ جھکتی ہیں۔ سب سے پہلے میں نے اس درخت کو ۱۹۳۰ء میں گوالیار کے فرن گھر میں پھولا ہوا زمانہ موسم گرما مارچ کے مہینہ میں دیکھا تھا۔ اس درخت کے پھول میں ایسی خوشبو آتی ہے جیسے چمیلی کے پھولوں میں خوشبو ہوتی ہے جسوقت اس کا پھول کھلتا ہے۔ تو اوسکی رنگت سفید ہوتی ہے۔ ایک دن گذر جانے پر پھول کا رنگ ہلکا اودا ہو جاتا ہے۔ اس کے درخت باغیچہ کوٹھی شملہ میں پھول دیتے ہوئے موجود ہیں۔ درخت داب کے ذریعہ سے تیار کئے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ گوبر کا کھاد۔ استعمال کرنا چاہئے۔ میں نے اسکا ایک درخت عیش باغ میں لگایا تھا۔ اور اوسکی پرورش کیواسطے مذکورہ بالا کھاد استعمال کیا تھا جو مفید ثابت ہوا ہے۔

ہیں۔ اور اوسی زمانہ میں کثرت نہایت نفیس خوشبودار قریبا روپیہ کے برابر چپٹے پھول آتے ہیں۔ شروع میں پھول گہرے نیلگوں رنگ کے ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں بالکل سفید ہوجاتے ہیں۔ جولائی میں بھی کلیاں آتی ہیں۔ عموماً بڑے بڑے گملوں میں اس کے درخت لگانا چاہئے۔ اگرچہ حاشیوں پر بھی لگائے جاسکتے ہیں۔

ایک زی میا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ قسم اس جنس کے تمام اقسام سے زیادہ خوبصورت۔ ملک بلجیم میں تصور کی جاتی ہے۔ کلکتہ میں اس کے درخت ہیں لیکن کمیاب۔ اس کا درخت کسی قدر بیدھا اور گنے والا تین سے چار فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتے نشتر نما ہوتے ہیں جن کی لمبائی چار سے چھ انچ تک اور رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے۔ شاخیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ فروری میں کثرت کلیاں آتی ہیں اور پھول آخرالذکر کے پھول سے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔

یونی فلورا۔ مذکورہ بالا ہر دو اقسام سے اس کا درخت بہت مشابہت رکھتا ہے۔ پتے چھوٹے ہوتے ہیں۔ مارچ اور فروری میں ایک ایک شاخ میں ایک ایک پھول کسی قدر چھوٹا آتا ہے اور دیکھنے میں سفید اور نیلگوں رنگ کے پھول کھلے ہوئے بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ اور نہایت خوشگوار خوشبو اُن میں ہوتی ہے۔ اگر کوئی عیب اس درخت میں ہے تو یہ ہے کہ پھول لانے کے زمانہ میں پتے بالکل گرجاتے ہیں۔

کان فرنی فلورا۔ خوبصورت جھاڑ ہے۔ جس کے پتے بیضاوی تین سے چار انچ تک لانبے ہوتے ہیں۔ خوبصورت مثل گل نیلوفر کے اس کے پھول ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں درخت عموماً نہیں پائے جاتے غالباً آب وہوا ناموافق ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ خس پوش پودھ خانوں میں اس کے درخت خوب بالیدہ ہو جاتے ہیں۔

ہائی ڈرن جی۔ فارس۔ پتوں کی بڑائی کی وجہ سے مشہور ہے۔ سرخ رنگ کے پھول بند منھ کے ہوتے ہیں کھلی ہوئی جگہوں میں کامیابی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن خس پوش پودھ خانون میں اسکی کاشت بخوبی کی جاسکتی ہے۔

لن ڈے تائی۔ حال میں زیر کاشت لائی گئی ہے اور درخت کمیاب ہے۔ اس جنس کو ماہرین فن باغبانی نے جنس پرنس فلسیا میں ضم کر دیا ہے۔

## ان جی لونیا [۲۱۶]

گرانڈی فلورا۔ قریباً دو فٹ بلند لیستہ قامت پتوں دار درخت ہے قریباً تمام سال۔ لانبے لانبے گچھوں میں بکثرت چھوٹے چھوٹے نیلے چوڑے

نوٹ نمبر ۲۱۶۔ اس کے چند درخت کلکتہ سے منگا کر عیش باغ میں لگائے گئے ہیں درختوں کو کونڈیوں میں لگا کر روشن اور سایہ دار مقام میں رکھا گیا تھا۔ بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ)

چونکہ تخم کے ذریعہ پیدا کیئے ہوئے پودوں میں جو کسی قدر اصل پودوں سے مشابہ ہوتے
ہیں۔ درختوں کو آرائش کے لئے رکھا جاتا ہے۔ ورنہ تخم سے پیدا شدہ پودے تو دیکھنے
میں بالکل خوب معلوم ہوتے ہیں۔ موسم برسات میں قلمیں لگائی جاتی ہیں

## مارن ڈیا

یرکٹ یانا۔ ایک قسم کا خوبصورت بیلدار نازک اور خوبصورت پتوں والا
درخت ہے۔ ہلکی چھدروں چونہ دار مٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور برآمدوں
کی آرائش کے لئے گملوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے۔
اس کے پھول مثل اسٹیپ ڈریگن کے پھول کے ہوتے ہیں۔ اور
ان کا رنگ مختلف ہوتا ہے یعنی گہرا سرخ۔ گلابی۔ اور قریب قریب سفید
ہمیشہ پھول آتے رہتے ہیں حسب معمول اس کے بیج مثل دوسرے
موسمی درختوں کے اکتوبر میں بوئے جاتے ہیں۔ جو تین یا چار ماہ کے بعد
پھول دینے لگتے ہیں۔ اس جنس کی دو تین اور قسمیں ہیں۔ لیکن وہ اقسام

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۶۔ پھول بڑے نیلے رنگ کے آخر موسم سرما میں آتے ہیں بے احتیاطی
کی وجہ سے یہ درخت ایک دم باغ سے جاتا رہا۔ درخت قلم کے ذریعہ سے بزمانہ بارش تیار
کئے جا سکتے ہیں درخت اور پھول کچھ ایسے زیادہ خوبصورت نہیں ہوتے جن کی زیادہ تعریف
کی جاوے۔ پرورش کیواسطے سیاہ مٹی۔ ریت معمولی کھاد استعمال کیا گیا تھا۔

اس سے بہتر نہیں ہوتیں۔ پہاڑی علاقوں میں خودرو ہوتا ہے۔

## "لُوفاس پرم"

اس کنڈلس۔ ایک قسم کا بہت خوبصورت بیلدار جھاڑ ہے۔ سہارے کے لئے بہت لانبی جعفریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھُول بڑے اور فاکس گلووز کے پھول سے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔ پھول بہت خوبصورت گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اکتوبر میں بیج بوکر درخت تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ان کو موسم گرما میں پانی وغیرہ دیکر آیندہ موسم سرما تک قایم رکھا جاتا ہے۔ جو فروری میں نہایت خوبصورت پھُول لاتے ہیں۔ چونکہ اس کے درخت بیلدار ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے گملوں کو رکھنے کے لئے زیادہ جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

## "پینٹ اس ٹی من"[217]

اس کے درخت کثیرالاوراق قریباً دو فٹ بلند جن میں خوبصورت اور مختلف رنگوں کے پھول سیدھی سیدھی ڈنڈیوں میں نالی دار یا گھنٹی نما۔

---

نوٹ نمبر ۲۱۷۔ یہ موسمی پھلوار ہے۔ اس کا درخت تین فٹ بلند ہوتا ہے اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور ہر قسم کے پھول کا رنگ جُدا ہوتا ہے۔ اس درخت کو کیاریوں میں بھر کر اُگائے تو البتہ عمدہ بہار حاصل ہوتی ہے۔ تخم ریزی آخر (بقیہ نوٹ بر صفحہ آیندہ)

مثل۔ ان جیلونیا۔ کے پھول کے لیکن کسی قدر بڑے آتے ہیں۔ اس کے درخت مثل دیگر موسمی درختوں کے اکتوبر میں بوکر تیار کئے جاتے ہیں۔ جو آیندہ موسم گرما اور برشکال تک ہمیشہ پھول کی بہار دیتے رہتے ہیں۔ جڑوں یا قلموں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

انگریزی تخم فروش تاجروں کے یہاں سے متعدد اقسام کے بیج سرخ۔ نیلے زرد۔ اور دیگر رنگوں کے پھول لاتے والے دستیاب ہو سکتے ہیں لیکن سب سے بڑے اور سب سے زیادہ خوبصورت پھول انھیں اقسام کے ہوتے ہیں جو پیوند وغیرہ کے ذریعہ سے تیار کئے گئے ہیں۔ اور جن کے نام بھی مثل پھولوں کے نفیس رکھے گئے ہیں۔ ایسے پیوند شدہ اقسام کے درخت پودھ فروشوں سے طلب کئے جا سکتے ہیں اور خوبصورتی کے لحاظ سے بعض اقسام اس قابل ہیں کہ اُن کو ولایت وغیرہ سے منگایا جائے۔ پہاڑی علاقوں میں۔ مارچ میں تخم ریزی کرنی چاہیے۔

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۷۔ بارش میں کرنا چاہیے۔ اس درخت میں پھول شروع ماہ دسمبر یا آخر ماہ مذکور میں کھلتے ہیں موسم گرما میں درخت ضایع ہو جاتے ہیں۔ درخت تخم کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے۔ سیاہ مٹی۔ ریت۔ گوبر کا کھاد استعمال کرنا چاہیے۔

۲۱۸

# "ویرونی کا" داس پیڈویل

سرد ممالک کے پہاڑ کی ایک بہت بڑی جنس ہے۔ جس کی چند اقسام پہاڑی مقامات مثل دارجلنگ۔ شمالی ہندوستان۔ اور اوٹاکمانڈ۔ جنوبی ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ جنوبی ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اس کی کاشت کی کوشش فضول ہے۔

اس پی کے ٹا۔ کا درخت چھوٹا ہوتا ہے۔ اور اس کے پھول چمکدار نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کی ایک قسم جس کا نام کرکیائی۔ ہے۔ اس کے پھول کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ ملک نیوزی لینڈ۔ سے ہندوستان میں اس کے

---

نوٹ نمبر ۲۱۸ - ویرونی کا۔ کے چند درخت کونڈیوں میں لگے ہوئے باغیچہ احمد آباد کے فرن گھر میں رکھے ہوئے میں نے دیکھے تھے۔ اون درختوں کی پوری پوری نگرانی نہیں کی گئی۔ لہذا وہ ضایع ہو گئے۔ اسلئے اون کے متعلق نوٹ نتیجہ خیز نہیں تحریر کیا جا سکتا ہے لیکن یہ درخت یہاں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے نیچرل آرڈر سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ویرونی کا لگایا جاوے تو ضرور ہوگا اسلئے کہ ویرونی کا۔ کے خاندان کے درخت بکامیابی ہوتے ہیں تو اس کے نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ پرورش کیواسطے۔ ریت۔ سیاہ مٹی۔ پتی اور گوبر کا کھاد مفید ہوگا۔ درخت قلم کے ذریعہ سے قریم میں تیار ہو سکتے ہیں۔

درخت لگائے گئے ہیں۔ پہاڑی باغات کے لئے بلاشُبہہ باعثِ زینت ہوتا ہے۔

## "ٹیڑانی ما"

یکڑی کی تا۔ پستہ قامت۔ گملوں میں لگانے کے قابل قریباً نصف فٹ بلند درخت ہوتا ہے نوبیں کسی قدر پرم روزہ کے مشابہ ہوتا ہے۔ قریب قریب ہمیشہ زرد رنگ کے چھوٹے کھُلے منھ کے پھول لاتا رہتا ہے اس کا درخت چھوٹا۔ پھولوں سے لدا ہوا برآمدہ کی زینت کو زیادہ کرتا ہے۔ دھوپ اور بارش سے ہمیشہ محفوظ رکھنا چاہئے۔ سالانہ درخت کی تجدید کرتے رہنا چاہئے۔

بیج بکثرت آتے ہیں چنانچہ بیجوں کو جمع کرلینے کے بعد ہی فوراً بو دینا چاہئے۔ بیج مثل ریت کے ذروں کے ہوتے ہیں اور ایک یا دو مہینہ میں تخم ریزی کے بعد نکلتے ہیں۔ جس ظرف میں اس کے بیج بوئے جائیں۔ اوس کے اوپر شیشہ کا سرپوش اس غرض سے رکھ دینا چاہئے تاکہ مٹی جلد خشک ہو جائے۔ ملکی گھاس پات کی کھاد ملی ہوئی مٹی جس میں پانی کے نکاس کا معقول انتظام ہو مفید ہوتی ہے۔

## "پالونیا"

امبیریلس - ملک جاپان سے ہندوستان میں اس کا خوشنما درخت لایا گیا ہے۔ موسم خزاں میں اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پتے ملایم اور رنگ سبز ہوتے ہیں پھول چمکدار گلابی۔ یہ نایاب قسم باغات اور احاطوں میں لگانے کے قابل ہے۔ پہاڑی علاقوں میں موسم برشکال میں پھول آتے ہیں ہندوستان کے صرف زیادہ سرد ممالک میں لگایا جاتا ہے۔ درخت کی افزائش تخم سے کی جاتی ہے۔

۲۱۹

## "رسی لیا"

جن کیا - اس کا درخت عموماً پایا جاتا ہے - لیکن بدرجہ غایت خوبصورت ہے - اس کا جھاڑ تین یا چار فٹ بلند ہوتا ہے ہمیشہ نالیدار چمکدار سُرخ رنگ کے پھولوں کی بہار لاتا رہتا ہے - اس کے پھول قریباً ڈیڑھ انچ لا تبے ہوتے ہیں - اور لانبی لانبی شاخوں میں بکثرت آویزاں ہوتے ہیں انگلستان میں اکثر

---

نوٹ نمبر ۲۱۹ - رسی لیا کے درخت زمانہ قدیم سے باغات بھوپال میں موجود ہیں اس کو یہاں عام طور پر باغبان گل دولہن کہتے ہیں - اس کے سُرخ پھولوں کی بڑ خوشبودار پھولوں کی باروں میں لگائی جاتی ہے یہ درخت موسم سرما میں (بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ

معلق ٹوکریوں میں لگایا جاتا ہے اور لٹکے ہوئے پھولوں سے لدی ہوئی شاخیں بہت خوش نما معلوم ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں اس کے درخت اس طریقہ سے لگائے جائیں تو بہت احتیاط کی ضرورت ہوگی کہ مٹی نہ خشک ہونے پائے اور پانی کی کوتاہی سے درخت نہ ضائع ہو جائے۔ زمین سے شاخ چھو جانے پر موسم برشکال میں جڑیں پھوٹ آتی ہیں۔ میرے باغ میں اس کے کئی درخت تھے جو شمالی دیواروں کی درزوں میں جڑ پکڑ کر اُگ آئے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ اوس دیوار پر ایک شاخ لٹک آئی تھی جس سے یہ سب درخت ہو گئے۔ دیکھنے میں یہ دیوار بہت خوشنما معلوم ہوتی تھی۔

فلوری بنڈا۔ اس کا درخت بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ ظاہری شکل و صورت میں مذکورہ بالا قسم سے بہت مشابہ نہیں ہوتا۔ پھول تمام سال بکثرت سرخ رنگ کے شاخوں کے بالائی سروں پر گچھوں میں آتے ہیں۔ پھول بہت بڑے نہیں ہوتے۔ جڑوں کے ذریعہ سے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۱۹۔ خوب پھولتا ہے۔ اس درخت کو لان کے اوپر کیاریوں میں بھر کر لگا کے تو زیادہ خوش نمائی اور بہار حاصل ہوتی ہے۔ اس درخت کو قطار کی صورت میں بھی لگاتے ہیں تو نہایت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ درخت جڑ دیکے ذریعہ سے بعد ختم بارش بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کیواسطے سیاہ ریتلی مٹی۔ لید کا کھاد مفید ہے۔ درخت چھ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔

نوٹ ۲۲۰

# ٹوری نیا

ایشیاٹیکا - اس کا اصلی وطن نلگری کے کوہی علاقہ جات ہیں - وہاں اس کا نام سس بارا - بیل ہے - گملوں میں لگانے کے لایق نہایت خوبصورت کثیرالاوراق جھاڑ ہے - اس کے پھول چھوٹے گھنٹی کے شکل کے زردی مائل سُرخ نیچے کی پنکھڑی ارغوانی چتی دار مثل سنیاکارکے چمکدار ہوتا ہے مارچ میں تخم بوکر سالانہ درخت کی تجدید کوہی اور میدانی علاقوں میں کی جاتی ہے - اس کے گملے اگر ہمیشہ پانی میں ڈوبے اور سایہ میں رکھے جائیں تو درخت خوب بالیدہ ہوکر ستمبر میں نہایت خوبصورت پھولوں کی بہار دیتا ہے -

اس پی - اس کا درخت ہم شکل مذکورہ بالا کے ہوتا ہے - لیکن اُس قدر خوبصورت نہیں ہوتا - اور اس کے پھولوں کے نیچے کی پنکھڑیوں میں وہ خوبصورت ارغوانی رنگ کی چتیاں بھی نہیں ہوتیں -

فلئے وا - یہ ایک موسمی پھیلنے والا درخت ہے اور کیاریوں معلق ٹوکریوں اور مصنوعی پہاڑوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتا ہے - پھول کا غلاف زرد رنگ کا نہایت خوبصورت ہوتا ہے اور پھول کا اندرونی حصہ سُرخ

نوٹ نمبر ۲۲۰ - ٹوری نیا - فصل بھلوار ہے - موسم بارش کے آغاز میں اسکی تخم ریزی کرتے ہیں اور موسم سرما کے آخر تک بہار رہتی ہے - پرورش کیواسطے - سیاہ مٹی - گوبر کا کھاد - قدرے ریت مفید ہے -

چتی دار۔

فورڈائی۔ اِس کا درخت سیدھا اگنے والا اور گٹھا ہوا ہوتا ہے۔ کیاریوں اور تختوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہے۔ درخت کی تجدید سالانہ کی جاتی ہے پھول پر خلاف ہوتا ہے اور پنکھڑیاں بیاں کے رنگ کی نیلی چتی دار ہوتی ہیں اس جنس کے تمام اقسام کی افزائش بیج بوکر یا بیلوں کی قلمیں یا ٹونٹوں کو لگا کر کیجاتی ہے۔

## "ڈی جی ٹیلس"

فاکس گلوو۔ ہندوستان کے میدانی علاقوں میں اِس مشہور درخت کے کاشت کی کوشش کی گئی لیکن میرے خیال میں کامیابی کبھی نہیں ہوئی۔ پہاڑی علاقوں میں اِسکے درخت خودرو ہوتے ہیں۔ وہاں اس کی کاشت میں کسی احتیاط یا خبرگیری کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مارچ میں بیج بویا جاتا ہے

## "ون ڈی لیا"

پی ڈن کیوسے ٹا۔ یہ ایک موسمی اور کسی قدر نایاب درخت ہے۔ اِس کے پھول زردی مائل نیلگوں ہوتے ہیں اور ہر پھول میں سفید رنگ کی ایک چتی ہوتی ہے۔ زیادہ وقیع نہیں ہے تخم بوکر درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

۲۲۱

# پی ٹونیا

اس کو زمانہ حال میں پیوند کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہے اور اس کی کاشت اس قدر درجہ تکمیل کو پہونچ گئی ہے کہ اب اس کا شمار نفیس پھولوں میں کیا جاتا ہے اس کے دوہرے اور حاشیہ دار پھول بہت خوبصورت اور ہر رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہلکے گلابی سے لیکر گہرے شنجرفی اور ارغوانی تک اُن کے پھول ہوتے ہیں۔ اور اُن پر چتیاں دھاریاں اور گوشہ دار کناروں کے ہوتے ہیں۔ انگریزی تخم فروش تاجروں کے یہاں سے ہر رنگ کے بیج اگر ایک بار منگا لئے جائیں تو اون کے بیجوں کو بوکر سالانہ درخت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ہندوستان میں گہرے پھول لانے والے پی ٹیونیا کی کاشت بطور موسمی کے کی جاتی ہے اور دوسرے پھول والے اقسام کو درخت دو یا دو سے زاید فصل تک قایم رکھے جا سکتے ہیں۔ بہترین اقسام کی افزائش داب اور قلموں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ اسکی خوشبو سے باغ معطر رہتا ہے اور علی الخصوص

---

نوٹ نمبر ۲۲۱۔ یہ موسمی پھولدار ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں آغاز سرما میں اسکی تخم ریزی کی جاتی ہے۔ اسکے پھولوں کی بہار وسط سرما سے شروع ہو کر آغاز بارش تک رہتی ہے۔ موسم سرما میں کامل طور پر آبپاشی کرنی چاہیے۔ پرورش کے واسطے مٹی ریت گوبر کا کھاد مفید ہے۔

بعد مغرب شام کے وقت خوشبو زیادہ معلوم ہوتی ہے پانی اوپر سے ہرگز نہ دیا جائے
اور نہ بارش کے پانی کو برداشت کرنے کی قوت ہوتی ہے ذیل کی اقسام عموماً
ہندوستان کے باغات میں پائی جاتی ہیں۔

گلنا جی نی فلورا۔ اس کے پھول سفید اور خوشبودار ہوتے ہیں۔ اور
دوسری قسم۔

ٹونی سیا ہے۔ اس کے پھول کا رنگ چمکدار شنجرفی ہوتا ہے۔ یہ قسم اور
نیز اسکی وہ اقسام جو پیوند وغیرہ کرکے حاصل کی گئی ہے۔ ان کے پھول ہر رنگ کے
ہوتے ہیں علی الخصوص ایک وہ قسم جسکے پھول کا حاشیہ سبز ہوتا ہے وہ بدرجہ
غایت خوبصورت تصور کی جاتی ہے۔ قدرتی طور پر اس کا درخت اگرچہ دائمی
ہے لیکن ہندوستان میں اسکی کاشت بطور موسمی کے کی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ
باغ میں اس کا درخت لگا دیا جائے تو ہمیشہ کے لئے اس کا درخت اپنا گھر کرلیتا
ہے۔ یعنے بیج گرتے ہیں اور موسم سرا میں خودرو درخت پیدا ہوجاتے ہیں۔
اس کے خودرو درخت جنوری میں پھول لاتے ہیں اور خوب پھیلتے ہیں اور رہتے
ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ ان کی پیوندی خصوصیات زایل ہوجاتے ہیں اور اپنی
اصلی حالت پر آجاتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہو کہ سالانہ یورپ سے بیج
منگائے جائیں۔ اکتوبر میں چوڑے منہہ کے ظروف میں ان کی تخم ریزی
کی جائے اور دو دو تین تین انچہ کی پودھ ہوجاتے تو کیاریوں و گملوں

لگا دئے جائیں۔ اپریل کے قبل زیادہ پھول نہیں آتے لیکن اس کے بعد موسم برشگال تک نہایت خوشنما پھول آتے رہتے ہیں پی ٹونا۔ کو بہت طاقتور مٹی کی ضرورت ہوتی ہے پہاڑی علاقوں میں اس کی تخم ریزی شیشہ سے ڈھکے ہوئے ظروف میں کی جاتی ہے اور صرف ایک بار منتقل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ طاقتور مٹی اور اکثر آبپاشی کرتے رہنے کی ضرورت پھول لانے کے قبل تک ہوتی ہے۔

## "ہی آس سیامس"

ٹی گر۔ انگریزی نام "ہن بین" پھول بڑے گھنٹی کی شکل کے چرمی رنگ کے ہوتے ہیں اُن پر سُرخ دھاریاں ہوتی ہیں پھول کھلا ہوا درخت بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں نہایت تیز بدبو ہوتی ہے میدانی اور پہاڑی علاقوں میں علی الترتیب اکتوبر و مارچ میں اس کے بیج بوئے جاتے ہیں

## "نی کن ڈرا"

فی سالائے ڈیز۔ انگریزی نام۔ اَل کی کن جی اور کائٹ فلاورہے۔ یہ ایک موسمی کثیر الاوراق درخت ہے۔ بڑے بڑے زرد رنگ کے پیالہ کی صورت کے پھول آتے ہیں جنکے نیچے کا حصہ سفید ہوتا ہے اور پانچ چیتیاں سیاہ

ہوتی ہیں۔ باغیچہ کی تازہ مٹی دیگر میدانی علاقوں میں تخم ریزی اکتوبر اور پہاڑی
میں مارچ میں کرنا چاہئے۔

## نکوشیانا [۲۲۳]

توبالم خوبصورت چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے پھول ہوتے ہیں۔
یہ قسم اور نیز دیگر اقسام کی کاشت عموماً ہندوستانی باغات میں نہیں کی جاتی۔
لیکن کاشت نہ ہونے سے یہ نہ تصور کرنا چاہئے کہ اس میں باغات کے آرائش
کی قابلیت ہی نہیں اور مناسب تو یہ ہے کہ دو ایک درخت اسکے ضرور لگائے
جایا کریں۔ ڈاکٹر انڈرسن صاحب فرماتے ہیں کہ ٹوبانی کل باغات میں سولہ اقسام کے

---

نوٹ نمبر ۲۲۳ - تمباکو (نکوٹیانا) میں نے تمباکو کی کاشت میش پانچ برس کی تھی یہاں کی تمباکو
اچھی ہوتی ہے۔ مجھکو پورے طور پر اسکی کاشت میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور قریب قریب صوبہ
کے ہر ضلع میں تمباکو کی کاشت کی جاتی ہے۔ خاص کر وہ تمباکو جو بھور میں ہوتی ہے۔ اس کی
عمدگی کی بہت کچھ تعریف کی جاتی ہے حقیقت میں بھور کی تمباکو تیز ہوتی ہے۔ اس کے تخم کو
شروع موسم بارش میں بوکر پود تیار کرتے ہیں بعدہٗ قرینے پر لگاتے ہیں۔ ایک درخت کا فاصلہ
دوسرے درخت سے دو فیٹ ہونا چاہئے۔ آغاز موسم سرما میں اسکے درختوں کو تراش کر
تمباکو تیار کرتے ہیں۔ اسکی کاشت کے واسطے اونچی زمین ہونا چاہئے تاکہ بارش کا پانی نہ ٹھہرے
گوبر کا بالکل سڑا ہوا کھاد حسب دلخواہ دینا چاہئے تاکہ درخت اچھی طرح سے بالیدہ ہوں۔

درخت ہیں۔ اکتوبر میں اس کی تخم ریزی کرنی چاہئے پہاڑی باغات میں جگہ
کی قلت کی وجہ سے نہ بویا جائے تو مضائقہ نہیں۔

گذشتہ چند برسوں میں اس مشہور جنس کی کاشت میں بہت کچھ ترقی کی گئی
ہے اور بعض اقسام ضرور اس قابل ہیں کہ ہندوستانی باغات میں اُن کو
جگہ دی جائے۔

ایکیو ٹی فلورا۔ کا درخت خوبصورت دو سے تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ چار
انچ لانبے سفید رنگ کے پھول آتے ہیں۔ آئی نس۔ اور فرگ رنس۔ کے
پھول خوبصورت ہوتے ہیں اور شب میں خوشگوار خوشبو آتی ہے۔
گلے یوکا۔ اور روہی گن ڈری اُو۔ آئی ڈیز۔ کے پھول زرد ہوتے ہیں۔ اور
پتوں کی خوشنمائی کے لئے مشہور ہیں۔ دونو کے درخت بڑے بڑے ہوتے ہیں

## ڈاٹیورا[۲۲۳]،، (دھتارن اپل)

الُ با۔ راستوں اور سڑکوں کے کنارے پر عموماً اس کے درخت
پائے جاتے ہیں خوبصورت سفید پھولوں کی وجہ سے نمایاں رہتا ہے۔ لیکن باغات
میں داخل کرنے کے قابل نہیں ہے۔

---

نوٹ نمبر ۲۲۳۔ دھتورے کو کہتے ہیں۔ یہ یہاں گھوروں پر خودرو بکثرت بزمانہ
بارش پیدا ہوتا ہے۔ اس کو یہاں باغات میں بغرض نمائش (بقیہ نوٹ برصفحہ آئندہ)

فاس ٹیوا ئوسا۔ انگریزی نام ۔ہوزران ہوز۔ بکثرت سفید پھول سُرخی مائل نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ تین چار ٹوپیاں رکھی ہوئی ہیں پہاڑی علاقوں میں جون اور میدانی میں جولائی تخم ریزی کا زمانہ ہوتا ہے۔

گلورن تھا۔ بڑے بڑے خوشبودار زرد رنگ کے پھول آتے ہیں۔ پھول لانے کے بعد دوسری فصل تک قایم رہ سکتے ہیں۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ ان کو ضایع کر دیا جائے۔ بات یہ ہے کہ جگہ زیادہ گھیر لیتے ہیں اور بدنما معلوم ہوتے ہیں۔ پھول کی فصل ختم ہوجانے کے بعد اس کے بیجوں کو آیندہ تخم ریزی کے لئے جمع کرلینا چاہیے۔ اور جولائی میدانی علاقوں کے لئے اور جون پہاڑی کے لئے کاشت کیواسطے موزوں ہے۔

سنوایسے اولنس۔ اِس کا درخت بہت بڑا اور پھیلنے والا ہوتا ہے۔ اِس کے پتے بڑے اور دبیز اور ملائمیت کے ساتھ خشکی ہوتی ہے موسم گرما میں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۲۳۔ نہیں لگاتے ہیں اور نہ اِس کے پھولوں کی بہار سے یہاں کے لوگ کچھ دلچسپی رکھتے ہیں۔ اِس کے درخت آغاز موسم گرما تک قائم رہتے ہیں۔۔ بعد خشک ہوجاتے ہیں اس کے پھلوں کو جمع کرکے رکھنا چاہیے۔ اگر درختان میں کیڑا لگ جاوے تو اِس کے پھلوں کو جوش دے اور اس کے عرق سے کیڑا خوردہ درختان کو غسل دے تو کیڑے ضائع ہو جاتے ہیں۔ اِس کی پرورش کے واسطے سیاہ مٹی معمولی کھاد مفید ہے۔

بکثرت سفید رنگ کے خوشبودار پھول کھلے ہوئے درخت کی خوشنمائی کو اور زیادہ بڑھادیتے ہیں۔ اونکی صورت مثل گائے کے سینگ کے ہوتی ہے پھول کا غلاف چوڑا اور چپٹا دار ہوتا ہے۔ اس میں بیج ہوتے ہیں۔ لیکن موسم برشکال میں قلموں کے ذریعہ سے درخت بآسانی بڑھائے جاسکتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام۔ بُرگ منسپیاسو آوے اُولنس ہے۔

سن گوئی نیا۔ اس کا درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے اور بمقابلہ مذکورہ بالا کے اس کے پتوں کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔ پھول بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اونکی نالیاں بھی بہت چوڑی ہوتی ہیں پھول کا کنارہ اولٹا ہوا ہوتا ہے۔ اُن کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ اوٹا کمانڈ۔ میں اسکے درخت خوب بالیدہ ہوتے ہیں۔ وہاں سے اپنے باغ اور رینز بوٹانی کل باغات کے لئے میں درخت لایا تھا۔ لیکن وہ درخت بہت جلد ضائع ہوگئے۔ بظاہر کلکتہ کی آب وہوا موافق نہ ہوئی۔ ایک اور قسم ہے جسکے پھول دُہرے ہوتے ہیں۔ یعنی ایک نلی سے دوسری نلی عجیب طرح کی نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا دوسرا نام بُرگ منسیا ہے۔

## "سل پی گلوسس"

سی نیوا سے ٹا۔ ایک قسم کا موسمی پائدار درخت ہے۔ مثل پٹونیا کے پھول آتے ہیں۔ جو عرصۂ دراز تک قایم رہتے ہیں۔ درخت کی بلندی دو فٹ ہوتی ہے

پھول ارغوانی سُرخ یا پیالی کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ بعض اقسام کے پھولوں پر ہلکی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس جنس کی اقسام بہت ہیں منجملہ اُن کے کالسی نیا اور فلیے وا۔ سب سے بہتر اقسام شمار کی جاتی ہیں۔ شمالی ہندوستان میں اسکے درخت موسم سرما میں اور جنوبی میں جولائی و اگست میں خوب سرسبز و شاداب رہتے ہیں یورپ سے منتخب اور چیدہ بیج منگا کر بونا چاہیے۔

## ,,سولینڈرا،،

گرانڈی فلورا۔ اسکا درخت طویل القامت ہوتا ہے۔ پتے بڑے بیضاوی نشتر نما چکنے خفیف زردی مائل سبز ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں بڑے بڑے سیدھے پھول گائے کے سینگ کی شکل کے ہوتے ہیں۔ پھولوں کا حاشیہ اوٹھا ہُوا۔ ابتدءً سفید اور بعد چندے بالائی کے رنگ کے زردی مائل ہوجاتے ہیں اُن میں سُرخ رنگ کی پانچ رگیں نمایاں ہوتی ہیں اور خفیف خوشبو بھی ہوتی ہے۔

الونز ٹی نولیا۔ اس کا درخت بڑے زردی مائل سبز اور چکنوں پتوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ مئی میں دھتورہ کے پھول کے مشابہ پھول آتے ہیں۔

ہر دو اقسام کی قلمیں موسم برشکال میں لگائی جاتی ہیں۔

# "سوے نم"[۲۲۴]

منجملہ بہت سی قسام جو اس جنس میں شامل ہیں صرف تین یا چار زیادہ سے زیادہ اس قابل ہیں کہ ان کو باغات میں جگہ دی جائے۔ ورنہ معمولی خودرو گھاس سے کسی قدر بہتر ہوتی ہے۔

کوریاکیم۔ ایک قسم کا پستہ قامت قابل آرائش نفیس درخت ہے۔ قریباً دو فٹ لانبا ہوتا ہے۔ ڈھائی ڈھائی انچہ لانبے نشتر نما چکنے کسی قدر دبیز پتے ہوتے ہیں بڑے بڑے بکثرت زردی مائل سرخ رنگ کے پھول موسم سرما میں آتے ہیں۔ اخروٹ کے برابر چمکدار پھل آتا ہے۔ قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

اِسے موتنم۔ قریباً چار فٹ بلند خوبصورت درخت ہوتا ہے۔ پتے چکنے اور چمکدار سبز ہوتے ہیں۔ شوخ شنجرفی پھول ہوتا ہے۔ سب سے بہتر یہ قسم ہے۔ قلمیں لگائی جاتی ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۲۲۴۔ سوے نم۔ کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں بعض پستہ قد جھاڑی نما ہوتی ہیں اور بعض بیلدار ہوتی ہیں چنانچہ ہر دو مذکورہ قسمیں باغیچہ احمد آباد میں موجود ہیں پھول سفید اور آسمانی رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ درخت پختہ بہار کا ہوتا ہے۔ اس کے درخت قلم اور داب کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہیں۔ پرورش کے واسطے۔ سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

اِرجنٹیم۔ پستہ قامت اور خوبصورت قریباً تین فٹ بلند درخت ہوتا ہے اِس کے پتّے مثل اُوِلی آنڈر۔ کے نقرئی رنگ کے شاخوں کے بالائی حصّہ پر ہوتے ہیں موسم گرما میں بکثرت لٹکے ہوئے زرد رنگ کے مثل انگشتانے کے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے گملوں میں لگانا مناسب اِس لئے ہوتا ہے کہ اگر کھلی ہوئی زمین میں لگا دیا جائے۔ تو ٹونٹے اِس قدر زائد نکلتے ہیں کہ تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔

میک رَن تھم۔ اِس کا درخت بلحاظ جسامت کم پھیلنے والا قریباً دس سے پچیس فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتّے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ قریباً ہمیشہ پھول لاتا رہتا ہے۔ اور بکثرت سرخ رنگ کے آلو کی شکل کے گول پھولوں سے لدا ہوا بہت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ تخم بو کر اِس کے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔ اِس کا دوسرا نام "سمے رو نی اُلنَس" ہے۔

سی قور تھیانم۔ اِس خوبصورت بیلدار درخت نے ہندوستان کے باغات میں حال ہی میں رواج پایا ہے۔ اِس کی ایک یا دو اقسام زیر کاشت ہیں جن کے پھول سفید رنگ کے بکثرت گچھوں میں آتے ہیں۔ اور پھول کی بہار ختم ہونے کے بعد سرخ رنگ کے پھل آتے ہیں۔

وِند لینڈی آئی۔ اِس خوبصورت درخت کو ملک۔ کاسٹاری کا۔ سے تھوڑے دِن ہوئے ہیں کہ ہندوستان میں لایا گیا ہے۔ غالباً جو اقسام کہ زیر کاشت ہیں

اُن میں اِس سے بہتر کوئی دوسری قسم نہیں ہے۔ پھول بہت بڑے نیلے رنگ کے ہوتے ہیں۔ ایک پھول کا دور قریباً نصف فٹ ہوتا ہے۔ اس کے پھل دیکھنے میں نہیں آئے۔ بیج بو کر درخت تیار کئے جاتے ہیں۔

## سِس ٹرم

فی ٹی ڈِسّی مم۔ قریباً پانچ یا چھ فٹ بلند ایک خوش نما جھاڑ ہے۔ لیکن پتے میں اگر کسی طرح خراش ہو جائے تو بدبو سخت ہوتی ہے۔ سال کے مختلف موسموں میں چھوٹے چھوٹے نالیدار پھول صورت اور شکل میں بندوق کی ٹوپی کے مشابہ خفیف زردی مائل آتے ہیں۔ جڑ وسے بکثرت نکلتے رہتے ہیں۔ اور یہ ضرورت ہوتی ہے کہ اُن کو ہمیشہ اُکھاڑتے رہنا چاہئے وجہ یہ ہے کہ جو درخت جڑوں سے تیار ہوتے ہیں ان میں پھول نہیں آتا۔ اور اصلی درخت کو کمزور کر دیتے ہیں۔ پورانی شاخوں کے سروں پر پھول لگتے ہیں۔ بیج بو کر درخت تیار کیا جاتا ہے۔ اور جو جڑوے نکلیں اُن کو اُکھاڑتا جائے۔ جن سے درخت جلد تیار ہو جاتے ہیں

اُوَرن ٹی اسے کم۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک بہت خوبصورت قسم ہے اور اپنی جنس میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس ملک میں عموماً پائی جاتی ہے۔

قِےسی کو سے ٹم۔ بہت قابل پسند اور خوبصورت درخت گملوں میں لگانے کے قابل ہے قریباً تین یا چار فٹ بلند ہوتا ہے۔ پتے ملائم کھُردرے نشتر نما چھریا

ساتھ انچ لانبے ہوتے ہیں موسم سرما میں بکثرت لٹکے ہوئے گچھوں میں شنجرفی رنگ کے پھول "ہیتھ" کے پھول سے بہت مشابہ آتے ہیں۔

اس کا شمار حریص درختوں میں ہے۔ یعنے جلد جلد مٹی بدلنے کی ضرورت ہے موسم سرما میں اس کا درخت بہت سرسبز و شاداب رہتا ہے لیکن موسم برشکال میں ضائع ہو جاتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ گملوں سے نکال کر کسی سایہ دار جگہ میں اس کا درخت اتار دیا جائے۔ تو موسم برشکال میں ضائع ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔ تاہم مناسب یہی ہے کہ آیندہ موسم کے لئے قلمیں وغیرہ میں لگا دی جائیں تاکہ درخت کا وجود قایم رہے۔

اد لی گنس۔ پھول لٹکے ہوئے گچھوں میں گتھے ہوئے آتے ہیں۔ رنگ اُن کا ارغوانی یا خفیف گلابی رنگ لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں "کوڈی کنال" کے کوہستانی مقامات میں جو سات ہزار فٹ بلند ہیں وہاں دس سے پندرہ فٹ تک بلند اور آٹھ سے دس فٹ تک گھیر میں اس کے جھاڑ پائے جاتے ہیں۔ مخصوص کوہی مقامات میں ہوتا ہے۔ اس کی دیگر اقسام جو قابل تعریف سمجھی جاتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

کورم بوسم۔ تے وی لائی۔ پارکوکی۔ اور رُوزیم۔ اس جنس میں بہت اقسام شامل ہیں اور ان کے پھول بدرجہ غایت خوبصورت ہوتے ہیں اس کے درخت کا شمار موسمی اور ہمیشہ رہنے والے نو قسمیں ہیں قریباً

تمام اقسام ہندوستان میں بخوبی بالیدہ ہوجاتی ہیں۔ چونکہ اس کی اقسام ایک دوسرے سے بہت زیادہ مشابہ ہوتے ہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ صرف چند منتخب اقسام کو متوسط وسعت کے باغات میں جگہ دی جائے

## "پورٹے نا" ۲۲۵

والیوبلس۔ اصلی وطن جنوبی ہندوستان ہے اس کی بیل بہت پھیلنے والی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اونچی سے اونچی دیوار اور بلند سے بلند مکانات پر چڑھ جاتی ہے۔ نومبر میں پھول آتے ہیں۔ بے تعداد ہلکے نقرئی رنگ کے پھول گنجان پتیوں میں سے نکلے ہوئے چھوٹے۔ کان ءِ ل و ٹولس پھول کے مشابہ بہت خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔

پانی کیوسے ٹا۔ یہ بھی بہت چڑھنے والا درخت ہے۔ نومبر میں بہت خوبصورت پھول لاتا ہے۔ مذکورۂ بالا قسموں سے یہ فرق ہے کہ اسکے

---

نوٹ نمبر ۲۲۵ - یہ بیلدار درخت ہے ہمیشہ سبز رہتا ہے۔ اس کو محرابوں پر چڑھاتے ہیں۔ موسم سرما میں سفید پھول کے بڑے بڑے گچھے بکثرت نکلتے ہیں۔ عرصہ تک بہار رہتی ہے۔ اس کے درخت یہاں احمد آباد۔ باغیچہ میوزیم و باغیچہ لال کوٹھی میں ہیں درخت قلم اور دابہ کے ذریعہ سے بزمانہ بارش تیار کئے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا کھاد استعمال کرنا چاہئے۔

پتوں کا رنگ زیادہ بھوسلا ہوتا ہے۔ اور سفید رنگ کے بکثرت پھول لگتے ہیں۔ جس میں لونڈر کی سی نہایت خوشگوار خوشبو ہوتی ہے۔ انگریزی میں اسکا نام برائی ڈل کری پر ہے۔

وے کی تو سا۔ اس نوکری پر۔ کے نام سے مشہور ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ باغات میں لگانے کے قابل بہت نفیس جھاڑ ہے۔

## "آئی پومیا" (اے نی سیا) ۲۲۶

می ڈیا۔ ایک خوبصورت چھوٹا بیلدار درخت ہے۔ اس کی شاخیں نازک پتلی ہوتی ہیں۔ درخت قریباً تین فٹ بلند ہوتا ہے۔ موسم سرما میں کثرت بہت خوبصورت اور نفیس متوسط قامت کے پھول زرد رنگ کے آتے ہیں۔ غالباً اس کو مقامی نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

---

نوٹ نمبر ۲۲۶ ۔ یہ بیلدار درخت ہے۔ اس کی بیل چھوٹے قد و قامت کی ہوتی ہے۔ اس کے درخت مدت تک قایم رہتے ہیں۔ موسم سرما میں زرد اور سفید رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ یہ بیل یہاں اس درجہ ترقی پا گئی ہے کہ باغات میں خودرو پائی جاتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اب اسکو لوگ یہاں شوق کے ساتھ نہیں لگاتے ہیں۔ اسکی جڑیں موٹی ہوتی ہیں۔ جڑوں کے ذریعے سے درخت بآسانی بڑھ سکتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا کھاد استعمال کرنا چاہیئے۔

۲۲۷

# "آئی پومیا" دکان ڈل ولس،

پین تن تس ۔عموماً آئی پومیا۔سم پرفلورنس کے نام سے مشہور ہے۔
اس کی بلیں بہت ذاتی ہوتی ہیں پتے چھوٹے اور نازک ہوتے ہیں موسم
سرما میں اس کے بہار کا زمانہ ہوتا ہے ۔جعفری یا باغات کے احاطوں کے
کٹہروں پر چڑھا دی جائے تو بکثرت متوسط قامت کے گہرے نیلگوں پھولوں
سے اس کا درخت لدا ہوا نہایت خوش نما معلوم ہوتا ہے۔ کلکتہ کے باغات
میں عموماً پایا جاتا ہے ۔جڑوں یا بیج کو بو کر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔موسم
سرما میں بیج پختہ ہو جاتے ہیں۔

---

نوٹ نمبر ۲۲۷ - یہ بیلدار درخت ہے ۔یہاں پر بکثرت موجود ہے ۔اس کی دو قسمیں
یہاں عام طور پر پائی جاتی ہیں ایک کا پھول سفید رنگ کا ہوتا ہے دوسری قسم کا رنگ ہلکا
اودا ہوتا ہے ۔اس بیل کو دیواروں پر چڑھاتے ہیں ۔صبح کے وقت پھول بکثرت کھلتے
ہیں اس کے درخت جڑوں کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں ۔پرورش کے واسطے
سیاہ مٹی ۔ریت ۔لید کا کھاد ۔استعمال کرنا چاہئے ۔موسم گرما میں خاطر خواہ آب پاشی
کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے۔

## "آئی پومیا" (ڈِراورس مذنائٹ للی) ۲۲۸

میوری کے ٹا۔ یہ ایک درخت ہے جس کی شاخیں اور پتے دبیز ورس دار ہوتی ہیں۔ درخت نہایت سرسبز وشاداب ہوتا ہے اور بہت پھیلنے والا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے خوبصورت زردی مائل ازغوانی شکل میں "کان ول ولیس" کے پھول مشابہ۔ صرف شب میں کھلنے والے اور صبح ہونے کے قبل کھلا جانے والے پھول ہوتے ہیں۔ اکتوبر میں بیج بویا جاتا ہے۔ اس کے درخت کو مضبوط جعفری کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔

گران ڈی فلورا۔ انگریزی نام مؤن فلاور۔ ہر لحاظ سے مذکورۂ بالا کے مشابہ ہوتا ہے صرف اس کے پھول زیادہ پھیلے ہوتے سفید رنگ کے اور

---

نوٹ نمبر ۲۲۸۔ آئی پومیا۔ کی بکثرت قسمیں ہیں بعض قسمیں فصلی ہوتی ہیں اور بعض مدت تک رہتی ہیں۔ یہاں پر اسکی چند قسمیں فصلی جو موسم سرما میں پھول دیتی ہیں باغیچہ احمد آباد میں موجود ہیں منجملہ دیکھے عشق پیچاں اور گل چاندنی کی بیل بھی اسی کی جنس میں سے ہے چنانچہ یہ دونوں بیلیں بھی باغیچۂ مذکور میں موجود ہیں۔ ان کے درخت تخم کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ آغاز موسم بارش میں تخم ریزی کرتے ہیں۔ انکی بیلوں کو منڈوے اور جعفریوں پر چڑھاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ لید کا کھاد مفید ہے۔ اسکی وہ قسمیں جو مدت تک قایم رہتی ہیں اونکے درخت جڑ دیکھے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔ پرورش کے واسطے مذکورۂ بالا کھاد مٹی استعمال کرنا چاہئے۔

خوشبو دار ہوتے ہیں۔

رُبرو کی رُیولیا۔ انگریزی نام۔مارننگ گلوری۔ اصلی وطن۔مکزی کو۔ ہے۔ اگرچہ اس کا درخت ہمیشہ قائم رہ سکتا ہے لیکن ایک موسم کے بعد درخت بے رونق ہوجاتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ بطور موسمی پھلوار کے اس کا درخت سالانہ تیار کیا جائے یہ ایک بیل دار اور بہت پھیلنے والا درخت ہے۔بڑی جھنجھری پر اس کی بیلیں پھیلانی چاہئیں۔۔اس کے پتے انسان کے دل کی شکل کے گہرے سبز چکنے اور بڑے ہوتے ہیں۔موسم سرما میں بڑے بڑے نیلے پھول بکثرت علی الصباح روزانہ کھلتے ہیں اور دیکھنے والے کو تازگی اور فرحت دیتے ہیں۔

پھول بعد دوپہر مرجھا جاتے ہیں۔اور اُن کے رنگ میں خفیف سُرخی آجاتی ہے۔ اِن کی تخم ریزی حتی الامکان اوائل جولائی میں کردینی چاہئے۔ تاکہ موسم سرما تک درخت پورے طور پر تیار ہوجائیں۔اس کے درختوں کو بہت زور دار مٹی کی حاجت نہیں ہوتی لیکن میرے تجربہ میں آیا ہے کہ سالانہ ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ نصب کرنا لازمی ہوتا ہے۔اس کی ایک قسم اور ہے جس کے پھول سفید ہوتے ہیں۔لیکن ایسے خوبصورت نہیں ہوتے۔

ہے ڈی رسے سیا۔آئی پومیا۔کی ایک مشہور قسم ہے۔اس کے

پھول بڑے زردی مائل شگوفوں ہوتے ہیں۔ اگر تھوڑے تھوڑے
وقفہ سے اس کے بیج بوئے جائیں تو تمام سال پھول کی بہار حاصل ہوتی ہے۔

پرپوریا۔ انگریزی نام۔ کان ول ولوس تیجرہ خوشبو۔ [illegible]
بیلدار درخت سے کوئی جگہ خالی نہیں رہنے پاتی [illegible] پھول نیلے اشیخ
مختلف اللون بکثرت روزانہ پھوٹتے ہیں اور خوبصورت [illegible] ان کے مقابلہ
میں اور بھی زیادہ دلفریب معلوم ہوتے ہیں۔ سفید شگوفوں [illegible]
پھول ہوتے ہیں۔ اس کا درخت موسمی ہے۔

کواما کلِت۔ انگریزی نام باربڈوز سوئٹ ولیم ہے۔ اور کرمسن
سائپرس بھی کہتے ہیں۔ ایک قسم کا پستہ قامت اور نازک بیلدار درخت
ہے۔ اصلی وطن ہندوستان ہے۔ چھوٹے چھوٹے شوخ سرخ رنگ کے
پھول آتے ہیں۔ پتے گہرے سبز رنگ کے خوبصورتی کے ساتھ ایک
دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ کسی لکڑی یا بانس پر چڑھا ہوا درخت
دیکھنے میں کسی قدر سائپرس کے درخت کا لطف دیتا ہے۔ اگست میں
بیج بوئے جاتے ہیں۔ ایک قسم سفید پھول والی بھی ہے۔

تونی سی آ۔ خوبصورت بیل ہے۔ جس کے پتے انسان کے دل کی
شکل کے چھوٹے ہوتے ہیں۔ چونی کے برابر زردی مائل سرخ رنگ کے پھول
آتے ہیں۔ اصلی نام کاک سی نیا ہے۔

میکرو رہی زا۔ موٹی موٹی شاخوں والی ایک بیل ہے۔ جس کی بیلیں اس قدر زیادہ پھیلتی ہیں کہ تھوڑے دنوں کے بعد حدِ اختیار سے باہر ہو جاتی ہیں۔ مضبوط ذرائع کے سہارے کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے پتے بڑے شکن دار اور گوشہ والے ہوتے ہیں پھول گلابی رنگ کے بہت بڑے اور خوبصورت اکتوبر میں آتے ہیں۔ جڑوں کے ٹکڑے لگا کر درخت کی افزائش کی جاتی ہے۔ اس کی جڑیں پوٹی دار اور بڑی ہوتی ہیں۔

ڈسنٹ ریزیا۔ ایک قسم کا نفیس چڑھنے والا درخت ہے۔ پتے خوبصورت گنجان اور شاداب ہوتے ہیں۔ جن کے اندر متوسط قامت کے زردی مائل گلابی پھول اکثر چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ تخم بو کر درخت تیار کیے جاتے ہیں جالاپا۔ سابق میں یہ نام "میکرو رہی زا" کا تھا لیکن اب ایک جداگانہ قسم ہے۔ جس کے پتے کھُردرے اور شکن دار ہوتے ہیں۔ اس کی بیلیں بہت پھیلتی ہیں اور دیکھنے میں کچھ خوشنما نہیں ہوتیں۔ باغاتِ سہارن پور سے یہ قسم دستیاب ہوتی ہے۔ موسمِ سرما میں شوخ نیلگوں خوبصورت پھول آتے ہیں۔

پیس کیپری۔ انگریزی نام گوٹس فٹ کان وولولس۔ اور سی سائڈ پٹےٹو۔ ہے۔ ہندوستان کا جنگلی پھیلنے والا درخت ہے۔ جو

سمندروں کے ساحل پر بکثرت خودرو ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں عجیب شکل کی دو کونی ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں بکثرت گلابی رنگ کے پھول آتے ہیں۔ اسکی پتیاں۔ لوہی نیا۔ کی پتیوں سے بہت مشابہ ہوتی ہیں اس کا نام بائی لوبا، ہے۔

وی بی لولیا بہت پھیلنے والا مگر نازک درخت ہے۔ اسکے پتے بشکل انگور کے پتوں کے ہوتے ہیں۔ اصلی وطن ہندوستان ہے۔ نرودی میں بڑے بڑے خوبصورت گھنٹی کے شکل کے سنہرے زرد پھول آتے ہیں

ٹیوبی روسا۔ انگریزی نام۔ اس پے نشش آربوانن۔ ہے یہ خوبصورت بلند درخت ہے۔ جس کی بیلیں بہت دور تک جاتی ہیں۔ اس کے پتے بڑے بڑے انگلی کے صورت کے شاداب چمکدار سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ پھول بڑے اور خوبصورت سنہرے زرد ہوتے ہیں۔ بیج بوکر درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

یولی آن تھا۔ انگریزی نام۔ آری کیولا فلاورڈ آئی پومیا۔ ہے۔ چھوٹے چھوٹے زرد پھول گچھوں میں آتے ہیں۔ جو کچھ خوبصورت نہیں ہوتے

نی سی نولیا اصلی وطن ملک بیوناس اڈیس۔ سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی جڑیں پوٹی دار ہوتی ہیں۔ اور بڑے بڑے نیلوفر کے ایسے پھول آتے ہیں جو تمام دن ایک ہی حالت میں رہتے ہیں۔

ٹائی ری آن تھائی نا۔ پوٹی دار بیل ہے۔ اصلی وطن ملک مکزیکو ہے
سرجے مکینٹس صاحب فرماتے ہیں کہ اس کے پھول بہت بڑے شوخ
چمکدار سرخ اور بکثرت ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر لنڈے صاحب کا قول ہے
کہ اس کا درخت اپنے ہم جنس اقسام میں سب سے زیادہ خوبصورت اور نفیس
ہوتا ہے۔ میں نے اس کو اور نہ آخری قسم کو ہندوستان میں دیکھا۔

اکوانکا۔ یہ ایک قسم کی آبی لپٹنے والی گھاس ہے۔ جو تالابوں اور جھیلوں
کے کناروں پر خودرو ہوتی ہے۔ پھول سرخ اور کسی قدر خوشبودار آلو کے
پھول کی ایسی مہک ہوتی ہے۔

کم یا توسے ٹا۔ دیسی ہمیشہ قایم رہنے والا اور لپٹنے والی بیل ہے۔
اس کی بیلیں بہت مضبوط اور چمڑی ہوتی ہیں۔ پتیاں چکنی اور انسان کے
دل کی صورت کی ہوتی ہیں۔ پھول ارغوانی یا گلابی رنگ کے ہوتے ہیں
پیل مے ٹا۔ عموماً اس کو ریلوے کریپر کہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ریل والے
اپنے اسٹیشنوں پر بہت لگاتے ہیں۔ پتیاں نیچے تک چھٹی ہوئی ہوتی ہیں۔
قریباً ہمیشہ پھولا کرتی ہے۔ اس کے دو اقسام ہیں۔ ایک کے پھول زردی
مائل سرخ متوسط قامت کے اور دوسرے کے پھول سفید ہوتے ہیں۔
پتے انسان کے ہاتھ کے شکل کے کسی قدر روئیں دار ہوتے ہیں پھول
متوسط قامت کا سفید اور اندرونی حصہ سرخ ہوتا ہے۔

سوپر بی آنس - یہ ایک قسم کا پائدار درخت ہے - جس کی بیلیں بہت گنجان اور پتوں دار زیادہ ہوتی ہیں - اس کو ہمیشہ کاٹتے چھانٹتے رہنا چاہیئے پتے بڑے اور کسی قدر دبیز ہوتے ہیں - پھول بڑے گوشہ دار ہلکے گلابی ہوتے ہیں - پھول کا کنارہ شکن دار ہوتا ہے نومبر میں پھول بکثرت آتی ہیں - غالباً اسی کا نام کارنیا - ہے -

وَرسی کلر - دوسرا نام - می ناؤ بے ٹا - ہے - ایک قسم کی خوبصورت اور نفیس بیل ہے - موسم سرما میں بہت بہار دیتی ہے - پتے تین کونے ہوتے ہیں - پھول کا رنگ چمکدار شنجرفی شروع میں ہوتا ہے اور بعد میں نارنجی زرد ہو جاتا ہے -

پَرگا جَلیپ - امریکہ سے یہ قسم لائی گئی ہے - اوٹا کمانڈ - اور دیگر پہاڑی علاقوں میں پوٹی دار جڑوں کے لیئے بویا جاتا ہے - گلابی سرخ رنگ کے پھول دلفریب ہوتے ہیں -

## "آئی پومیا" (۲۲۹) (بٹاٹا)

پینی کیولے ٹا - یہ ایک قسم ہے جس کی بیلیں بہت پھیلتی اور چڑھن

نوٹ نمبر ۲۲۹ - یہ بیلدار درخت ہے مدت تک رہتا ہے - ہلکا اودا پھول آتا ہے - اس کی ایک دوسری قسم جسکو بٹاٹا کہتے ہیں یہ شکر قند کی بیل ہے (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

بوٹی دار ہوتی ہیں۔ پتیاں بڑی اور خوبصورت انسان کی انگلی کی صورت کی ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے زردی مائل سُرخ پھولوں کے گچھے لٹکے ہوئے ستمبر میں آتے ہیں۔

ای ڈیوس۔ انگریزی نام۔ سوئٹ پوٹے ٹو۔ ہندوستانی نام شکر قند ہے اس کا درخت بھی بیلدار ہوتا ہے۔ جڑوں میں پوٹیاں ہوتی ہیں۔ پتے انسان کی دل کی صورت کے گہرے سبز ہوتے ہیں۔ پھول خوبصورت اور گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔

## نمبر ۲۳۰
## "آئی پومیا" (فاربی ٹس)

لی اسے ری۔ اصلی وطن ملک۔ بیونس ایرس۔ ہے۔ یہ ایک بہت خوبصورت بیل ہے۔ اس سے زیادہ خوبصورت کوئی دوسری قسم اس جنس میں نہیں ہے۔ بڑی بڑی جھفریوں پر چڑھائی جاتی ہے۔ آئی پومیا۔ ربرو۔ کی رلولیا۔ کے پھول کے مشابہ اگرچہ اُس قدر زائد نہیں لیکن خوبصورت شوخ نیلے رنگ کے پھول تمام سال متواترآتے رہتے ہیں۔ اس کے بیج میری نظر سے نہیں

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۲۹۔ اس میں ہلکے گلابی پھول آتے ہیں۔ پرورش کیواسطے۔ سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا کھاد استعمال کرنا چاہیے۔ درخت قلم اور جڑ وسے کے ذریعے سے بڑھائے جاتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲۳۰۔ اس کے درخت باغ نشاط افزا میں مدت دراز تک تھے (بقیہ نوٹ صفحہ آئندہ)

گذرے۔ شاخ زمین سے چھوجانے تو جڑیں پکڑ لیتے ہیں اور اسی طرح درخت بڑھائے جاتے ہیں

## "آئی پومیا"[۲۳۱] (ری ویا)

بُونا ناکس۔ انگریزی نام میدنا پورکری پر۔ اس کو گڈ نایٹ فلاور۔ کہتے ہیں۔ یہ ایک بیلدار درخت ہے جس کی شاخیں بہت مضبوط اور موٹی ہوتی ہیں۔ پتے گول ہوتے ہیں ستمبر میں شام کے وقت اس کے بڑے بڑے سفید پھول کھلتے ہیں۔ جو نہایت نازک اور بدنما ہوتے ہیں۔ لیکن کارنےشن کے پھول کی ایسی خوشبو ہوتی ہے۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بلا شبہہ یہ اپنی جانس میں بدرجہ غایت خوبصورت ہے۔ بیج بکثرت آتے ہیں۔ ملاحظہ ہو بیان ری ویا ہائی پوکر ٹیری فارمس۔

بقیہ نوٹ نمبر ۲۳۰۔ بکثرت لگے ہوئے تھے۔ موسم سرما میں شام کے وقت نیلے رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ درخت جڑوں کے ذریعے سے بآسانی بڑھائے جاتے ہیں موسم گرما میں اس کا درخت جلد خراب ہو جاتا ہے۔ اگر آبپاشی کامل طور پر کی جاوے تو کچھ زمانہ تک قایم رہتا ہے۔ پرورش کے واسطے سیاہ مٹی۔ ریت۔ لید کا کھاد استعمال کرنا چاہیے۔

نوٹ نمبر ۲۳۱ - اس کی وہ قسم جس کا نام آئی پومیا بُونا ناکس ہے۔ اس میں سفید اور بڑے بڑے پھول شام کے وقت کھلتے ہیں۔ یہ بیل باغیچہ احمد آباد میں موجود ہے (تعیین نوٹ بر صفحہ آیندہ)

# "ارجی ریا"

آرجیشیا۔ ایک قسم کا طویل القامت لپٹنے والا بیلدار درخت ہے جس کے پتے انسان کے دل کی صورت کے ہوتے ہیں اور پتوں کے نیچے کا حصہ سفید رنگ کا روئیں دار ہوتا ہے۔ موسم برشکال کے اختتام پر متوسط قامت کے سفید رنگ کے پھول ہلکا گلابی رنگ لئے ہوئے آتے ہیں۔

ٹی لی ٹولیا۔ یہ بھی ایک بیلدار درخت ہے۔ زیادہ تعداد میں اگر ایک جگہ لگا دیا جائے تو نہایت گنجان جھاڑ رہتا ہے۔ پتے بیضاوی کسی قدر سفید ہوتے ہیں پھول کا رنگ گلابی سرخ ہوتا ہے۔ چھوٹے سیب کے برابر پھل آتے ہیں۔

برک ٹی اسے ٹا۔ اور رپوماکیا۔ کے درخت بیلدار اور نہایت گنجان ہوتے ہیں۔ پھول گلابی رنگ کے اور پھل نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں۔

اس پلنڈلس۔ یہ ایک لپٹنے والا اور دور تک بیل پھیلانے والا درخت ہے، پتے انسان کے دل کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور پتوں کے نیچے کے حصہ کا

---

بقیہ نوٹ نمبر ۲۳۱۔ اس میں تخم بھی آتے ہیں۔ تخم ریزی موسم بارش میں پھول موسم سرما میں کھلتے ہیں پرورش کے واسطے۔ سیاہ مٹی۔ ریت کا۔ لید کا کھاد استعمال کرنا چاہیے درخت تخم کے ذریعہ سے بڑھائے جاتے ہیں۔

رنگ نقرئی ہوتا ہے۔ موسم برشکال میں بکثرت زردی مائل گلابی پھول آتے ہیں۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب فرماتے ہیں کہ میری نظروں میں اس سے زیادہ خوبصورت کوئی قسم اس جنس میں نہیں ہے۔

کرتی اسٹیا خصائص کے لحاظ سے یہ ایک بیلدار درخت ہے اور اس کے پھول مذکورہ بالا دو اقسام سے شکل وصورت میں مختلف ہوتے ہیں۔ پتے کسی قدر گول انسان کے دل کی شکل کے ہوتے ہیں۔ لیکن اون کا حصہ زیریں نقرئی سفید نہیں ہوتا۔ موسم سرما کے آغاز واختتام پر متوسط قامت کے پھول الشکل قیمتی گہرے چمکدار ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کا اصلی وطن ملک میسور ہے جہاں سایہ دار مقامات میں خودرو درخت پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر راکس برگ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اپنے بہار کے زمانہ میں یعنی جب پھول خوب کھلے ہوتے ہیں تو نہایت خوبصورت درختوں میں سے ایک درخت یہ بھی ہوتا ہے۔ بڑے بڑے نہایت چمکدار گہرے ارغوانی پھولوں کی وجہ سے اپنے گہرے سبز پتوں میں نہایت نمایاں معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر کسی دوسرے درخت پر جس کے پتے گنجان اور گہرے سبز ہوں چڑھا دیا جائے تو اور بھی زیادہ نمایاں ہوجاتا ہے۔ نیلگری پہاڑ کے دامن میں اس کے خودرو درخت بکثرت بیج لاتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر والک صاحب کا تجربہ ہے کہ کلکتہ کے بوٹانی کل باغات میں جو درخت ہے۔ اوس میں کبھی بھی بیج نہیں آئے چنانچہ دابہ کے ذریعہ سے

سے اس کے درخت بڑھائے جاتے ہیں۔

اس پی سی اؤ سا۔ انگریزی نام۔ اے لی فنٹ کری پر۔ ہندوستانی نام۔ گرہ بتیا۔ نہایت پائدار کثیر الاوراق اور لپٹنے والا درخت ہے۔ اس کے پتے کسی قدر گول انسان کے دل کی شکل کے ہوتے ہیں۔ جن کا ایک جانب سفید رنگ کا روئیدار ہوتا ہے پھول بڑے اور گلابی ہوتے ہیں۔ اگر کسی درخت یا مکان کی دیوار پر چڑھادئے جائیں تو مضائقہ نہیں ورنہ باغات میں تھوڑے دنوں کے بعد تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ بیج بو کر درخت تیار کیا جاتا ہے۔

## "لِٹ سُومیا"

زمین پر پھیلنے والی دیسی جنس ہے۔ اس کے درخت کو کسی چیز کا ٹیکہ دیکر بھی چڑھاتے ہیں۔ کسی قدر بدنما یہ جھاڑ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اس کو لگاتے ہیں تو احاطوں کی چہار دیواریوں پر سیوٹا کی بیل بہت پھیلتی ہے اور گنجان گچھوں میں گلابی رنگ کے خوبصورت پھول آتے ہیں۔ گٹھے باندھنے میں مالی لوگ اس کی بیلوں سے رسی کا کام لچکدار ہونے کی وجہ سے لیتے ہیں۔

## "نولے نا"

اَسٹ ری پلی کی نولیا۔ بیلدار درخت ہے جس کی شاخیں دبیز اور رس دار

ہوتی ہیں اگر معقول حفاظت نہ کی جائے تو چڑیاں (کنجشک) اُن کو کھا جاتی ہیں۔ بدرجہ غایت خوبصورت بڑے بڑے چمکدار نیلے زرد اور سفید پھول مثل۔ کان وَل ولیولس۔ مائی نر۔ کے آتے ہیں گملوں کے ہر طرف اس کی شاخیں لپٹی ہوئی بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اس کی اور مندرجہ ذیل دو اقسام کی تخم ریزی میدانی علاقوں میں اکتوبر اور پہاڑی علاقوں میں مارچ یا اپریل میں کرنی چاہیے۔

پیرڈاکسا۔ اس کے پھول زردی مائل نیلگوں رنگ کے ہوتے ہیں۔ لیکن دور سے دیکھنے میں کچھ خوش نما نہیں معلوم ہوتے۔ نزدیک سے دیکھنے میں خوبصورت اور ہلکی سیاہ دھاریاں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔

پَراس ٹرے ٹا۔ اس کے پھول زردی مائل نیلگوں بیچ کا حصہ سفید سیاہ دھاریدار ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا اقسام مصنوعی پہاڑوں اور معلق ٹوکریوں میں لگانے کے لئے بہت موزوں ہوتی ہیں۔ جن کی کاشت مثل موسمی درختوں کے کرنی چاہیے۔

## "کان ول ویولس"

ٹرائی کلر۔ انگریزی نام کان ول ویُولس مائی نر یہ ایک موسمی اور خوبصورت مشہور جھاڑ ہے۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے کلکتہ کے قرب و جوار میں بجز بی

اس کی کاشت نہیں ہو سکتی۔ کبھی کبھی ایک ایک دو دو موسم ناغہ دیکر دو ایک
پھول آجاتے ہیں۔ لیکن عموماً اس کا درخت بالیدہ خوب ہو جاتا ہے اور موسم
گرما شروع ہونے کے ساتھ بلا ایک بھی پھول دئے ہوئے ضائع ہو جاتا ہے۔
اکتوبر میں ہلکی طاقتور مٹی دیکر بیج بوئے جاتے ہیں۔

## "فاربی ٹش" (دگے بائن)

لم بے ٹا۔ انگریزی نام۔ آئی پومیا ہڈری سیا لم بے ٹا ہے۔ اس کا اصلی
وطن ملک جاوا ہے۔ تخم فروش تاجروں کی فہرستوں میں بیان کیا گیا ہے کہ
اس کے پھول نیلے رنگ کے مثل ستارہ کے نوکدار اور سفید حاشیہ کے نہایت
خوبصورت ہوتے ہیں۔ جو درخت اپنے باغ میں میں نے اس کے لگائے تھے
اُن کے پھولوں میں سے کسی ایک پھول کا بھی حاشیہ سفید نہیں ہوا۔

## "سرن تھی"

سرن تھی۔ انگریزی نام۔ ہنی ورتھ۔ ری لوریا۔ ایک موسمی درخت ہے
جس کے پتے زردی مائل سبز رنگ کے ہوتے ہیں جو دیکھنے میں کچھ خوشنما
نہیں ہوتے پتوں کی جڑوں پر لٹکے ہوئے نالیدار پھول کے گچھے ہوتے ہیں
جن کی لمبائی قریباً ایک انچہ ہوتی ہے۔ نصف پھول کا رنگ گہرا سرخ اور

بقیہ کا رنگ گلابی ہوتا ہے۔

میجر۔ اس کے پھول مذکورہ بالا کے پھول سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ لیکن چمکدار نہیں ہوتے میدانی علاقوں میں تخم ریزی کا زمانہ اکتوبر اور پہاڑی میں مارچ ہوتا ہے۔

## "ای کی ام"

اس کے پتے چنداں خوش نما نہیں ہوتے۔ گو پھول گہرے نیلے رنگ کے دلکش ہوتے ہیں لیکن ہندوستان کے باغات میں یہ بہت کم بویا جاتا ہے میدانی علاقوں میں اس کی تخم ریزی اکتوبر میں اور پہاڑی میں مارچ میں ہونا چاہئے۔

تمام شد